سُلطانِ کربلا

ابو الوفا قاری فیض المصطفیٰ عتیقی

مکتبۂ نوریہ رضویہ ○ گلبہ گ ۱۱ ○ فیصل آباد

Marfat.com

ذخیرہ
کتب خانہ • لاہور پاکستان •

سُلطانِ کربلا

(حصہ دوم)

تالیف:
ابُوالوَفا قاری فیضُ المُصطفٰے عتیقی

مکتبۂ نُوریہ رضویہ ○ گلبرگ اے ○ فیصل آباد
گلبرگ اے فیصل آباد فون: 041-2626046

Marfat.com

11417

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	———	سلطان کربلا (حصہ دوم)
مؤلف	———	ابوالوفا قاری فیض المصطفیٰ عتیقی خطیب جامع مسجد عزیزیہ واٹر سپلائی روڈ' سرگودھا
طابع	———	سیّد حمایت رسول قادری
کمپوزنگ	———	ورڈ زمیکر
ایڈیشن	———	اوّلی
سن اشاعت	———	نومبر 2009ء
صفحات	———	520
مطبع	———	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ناشر	———	مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد
قیمت		400/-

ملنے کے پتے

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز 11- گنج بخش روڈ' لاہور 7313885

مکتبہ نوریہ رضویہ بغدادی جامع مسجد گلبرگ اے فیصل آباد فون: 2626046

عتیقی کتب خانہ جامع مسجد عزیزیہ واٹر سپلائی روڈ سرگودھا

Marfat.com

الانتساب

فقیر اپنی اس تالیف کو حضور پرنور شافع یوم النشور رسولِ اکرم شفیع معظم نور مجسم سیّد مرسلاں شفیع عاصیاں نبی غیب داں سیّد بیکساں سیاح لامکاں مالک کون و مکاں محبوب رب دوجہاں ختم المرسلین شفیع المذنبین راحت العاشقین سراج السالکین مدنی تاجدار مطلوب کردگار سرور کائنات فخر موجودات باعث تخلیق کائنات منبع کمالات مختار کائنات خلاصہ موجودات حبیب کبریا مالک ہر دوسرا شافع روز جزا رازدار رب العلاء سیّدنا ومولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم و اصحابہ وبارک وسلم علیہ کی بارگاہ بے کس پناہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

مجھ کو طوفان کی موجوں کا کیا ڈر　　وہ گزر جائے گا رخ بدل کر
ناخدا ہیں میرے جب محمد ﷺ　　کیسے ڈوبے گا میرا سفینہ

سگِ کوچۂ دیارِ مدینہ

ابوالوفا قاری فیض المصطفیٰ عتیقی

Marfat.com

النذر

فقیر اپنی یہ تالیف سیّدہ طیبہ طاہرہ عابدہ زاہدہ ثانی زہرا مظلومہ کربلا حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کی نذر کرتا ہے تاکہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنی مظلوم بچی کے صدقے فقیر کے لئے دعائے رحمت فرمائیں۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے توسل سے فقیر اپنی اس تالیف کو اپنی پیاری دادی محترمہ بشت بیوی زوجہ غلام حسین مرحوم کی نذر پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے صدقے میری دادی پر اپنی کروڑہا رحمتوں کا نزول فرما کر انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

سگ اہل بیت

ابوالوفا قاری فیض المصطفیٰ عتیقی

Marfat.com

الاھدا

فقیر اپنی اس تالیف کو زبدۃ العارفین حجۃ الکاملین قدوۃ السالکین عاشق یزدانی مجدد عصر قطب زمانہ کشتۂ عشق رسالت اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے حضور ہدیہ پیش کرتا ہے جنہوں نے ساری زندگی لوگوں کو عشق رسالت کا سبق پڑھایا جن کے در سے فقیر کو طریقت کی خیرات ملی۔

اعلیٰ حضرت کے توسل سے فقیر اپنی اس تالیف کو محقق دوراں مناظر اسلام محسن اہلسنّت عالم باعمل قاطع رافضیت و خارجیت رئیس المحررین شیخ القرآن والحدیث پروردہ قبلہ سیّد نورالحسن شاہ کیلیانوالہ شریف حضرت علامہ محمد علی نقشبندی بانی و مہتمم جامعہ رسولیہ شیراز یہ بلال گنج لاہور کی خدمت میں پیش کرتا ہے جن کی تصانیف فقہ جعفریہ، تحفہ جعفریہ، عقائد جعفریہ سے فقیر نے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی قبر پر کروڑہا رحمتوں کا نزول فرمائے آمین آپ کے صدقے سے اللہ تعالیٰ فقیر عتیقی کو بھی علم ظاہری اور علم لدنی کی دولت سے مالا مال فرما کر آگے لوگوں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری کا ادنیٰ غلام

ابوالوفا قاری فیض المصطفیٰ عتیقی شرقپوری

Marfat.com

البرکۃ

فقیر اپنی اس تالیف کو غزالی زماں رازیٔ دوراں بحر العلوم امام المناظرین پیر طریقت رہبر شریعت شیخ القرآن و الحدیث حضرت علامہ سیّد پیر محمد زبیر شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہِ اقدس میں پیش کرتا ہے جنہوں نے ضلع چکوال میں نجدیت خارجیت رافضیت کا ساری زندگی ڈٹ کر مقابلہ کر کے اسلام اور اہلسنّت کا بول بالا فرمایا جنہوں نے مجھ جیسے نکموں اور طالب علموں کو بھی سینے سے لگائے رکھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی قبر انور پر کروڑہا رحمتوں کا نزول فرمائے۔ آمین۔ آپ کے توسل سے آپ کے لخت جگر محقق عصر استاذ العلماء شیخ القرآن پیر سیّد ریاض الحسن شاہ قادری قبلہ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں جنہوں نے اپنے والد مکرم کے دینی منصب کو بڑی خوبصورتی سے سنبھال رکھا ہے اور دن بدن دینی کام دینی مدارس میں ترقی کی طرف گامزن ہیں اور مجھ جیسے نالائق ساتھیوں پر خصوصی شفقت فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر میں علم میں برکتیں عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

ابو الوفا قاری فیض المصطفیٰ عتیقی نقشبندی شرقپوری

Marfat.com

ترتیب

الانتساب ۳
النذر ۴
الاھدا ۵
البرکۃ ۶
نگاہِ اوّل ۱۱

ولادتِ امام پاک رضی اللہ عنہ

پہلا وعظ مبارک ۱۴
ذکر حسین ۱۷
آپ کا علم پاک ۱۹
آقا حسین رضی اللہ عنہ کی آمد ۲۸
برکت حسین ۳۷
جمال حسین ۴۳
آقا کے آنسو ۴۶
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ۴۷
کربلا کی مٹی ۵۱
آقا حسین رضی اللہ عنہ کا گلہ ۵۵
شہادت حسین رضی اللہ عنہ کی خبر ۵۹
مجالس حسین رضی اللہ عنہ ۶۷
نام حسین رضی اللہ عنہ ۶۸

Marfat.com

آقا حسین رضی اللہ عنہ کی گھٹی ۷۲
اذان ۷۴
آقا حسین رضی اللہ عنہ کا عقیقہ ۸۰
جگر گوشہ بتول ۸۴
آقا حسین رضی اللہ عنہ کی مقدس سواری ۸۸
آقا حسین رضی اللہ عنہ کی محبت ۱۰۳
ناز حسین ۱۱۹
کمال کا مجموعہ ۱۲۸
پیکر اخلاق ۱۳۱
سخی حسین ۱۴۹
آقا حسین رضی اللہ عنہ کی انکساری ۱۶۶
آقا حسین رضی اللہ عنہ کا علم ۱۷۲
شجاعت حسین ۱۸۴
عبادت حسین ۱۸۹

رُخصتی مدینہ پاک

دوسرا وعظ مبارک ۱۹۳
شہید کربلا ۱۹۵
سیرت یزید ۱۹۹
یزید کی جاں نشینی ۲۱۳
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وصیت ۲۲۰
حکومت یزید ۲۲۵
تقیہ کے فضائل ۲۳۵

Marfat.com

مروان بن حکم ۲۴۰
مشورہ ۲۴۴
حسین رضی اللہ عنہ اور دین ۲۴۸
محمد بن حنفیہ سے مشورہ ۲۵۳
آقا حسین رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں ۲۵۶
آقا حسین رضی اللہ عنہ ماں کے مزار پر ۲۷۰
نبی شہید ولی زندہ ہیں ۲۷۵
اجازت ۲۸۲
مسافرین کربلا ۲۸۵
تیاری ۲۸۸
سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے آخری ملاقات ۲۹۴
سیّدہ صغریٰ رضی اللہ عنہا مدینے میں ۳۰۰
آخری سلام ۳۰۵
آقا حسین رضی اللہ عنہ نے مدینہ کیوں چھوڑا؟ ۳۱۰
آقا حسین رضی اللہ عنہ مکہ شریف میں .....

غم حسین رضی اللہ عنہ

تیسرا وعظ مبارک ۳۱۸
رونے کی وجہ ۳۲۰
رب کے یاروں کی پہچان ۳۳۱
آدم علیہ السلام کے آنسو ۳۳۳
شیعوں کی گپ ۳۳۵
یحییٰ علیہ السلام کے آنسو ۳۴۵

Marfat.com

سلطان مدینہ ﷺ کے آنسو مبارک ۳۵۲
شکر کے آنسو ۳۵۸
فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے آنسو ۳۶۱
سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے آنسو ۳۶۷
حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ ۳۶۹
غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے آنسو ۳۷۳
غوث پاک رضی اللہ عنہ اور شیعہ ۳۷۶
رونے کی قسمیں ۳۷۹
امت کے لئے رونا ۳۸۰
صحابہ کے غم میں رونا ۳۸۸
خاندان کے غم میں رونا ۳۹۲
والدہ کے غم میں رونا ۴۰۱
بیٹے کے غم میں رونا ۴۰۷
فاطمہ کے لال کا غم ۴۲۲
شہادت حسین رضی اللہ عنہ کے بعد مرکار کی پریشانی ۴۳۲
غم حسین میں مولا علی رضی اللہ عنہ کے آنسو ۴۴۲
غم حسین میں کائنات رو پڑی ۴۴۴
غم حسین میں رونے کا فائدہ ۴۵۳
ماتم حسین خودکشی ہے ۴۷۶
ماتم حسین قرآن کی روشنی میں ۴۷۹
ماتم حسین حدیث کی روشنی میں ۴۹۲
ماتم حسین شیعہ کتب کی روشنی میں ۴۹۶

Marfat.com

ذخیرہ
کتب خانہ • لاہور پاکستان •

نگاہِ اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔

تمام تعریفیں اس خالق کائنات کے لائق ہیں جو بحر و بر کا مالک ہے۔ پھر بے شمار درود و سلام ہوں اللہ تعالیٰ کے مقدس حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جس کے صدقے اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات کی تخلیق فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کا بے شمار مرتبہ شکر ہے جس نے مجھ جیسے فقیر حقیر سے اپنے محبوب بندوں کی عظمت وشان لکھوائی وگرنہ من آنم کہ من دانم۔ میں کیا ہوں میں بھی جانتا ہوں۔ مجھ سے بڑے بڑے علامہ فہامہ پاکستان میں تشریف فرما ہیں میں تو ان کے قدموں کی خاک کے برابر بھی نہیں ہوں۔ یہ علماء حق کے جوڑوں کا صدقہ ہے کہ فقیر نے جو تحریر کا سلسلہ آج سے چند سال پہلے شروع کیا تھا وہ رکا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے سرکارِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر عنایت سے بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ آلِ نبی اولادِ علی کی شان میں خصوصاً سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی سیرت اور شہادت میں فقیر نے سلطان کربلا جلد نمبر ۱ لکھی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے خطبائے اہلسنّت اور عوام اہلسنّت نے بڑی محبت سے مطالعہ کر کے پھر فقیر کو خطوط کے ذریعہ سے ٹیلی فون کے ذریعے سے حوصلہ افزائی فرمائی میں تمام دوستوں کا بے حد ممنون ہوں۔ اب سلطان کربلا جلد نمبر ۲ آپ کی خدمت میں پیش ہے۔ یقین جانیئے فقیر نے بڑی ہی محنت کے ساتھ یہ گلدستہ تیار کیا ہے۔ قرآن، حدیث، سیرت اور سنی شیعہ کتب کا نچوڑ اور خلاصہ بیان کیا ہے کوشش یہ کی ہے جو بات لکھوں وہ باحوالہ ہو تا کہ

Marfat.com

قارئین کرام بلاجھجک مطالعہ کرکے بیان کرسکیں۔ میری عادت ہے کہ میں اصل کتاب کی ہو بہو عبارت نہیں لکھتا بلکہ مختلف کتابوں کی عبارت کا اپنے الفاظ میں نچوڑ پیش کرتا ہوں تا کہ ہر بندہ بات سمجھ کر آگے بیان کرسکے۔ پھر فقیر کی عادت ہے جو مضمون شروع کروں وہ اول سے آخر تک وہی ہو ہاں اگر کوئی درمیان میں عقیدے کی بات آجائے تو مختصر دلائل کے ساتھ وہ بھی عرض کردوں تا کہ پڑھنے والے کا ذوق بھی برقرار رہے اور عقیدہ بھی پختہ ہوتا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے یہی فقیر کی کتب کی کامیابی کی دلیل ہے۔ کوشش ہوتی ہے کہ کوئی بات بھی بغیر حوالہ کے نہ لکھی جائے اگر کسی بات میں حوالہ نہ بھی لکھا جائے تو یقین کیجیے کہ وہ واقعہ بھی صحیح ہوگا کسی کتاب میں ضرور موجود ہوگا۔ فقیر جب کتابوں کا مطالعہ کرتا ہے تو مصنفین کرام بعض جگہ یہ لکھ دیتے ہیں میں نے کسی کتاب میں یہ بات پڑھی ہے۔ مثلاً مدارج النبوت، نزہتہ المجالس، معارج النبوت، مواہب لدنیہ وغیرہ۔ میں ایک جگہ تقریر کرنے کے لئے گیا ایک ماسٹر صاحب جو نئے نئے مولوی بنے تھے مجھے کہنے لگے عتیقی صاحب میں نے آپ کی کتاب ذوقِ خطیب کے تین حصے پڑھے ہیں تیسرے حصہ میں ایک واقعہ ہے یہ کس کتاب میں لکھا ہوا ہے؟ میں نے کہا مولوی صاحب میں آپ کو شاباش دیتا ہوں آپ نے تیرہ سو صفحات پڑھے ہیں لیکن آپ نے یہ نہیں کہا کہ عتیقی صاحب ماشاء اللہ کتاب بڑی پیاری لکھی ہے مطالعہ کرکے بڑا سرور آیا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو برکت عطا فرمائے۔ میں نے کہا قصور آپ کا نہیں بلکہ عربی کا ایک مقولہ ہے کہ مَنْ صَنَّف فَقَدْ اِسْتِهْدَفَ جس نے کتاب لکھی وہ تنقید کا نشانہ بن گیا۔ اللہ تعالیٰ تنقید سے بچائے محبت کی نظر عطا فرمائے۔ بہرحال فقیر کی جتنی بھی کتب ہیں سب نے پڑھ کر داد تحسین دی ہے سوائے ایک دو افراد کے۔ بہرحال سلطان کربلا کی جلد نمبر ۲ آپ کی خدمت میں پیش ہے فقیر نے جگہ جگہ جہاں سنی کتب کے حوالے پیش کیئے ہیں، ہاں شیعہ کتب

Marfat.com

کے حوالے بھی عرض کیئے ہیں۔ البتہ شیعہ کتب سے وہ واقعات پیش کیئے ہیں جو عظمت وشان صحابہ رضی اللہ عنہم سے نہ ٹکرائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرا ایمان ہے اگر کوئی شیعہ فقیر کی یہ کتاب انصاف کی نگاہ سے پڑھے گا وہ راہ حق مذہب اہلسنّت پر ضرور آجائے گا کیونکہ سنی مذہب کا یہ کمال ہے کہ اس میں عظمت صحابہ اور شان اہل بیت کی بہاریں لگی ہوئی ہیں۔ حضرات کتاب کا مطالعہ فرمائیں اگر لطف آئے، سرور آئے، ایمان تازہ ہوتو یقین جانیئے گا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہے اور حسین پاک کے نانا پاک کی نظر عنایت ہے اگر لطف نہ آئے ایمان تازہ نہ ہوتو سمجھ لینا یہ فقیر کے گناہوں کی نحوست ہے اور میری کم علمی کی دلیل ہے۔ اگر لطف آئے تو ضرور کرم کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرنا کہ اللہ تعالیٰ یار کا صدقہ فقیر کے علم عمل رزق اولاد صحت گھر بار تحریر تقریر میں برکتیں عطا فرمائے۔ میں بھی دعا کرتا ہوں اے میرے پیارے رب العالمین اپنے یار کا صدقہ اس کتاب کو چھاپنے والے، پڑھنے والے، خرید کر لوگوں میں مفت تقسیم کرنے والے، کتاب پڑھ کر آگے لوگوں کو سنانے والوں کی عمر میں، علم میں، جان مال میں برکتیں عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ حضرات اس بات کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں کہ

اَسانوں ایہہ درد دوامی قبول اے　　تیرے شہر اندر نیلامی قبول اے
اَساں تختاں تاجاں تے تھکنا ایں ناصر　　اَسانوں نبی دی غلامی قبول اے

والسلام طالب دعا

خادم العلماء والاولیاء

ابوالوفاء قاری فیض المصطفیٰ عتیقی

خطیب جامع مسجد عزیزیہ واٹر سپلائی روڈ سرگودھا

بانی و مہتمم جامعہ انوار رضا بائی پاس جھال چکیاں سرگودھا

0300-6040165

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولادتِ امام پاک رضی اللہ عنہ

پہلا وعظ مبارک

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم۔

فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ (پارہ نمبر۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۵۲)

اے انسان تو میری یاد کر میں تمہارا چرچا کروں گا۔ (کنزالایمان صفحہ ۲۷)

تمام حضرات محبت کے ساتھ مل کر بلند آواز سے درود وسلام کا نذرانہ پیش فرمائیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلَیْہِ۔ حضرات درود وسلام پڑھنے میں شرم محسوس نہ کریں مل کر پڑھیں سبز گنبد کا تصور کر کے پڑھیں انشاء اللہ بڑا لطف آئے گا اور بڑا کرم ہوگا کیونکہ تاجدار مدینہ راحتِ قلب وسینہ ﷺ کا فرمان ہے:

زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ لوگو تم اپنی محفلوں کو اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پاک پڑھ کر مزین کیا کرو ان کو زینت بخشا کرو کیونکہ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ تمہارا میری ذات پر درود پڑھنا قیامت والے دن تمہارے لئے نور ہوگا۔ سبحان اللہ (جامع صغیر جلد۲ صفحہ ۲۸ آب کوثر صفحہ ۳۵)

Marfat.com

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے کریم نانے نے فرمایا لوگو قیامت کا دن بڑا سخت ہوگا قیامت والے دن ہر انسان کو بڑے مشکل امتحانوں، بڑی مشکل گھاٹیوں سے گزرنا پڑے گا لیکن جو بندہ دنیا کی زندگی میں مجھ پر شوق سے درود پڑھا کرے گا اللہ تعالیٰ اس درود کی برکت سے اسے قیامت والے دن ان مشکلات سے جلدی چھٹکارا عطا فرمائے گا۔ (شفا شریف جلد۲ ص ۷۶، القول البدیع صفحہ ۱۲۱، آب کوثر صفحہ ۳۶)

حضرات نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس پر درود پاک پڑھنے کے کتنے فوائد ہیں لہٰذا شرم نہ کریں جھوم جھوم کر عشق نبی میں ڈوب کر پڑھیں۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ۔ حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید کی ایک آیہ کریمہ کے چند الفاظ حصول برکت کی خاطر آپ حضرات کی خدمت میں تلاوت کیئے ہیں انشاء اللہ آج کی بابرکت محفل میں سیّد الشہداء شہزادہ گلگوں قبا شہید کربلا مرکز مہر و وفا کشتہ صبر و رضا راکبِ دوش جناب محمد مصطفیٰ ﷺ لخت جگر حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نور نظر مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت پاک اور آپ کے حسن و جمال سیرت و کردار کے متعلق چند گزارشات عرض کروں گا دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ صدقہ نبی کریم ﷺ کی نعلین مقدس کا فقیر کو ہمیشہ حق بیان کرنے، حق سننے، حق سن کر عمل کی توفیق اور استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔ حضرات میرے پیارے رب العالمین نے قرآن مجید فرقان حمید کے پارہ ۲ سورۃ بقرہ آیت نمبر ۱۵۲ میں پوری کائنات کے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: فَاذْكُرُوْنِیْ۔ اے انسان اے میرے حبیب ﷺ کے غلام جی مولا کریم! فرمایا: تو مجھے یاد کر تو میرا ذکر کر تو میرے نعرے مار تو میری شان کے قصیدے پڑھ تو میری عظمت بیان کر اذکر کم میں تیرا چرچا کروں گا میں تیری عظمت کے جھنڈے بلند کروں گا میں قیامت تک تیری شہرت کا ڈنکا بجاؤں گا۔ زمینداروں کے تاجروں کے مال

Marfat.com

داروں کے وزیروں کے سفیروں کے سلطانوں کے نام مٹ جائیں گے پر قیامت تک تیرا نام نہیں مٹنے دوں گا۔ حضرات قرآن کے ان مقدس الفاظ سے پتہ چلا جو بندہ دنیا کی زندگی مین اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے ذکر کی ضربیں لگاتا ہے وہ کبھی مٹ نہیں سکتا وہ کبھی ختم نہیں ہوسکتا حضرات آپ دیکھ لیں سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہادت کا جام نوش کیئے آج چودہ صدیاں بیت گئی ہیں چودہ سو سال ہوگئے ہیں مگر آج تک ذکر حسین نہیں مٹا ذکر حسین نہیں ختم ہوا میرے آقا حسین رضی اللہ عنہ کا ذکر مٹے بھی کیسے حسین رضی اللہ عنہ کا ذکر اللہ تعالیٰ نے آپ جو بلند فرما دیا ہے جس کا ذکر خالق کائنات بلند کرے اسکے ذکر کو کوئی مٹا نہیں سکتا، کوئی ختم نہیں کرسکتا۔ آج سے چودہ سو سال پہلے میدان کربلا میں بظاہر شکست سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو ہوئی یزید کو نصرت ملی یزیدیون کو فتح ملی لیکن اس کے باوجود یزید کا نام لیوا کوئی نہیں، یزید کی فاتحہ پڑھنے والا کوئی نہیں، یزید کا ختم دلانے والا کوئی نہیں، یزید کے چرچے کرنے والا کوئی نہیں، یزید کے قصیدے پڑھنے والا کوئی نہیں مگر صدقے جاؤں فاطمہ کے لال پر مولا علی رضی اللہ عنہ کے شہزادے پر حسین حسین کرنے والے ہزاروں نہیں لاکھوں نہیں کروڑوں ہیں۔

چمن ہے دین پیمبر تو حسین مالی ہے
حسب بھی عالی ہے اور نسب بھی عالی ہے
یہ کرامت ہے یقیناً شہید اعظم کی
حسین نام کروڑوں اور یزید خالی ہے

ایصال ثواب کی محفلیں دیکھو تو آقا حسین رضی اللہ عنہ کے لئے لنگر تقسیم ہو رہے ہیں تو آقا حسین رضی اللہ عنہ کی خاطر جگہ جگہ سبیلیں لگ رہی ہیں تو آقا حسین رضی اللہ عنہ کے لئے جگہ جگہ محرم میں جلسے ہوتے ہیں تو آقا حسین رضی اللہ عنہ کے لئے۔ لیکن آج تک کہیں یزید کی عظمت کا جلسہ نہیں ہوا یزید کا عرس نہیں ہوا کیوں نہیں ہوا اس لئے کہ:

Marfat.com

قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

آج بھی بعض خارجی، دشمنان حسین، دشمنان آلِ نبی ذکر حسین کو ختم کرنا چاہتے ہیں، ذکر حسین کو مٹانا چاہتے ہیں لیکن میرے آقا حسین رضی اللہ عنہ کا ذکر ختم نہیں ہوسکتا مٹ نہیں سکتا ذکر حسین مٹانے والے خود مٹ گئے مٹ جائیں گے مگر علی کے لال کا ذکر نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کیونکہ:

اس راز سے واقف ہیں زمانے والے
سارے زندہ ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے والے
مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے آخر
اے شبیر تیرا نام مٹانے والے

ذکر حسین:

حضرات میں اور آپ ذکر حسین کرنے کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ مقام حسین بیان کرنے کے لئے اور سننے کے لئے جمع ہوئے ہیں کب جب امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہادت کے جام پیئے ہوئے چودہ سو سال گزر چکے ہیں آپ احادیث کا مطالعہ کریں آپ سیرت شبیر کا مطالعہ کریں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ ذکر حسین عظمت حسین مقام شبیر شہادت شبیر میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت بیان کردی جب آقا حسین دنیا میں بھی تشریف نہیں لائے تھے ایک دن کائنات کے والی نے صبح اپنے غلاموں کو جماعت کرائی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کرا کے سلام پھیرا تو چہرۂ انور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف پھیر لیا۔ مصلیٰ امامت پر میرے اور آپ کے آقا جلوہ فرما ہیں ابھی میرے آقا نے دعا نہیں فرمائی کہ آپ کی چچی حضرت ام فضل جن کا نام لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا تھا سرکار کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں۔ حضرات حضرت ام فضل حضرت عباس کی بیوی تھیں، حضرت عبداللہ

Marfat.com

ابن عباس رضی اللہ عنہما کی والدہ تھیں اور کائنات کے والی کی سگی چچی تھیں۔ میرے آقا کو حضرت ام فضل سے بڑا ہی پیار تھا بڑی ہی محبت تھی میرے آقا کبھی کبھی محبت سے پیار سے اپنی چچی حضرت ام فضل کی گودی میں سر انور رکھ کر سو جاتے۔ سبحان اللہ قربان ام فضل کی گودی پر جن کی گودی میں آمنہ کا لال سر انور رکھ کر سوتا تھا ہماری گودی میں اللہ تعالیٰ کرم کرے تو قرآن آتا ہے مگر حضرت ام فضل کی گودی میں قرآن والا سر رکھ کر آرام فرما ہے جب سرکار حضرت ام فضل کی گودی میں سر انور رکھ کر آرام فرماتے تو حضرت ام فضل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زلفوں میں کنگھا کرتیں، آنکھوں میں سرمہ ڈالتیں۔ (خصائص کبریٰ جلد ۲ صفحہ ۲۹۹)

تو عرض یہ کر رہا تھا کہ سرکار جماعت کرا کے مصلیٰ انور پر تشریف فرما ہیں حضرت اُم فضل سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئیں حالت یہ ہے کہ پریشانی سے چہرہ مغموم ہے چہرہ پریشان ہے میرے چاچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب چچی کی یہ کیفیت دیکھی تو میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اماں یہ تیرا چہرہ کیوں پریشان ہے، تو مغموم کیوں ہے؟ تو حضرت اُم فضل نے عرض کی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنِّیْ رَاَیْتُ حُلْمًا مُنْکَرًا اللَّیْلَۃَ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج رات جب میں بستر پر لیٹی تو میں نے نیند کی حالت میں بڑا خوفناک، خطرناک، ہیبت ناک خواب دیکھا ہے اس خواب کو دیکھنے کے بعد سے پریشان ہوں میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو فرمایا: چچی پریشان نہ ہو بلکہ قَالَ وَمَا ھُوَ تو اپنا خواب بیان کر وہ خواب کیا ہے۔ حضرت ام فضل نے عرض کی سوہنا نبی میٹھا نبی عربی نبی قریشی نبی ہاشمی نبی منٹھار نبی لجپال نبی میرا دل نہیں کرتا کہ میں وہ خواب بیان کروں۔ فرمایا وجہ کیا ہے؟ حضرت ام فضل نے عرض کی آقا اس لئے کہ اِنَّہٗ شَدِیْدٌ وہ خواب بہت ہی ڈراؤنا ہے بڑا ہی ہیبت ناک ہے ڈرتی ہوں کہیں آپ بھی پریشان نہ ہو جائیں۔ آپ بھی مغموم نہ ہو جائیں میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چچی تو اس کی فکر نہ کر تو بے خوف ہو کر اپنا

Marfat.com

خواب بیان کر خواب جانے نبی جانے۔ حضرت ام فضل نے عرض کی سوہنا میں رات کو عشاء کی نماز کے بعد اپنے بستر پر لیٹی تو میں نے نیند میں خواب دیکھا کہ رَاَیْتُ کَاَنَّ قِطْعَةً مِّنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِیْ حَجَرِیْ میں نے دیکھا ہے جیسے آپ کے جسم پاک کا ٹکڑا کٹ کر میری گود میں آ گیا ہے۔ سوہنا یہ ہے میرا خواب جسے میں دیکھ کر پریشان ہوں میں نہیں جانتی یہ کاٹنے والا کون ہے لانے والا کون ہے میری گود میں رکھنے والا کون ہے۔ حضرات جب نبی کریم ﷺ کی چچی نے یہ خواب سنایا تو میرے آقا ﷺ مسکرا پڑے چہرہ والضحیٰ پر تبسم آ گیا چہرۂ انور پھول کی طرح کھلنے لگا۔ حضرت ام فضل نے عرض کی آقا میں پریشان ہوں آپ مسکرا رہے ہیں میں مغموم ہوں آپ تبسم فرما رہے ہیں۔ غیب کی خبریں رکھنے والے میرے نبی ﷺ نے فرمایا چچی جب تو اس خواب کی تعبیر سنے گی تو تو بھی مسکرانے لگے گی تو بھی مسرور ہوگی حضرت ام فضل نے عرض کی آقا اگر یہ بات ہے تو پھر تعبیر بھی بتا دیجیئے تا کہ مجھے بھی تسلی ہو میں بھی تعبیر سن کر مطمئن ہو جاؤں تو میرے آقا نے فرمایا: رَاَیْتُ خَیْرًا تَلِدُ فَاطِمَةُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ غُلَامًا۔ اے چچی تو نے بڑا اچھی خواب دیکھا ہے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میری بیٹی فاطمہ کے گھر ایک لڑکا پیدا ہوگا فِیْ حَجْرِكِ پیدا فاطمہ کے ہاں ہوگا لیکن کھیلے گا تیری گودی میں پرورش تیری گودی میں پائے گا۔

نیک تیرا خواب اے چاچی تے پاک نبی فرماوے
فاطمہ دے گھر فرزند ہووے گا تے چاچی گود کھلاوے

آپ کا علم پاک:

حضور ﷺ کی چچی پاک فرماتی ہیں کہ مجھے یقین ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ضرور لڑکا عطا فرمائے گا کیونکہ سرکار کی زبانِ اقدس سے جو نکل چکا ہے دنیا کی ہر بات غلط ہوسکتی ہے مگر آمنہ کے لال کا فرمان غلط نہیں ہوسکتا میرے دوست شکر

Marfat.com

کرو آجکل کا کوئی نجدی نہیں تھا، وہابی نہیں تھا، دیوبندی نہیں تھا نہیں تو سن کر فوراً کہتا آقا ماں کے پیٹ میں کیا ہے لڑکا یا لڑکی یہ اللہ عزوجل ہی جانے کون کہاں مرے گا اللہ ہی جانے. آپ خود ہی تو فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس ہے قیامت کا علم وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ اور اتارتا ہے بارش وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامُ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے (پارہ ۲۱، سورۃ لقمان، آیت ۳۴) حضور آپ کو کیسے پتہ چل گیا یہ صحابیہ نے نہیں کہا۔ قرآن صرف وہابی دیوبندی نہیں پڑھتے قرآن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی پڑھا تھا یہ لوگ صرف قرآن پڑھتے ہیں صحابہ قرآن بھی پڑھتے تھے قرآن والے کا دیدار بھی کرتے تھے چاہیے تو یہ تھا کہ یہ اعتراض وہ کرتے لیکن صحابی نہیں بولے وہابی بول پڑے۔ حضرات آپ جانتے ہیں کہ وہابی کیوں بولے صحابی کیوں نہیں بولے تو آیئے میں عرض کرتا ہوں وہابی قرآن کی ایک آیت دیکھتے ہیں دوسری نہیں دیکھتے۔ یہ علم غیب کی نفی کی آیت پڑھتے ہیں اثبات والی نہیں پڑھتے انکار والی پڑھتے ہیں اقرار والی نہیں پڑھتے لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پورے قرآن کو پڑھتے تھے۔ ہر ہر لفظ کو ہر ہر آیت کو پڑھتے تھے۔ انہوں نے صرف یہی آیت نہیں یاد کی تھی بلکہ وہ یہ آیات کریمہ بھی پڑھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا۔ اے غیب کی خبریں دینے والے نبی بے شک ہم نے تجھے بھیجا حاضر ناظر۔ (پارہ ۲۲ ترجمہ کنز الایمان صفحہ ۵۰۳) وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہیں جانتے تھے (پ ۵ سورۃ النساء آیت ۱۱۳، ترجمہ کنز الایمان صفحہ ۱۱۵) عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

(پ ۲۹ سورۃ جن آیت ۲۶ ترجمہ کنز الایمان صفحہ ۶۸۳)

Marfat.com

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنَ اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں (پ ۳۰ سورۃ التکویر آیت نمبر ۲۴ ترجمہ کنز الایمان صفحہ ۶۹۸) لیکن ان گستاخان نبی کو یہ آیات کریمہ یاد نہیں رہتیں توحید کے نشے میں یہ آیات کریمہ بھول جاتے ہیں لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے وہ یہی آیات کریمہ پڑھیں گے جس میں بظاہر علم رسول ﷺ کی نفی ہو رہی ہے نبی کریم ﷺ کے علم پاک والی آیات نہیں پڑھیں گے کیونکہ:

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے
ارے دیدہ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

حضرات کلمہ پڑھ کے کلمے والے کا ادب نہ کرنا، کلمہ پڑھ کے کلمہ والے کی عزت نہ کرنا، کلمہ پڑھ کے کلمے والے کے علم غیب کا انکار کرنا یہ مومن کی شان نہیں یہ مسلمان کا مقام نہیں یہ بے ایمانوں کا طریقہ ہے یہ منافقوں کی نشانی ہے، منافق بے ایمان حضور ﷺ کا کلمہ بھی پڑھتے تھے حضور ﷺ کے پیچھے پانچ ٹائم نماز بھی پڑھتے تھے لیکن نماز پڑھ کر جب آپس میں اکٹھے بیٹھتے تو حضور ﷺ کے گلے کرتے، حضور ﷺ کے علم پاک کا مذاق اڑاتے۔ ایک دن کائنات کے والی مسجد میں تشریف لائے جماعت کرائی جب جماعت ختم ہوگئی تو مدینہ کے تاجدار نے فرمایا لوگو آج خالق کائنات نے مجھے قیامت تک آنے والے سارے انسان سارے بندے دکھائے ہیں اور سارے انسان دکھانے کے بعد میرے پیارے رب العالمین نے مجھے بتا دیا ہے کہ بخاں ان میں سے کون کون تیرا کلمہ پڑھ کے ایمان لائے گا اور کون کون تیرا انکار کرے گا۔ سرکار نے فرمایا میں نے جان لیا ہے کہ کس کو ایمان کی دولت نصیب ہوگی کون بے ایمان ہو کر مرے گا۔ حضور ﷺ کا فرمان سن کر علم غیب کو دیکھ کر سارے مخلص مومن سارے سچے مسلمان خوش ہوگئے۔ صدیق اکبر مان گئے، فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مان گئے، عثمان غنی تسلیم کر گئے، مولا علی رضی اللہ عنہ مان گئے، حضرت بلال نے مان لیا، سارے صحابہ باونا مان گئے مگر

Marfat.com

عبداللہ ابن اُبی منافق ہنسنے لگا۔ اس کے ساتھی حضور ﷺ کی بات کو سن کر مسکرانے لگے اور آپس میں الگ ہو کر مذاق اڑا کر کہنے لگے کہ ساتھیو آج دیکھا ہے محمد عربی ﷺ مسجد میں کھڑے ہو کر کیا دعویٰ کر رہا تھا کہ میں قیامت تک ہر بندے کو جان بھی گیا ہوں، پہچان بھی گیا ہوں کہ کون مجھ پر ایمان لائے گا کون میرا انکار کرے گا۔ دوستو یہ صرف دعویٰ ہی دعویٰ ہے کہ زَعَمَ مُحَمَّدٌ اِنَّهٗ يَعْلَمُ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمَنْ يَّكْفُرُ بِهٖ کہ محمد ﷺ کا گمان ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ کون کون ان پر ایمان لائے گا اور کون کون ان کا انکار کرے گا یہ حقیقت نہیں اگر یہ بات سچ ہے کہ حضور ﷺ قیامت تک لوگوں کے ایمان اور کفر کو جانتے ہیں تو بڑی حیرانگی کی بات ہے کہ ان کے ایمان کو تو جانتے ہیں جو ابھی باپ کی پشت میں نہیں آئے ماں کے بطن میں نہیں آئے دنیا کی زندگی میں نہیں آئے مگر ہم دن رات ان کے پاس رہتے ہیں دن رات ان کے پیچھے نماز جملہ پڑھتے ہیں ہمیں نہیں جانتے ہمیں نہیں پہچانتے کہ یہ کون ہیں؟ مومن ہیں یا منافق مسلمان ہیں یا ان کے دشمن۔ وَنَحْنُ مَعَهٗ وَمَا يَعْرِفُنَا ہر دن رات ان کے ساتھ ہیں لیکن ہمیں نہیں پہچانتے۔ حضرات پتہ چلا منافقوں کی پہچان یہ ہے کہ وہ آمنہ کے لال ﷺ کے علم پاک کو نہیں مانتے، منافقوں نے کہا کہ حضور ﷺ ہمیں نہیں جانتے پتہ چلا کہ:

محبوباں تے نکتہ چینی تے جھڑا کرن توں باز نہیں آوندا
اصل منافق جانے اوس نوں تے او جھوٹا پیار جتلاوندا
سانوں دسیا عشق دے مفتی تے جھڑا مڑ مڑ ایہہ فرماوندا
اعظم جتھے دل لگ جاوے تے اوتھے عیب نظر نہیں آوندا

جب مدینہ شریف کے منافقین نے گستاخان نبی نے یہ بات کہی تو فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یہ بات نبی کریم ﷺ کو بھی پتہ چل گئی کہ اس طرح منافقین نے میرے علم کا مذاق اڑایا ہے۔ حضور ﷺ نے

11/2/17

Marfat.com

آواز ماری بلال عرض کی جی سوہنا فرمایا مدینہ شریف میں اعلان کردے اے مسلمانو سارے جلدی جلدی مسجد نبوی میں آجاؤ اللہ تعالیٰ کا آخری نبی تمہیں ایک خطبہ دینا چاہتا ہے۔ آمنہ کا لال تم سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہے۔ حضرت بلال نے مدینہ شریف کی گلی گلی میں منادی کردی اعلان کردیا حضرت بلال کے اعلان کو سن کر سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سارے باوفا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسجد میں تشریف لے آئے۔ حضرت بلال کا اعلان سن کر وہ لوگ بھی آگئے جو بظاہر مسلمان تھے جو اوپر سے کلمہ پڑھتے تھے لیکن اندر سے گستاخ اور بے ادب تھے۔ جب مسجد نبوی لوگوں سے بھر گئی تو سرکار حجرہ انور سے نکل کر مسجد نبوی میں تشریف لے آئے ایسے لگتا تھا چودھویں کا چاند نکل آیا ہے یا یوں سمجھو کہ دکھیوں کا سجن آگیا، آمنہ کا لال آگیا، سدرہ کا راہی آگیا، اللہ تعالیٰ کا مقدس ماہی آگیا۔ سرکار منبر پر جلوہ فرما ہوئے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے مجمع کو مخاطب کرکے فرمایا کہ مَا بَالُ اَقْوَامٍ طَعَنُوْا فِیْ عِلْمِیْ ان قوموں کا کیا حال ہوگا ان لوگوں کا کیا انجام ہوگا جو ہمارے علم میں طعنہ کرتے ہیں جو ہمارے علم پر اعتراض کرتے ہیں۔ حضرات توجہ فرمائیں آقا کے فرمان پر میرے آقا نے قوم نہیں فرمایا اقوام فرمایا ہے واحد کی بات نہیں کی جمع کی بات کی حالانکہ چاہیے تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: مَا بَالُ قَوْمٍ اس قوم کا کیا انجام ہوگا لیکن غیب کی خبریں جاننے والا نبی فرماتا ہے: مَا بَالُ اَقْوَامٍ ان قوموں کا کیا انجام ہوگا یہ جمع کی بات کیوں فرمائی اس لئے کہ میرے آقا کو پتہ تھا میرا نبی جانتا تھا یہی ایک قوم ہی میرے علم پر اعتراض نہیں کر رہی بلکہ ان کے بعد ان کی اور بھی کئی نسلیں دنیا میں آئیں گی جو میرے علم پر اعتراض کیا کریں گی اس لئے میرے آقا نے فرمایا: اَقْوَامٍ لوگو! ان قوموں کا ان بدنصیبوں کا ان گستاخوں کا ان اعتراض کرنے والوں کا کیا انجام ہوگا جو ہمارے علم پر اعتراض کرتے ہیں پھر میرے آقا جلال

Marfat.com

میں آگئے فرمایا: سَلُوْنِیْ اے منافقو! اگر تمہیں میرے علم پر اعتراض ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا تو مجھ سے اب جو چاہو سوال کرو لَا تَسْئَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ فِیْمَا بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ السَّاعَۃِ اس وقت سے لے کر قیامت تک جو چاہو سوال کرو آج کی بات پوچھو کل کی پوچھو مہینے کے بعد کی بات پوچھو سال کے بعد کی بات پوچھو سو سال کے بعد کی بات پوچھو ایک ہزار سال کے بعد کی بات پوچھو قیامت تک کے عرصہ کی بات پوچھو اِلَّا نَبَّاَتُکُمْ بِہٖ ہم تمہیں یہاں کھڑے کھڑے سب کچھ بتا دیں گے۔ سبحان اللہ

(تفسیر خازن جلد ا صفحہ ۳۰۸، تفسیر روح المعانی جلد صفحہ ۱۲۲، تفسیر مظہری جلد ا صفحہ ۱۷۵، تفسیر معالم التنزیل جلد ا صفحہ ۴۵۶، علم خیر الانام صفحہ ۹۷، ۱۰۰)

یہ ملاں کیا کہتے ہیں یہ نجدی کیا کہتے ہیں اللہ تعالیٰ ہی جانے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا مگر حضرات ہم یونہی نہیں کہہ رہے۔ یہ کوئی مفتی نہیں کہہ رہا یہ احمد سعید کاظمی نہیں کہہ رہے یہ سردار احمد فیصل آبادی کا اعلان نہیں یہ تاجدار بریلی کا اعلان نہیں یہ مدینے والے کا اعلان ہے یہ اللہ تعالیٰ کا حبیب منافقوں کو للکار للکار کر فرما رہا ہے فَوَ اللّٰہِ لَا تَسْئَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اللہ تعالیٰ کی عزت و عظمت کی قسم جو پوچھو جس قسم کا سوال کرو اِلَّا اَخْبَرْتُکُمْ بِہٖ مَا دُمْتُ فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا میں یہاں منبر پر کھڑے کھڑے تمہارے ہر سوال کا جواب دوں گا ہر بات اللہ تعالیٰ کی عطا سے بتاؤں گا۔

(بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۱۰۸۳، مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۶۳، بخاری جلد ا صفحہ ۱۹، صفحہ ۷۷)

جب حضور ﷺ نے یہ اعلان فرمایا تو ایک منافق نے دل میں سوچا کہ میں اپنا انجام پوچھتا ہوں کہ میں کہاں جاؤں گا مرنے کے بعد جنت میں جاؤں گا یا جہنم میں میں جنتی ہوں یا جہنمی ہوں ابھی مصطفیٰ کریم ﷺ کا پتہ چل جائے گا وہ کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا فَقَالَ اَیْنَ مَدْخَلِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اے اللہ تعالیٰ کے

Marfat.com

رسول ﷺ آپ مجھے یہ بتائیں میں قیامت والے دن کہاں جاؤں گا جنت میں یا جہنم میں میں جنتی ہوں یا جہنمی۔ اللہ اکبر حضور ﷺ نے جب اس منافق کی یہ بات سنی تو فرمایا: قَالَ النَّارُ میاں قیامت والے دن تو جہنم میں جائے گا تیرا ٹھکانہ دوزخ ہے تو دوزخی ہے اللہ اکبر ایک اور منافق بھی مجمع میں بیٹھا تھا اس کو اپنے باپ کا کوئی پتہ نہیں تھا کہ میرا والد کون ہے ماں بچپن میں مرگئی تھی چاچے نے پالا تھا اس نے کھڑے ہوکر کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ بتایئے کہ میرا والد کون ہے میرے باپ کا نام کیا ہے میرے آقا نے چہرۂ انور اٹھایا دیکھ کر فرمایا تو حرامی ہے جس سے تیری ماں نے نکاح کیا تھا تو اس کا نطفہ نہیں بلکہ تو حرام زادہ ہے۔ اللہ اکبر۔

(تفسیر نور العرفان صفحہ ۱۹۷)

حضرات پتہ چلا حضور ﷺ کے گستاخ بے ادب کملی والے کے علم کے منکر حرامی ہوتے ہیں اور جہنمی ہوتے ہیں۔

جیہڑا در حبیب دا منگتا نئیں او رب دا کدی سوالی نہیں ہوسکدا
جدوں تیک نہ درد نصیب ہووے ہرگز عاشق مثالی نہیں ہوسکدا
پتے پتے دی جنہوں نہیں خبر ناصر کسے باغ دا مالی نہیں ہوسکدا
نکتہ چینی صنوبر تے کرن والا قسم رب دی حلالی نہیں ہوسکدا

جب نبی کریم ﷺ نے منافقوں کو ان کا ٹھکانہ بتایا ان کو ان کی اصلیت کا آئینہ دکھایا تو مسجد میں نبی کریم ﷺ کے ایک مخلص صحابی بھی بیٹھے تھے جن کا نام تھا عبداللہ ان کا بچپن میں والد فوت ہوگیا تھا ان کی والدہ نے کسی دوسرے بندے سے شادی کی ہوئی تھی تو ان کی والدہ کہا کرتی تھیں تو اسی کا بیٹا ہے یہی تیرا باپ ہے لیکن وہ بندہ حضرت عبداللہ سے ایسے محبت نہیں کرتا تھا جیسے سگے والد اپنی اولاد سے کرتے ہیں اس کو اپنے والد پر شک تھا کہ شاید یہ میرا سگا والد نہ ہو اچھا کبھی موقعہ ملا تو اپنے غیب جاننے والے نبی سے بات کروں گا، پوچھوں گا، آقا

Marfat.com

آپ ہمیں عرش کی باتیں بتاتے ہیں جنت جہنم کی خبریں دیتے ہیں آقا ذرا کرم نوازی فرماؤ مجھے میرے والد کا پتہ بھی بتا دو تا کہ میری تسلی ہو جائے کہ یہ میرا والد سگا ہے یا سوتیلا سگا ہے تو مکمل ادب و احترام کروں سوتیلا ہے تو میرے والد کا اصل نام کیا ہے ماں نہیں بتاتی پر آقا تو تو بتا سبحان اللہ۔ جب منافق نے باپ کا پتہ پوچھا تو میرے آقا نے فرمایا حرامی ہے حضرت عبداللہ نے سوچا لو یہاں آج سنہری موقعہ ہے آج نبی پاک خود فرما رہے ہیں پوچھو کیوں نہ میں بھی والد کا پتہ پوچھ لوں بخاری شریف میں یہ الفاظ موجود ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار کا اعلان سن کر فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ نبی کریم ﷺ کے صحابی حضرت عبداللہ کھڑے ہو گئے اور عرض کی فَقَالَ مَنْ اَبِیْ سوہنا ذرا نظر کرم فرماؤ میں بھی تیرا غلام ہوں مجھے بھی بتا دیجئے کہ میں کس کا بیٹا ہوں میرا والد کون ہے؟ حضور ﷺ نے سنا تو مسکرا پڑے فرمایا قال ابوك حذافة گھبرا نہیں تو حرامی نہیں تو حلالی ہے تیرے باپ کا نام حذافہ ہے۔ سبحان اللہ۔

(بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۱۹، مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۶۳، شان حبیب الباری صفحہ ۹۴، ۹۵، علم خیر الانام صفحہ ۲۲۹، ۲۳۰)

حضرات یہ صحابی ہیں جن کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ نبی عطا فرمایا ہے جس کی نگاہ پاک سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں پر وہابی کیا کہتے ہیں سنیئے۔ مولوی اسماعیل دہلوی وہابی اہلحدیث اپنی کتاب تقویۃ الایمان صفحہ ۳۳ پر کہتا ہے جو بندہ نبی ولی کے بارے یہ عقیدہ رکھے کہ اس کو غیب ہے تو وہ بہت جھوٹا ہے۔ پھر صفحہ ۲۲ پر یوں کہتا ہے کہ خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی طرف سے معلوم ہے خواہ اللہ کے دینے سے ہے غرض اس عقیدہ سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔ توبہ مولوی خلیل احمد دیوبندی اپنی کتاب براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ پر لکھتا ہے کہ نبی پاک کو دیوار کے پیچھے کی بھی خبر نہیں توبہ۔ حضرات ہم ان جھوٹے ملاؤں کی مانیں یا نبی

Marfat.com

کے سچے یاروں کی مانیں۔ حضور ﷺ کی عزت عظمت یہ زکوتوں پر پلنے والے مولوی، یہ فطرانے پر گزارا کرنے والے گستاخ کیا جانیں مقام نبوت علم نبی جانتا ہے تو خدا عزوجل جانتا ہے یا جانتے ہیں تو نبی پاک کے سچے صحابہ جانتے ہیں۔ میاں محمد کھڑی شریف والے سچ فرما گئے ہیں کہ۔

قدر نبی دا ایہہ کی جانن تے دنیا دار کمینے
قدر نبی دا جانن والے تے سوگئے نی وچ مدینے
قدر پانی دا مچھلی جانے تے یا جانے مرغابی
قدر نبی دا سوہنا اللہ جانے تے یا جانن اصحابی
قدر نبی دا ایہہ کی جانن تے نجدی لوگ کمینے
قدر نبی دا سوہنے سنی جانن صاف جنہاندے سینے

تو حضرات عرض کر رہا تھا کہ حضور ﷺ نے اپنی چچی حضرت ام فضل سے فرمایا: رَاَیْتُ خَیْرًا تَلِدُ فَاطِمَۃُ اِنْشَآءَ اللّٰہُ غُلَامًا فِیْ حَجْرِكِ اے چچی تو نے بڑا پیارا خواب دیکھا ہے عرض کی آقا اس کی تعبیر کیا ہے فرمایا اے چچی اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میری بیٹی فاطمہ کے گھر ایک لڑکا پیدا ہوگا اور وہ تیری گودی میں آئے گا تو اس شہزادے کی پرورش کرے گی۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۸۹، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۷۲، مرأۃ شرح مشکوۃ جلد ۸ صفحہ ۴۸۹، ۴۹۰، روضۃ الشہداء جلد ۲ صفحہ ۱۳۱)

حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضور ﷺ نے یہ تعبیر بتائی تو مجھے پکا یقین ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو لڑکا عطا فرمائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے یار کی زبان سے جو نکل چکا ہے۔ حضرات میں بتاؤں تو اندازے سے بتاؤں گا آپ بتائیں تو اندازے سے بتائیں گے کوئی بزرگ بتائے تو قیاس سے بتائے گا مگر حضور ﷺ جو بتاتے ہیں دیکھ کر بتاتے ہیں کیونکہ کائنات کی کوئی چیز ایسی نہیں

Marfat.com

جو میرے آقا کی نگاہ سے چھپی ہوئی ہو میاں یہ تو عام چیزیں ہیں یہ تو مخلوق ہے میرے نبی تو وہ کمال والے نبی ہیں جن کی نگاہ سے خود خالق بھی نہیں چھپا۔ حضرات جب یار کی نگاہ سے اللہ تعالیٰ آپ نہیں چھپا کیا کائنات کی کوئی چیز چھپ سکتی ہے؟ نہیں ہرگز نہیں تو حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جیسے حضور ﷺ نے فرمایا تھا اللہ تعالیٰ نے اسی طرح فرمایا۔ شعبان کا مہینہ تھا چار ہجری کا سال چل رہا تھا۔ شعبان پاک کی پانچ تاریخ تھی اللہ تعالیٰ نے اپنے یار کی بیٹی سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو امام حسین رضی اللہ عنہ عطا فرمایا۔

آقا حسین رضی اللہ عنہ کی آمد:

حضور ﷺ کے پیارے صحابی حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے آقا کی عادت مبارکہ تھی جب آپ صبح کی جماعت کراتے تو جماعت کرانے کے بعد مصلیٰ پاک سے پھر جاتے چہرۂ انور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف فرما لیتے کونسا چہرہ؟ وہ چہرہ جس کی قسمیں اللہ تعالیٰ آپ قرآن میں اٹھاتا ہے۔ وَالضُّحٰى وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى سوہنا مجھے تیرے رخ انور کی قسم اور تیری کالی کالی زلفوں کی قسم جو تیرے چہرے پر چھا جاتی ہیں۔

(شرح شفاء، جلد ۱ صفحہ ۸۲، زرقانی شریف جلد ۶ صفحہ ۲۱۰، تفسیر کبیر جلد ۳۱ صفحہ ۲۱ تفسیر نیشاپوری جلد ۳ صفحہ ۱۰۷ تفسیر روح المعانی جلد ۳۰ صفحہ ۱۷۸ تفسیر روح البیان پ ۳۰، تفسیر عزیزی پ ۳۰ صفحہ ۳۱۰ شاہکار ربوبیت صفحہ ۲۶۶، ۲۶۹)

حضرات کیا شان ہے میرے نبی کے چہرے کی جس کی قسمیں اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں اٹھاتا ہے نبی سارے اسی کے ہیں۔ حضرت آدم کو نبوت اسی خالق نے عطا فرمائی حضرت نوح کو نبی اسی مالک نے بنایا حضرت ابراہیم کو رسالت اسی خالق کائنات نے عطا فرمائی حضرت موسیٰ کو نبی اسی پیارے رب العالمین نے بنایا ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی رسول اسی کے ہیں۔ نبی سارے اس کو

Marfat.com

پیارے ہیں مگر حضرات قرآن یہ بتاتا ہے اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کی اداؤں کی قسمیں نہیں اٹھائیں مگر جب اس کے یار کی باری آئی اس کے محبوب کی باری آئی جیسے جیسے میرے نبی کی ادائیں بدلتی گئیں خالق کائنات کی صدائیں بدلتی گئیں۔ مولانا غلام فرید بہاولپوری فرماتے ہیں۔

خدا آکھا تے نئیں کھاندا جدا آکھاتے نئیں دل ساعندا
بھرا آکھاں تے نئیں ککھ رعندا ایہہ کجھڑے راز کیا پچھیدا

ترمذی میں عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم جماعت کرا کے سلام پھیرتے ہیں تو اپنا چہرہ والضحیٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف پھیر لیتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے قسم ہے پیدا کرنے والے پیارے رب العالمین کی جب سرکار چہرۂ انور ہماری طرف پھیرتے تھے تو ایسے لگتا تھا جیسے چودھویں رات کا چاند چمکارے مارتا ہے آپ کے حسن و جمال کا یہ عالم تھا کہ اگر کوئی پریشان دیکھتا تو ساری پریشانی دور ہو جاتی کوئی مغموم دیکھتا تو اس کے سارے غم ختم ہو جائے۔ خیر سے آجکل کے فسادی ملوانے بھی نبی کی طرح بنے پھرتے ہیں کہتے ہیں جیسے نبی کے دو ہاتھ ہمارے بھی ہاتھ، جیسے نبی کے دو پیر ہمارے بھی پیر، جیسے نبی کا چہرہ ہمارا بھی چہرہ، حضرات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی کا چہرہ صبح دیکھنے سے سارے غم دور ہو جاتے تھے۔ خیر سے یہ نبی کی مثل بننے والے صبح صبح سامنے آجائیں تو سارا دن گزرتا ہی پریشانی میں ہے اللہ تعالیٰ معاف فرمائے اللہ تعالیٰ نبی کی مثل نہ بننے کی توفیق عطا فرمائے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا غلام بننے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں صبح صبح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور دیکھنے سے پریشانیاں دور ہو جاتیں، غم ختم ہو جاتے، بے بسوں کو بسی مل جاتی، بے کسوں کی کسی ہو جاتی، بے قراروں کو قرار مل جاتا، بے سکونوں کو سکون مل جاتا، اجڑے ہوئے چمن میں بہار

Marfat.com

آجاتی۔ اس لئے تاجدار بریلی فرماتے ہیں کہ:

جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑے
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک دن میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام غلاموں کو صبح کی جماعت کرائی جب جماعت مکمل ہوگئی جماعت ختم ہوگئی تو میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز ماری سیّدنا مولا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی جی یا نبی فرمایا میرے قریب آؤ حضرت علی رضی اللہ عنہ اٹھے مدینے کے تاجدار کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مولا علی رضی اللہ عنہ کو آتا دیکھا تو میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم بھی مصلی پاک پر کھڑے ہوئے جب نبیوں کا سلطان کھڑا ہوا تو میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے صحابہ ادب کے لئے کھڑے ہوگئے۔ سبحان اللہ یہ ہے صحابہ کا ادب نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے ہی پیارے صحابی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں جماعت کرانے کے بعد ہمارے پاس بیٹھ کر دین کی باتیں کرتے رہتے شریعت کے احکام پر گفتگو فرماتے رہتے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں مسائل سے آگاہ فرما لیتے تو پھر سرکار اپنے گھر کی طرف تشریف لے جاتے حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں فَاِذَا قَامَ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لے جانے کے لئے اٹھ کے کھڑے ہوجاتے تو قُمْنَا قِيَامًا ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے لئے اٹھ کر سیدھے کھڑے ہو جاتے حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بُيُوْتِ اَزْوَاجِهٖ اور آپ کو دیکھتے رہتے اور اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک آپ اپنی کسی بیوی کے گھر میں داخل نہ ہو جاتے۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۰۳ مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۶ صفحہ ۳۷۵، ۳۷۶)

آج کل شور مچا ہوا ہے کہ کسی عالم کسی بزرگ کسی پیر کے آداب کے لئے کھڑا ہونا بھی شرک ہے۔ پر صدقے جاؤں صحابہ کے ادب پر وہ اپنے آقا کے

Marfat.com

ادب کے لئے تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں اور اس وقت تک نہیں بیٹھتے جب تک حضور ﷺ اپنے آستانہ عالیہ کے اندر تشریف نہیں لے جاتے تو عرض یہ کر رہا تھا کہ مولا علی رضی اللہ عنہ سرکار کے بلانے پر آقا کی خدمت میں تشریف لائے۔ ادھر سلطان مدینہ بھی کھڑے ہوگئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بن بتائے مسجد نبوی سے باہر تشریف لے آئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حیران ہوگئے کہ سرکار حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لے کر کدھر تشریف لے جا رہے ہیں لیکن ادب سے کسی نے پوچھا نہیں سرکار آگے آگے مولا علی رضی اللہ عنہ پیچھے پیچھے پیر آگے آگے مرید پیچھے پیچھے نبیوں کا سلطان آگے آگے ولیوں کا سلطان پیچھے پیچھے حسنین رضی اللہ عنہما کا نانا آگے آگے حسنین رضی اللہ عنہما کا بابا پیچھے پیچھے نبی پاک نے بھی نہیں بتایا کدھر جانا ہے مولا علی رضی اللہ عنہ نے بھی نہیں پوچھا آقا کہاں جانا ہے۔ جدھر نبی چلے ادھر علی چلے۔ سرکار مدینہ ﷺ چلتے چلتے مولا علی رضی اللہ عنہ کے گھر کے قریب پہنچ گئے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر کے دروازے پر میرے آقا ﷺ پہنچے تو آپ رک گئے میرے آقا ﷺ نے فرمایا: علی بڑے ادب سے مولا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی جی میرے آقا ﷺ ! فرمایا: میں تمہارے گھر جا رہا ہوں تم یہیں دروازے پر کھڑے ہو جاؤ اور خیال کرنا جب تک میں اجازت نہ دوں کسی کو اندر داخل نہیں ہونے دینا مولا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی آقا آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی کوئی اندر نہیں آئے گا لیکن سرکار اگر ناراض نہ ہوں وجہ پوچھ سکتا ہوں؟ میرے آقا ﷺ نے فرمایا علی آج اللہ تعالیٰ نے میری بیٹی فاطمۃ الزہرا کو ایک لڑکا عطا فرمایا ہے حسن مجتبیٰ کا بھائی پیدا ہوا ہے علی تیرا نور نظر پیدا ہوا ہے آسمانوں سے ہزاروں فرشتے بچے کی زیارت کے لئے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے مجھے مبارک بادیاں دینے کے لئے آرہے ہیں۔ سبحان اللہ قربان جاؤں علی تیرے بچوں پر جن کی ولادت پر اللہ تعالیٰ کے معصوم فرشتے مبارک بادیاں دینے کے لئے آرہے ہیں یا علی آپ سلطان الاولیاء ہیں

Marfat.com

آپ ولیوں کے امام ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے بڑی شان عطا فرمائی ہے۔ میرے مولا ناراض نہ ہونا یہ سب آپ پر کرم ہے مدینہ کے سلطان کا صدقہ نبیوں کے امام کا صدقہ ہے آمنہ کے لال کا کیونکہ:

جب تک بکے نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا
آقا سوہنا تو نے خرید کر ہمیں انمول کردیا

حضور ﷺ یہ بات کرکے زہرا پاک کے ویہڑے میں تشریف لے گئے۔ سیّدہ نے جب اپنے پیارے بابا کو دیکھا سدرہ کے راہی کو دیکھا اللہ تعالیٰ کے مقدس ماہی کو دیکھا عزت کی خاطر احترام کی خاطر ادب کی خاطر اٹھ کے ہاتھ باندھ کے کھڑی ہوگئیں۔ بابا قریب آیا ادھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی قریب آئیں سیّدہ نے بابا کے ہاتھوں کو چوما سلطان کائنات نے اپنی بیٹی کا ماتھا چوما، میرے آقا ﷺ بیٹی کو پیار کرکے نئے آنے والے مہمان کے پاس بیٹھ گئے۔ ننھے حسین پاک کی چارپائی پر بیٹھ گئے سرکار نواسہ کو دیکھتے جاتے ہیں سیّدہ نے عرض کی ابو بچے کو بڑے غور سے دیکھ رہے ہیں۔ فرمایا بیٹی دیکھ رہا ہوں آنے والا مہمان کس کی شکل لے کر آرہا ہے کس کی صورت لے کر آیا ہے سیّدہ نے عرض کی بابا جانی میں بھی صبح سے یہی دیکھ رہی ہوں فرمایا بیٹی پھر کیا اندازہ لگایا ہے؟ عرض کی ابو مجھے تو اس کی شکل میں یا آپ نظر آرہے ہیں یا مولا علی رضی اللہ عنہ نظر آرہے ہیں میرے آقا ﷺ مسکرا پڑے فرمایا بیٹی صحیح اندازہ لگایا ہے۔ سبحان اللہ

جس دی مثل مثال نہ کوئی اوہ تے اکو ذات شبیر اے
حسبوں نسبوں ارفع اعلیٰ اساں منیاں جگ دا پیر اے
سیرت ساری پاک نبی دی تے متھیوں بدر منیر اے
اعظم شکل حسین سخی دی تے نری حیدر دی تصویر اے

حضور ﷺ جب ننھے حسین رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تو بڑی حسرت سے شہزادے

Marfat.com

کو دیکھ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بھی بیان فرما رہے ہیں۔ اس کا شکر بھی ادا کر رہے ہیں ادھر آسمانوں سے فرشتے قطار در قطار آ کے حسین پاک کی زیارت بھی کر رہے ہیں اپنے آقا ﷺ کو مبارک بادیاں بھی پیش کر رہے ہیں۔ ادھر سرکار مبارکبادیاں وصول کر رہے ہیں۔ ادھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسجد نبوی میں بیٹھ کر اپنے آقا ﷺ کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں۔ جب کافی وقت گزر گیا تو سارے صحابہ حیران ہوگئے کہ حضور پاک ﷺ نہیں تشریف لائے کہاں تشریف لے گئے ہیں۔ سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی اے صدیق اکبر آپ حضور ﷺ کے بڑے پیارے صحابی ہیں آپ یار غار ہیں آپ سے سرکار بڑا ہی پیار فرماتے ہیں آپ ہی اٹھیئے اور پتہ کیجیے کہ حضور ﷺ کہاں تشریف لے گئے ہیں؟ خیر تو ہے کوئی پریشانی تو نہیں کوئی پرابلم تو نہیں؟ آپ بن بتائے تشریف لے گئے ہیں ہم بڑے پریشان ہیں سرکار ﷺ کا جلدی سے پتہ کیجیے۔ سیّدنا صدیق اکبر حضور ﷺ کے غلاموں کی بات سن کر اٹھے مسجد نبوی سے باہر تشریف لے گئے جوتے پہنے اپنے آقا کی تلاش میں چل پڑے کسی سے پوچھا نہیں کہ حضور ﷺ کہاں تشریف لے گئے ہیں کسی نے بتایا نہیں کہ فلاں گلی میں ہم نے حضور ﷺ کو جاتے دیکھا ہے بلکہ جن جن راستوں پر سرکار چل کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی انہیں راستوں سے چلتے ہوئے سیّدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچ گئے کیا دیکھا مولا علی رضی اللہ عنہ گھر کے قریب کھڑے ہو کر پہرہ دے رہے ہیں سیّدنا صدیق اکبر نے مولا علی رضی اللہ عنہ کو سلام کیا پھر پوچھا بھائی علی کیا حضور ﷺ آپ کے گھر میں ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں بھائی ابوبکر اندر ہی تشریف لے گئے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حیرانگی سے پوچھا بھائی ابوبکر آپ کو کس نے بتایا ہے کہ حضور ﷺ میرے گھر میں ہیں؟ فرمایا: کسی نے نہیں بتایا مولا علی رضی اللہ عنہ نے کہا پھر آپ پہنچے کیسے ہیں؟

Marfat.com

سیّدنا صدیق اکبر نے فرمایا بھائی علی میں حضور ﷺ کی تلاش میں جب مسجد نبوی سے باہر نکلا تو جن جن راستوں سے سرکار ﷺ چل کر آئے تھے ان راستوں سے نبوت کی بھینی بھینی خوشبو آرہی تھی کستوری اور عنبر کی خوشبو آرہی تھی میں وہ خوشبو سونگھتا سونگھتا آپ کے پاس پہنچ گیا ہوں۔ سبحان اللہ۔

لین خوشبوئے زلف حبیب خدا آئی جنت دے وچوں سی باد صبا
چھوکے لنگھی جدوں گیسوئے مصطفیٰ جاندی جاندی بہاراں دے کم آگئی

حضور ﷺ کے جلیل القدر صحابی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چوں یکی از اصحاب بقصد ملازمت آں حضرت می آمد در خانہ نمی یافت۔ جب کوئی صحابی حضور ﷺ کی زیارت کی خاطر آپ کے در دولت پر حاضر ہوتا اور آپ اپنے آستانہ عالیہ پر تشریف فرما نہ ہوتے تو وہ کسی سے پوچھتا نہیں تھا کہ حضور ﷺ کہاں تشریف لے گئے، آقا ﷺ اب اس وقت کہاں ہوں گے۔ ناں ایسا نہیں بلکہ حضرت انس فرماتے ہیں کہ بہ نسیم بوئے خوش در راہے کہ آنحضرت ازاں راہ گزشتہ بود میرفت۔ وہ اسی راستے پر چل پڑتا جن راہوں پر حضور ﷺ چل کر تشریف لے جاتے۔ سرکار کی مخصوص خوشبو نبوت کی بھینی بھینی خوشبو اس کو آمنہ کے لال کا پتہ بتا دیتی تھی سبحان اللہ۔

(مدارج النبوت جلد ۱ صفحہ ۲۴ شرح درود تاج صفحہ ۱۵۹)

امام اہلسنّت تاجدار بریلی عاشقوں کے امام مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ اس حدیث کا نقشہ پیش کرتے ہوئے والی کائنات کی بارگاہ میں یوں عرض کرتے ہیں کہ:

عنبر زمین عبیر ہوا مشک تر غبار ادنیٰ سی یہ شناخت تری راہ گزر کی ہے
سرکار ہم گنواروں میں طرز آداب کہاں ہم کو تو بس تمیز یہی بھیک بھر کی ہے

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی عشق بھری کتاب خصائص کبریٰ میں فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا مَرَّ فِیْ طَرِیْقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِیْنَةِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ پاک کے کسی راستے سے گزر جاتے تو پھر ہوتا کیا؟ فرماتے ہیں: وَجَدُوْا مِنْهُ رَائِحَةِ الطِّیْبِ وہ راستے خوشبوؤں سے مہک جاتے لوگ اُن راستوں سے ایسی پیاری خوشبو سونگھتے کہ وَقَالُوْا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ هٰذَا الطَّرِیْقِ پکار اٹھتے، بول پڑتے کہ لوگو! یہ وہ راستہ ہے جس سے آمنہ کے لال کا اللہ تعالیٰ کے مقدس یار کا گزر ہوا ہے۔ سبحان اللہ۔

(خصائص الکبریٰ جلد ا صفحہ ۶۷، شفاء شریف جلد ا صفحہ ۸۷، شرح درود تاج صفحہ ۱۵۸، شاہکار ربوبیت صفحہ ۴۲۶)

گزرے جس راہ سے وہ سیّد والا ہو کر
رہ گئی ساری زمین عنبر سارا ہو کر
مریضو چھوڑ دو رونا شفا لاؤ مدینے سے
چلو تقدیر بھی اپنی بنا لاؤ مدینے سے
میں ناصر ہوں مریض مصطفیٰ میری دوا یہ ہے
ہواؤ تھوڑی سی خوشبو چرا لاؤ مدینے سے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی علی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا پتہ کسی سے نہیں پوچھا بس سرکار کے جسم پاک کی خوشبو سونگھتے سونگھتے یہاں تک پہنچ گیا ہوں۔ ان بدنصیب ملوانوں سے پوچھو کہ او سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل بننے والے بے حیا لوگو کیا تمہارے راستے بھی ایسے ہی معطر ہو جاتے ہیں جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لگنے والے تلوؤں کے راستے معطر ہو جاتے تھے؟

سیّدنا صدیق اکبر نے فرمایا بھائی علی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اندر ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں اندر ہی تشریف لے گئے ہیں۔ صدیق اکبر نے فرمایا بھائی علی اگر اجازت دو تو میں اندر جا کر سرکارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کر کے صلوٰۃ و سلام کے

Marfat.com

نذرانے پیش کرلوں؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے کہا بھائی ابوبکر مجھے تو کوئی اعتراض نہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب اندر تشریف لے گئے تھے تو مجھے منع فرمایا تھا کہ کسی کو میری اجازت کے بغیر اندر نہ آنے دینا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی علی بات کیا ہے؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی ابوبکر اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک لڑکا عطا فرمایا ہے آسمانوں سے چار لاکھ چوبیس ہزار فرشتے میرے نبی کو مبارک بادیاں دینے آئے ہیں اس لئے میرے آقا نے فرمایا تھا کسی کو اندر نہ آنے دینا۔ سبحان اللہ۔ سیدنا صدیق اکبر نے سنا تو بڑے حیران ہوئے پھر مولا علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ کر باتیں کرنے لگے تھوڑی دیر گزری تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی آگئے وہ بھی سلام کر کے بیٹھ گئے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے وہ بھی سلام کر کے بیٹھ گئے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آگئے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ آگئے، حضرت انس رضی اللہ عنہ آگئے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ آگئے۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آگئے مولا علی رضی اللہ عنہ کو سلام کر کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے سامنے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں بیٹھ گئے۔ صدقے جاؤں علی تیرے آستانے پر اندر نبیوں کا سلطان آیا بیٹھا ہے فرشتے زیارت کے لئے آئے بیٹھے ہیں اور تیرے دروازے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جان نثار یار بیٹھے ہیں کیا شان ہے تیرے آستانے کی، پھر کیوں نہ کہیں کہ:

منافقت کو مٹاؤ علی علی کر کے وضو زباں کو کراؤ علی علی کر کے
گر یہ چاہتی ہیں مائیں کہ نیک ہوں بچے تو دودھ پلائیں علی علی کر کے

سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مولا علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے سامنے بیٹھے ہیں کیا عجیب منظر ہے حسنین رضی اللہ عنہما کے گھر کا تھوڑی دیر گزری تو والی کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بھی باہر تشریف لے آئے۔ باہر آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے لج پال نبی کو صلوٰۃ و سلام کا تحفہ پیش کیا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے صحابہ رضی اللہ عنہم کو محبت سے جواب عنایت فرمایا پھر سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بچے حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت پر

Marfat.com

مبارک بادیاں پیش کیں۔ میرے آقا ﷺ نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دعاؤں سے نوازا۔ سیّدنا صدیق نے عرض کی آقا یہ آنے والا آپ کا نواسہ کتنا خوش نصیب ہے جس کی ولادت پر چار لاکھ چوبیس ہزار فرشتے مبارک بادیاں دینے کے لئے آسمانوں سے تشریف لائے ہیں۔ سرکار ﷺ نے سنا تو فرمایا: صدیق تجھے کیسے پتہ چل گیا کہ اتنے فرشتے آسمانوں سے آئے ہیں؟ صدیق اکبر نے عرض کی آقا ﷺ مجھے بھائی علی نے بتایا ہے۔ سرکار نے مولا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا علی تمہیں کیسے پتہ چل گیا ہے؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی سوہنا جب میں دروازے پر کھڑے ہو کر ڈیوٹی دے رہا تھا پہرہ دے رہا تھا تو میں دیکھ رہا تھا فرشتے پرواز کرتے ہوئے آپ کی خدمت میں زیارت کر کے سلام عرض کر کے مبارکبادیاں دے کر جب آسمانوں کی طرف جاتے تھے تو آپ کے نواسے کے حسن کی تعریف بھی کرتے جاتے تھے اور اپنی تعداد بھی بتاتے جاتے تھے میرے آقا ﷺ مسکرا پڑے فرمایا علی تم سچ کہتے ہو واقعی اتنے ہی فرشتے آسمانوں سے زمین پر آئے تھے۔ سبحان اللہ۔ (جامع المعجزات صفحہ نمبر ۶۸، ۷۰)

برکت حسین:

حضور ﷺ نے فرمایا: ابوبکر عرض کی جی میرے آقا ﷺ فرمایا میں تمہیں ایک اور عجیب بات نہ سناؤں؟ عرض کی آقا ﷺ ضرور کرم فرمائیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا جب فرشتے میرے بیٹے کی ولادت پر مجھے مبارک باد دینے کے لئے آئے تو ان فرشتوں میں سے ایک ایسا بھی فرشتہ تھا جس کے ہاتھ بھی نہیں تھے اور پیر بھی نہیں اور اڑنے والے پر بھی نہیں تھے فرشتے اس کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر میرے پاس لائے تھے وہ بھی میری زیارت کرنے اور میرے نواسے کو دیکھنے کے لئے آیا تھا جب میں نے اسے دیکھا تو میں نے اس سے پوچھا میاں یہ تم نے کیا حالت بنا رکھی ہے؟ تیرے ہاتھ نہیں تھے، نہیں تیرے پاؤں نہیں یہ کدھر چلے

Marfat.com

گئے ہیں؟ اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری کسی زمانے میں بڑی شان ہوا کرتی تھی مجھے اللہ تعالیٰ نے بڑا مقام اور بڑی عزت عطا فرمائی ہوئی تھی میں ان فرشتوں میں شامل تھا جن کو اللہ تعالیٰ کا خاص قرب حاصل ہے جن کو ملائکہ مقربین کہا جاتا ہے میرے آقا ﷺ نے فرمایا: اتنا قرب اتنی عزت پھر یہ زوال؟ عرض کی آقا ﷺ ! ایک دن میں ساتویں آسمان پر آرہا تھا کہ اچانک اس آسمان کا دروازہ کھلا میں نے دروازے میں جھانک کر دیکھا تو میں نے ساتویں آسمان سے کھڑے کھڑے زمین کو دیکھ لیا حضرات یہ فرشتے کی نگاہ کا عالم ہے کہ کھڑا کہا ہے؟ بولو ساتویں آسمان پر اور دیکھ کہاں رہا ہے زمین پر زمین سے ساتویں آسمان تک کا راستہ کروڑوں سال کا ہے۔ حضرات جب فرشتے کی نگاہ کا یہ عالم ہے تو نبیوں کے سلطان کی نگاہ کا کیا عالم ہوگا۔ اگر فرشتہ ساتویں آسمان سے کھڑے ہو کر زمین کو دیکھ سکتا ہے تو کیا رب عزوجل کا یار زمین پر بیٹھ کر عرش کو نہیں دیکھ سکتا؟ دیکھ سکتا ہے ضرور دیکھ سکتا ہے۔ میاں جب غلام کی نگاہ کا یہ عالم ہے تو سردار کی نگاہ کا کیا عالم ہوگا۔ امام اہلسنّت فرماتے ہیں کہ:

سر عرش پر ہے تیری گزر دل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

تو فرشتے نے عرض کی آقا ﷺ ساتویں آسمان کا دروازہ کھلا میں نے وہاں سے کھڑے ہو کر زمین کو دیکھ لیا آقا ﷺ جب میں نے زمین کو دیکھا تو مجھے ایک انسان نظر آیا جس کے ہاتھ بھی نہیں پیر بھی نہیں میں نے دل میں سوچا اس زندگی کا کیا فائدہ جس میں انسان کے ہاتھ بھی نہ ہوں پیر بھی نہ ہوں اس سے تو بہتر ہے بندہ مر جائے بندہ کو موت آجائے آقا جب یہ بات میں نے کی تو اللہ تعالیٰ میری اس بات پر ناراض ہوگیا اللہ تعالیٰ جلال میں آگیا فرمایا اے فرشتے تو نے یہ بات کیوں کہی ہے جس کو دکھ پہنچا ہے وہ میرا گلہ نہیں کر رہا وہ موت کی تمنا نہیں کر

Marfat.com

رہا تجھے زیادہ اس بندے کا خیال ہے میں جو بھی کرتا ہوں بہتر کرتا ہوں کسی سے زیادتی نہیں کرتا، ظلم نہیں کرتا، یہ میری سنت ہے کسی کو دے کر آزماتا ہوں کسی سے لے کر آزماتا ہوں میں نے عرض کی مولا کریم غلطی ہوگئی ہے خالق کائنات نے فرمایا جب نوری غلطی کریں گے تو خاکیوں کا کیا بنے گا اللہ تعالیٰ نے جب یہ فرمایا تو ساتھ ہی مجھے سزا مل گئی اسی وقت میرے پر جل گئے ہاتھ ختم ہوگئے پاؤں کٹ گئے اللہ تعالیٰ نے مجھے اس وقت الٹے منہ فلاں جزیرہ میں زمین پر گرا دیا میں بلند تھا مگر افسوس پستی پر آگیا ہوں، میں آسمانوں پر تھا افسوس زمین پر آگیا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا تجھے کتنا عرصہ ہوگیا ہے زمین پر آئے ہوئے۔ عرض کی آقا ﷺ سات صدیاں بیت گئی ہیں سات سو سال ہوگئے ہیں اللہ اکبر حضرات دعا کرو اللہ تعالیٰ کسی کا مذاق نہ اڑانے کی توفیق عطا فرمائے اللہ تعالیٰ سرکار ﷺ کے صدقے اپنی پکڑ میں نہ پکڑے۔ وہ ناراض نہ ہو اگر وہ ناراض ہو جائے تو پھر کسی کا بچنا محال ہے کھڑی کے قلندر حضرت میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ:

عدل کریں تے تھر تھر کنبن اُچیاں شاناں والے
رحم کریں تے بخشے جاون میں جیئے منہ کالے

میرے آقا ﷺ نے فرمایا تو تو جزیرے میں قید تھا مدینے میں پھر کیسے آگیا ہے؟ عرض کی آقا سات سو سال سے میں جنگل میں پریشان رہا میں رو رو کر اللہ تعالیٰ کو مناتا رہا لیکن اس بے پرواہ نے میری خطا معاف نہ فرمائی۔ آج میں جزیرے میں زار و قطار رو رہا تھا کہ فرشتے اسی جزیرے سے گزرے جب یہ گزرنے لگے تو انہوں نے مجھے دیکھ کر پہچان لیا کہ یہ تو ہمارا ساتھی ہے یہاں کیسے یہ فرشتے میرے پاس آئے میرا حال پوچھا انہوں نے بڑا افسوس کیا جب یہ آپ کی خدمت اقدس میں آنے لگے تو میں نے ان سے پوچھا آج یہ اتنے فرشتے کہاں جا رہے ہیں؟ ان فرشتوں نے مجھے بتایا کہ بھائی تمہیں کیا پتہ زمین پر

Marfat.com

آخری نبی سیّدنا و مولانا محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لا چکے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ایک چاند سا بیٹا عطا فرمایا ہے ہم اللہ تعالیٰ کے حکم سے امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت کی خوشی میں حضور ﷺ کو مبارک بھی دینے جا رہے ہیں اور بچے کی زیارت بھی کرنے جا رہے ہیں میں نے فرشتوں کو کہا خدا عزوجل کے لئے مجھے بھی حضور ﷺ کی خدمت میں لیتے جاؤ شاید میری بھی بگڑی بن جائے حضور فرشتے مجھے اس جنگل سے اٹھا کر آپ کی خدمت اقدس میں لے آئے ہیں آقا کرم فرماؤ میں آپ کی شہرت کے ڈنکے آسمانوں پر سنا کرتا تھا آپ اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ ہیں، آخری نبی ہیں، مہربانی کرو اسی بچے کی محبت کا واسطہ میرے لئے دعا فرماؤ اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرما دے آقا ﷺ مجھے یقین ہے تیرے ہاتھ میرے لئے دعا کے واسطے اٹھ گئے تو اللہ تعالیٰ اپنی تقدیر بدل دے گا۔ سوہنا تیری تدبیر نہیں بدلے گا۔ سبحان اللہ۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں میں نے اس فرشتے کی بات سن کر اس کے لئے دعا مانگی اے خالق کائنات مہربانی فرما اس کی غلطی معاف فرما اور اس کو پہلے جیسی صورت اور صحت عطا فرما اور پہلے والی عزت اور مقام عطا فرما حضرات خیال کرنا دعا مانگنے والا کون ہے؟ اللہ تعالیٰ کا حبیب ﷺ اور دعا کس سے مانگ رہے ہیں اپنے پیارے ربّ العالمین سے پھر دعا رد کیسے ہو سکتی ہے۔ حضور ﷺ نے ابھی اپنے مقدس ہاتھ چہرے پر پھیرے ہی تھے کہ فرشتوں کا سردار حضرت جبرئیل علیہ السلام آقا کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ صلوٰۃ والسلام کے نذرانے پیش کرنے کے بعد عرض کی آقا ﷺ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا اس فرشتے کے حق میں قبول فرمالی ہے اللہ تعالیٰ ابھی اس کو رحمت عطا فرماتا ہے حضور ﷺ نے فرمایا کیا عرض کی آقا اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے شہزادہ حسین رضی اللہ عنہ کے جسم سے جو چادر لگی ہوئی ہے وہ چادر اتار کر فرشتے کے جسم سے لگائیں تاجدارِ مدینہ ﷺ نے امام حسین رضی اللہ عنہ سے چادر اتاری فرشتے کے جسم سے لگائی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

نے اسی وقت فرشتے کو ہاتھ بھی عطا فرمادیئے پاؤں بھی عطا فرما دیئے اڑنے کے لئے پر بھی عطا فرمادیئے پہلے والی صحت اور عزت بھی عطا فرما دی۔ سبحان اللہ۔ حضرات یہ شان ہے امام حسین رضی اللہ عنہ کی چادر پاک کی کہ فرشتے کے جسم سے لگی تو اللہ تعالیٰ نے فرشتے کو صحت عطا فرما دی میاں جب حسین پاک کی چادر کی یہ شان ہے تو حسین پاک کے نانے کے لباس کی کیا شان ہوگی۔ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی تھی جن کا نام تھا حضرت اسماء یہ فرماتی ہیں میرے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کرتہ مبارک تھا۔ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا جو میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم پہنا کرتے تھے مدینہ پاک میں جب بھی کوئی بندہ بیمار ہو جاتا وہ ہمارے گھر آجاتا تو ہم کرتے کیا تھے۔ فرماتی ہیں: فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى ہم اس مبارک کرتے کو پانی میں دھو کر کرتا نکال لیتے اور وہ پانی بیماروں کو مریضوں کو پلا دیتے پھر ہوتا کیا فرماتی ہیں: يَسْتَشْفٰى بِهَا وہ پانی پینے سے اللہ تعالیٰ مریضوں کو شفا دے دیتا۔ (مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۱۹۰، ذکر جمیل صفحہ ۳۵۴)

دعویٰ عشق دا سوچ لئیں کرن لگیاں بات آرے یا دار تک پہنچ دی اے
ڈاہڈے نال آزماؤ نا زور کاہدا ضد اکثر ہار تک پہنچ دی اے
بھاویں جان مسیحا مدینے وچ اے اہدی نظر بہار تک پہنچ دی اے
ناصر نال مذاق نہ کرو لوکو نسبت مری سرکار تک پہنچ دی اے

تو عرض کر رہا تھا میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے جسم پاک سے لگنے والی چادر جب فرشتے کے جسم سے لگائی تو اللہ تعالیٰ نے اس فرشتے کو صحت عطا فرمادی فرشتہ یہ منظر دیکھ کر بڑا ہی خوش ہوا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کملی والے کا بھی شکریہ ادا کیا پھر وہ فرشتہ امام حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھنے لگا۔ حسین پاک کو دیکھ کر زار و قطار رونے لگا حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے اس فرشتے سے پوچھا میاں تم رو کیوں رہے ہو؟ اس فرشتے نے عرض کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیارے حسین رضی اللہ عنہ کے غم میں

Marfat.com

رو رہا ہوں سرکارِ کائنات ﷺ نے فرمایا وہ کون سا غم؟ عرض کی آقا تیرے اس شہزادے کو شریر لوگ فسادی لوگ شہید کر دیں گے۔ میرے آقا ﷺ نے فرمایا کھل کر بتاؤ وہ کون لوگ ہوں گے جو میرے حسین کو شہید کریں گے۔ عرض کی آقا جہاں تک میں جانتا تھا میں نے عرض کر دیا ہے آگے تفصیل حضرت جبریل سے پوچھ لیجیے۔ والی کائنات ﷺ فرماتے ہیں میں نے جبرئیل سے پوچھا جبرئیل یہ کیا کہہ رہا ہے تم بھی بولو حضرت جبرئیل نے عرض کی آقا ﷺ یہ سچ کہہ رہا ہے میرے آقا ﷺ نے فرمایا جبرئیل اس کو کیسے پتہ چل گیا ہے میرا حسین رضی اللہ عنہ کیسے شہید ہوگا حضرت جبریل نے عرض کی آقا ﷺ اللہ تعالیٰ نے اس کو آج سے ایک ہزار سال پہلے پیدا فرمایا تھا جب یہ پیدا ہوا تو خالق کائنات نے اس سے براہ راست کلام فرمایا میرے پیارے رب العالمین نے اس فرشتے کو فرمایا اے میرے فرشتے عرض کی جی رب جلیل فرمایا تو جانتا ہے میں نے تمہیں پیدا کیوں کیا ہے؟ اس نے عرض کی اے خالق کائنات آپ ہی بہتر جانتے ہیں خالق کائنات نے فرمایا اے فرشتے سارے نبیوں کے بعد میں اپنا آخری نبی محبوب نبی ختم نبوت کا سلطان نبی دنیا میں بھیجوں گا جب میرا محبوب اس دنیا میں تشریف لے جائے گا تو میں اپنے یار کو ایک نواسہ عطا فرماؤں گا جس کا نام حسین ہوگا یہ حسین جوان ہونے کے بعد میرے اسلام کی خاطر میرے دین کی خاطر مدینہ چھوڑ دے گا، مکہ چھوڑ دے گا کربلا کے تپتے ریگستان میں ڈیرے لگا لے گا، بچے شہید کرائے گا، بھانجے شہید کرائے گا، بھائی شہید کرائے گا، پھر میرے دین کی خاطر تین دن کی بھوک پیاس برداشت کر کے خود بھی شہید ہو جائے گا۔ اے میرے فرشتے جب میرا پیارا حسین شہید ہوگا اس کو قبر میں دفن کر دیا جائے گا تو تو میرے حسین رضی اللہ عنہ کی قبر پر چوکیدار بن کر پہرہ دے گا اور قیامت تک تو یہ ڈیوٹی دیتا رہے گا۔ سبحان اللہ۔ قائداعظم کی قبر کی چوکیداری پولیس والے کر رہے ہیں پر کملی والے آقا

Marfat.com

حسین رضی اللہ عنہ کی قبر پر قربان جاؤں آپ کی قبر انور پر فرشتہ چوکیداری کر رہا ہے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں ابوبکر نے عرض کی جی میرے آقا ﷺ فرمایا یہ بات کر کے سارے فرشتے آسمان کی طرف پرواز کر گئے۔

(جامع المعجزات صفحہ ۷۰، ۷۱)

حضرات میرے آقا ﷺ یہ بات بتا کے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر اپنے آستانے پر تشریف لے آئے ادھر سارے مدینے پاک کے بچے عورتیں آستانہ زہر رضی اللہ عنہا پر جمع ہو گئیں سارے مبارک بادیاں دے رہے ہیں، سارے خوشیاں منا رہے ہیں، تھوڑی دیر کے بعد نبی کرم ﷺ کی وہی چچی حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا بھی آ گئیں جن کو میرے نبی نے خواب کی تعبیر بتائی تھی انہوں نے بھی امام حسین رضی اللہ عنہ کی زیارت کی جب آقا حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو مسکرا کر کہنے لگیں صَدَقْتَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ۔ اے اللہ تعالیٰ کے سچے رسول آپ نے بالکل سچ فرمایا تھا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر لڑکا پیدا ہوگا واقعی اللہ تعالیٰ نے بیٹا ہی عطا کر دیا ہے۔ حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا نے پھر آقا حسین رضی اللہ عنہ کو چومنا شروع کر دیا۔ چوم کر گودی میں اٹھا لیا اٹھا کر ساتھ ہی میرے آقا کریم ﷺ کا آستانہ تھا اس میں لے گئیں۔ عرض کی آقا اللہ تعالیٰ نے آپ کی بات کو کیسے صحیح فرمایا ہے میرے آقا ﷺ مسکرا پڑے حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا نے عرض کی سوہنا نبی دیکھیئے تو سہی یہ بچہ کتنا حسین ہے کتنا پیارا ہے آقا یہ تو چاند کو بھی شرما رہا ہے۔

جمال حسین

حضرات امام حسین رضی اللہ عنہ واقعی بہت حسین تھے، بڑے حسن و جمال کے مالک تھے چہرہ چاند کی طرح چمکتا تھا، آنکھوں سے نور کی شعائیں نکلتیں، پیشانی مبارک کشادہ اور چوڑی تھی، ناک مبارک اونچی تھی، کانوں پر باریک بال مبارک تھے، گردن مبارک مضبوط تھی، داڑھی مبارک گھنی تھی، قد مبارک درمیانہ تھا، رنگ

Marfat.com

مبارک درمیانہ تھا، سینے پر تھوڑے تھوڑے بال تھے جو بہادری کی علامت ہیں اپنے والد مبارک کی طرح جب چلتے تو جھوم کر چلتے یہ عرب میں شریفوں کی چال سمجھی جاتی اور بہادروں کی پہچان تھی۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر کر کے چہرۂ انور سے نور کی فوار نکلتی تھی جب اندھیری رات میں آپ مدینہ شریف کی گلیوں میں نکلتے تو آپ کے نور سے گلیاں منور ہو جاتیں اتنی روشنی نکلتی کہ لوگ اس روشنی میں راستہ دیکھ لیتے تھے رات کو کوئی آپ سے ملنے کے لئے آتا تو آپ گھر میں نہ ہوتے باہر کہیں بیٹھے ہوتے تو اس کو پوچھنے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی دور سے اسے پتہ چل جاتا تھا کہ وہ سامنے شہزادہ حسین رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں کیونکہ آپ کے جسم سے نور کی شعائیں نکلتی تھیں۔

(روضۃ الشہدا جلد ۲ صفحہ ۲۳، تذکرہ شہادت صفحہ ۱۰۵، اخلاق حسین صفحہ ۳۶، ۳۷، شبیر و یزید صفحہ ۳۲)

حضرات امام حسین رضی اللہ عنہ کیوں حسین تھے؟ اس لئے کہ آپ سینے سے لے کر قدم پاک تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے۔

شہزادہ کونین ولی ابن ولی ہے　　صورت ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تو سیرت علی ہے
محتاج تعارف نہیں یہ ذات گرامی　　یہ خلد کا سردار حسین ابن علی ہے

حضرات جب نواسہ کے حسن کا یہ عالم ہے سوچو نانے کے حسن کا کیا عالم ہوگا؟ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہونے کی وجہ سے امام پاک اتنا حسین و جمیل ہے سوچو وہ نبی خود کتنا حسین و جمیل ہوگا۔

دیکھنے والے کہا کرتے ہیں اللہ اللہ عزوجل
یاد آتا ہے خدا عزوجل دیکھ کے صورت تیری

تو عرض یہ کر رہا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چچی حضرت ام فضل سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو اپنی گود میں اٹھا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں لے کر حاضر ہوئیں عرض کی سوہنا نبی لج پال نبی ہاشمی نبی قریشی نبی ذرا نواسہ کو تو دیکھیے کتنا

Marfat.com

حسین وجمیل ہے، کتنا پیارا ہے، حضرت ام فضل آقا حسین کو چوم بھی رہی ہیں مسکرا بھی رہی ہیں مگر سلطان کائنات آقا حسین کو دیکھ کر رو رہے ہیں میرے نبی کی رحمت بھری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ سیّدہ ام فضل نے جب کریم آقا ﷺ کو روتے دیکھا تو عرض کی سوہنا تیرے قدموں پر میرے ماں باپ قربان آپ شہزدے کو دیکھ کر رو رہے ہیں؟ آقا یہ رونے کا ٹائم تو نہیں یہ مسکرانے کا وقت ہے، یہ خوشی کا وقت ہے، میرے آقا نے فرمایا چچی جانتی ہے میں کیوں رو رہا ہوں؟ عرض کی آقا ﷺ مجھے تو پتہ نہیں میرے آقا نے فرمایا چچی تو جب بچے کو گود میں دیکھ رہی ہے میں اس بچے کو کربلا میں نیزے کی نوک پر دیکھ رہا ہوں تو گود میں دیکھ رہی ہے میں اس کو صحرا میں دیکھ رہا ہوں تو مدینہ میں دیکھ رہی ہے میں کربلا میں دیکھ رہا ہوں تو اس کا بچپن دیکھ رہی ہے میں اس کا بڑھاپا دیکھ رہا ہوں تو ولادت دیکھ رہی ہے میں اس کی شہادت دیکھ رہا ہوں حضرت ام فضل نے جب سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر نبی غیب دان سے سنی تو زار و قطار رونے لگی پھر امام کو چوم کر رخساروں کو بوسے دے کر کہنے لگی، یہ بچہ یہ چاند کو شرمانے والا یہ نور بانٹنے والا یہ فاطمہ کا دل بند علی کا لخت جگر یہ آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک یہ شہید ہو جائے گا نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہاں کیونکہ اَتَانِیْ جِبْرَائِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَاَخْبَرَنِیْ ابھی ابھی تجھ سے پہلے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے ہیں انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ اِنَّ اُمَّتِیْ سَتَقْتُلُ ابْنِیْ هٰذَا میری امت میرے اس فرزند کو قتل کردے گی۔ حضرات توجہ فرمائیں حضور ﷺ نے فرمایا امتی قتل کرنے والے میرے امتی ہوں گے۔ کلمہ پڑھنے والے ہوں گے اپنے آپ کو مسلمان کہلانے والے ہوں گے۔ وہ عیسائی نہیں، یہودی نہیں مجوسی نہیں مشرکین نہیں ہوں گے بلکہ وہ میرے امتی ہوں گے۔ حضرات یہ مسئلہ یاد رکھیں کہ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا قتل گناہ کبیرہ ہے مگر جن لوگوں نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو ذاتی

Marfat.com

عناد کی وجہ سے قتل کیا یا آپ کو قتل کرنا جائز سمجھ کر آپ کو قتل کیا وہ لوگ کافر ہیں دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور جن لوگوں نے صرف دنیاوی لالچ کی وجہ سے قتل کیا وہ دنیا کے بدترین فاسق ہیں بہت بڑے گنہگار ہیں۔ (مراۃ شرح مشکوۃ جلد ۸ صفحہ ۴۹۱)

ہاں تو حضور ﷺ نے فرمایا چچی جان میرے اس بیٹے کو میری امت شہید کردے گی آقا ﷺ کہاں شہید کرے گی؟ سبحان اللہ میرے آقا ﷺ نے فرمایا میدان کربلا میں اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس میدان کی مٹی بھی نہ دکھا دوں؟ عرض کی آقا ضرور کرم فرمایئے۔ میرے آقا ﷺ نے اسی وقت اپنے ہاتھ مبارک کو کھول کر فرمایا چچی لو یہ دیکھ لو یہ ہے وہ مٹی جس پر میرا نواسہ حسین رضی اللہ عنہ بھوکا پیاسا شہید کردیا جائے گا۔ عرض کی آقا یہ مٹی یہاں کیسے آگئی میرے آقا ﷺ نے فرمایا: وَاَتَانِیْ بِتُرْبَةٍ مِّنْ تُرْبَتِهٖ حَمْرَآءَ، یہ مٹی بھی حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس لے کر آئے ہیں جس کا رنگ سرخ تھا۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۸۹، مشکوۃ شریف صفحہ ۵۷۲، مراۃ شرح مشکوۃ جلد ۸ صفحہ ۴۹۰، ۴۹۱، خصائص الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۲۵، صواعق محرقہ صفحہ ۱۹۲، سر الشہادتین صفحہ ۲۶، سوانح کربلا ۶۸)

آقا کے آنسو

حضرات اس حدیث پاک سے پتہ چلا کہ جب نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے آقا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر دی تو میرے آقا کی رحمت بھری آنکھوں سے آنسو آگئے پتہ چلا آقا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سن کر رونا جائز ہے اور کریم آقا کی سنت ہے۔ ہاں ماتم کرنا بال بکھیرنا، سینہ چاک کرنا، واویلا کرنا، یہ بے صبری کی علامت ہیں یہ شرعاً جائز نہیں ہیں اگر امام پاک کی شہادت کے واقعات سن کر یا پڑھ کر رونا آجائے تو یہ رحمت کی دلیل ہے یہ بخشش کی نشانی ہے۔ دیکھو ابھی آقا حسین بچے ہیں جوان نہیں شہادت کا جام نہیں پیا کربلا میں نہیں گئے مدینہ نہیں چھوڑا، مکہ نہیں چھوڑا، بھوک پیاس برداشت نہیں کی، بھائی بھانجے بھتیجے بیٹے شہید

Marfat.com

نہیں ہوئے مگر نبیوں کا سلطان صرف شہادت کی خبر سن کر رو رہا ہے آج ہم بھی کربلا کے مسافروں کو یاد کر کے روتے ہیں اکبر کی جوانی کو یاد کر کے روتے ہیں عباس کے بازوؤں کو یاد کر کے روتے ہیں قاسم کی شہادت کو یاد کر کے روتے ہیں معصوم اصغر پر تیر چلنے کو یاد کر کے روتے ہیں آقا حسین رضی اللہ عنہ کا نیزے پر چڑھنا یاد کر کے روتے ہیں، سیّدہ سکینہ کی بے بسی کو یاد کر کے روتے ہیں، سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کی تکالیف کو یاد کر کے روتے ہیں، سیّد سجاد کی گرفتاری یاد کر کے روتے ہیں کیوں؟ روتے ہیں اس لئے کہ آج سے چودہ صدیاں پہلے میرا نبی رویا تھا آمنہ کا لال رویا تھا سدرہ کا راہی رویا تھا اللہ تعالیٰ کا مقدس ماہی رویا تھا۔

روتے ہیں اس لئے بھی کہ ٹکڑوں کی شکل میں
بکھرا پڑا تھا خاک پر کنبہ بتول کا
شجر و حجر زمین و زماں رو دیئے خضر
کربلا میں دیکھا حال جو آل رسول کا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

حضرات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر سنی تو میرے آقا روئے ضرور ہیں پر میرے نبی نے یہ نہیں کہا اے خالق کائنات میرے بچے کو ان مصیبتوں سے بچا لے اس کو کربلا کی تکلیفوں سے بچا لے کیوں دعا نہیں مانگی؟ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نواسے سے پیار نہیں تھا؟ بڑا پیار تھا بہت زیادہ پیار تھا اتنا پیار تھا اتنا پیار تھا کہ قیامت تک اتنا کوئی نانا اپنے نواسے سے پیار نہیں کر سکتا۔ پھر کیا وجہ تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کیوں نہیں فرمائی؟ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تو اللہ تعالیٰ قبول نہ فرماتا؟ حضرات ایسی کوئی بات نہیں تھی مجھے قسم ہے پیارے رب العالمین کی عزت و عظمت کی اگر میرا نبی گورے گورے یداللہ والے ہاتھ اٹھا دیتا تو اللہ تعالیٰ یار کے اٹھے ہوئے ہاتھوں کی ضرور لاج رکھتا وہ رب

Marfat.com

عزوجل جس نے معراج کی شب یار کی مرضی پر پچاس نمازوں کو پانچ میں بدل دیا تھا وہ رب عزوجل جو یار کی رضا کے بارے میں فرماتا ہے: وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى (پ ۳۰) اے میرے حبیب ﷺ عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ اپنے سوہنے رب عزوجل سے راضی ہو جائیں گے۔ حضرات توجہ فرمائیں رب عزوجل یار کی رضا چاہتا ہے وہ یار کی دعا قبول نہیں کرسکتا تھا۔ پر میرے نبی نے حسین رضی اللہ عنہ کے بچنے کے لئے دعا مانگی نہیں کیوں دعا نہیں مانگی؟ اس لئے نہیں مانگی کہ حسین پاک نے میدان کربلا میں شہید ہونا تھا اللہ تعالیٰ نے حسین پاک کو شہادت کا درجہ عطا فرمانا تھا اب دیکھنا یہ ہے کہ شہادت ہے کیا چیز؟ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے پارہ ۵ میں ارشاد فرماتا ہے: اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے وہ یہ لوگ ہیں مِنَ النَّبِيّٖنَ خالق کائنات نے فرمایا وہ نبیوں کی جماعت ہے وَالصِّدِّيْقِيْنَ وہ صدیقوں کی جماعت ہے وَالشُّهَدَآءِ اور وہ شہیدوں کی جماعت ہے وَالصّٰلِحِيْنَ وہ نیک لوگوں کی جماعت ہے وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا اللہ تعالیٰ فرمایا ہے جن کو ان کی سنگت مل جائے ان کو کتنی اچھی سنگت مل گئی۔ (پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۶۹) حضرات قرآن مجید کی اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ شہادت اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے اب اللہ تعالیٰ دے یار کے نواسے کو انعام اور کملی والا دعا کرے کہ مولا کریم ہمیں یہ انعام نہیں چاہیے کیا یہ بات پھبتی تھی۔ نہیں اصل یہ تھی بات جس کی وجہ سے میرے آقا نے دعا نہیں مانگی بعض بدنصیب ایسے بھی ہیں وہ کہتے پھرتے ہیں کہ جی تم کہتے ہو نبی علی مدد کرسکتے ہیں جب میدان کربلا میں انہوں نے اپنے حسین رضی اللہ عنہ کی مدد نہیں کی وہ ہماری کیا مدد کریں گے؟ حضرات ہمارا عقیدہ ہے اگر سرکار چاہتے تو اللہ تعالیٰ کی عطا سے حسین کو میدان کربلا میں مدد کرکے بچا سکتے تھے مگر میرے نبی نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق چاہا ہی نہیں حضرات ہو نبی ہو

Marfat.com

علی پھر مدد نہ کرے یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ قرآن کے خلاف ہے بات میرے پاک نبی کے فرمان کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے پارہ ۶ میں ارشاد فرماتا ہے: اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تمہارے دوست و مددگار نہیں مگر اللہ تعالیٰ ہے اس کا رسول ہے اور کامل مومن ہیں۔ (پ ۶ سورۃ مائدہ آیت ۵۵) اللہ تعالیٰ پ ۲۸ میں فرماتا ہے: فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰہُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ بَعْدَ ذٰلِکَ ظَھِیْرٌ۔ (پ ۲۸ سورۃ تحریم آیت ۴) بے شک اللہ تعالیٰ ان کا مددگار ہے اور جبرئیل علیہ السلام ان کے مددگار ہیں اور ایمان والے ان کے مددگار ہیں اور اس کے بعد فرشتے ان کے مددگار ہیں۔ حضرات اللہ تعالیٰ اور اس کا حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ایمان والوں کے مددگار ہیں ایمان والے اللہ تعالیٰ کے اور اس کے محبوب کے مددگار ہیں مگر ان کی مدد میں اور ان کی مدد میں بڑا فرق ہے اللہ تعالیٰ اور اس کا محبوب ایمان والوں کے ایسے مددگار ہیں جیسے سلطان بادشاہ اپنی رعایا کا مددگار ہوتا ہے اور مومن اللہ تعالیٰ کے اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے مددگار ہیں جیسے نوکر خادم سپاہی بادشاہ کے مددگار ہیں۔ لہٰذا ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا محبوب ہماری مدد کے حاجت مند ہیں تو عرض یہ کر رہا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مولا علی رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی مدد کر کے انہیں بچا سکتے تھے مگر بچایا نہیں تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے انعام سے محروم نہ ہو جائیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو بچانے کی دعا نہیں فرمائی میں نے کہا عالمِ تصورات میں عالم تخیلات میں مدینہ پاک کی طرف منہ کر کے کہا آقا آپ نے اپنے لاڈلے حسین رضی اللہ عنہ کے لئے کربلا کے میدان میں بچنے کی دعا کیوں نہیں فرمائی؟ تا کہ حسین کربلا کے امتحان سے بچ جاتے مدینہ سے آواز آئی مولوی امتحان میں سے اس لڑکے کو اٹھایا جاتا ہے جو کمزور ہو جو نالائق ہو جس کی تیاری نہ ہو میں نے تو حسین رضی اللہ عنہ کی تیاری پوری کرائی ہے کبھی کاندھے پر بٹھا کے تیاری کرائی ہے کبھی زبان چسا کے تیاری کرائی

Marfat.com

ہے فاطمہ نے دودھ پلا کے قرآن کی لوریاں سنا کے تیاری کرائی ہے۔علی نے گودی میں بٹھا کے تیاری کرائی ہے پھر میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی یا اللہ عزوجل تیاری ہم نے کرادی ہے امتحان تو لے لے اگر میرا حسین امتحان میں پورے نمبر نہ لے تو حسین نہ کہنا۔ سبحان اللہ خارجی لوگ گستاخ لوگ نبی کے علم کے منکر لوگ نبی کی مدد کے منکر لوگ کہتے ہیں اگر نبی علی مشکلیں حل کرسکتے تو میدان کربلا میں حسین رضی اللہ عنہ کی کرتے ۔ حضرات ان بدنصیبوں کو کیا پتہ یہ نبی کی مدد ہی تو تھی جب امام حسین رضی اللہ عنہ کے سارے ساتھی شہید ہوگئے تو زمین رو پڑی آسمان رو پڑے شجر حجر رو پڑے ساری کائنات رو پڑی مگر آقا حسین صبر و استقلال کے پہاڑ بنے ہوئے تھے اور زبان پر یہ الفاظ جاری تھے مولا کریم ہم تیری رضا میں راضی ہیں اگر نبی علی مدد نہ کرتے تو میدان کربلا میں حسین رضی اللہ عنہ کے قدم لڑکھڑا جاتے یہ قدموں کا ثابت رہنا ہی تو مدد کی دلیل ہے پر:

اَنھے نوں بازار پھرایا تے سارا شہر پھرایا
مڑ کے پچھیا اَنھے کولوں کہندا کجھ نئیں نظریں آیا

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بچنے کی دعا نہیں فرمائی بلکہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے صبر کے لئے دعا فرمائی میرے آقا نے شہادت کی خبر سن کر دعا کی کہ اَللّٰھُمَّ اَعْطِ الْحُسَیْنَ صَبْرًا وَّاَجْرًا اے خالق کائنات اگر تو نے میرے حسین رضی اللہ عنہ کی قسمت میں شہادت کا انعام لکھ دیا ہے تو اس کو میدان کربلا میں صبر بھی دینا اور اس کا اجر بھی دینا۔ تو حضرات عرض یہ کر رہا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چچی میرا یہ بیٹا میدان کربلا میں شہید ہوگا یہ ہے اس میدان کربلا کی مٹی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سن کر حضرت ام فضل پریشان ہوگئیں آنکھوں میں آنسو آگئے۔ شہزادے کو اٹھایا اور واپس سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ویہڑے چلی گئیں۔ کائنات کے والی نے وہ میدان کربلا والی مٹی اٹھائی اور اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لائے جب

Marfat.com

میرے آقا گھر تشریف لائے تو آپ کی ساری ازواج پاک ایک جگہ تشریف فرما تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تشریف فرما ہیں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بھی، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بھی تشریف فرما ہیں حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بھی حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش رضی اللہ عنہا بھی تشریف فرما ہیں حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا بھی حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بھی تشریف فرما ہیں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بھی اور حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بھی تشریف فرما ہیں، حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دس ازواج پاک دس حرم پاک تشریف فرما ہیں۔

کربلا کی مٹی

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے گئے تو تمام ازواج پاک ادب کے لئے اٹھ کے کھڑی ہوگئیں۔ میرے آقا بیٹھ گئے ساری ازواج پاک بیٹھ گئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی جی میرے آقا۔ فرمایا ذرا میرے قریب آؤ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا آقا کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کربلا کی مٹی حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو عطا فرمائی عرض کی آقا یہ کیا ہے؟ میرے آقا نے فرمایا یہ میدان کربلا کی خاک ہے یہ اپنے پاس رکھ لو مجھے حضرت جبرئیل دے گئے ہیں میری وفات کے بعد علی کی شہادت کے بعد اس مٹی کو دیکھتی رہنا جس دن یہ مٹی خون بن جائے سمجھ لینا اس دن میرا حسین میدان کربلا میں شہید ہوگیا ہے۔ اللہ اکبر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے وہ خاک لے کر وہ مٹی لے کر ایک شیشے کی بوتل میں رکھ لی جب امام حسین رضی اللہ عنہ مدینہ شریف چھوڑ کر میدان کربلا میں تشریف لے گئے تو حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا ہر روز صبح کی نماز کے بعد اس مٹی کو دیکھتی تھیں جس دن علی کا لال میدان کربلا میں شہید ہوا اس دن وہ مٹی خون بن گئی تھی سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو پتہ چل گیا کہ میرا بیٹا حسین میدان کربلا میں شہید ہوگیا ہے۔ حضرات ذرا توجہ کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب میدان کربلا کی

Marfat.com

خاک لے کر گھر تشریف لائے تو نبی کریم ﷺ کی تمام ازواج پاک تشریف فرما ہیں حضور ﷺ کی دس بیویاں زندہ حیات ہیں میرے آقا نے میدان کربلا کی خاک حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو عطا فرمائی خاک کربلا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دی حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دی حضرت جویریہ کو نہیں دی اور بیویوں کو نہیں دی کربلا کی خاک دی ہے تو حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو دی ہے اس کی وجہ کیا تھی؟ تو علما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے نگاہ نبوت سے دیکھ لیا تھا کہ جس دن میرا بیٹا حسین میدان کربلا میں شہید ہوگا تو میری بیویوں میں سے صرف اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا ہی زندہ ہوں گی باقی تمام ازواج قبروں میں چلی جائیں گی۔ دنیا چھوڑ کر آخرت کی طرف چلی جائیں گی۔ سبحان اللہ یہ ہے میرے نبی پاک کا علم آج کل بعض بدنصیب اپنی تقریروں میں تحریروں میں یہ زہر اگلتے رہتے ہیں کہ جی نبی ولی کسی انسان کو کوئی پتہ نہیں کون کہاں مرے گا کون کب مرے گا۔ دلیل میں قرآن کی آیت پڑھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ کسی کو کوئی پتہ نہیں کون کہاں مرے گا۔ حضرات ہم قرآن کی اس آیت کو دل و جان سے مانتے ہیں واقعی کوئی بندہ اپنے آپ نہیں جانتا کہ کون کب مرے گا لیکن حضرات ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ وہ کریم جس کو چاہے بتا دے تو اسے روکنے والا بھی کوئی نہیں اللہ تعالیٰ خود اسی آیۃ کریمہ کے آخر میں فرماتا ہے: اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ بیشک اللہ تعالیٰ کائنات کی ہر چیز کو جاننے والا بھی ہے اور جس کو چاہے خبر دینے والا بھی ہے خالق کائنات ارشاد فرماتا ہے: مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَیْبِ اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ اے عام لوگو! تمہیں غیب کا علم دے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ہاں اللہ تعالیٰ (غیب کے لئے) چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے۔ (ترجمہ کنزالایمان پ ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۷۹) اللہ تعالیٰ یار کی عظمت بیان کرتے ہوئے

Marfat.com

فرماتا ہے: اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا۔ سبحان اللہ۔ حضرات سیکھنے والا ہے مصطفیٰ سکھانے والا ہے خدا۔ سیکھنے والا ہے رحمۃ للعالمین سکھانے والا رب العالمین سیکھنے والا ہے محبوب سکھانے والا ہے محبّ اور جو سکھایا جا رہا ہے وہ ہے قرآن ایمان داری سے بتانا پھر کمی کیسے رہ سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چیزوں کے نام سکھائے، حضرت سلیمان علیہ السلام کو پرندوں کی بولیاں سکھائیں، حضرت داؤد علیہ السلام کو زرّہ کا طریقہ سکھایا، حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی بنانے کا طریقہ سکھایا۔ حضرت خضر علیہ السلام کو علم لدنی عطا فرمایا مگر اپنے یار کو قرآن سکھایا۔ قرآن میں ہے کیا خالق کائنات فرماتا ہے: وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (پ ۱۴) اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے تجھ پر یہ قرآن اتارا ہے کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے جب قرآن میں ہر چیز کا بیان موجود ہے تو ماننا پڑے گا آمنہ کے لال کو بھی کائنات کی ہر چیز کا پتہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: خَلَقَ الْاِنْسَانَ انسانیت کی جان محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا عَلَّمَهُ الْبَيَانَ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْن (جو کچھ ہو چکا ہے جو کچھ ہونے والا ہے) کا بیان انہیں سکھایا۔ (پ ۲۷ سورۃ رحمٰن آیت نمبر ۱ سے ۴، ترجمہ کنز الایمان) حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بدر کی لڑائی کے لئے اپنے تین سو تیرہ جاں نثاروں کو لے کر بدر کی زمین پر تشریف لے گئے۔ لڑائی سے ایک دن پہلے جب شام ہوئی جب رات کا ٹائم ہوا تو مقابلے میں گیارہ سو کافر موجود ہیں۔ صبح لڑائی ہونی ہے میرے آقا نے اپنے چند یاروں کو ساتھ لے کر بدر کی زمین کا نظارہ فرمایا میرے آقا نے بدر کی زمین کو دیکھ کر اپنے ہاتھ سے نشانات لگانے شروع کر دیئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی سوہنا یہ نشان کیوں لگا رہے ہو میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا کر فرمایا یہ نشان نہیں بلکہ کافروں کے مرنے کی جگہ بتا رہا ہوں آقا کیا فرما رہے ہو؟ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچ کہہ رہا ہوں میرے غلامو! یہ دیکھو یہ ابوجہل کے مرنے کی جگہ ہے یہ

Marfat.com

فلاں کافر کے مرنے کی جگہ ہے یہاں فلاں کافر کی لاش تڑپے گی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ یہاں فلاں کافر قتل ہوگا یہ فلاں کافر کی قتل گاہ ہے یہاں فلاں کافر کا لاشہ تڑپے گا وَيَضَعُ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ هٰهُنَا وَهٰهُنَا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ مبارک زمین پر کبھی ادھر رکھتے کبھی ادھر رکھتے میرے آقا نے ستر نشانات زمین پر لگائے ستر کافروں کے قتل ہونے کی اپنے غلاموں کو خبر دی قَالَ فَمَاتَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَّوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حضرت انس فرماتے ہیں جب لڑائی ہوئی تو ستر کافر قتل ہو کر زمین بدر پر گرے وہاں گرے جہاں آمنہ کے لال نے نشانیاں لگائی تھیں ایک انچ بھی آگے پیچھے کوئی کافر نہیں گرا گرتے بھی کیوں میرے آقا کی زبانِ اقدس سے جو نکل چکا تھا۔

(مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۱۰۲ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۲۳، مرأۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ صفحہ ۱۷۰، ۱۷۱)

جے مظلومو انسان نوں لبھدے او ملنا عربی دی بارگاو وچہ اے
اوہدے نیڑے کوئی چیز نئیں آسکدی جیہڑا آگیا اہدی پناہ وچہ اے
یارو بھلائے درداں نوں کی خبراں جیہڑا ہندہ اک وردی آہ وچہ اے
جو وی کم کائنات وچ ہو رہیا اے کملی والے دی ناصر نگاہ وچہ اے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کربلا کی خاک مجھے عطا فرمائی اور فرمایا: اِنَّ هٰذَا مِنْ تُرْبَةِ الْاَرْضِ الَّتِیْ يُقْتَلُ بِهَا یہ زمین کربلا کی خاک ہے جہاں میرا حسین شہید ہوگا فَمَتٰى صَارَ دَمًا جب یہ مٹی خون بن جائے تو فَاعْلَمِیْ اَنَّهٗ قَدْ قُتِلَ تو یقین کر لینا سمجھ لینا کہ میرا حسین شہید کر دیا گیا ہے۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے وہ مٹی وہ خاک ایک بوتل میں رکھ دی اور مجھے یقین ہوگیا کہ میرا حسین میدان کربلا میں شہید ہوگا اور یہ مٹی بھی اس دن خون ضرور بنے گی کیونکہ والی کائنات کی زبان

Marfat.com

سے جو نکل چکا تھا حضرت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: فَاَصَبْتُهٗ يَوْمَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ جس دن امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے جس دن امام میدان کربلا میں قتل ہوئے وَقَدْ صَارَدَمًا اس دن میں نے مٹی کو دیکھا تو وہ خون بن چکی تھی۔

(صواعق محرقہ صفحہ ۱۹۳، آل رسول جلد ۲ صفحہ ۶۴، ۶۵)

آقا حسین رضی اللہ عنہ کا گلہ

امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت کے سات دن بعد میرے آقا سیّدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر اپنے نواسوں اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ملنے کے لئے تشریف لائے میرے آقا نے کیا دیکھا آقا حسین پنگھوڑے میں آرام فرما ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر اپنے سینے سے لگا لیا اور نواسہ کا چہرہ دیکھنا شروع کر دیا۔ ادھر والی کائنات دیکھ رہے ہیں ادھر علی کا لال آنکھیں کھول کر چہرہ والضحیٰ دیکھ رہا ہے نبی حسین کو دیکھ رہے ہیں حسین نبی کو دیکھ رہا ہے نانا نواسے کو دیکھ رہا ہے نواسہ نانے کو دیکھ رہا ہے وہ بھی شان والا یہ بھی شان والا وہ بھی مقام والا یہ بھی مقام والا وہ بھی عظمت والا یہ بھی عظمت والا وہ امام الانبیاء تھا یہ امام الشہداء تھا وہ سیّد الانبیاء تھا یہ سیّد الشہداء تھا اس کا نبیوں میں ثانی کوئی نہیں اس کا شہیدوں میں ثانی کوئی نہیں وہ نبی ہو کر بے مثل یہ آلِ نبی ہو کر بے مثل اس نے دانت شہید کرا کے اسلام بچایا اس نے اکبر دے کے دین بچایا اس نے پتھر کھا کر اسلام کو بلند فرمایا اس نے تیر کھا کے دین کا پرچار کیا اس نے نبی ہونے کا حق ادا کر دیا اس نے نواسہ ہونے کا حق ادا کر دیا یہی بات خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی غریب نواز فرما گئے کہ:

شاہ است حسین، بادشاہ است حسین　　دین است حسین دین پناہ است حسین
سرداد نہ داد دست در دستِ یزید　　حقا کہ بنائے لا الٰہ است حسین

حضور غریب نواز فرماتے ہیں لوگو حسین کو عام انسان نہ سمجھنا حسین کوئی عام

Marfat.com

بندہ نہیں بلکہ آقا حسین پوری کائنات کے سردار ہیں۔ صرف سردار ہی نہیں پوری کائنات کے سلطان بھی ہیں پوری کائنات کے بادشاہ ہیں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ اصل میں اللہ تعالیٰ کا دین ہیں۔ صرف دین ہی نہیں بلکہ دین کو پناہ دینے والے ہیں۔ دین اسلام کی رکھوالی کرنے والے ہیں۔ لوگو! میرے آقا حسین رضی اللہ عنہ نے دین کی خاطر سر انور دے دیا مگر یزید پلید کے ہاتھوں میں پاک ہاتھ نہیں دیئے۔ خواجہ صاحب فرماتے ہیں کہ بات آخری کروں بات مکدی مکاؤں لا الٰہ کی بنیاد بھی امام حسین رضی اللہ عنہ ہی ہیں۔ سبحان اللہ حضرات یہ رباعی کسی عام مولوی کی نہیں کسی عام پیر فقیر کی نہیں کہ گمان کیا جائے کہ اس نے افراط وتفریط کا مظاہرہ کیا ہو حسین کو حد سے بڑھا دیا ہو۔ یہ اس خواجہ غریب نواز کا فرمان ہے جس کو اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے معین الدین فرمایا (دین کا مددگار) جس کی اجمیر شریف میں ڈیوٹی آمنہ کے لال نے لگائی پھر جس نے نگاہ ولایت کرکے پچانویں لاکھ ہندوؤں کو کلمہ پڑھا کے مسلمان بنایا جو سنیوں کا سردار ہے چشتیوں کا سلطان ہے سبحان اللہ (خواجہ صاحب کی شان پڑھنے کے لئے فقیر کی لاجواب کتاب ماہ اجمیر کا مطالعہ فرمائیں انشاء اللہ لطف آجائے گا) حضرات جب میرے آقا نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو سینے سے لگایا تو گھر میں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی تشریف فرما ہیں۔ مولا علی رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہیں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بھی موجود ہیں حضرت اسماء بنت عمیس بھی بیٹھی ہیں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کیا دیکھا والی کائنات امام حسین رضی اللہ عنہ کو سینے سے لگا کر حسین رضی اللہ عنہ کا گلہ بھی چوم رہے ہیں اور زار و قطار رو بھی رہے ہیں۔ مازاغ کی آنکھوں میں آنسو بھی جاری ہیں۔ سیّدہ نے بڑے ادب سے عرض کی ابو کیا بات ہے آپ نواسہ کی گردن کیوں چوم رہے ہیں۔ ماتھا نہیں چومتے رخساروں کو بوسہ نہیں دیتے گلہ چوم رہے ہیں اور زار و قطار رو بھی رہے ہیں۔ بات کیا ہے؟ بابا آپ کے رونے سے لگتا ہے یہ گھر بھی رو رہا ہے مدینہ کے در و

Marfat.com

دیوار رو رہے ہیں نہیں نہیں لگتا ہے آپ کے رونے سے ساری کائنات رو رہی ہے۔ آمنہ کے لال نے جب بیٹی کی بات سنی تو فرمایا: بیٹی آج تو میں اکیلا رو رہا ہوں لیکن ایک دن ایسا بھی آئے گا میری اس بات پر انبیاء مزاروں میں روئیں گے، پتھر غاروں میں روئیں گے، حوریں جنت میں روئیں گی، فرشتے آسمانوں پر روئیں گے، مچھلیاں پانی میں روئیں گی جنات جنگلوں میں روئیں گے انسان گھروں میں روئیں گے مسلمان مسجدوں میں روئیں گے، زمین آسمان خون کے آنسو روئیں گے۔ سیّدہ نے مغموم ہو کر پوچھا ابو وہ کون سی بات ہے جس پر ساری کائنات روئے گی میرے آقا نے فرمایا کہ:

مینوں اج او ویلا یاد پیا آوے تے جد ظالم ظلم کرلیسن
ایس میرے حسین دے گل اتے او تیر تلوار چلیسن

بیٹا ایک ایسا بھی وقت آنے والا ہے تیرے اس بیٹے کی گردن پر خنجر چلے گا، اس کے پاک جسم پر تیروں اور تلواروں کی بارش برسے گی۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آنسو بہا کر کہا ابو جب میرے بیٹے حسین پر ایسا دکھی ایسا مغموم وقت آئے گا آپ حسین رضی اللہ عنہ کی مدد نہیں فرمائیں گے، میرا علی اپنے بیٹے کی مدد نہیں کرے گا، لیا آپ کی امت میرا حیا نہیں کرے گی؟ ابو آپ اس دن کہاں ہوں گے حسین رضی اللہ عنہ کا بابا علی کہاں ہوگا میں کہاں ہوں گی۔ امام الانبیاء نے جب بیٹی فاطمہ کی یہ بات سنی تو رو کر فرمایا کہ بیٹی یہ اس دن کی بات ہے کہ:

نہ میں ہوواں گا تے نہ توں ہوویں گی تے نہ ہوسیں شیر خدا دا
اک اکلی زینب روسیں نے جد ت کسی حال نبھرا دا

سلطان مدینہ نے فرمایا بیٹی جس دن یہ تیرا بیٹا میدان کربلا میں شہید ہوگا اس دن بظاہر دنیا میں میں بھی نہیں ہوں گا بیٹی علی بھی نہیں ہوگا تو بھی نہیں ہوگی بیٹا حسن مجتبیٰ بھی نہیں ہوگا میدان کربلا میں یا حسین ہوگا یا دکھی زینب ہوگی۔ حضرات

Marfat.com

جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے امام حسین رضی اللہ عنہ کی مظلومانہ شہادت کی خبر سنی تو رو کر کہنے لگیں بیٹا حسین کتنے مشکل لمحات ہوں گے جب تو شہید ہوگا نہ نانا ہوگا نہ نانی نہ بابا ہوگا نہ ماں بیٹا حسین رضی اللہ عنہ کاش میں اس وقت ظاہری حیات میں زندہ ہوتی تو تیری شہادت کو دیکھ کر تیری مظلومیت کو دیکھ کر تیری بلندی کے لئے دعائیں مانگتی، تیرے بلند درجات کے لئے دعا کرتی، تیری شہادت دیکھ کر دو آنسو بہاتی۔ حضرات جب آقا حسین رضی اللہ عنہ کی ماں روئی تو رحمت عالم بھی رو پڑے مولا علی رضی اللہ عنہ بھی رو پڑے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی آنکھوں میں آنسو آگئے میں تو کہتا ہوں نبی، علی، فاطمہ پاک کو دیکھ کر آسمانوں کے فرشتے بھی رو پڑے ہوں گے۔ مدینہ کے ذرات بھی رو پڑے ہوں گے، خالق کائنات نے فرمایا میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو صبر کی تلقین فرماؤ اور میری طرف سے پیغام سنا دو فاطمہ صبر کرو پریشان نہ ہو تیرا حسین جب شہید ہوگا تو حسین رضی اللہ عنہ کے لئے دعائیں کرنے والے کروڑوں لوگ ہوں گے حسین رضی اللہ عنہ کے درجات بلند کروانے کے لئے اربوں لوگ ہوں گے۔ وہ لوگ تیرے حسین پر من تن قربان کیا کریں گے تیرے حسین رضی اللہ عنہ کے نام پر سبیلیں لگیں گی، دیگیں پکیں گی، غم حسین میں آنسوؤں کے نذرانے پیش کیا کریں گے۔ اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو انسان ہیں نا تو دیکھ لینا ہوا میں اڑنے والے پرندے، دریاؤں میں رہنے والے حیوان، پہاڑوں میں جڑے ہوئے سخت پتھر سورج چاند ستارے سارے آسمان یہ بھی غم حسین میں آنسو بہاتے رہیں گے۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جب یہ بات سنی تو عرض کی بابا اگر میرے حسین رضی اللہ عنہ کیلئے اس طرح دنیا آنسو بہائے گی تو آپ گواہ ہو جائیں مجھے خالق کائنات کی عزت و عظمت کی قسم میں بھی اس وقت تک جنت میں قدم نہیں رکھوں گی جب تک میرے حسین رضی اللہ عنہ کے غم میں رونے والے سارے بخشے نہیں جائیں گے۔ سبحان اللہ۔

Marfat.com

کی دساں تے کی بیان کراں میں حسین پاک دیاں تاراں
انج حسین نوں کوئی نیں رُنا تے جویں رُنیاں نے پردے داراں
یا حسین نوں عابد رُنا تے پکڑ اٹھاں دیاں مہاراں
یا حسین نوں صغریٰ رُنی تے پکڑ روضے دیاں دیواراں

حضور ﷺ کی بیٹی بات بھی کرتی جاتی ہیں اور آنسو بھی بہاتی جاتی ہیں میرے آقا نے فرمایا بیٹی فاطمہ صبر کرو اچھا یہ بتاؤ کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ اللہ تعالیٰ تیرے دو بیٹوں کی قربانی لے کر میری ساری امت بخش دے۔ حضرات سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جب بابا کی یہ بات سنی تو وجد میں آگئیں آنسو صاف کر لئے ہاتھوں کو چوم کر کہنے لگیں بابا کہیں آپ نے میرے بیٹوں کی قربانی کے بدلے اپنی امت کی بخشش کا رب عزوجل سے سودا تو نہیں کرلیا؟ میرے آقا نے فرمایا بیٹی سودا تو ہوگیا ہے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی بابا جان مجھے قسم ہے تیری زلفوں کی اگر سودا ہوگیا ہے تو بڑا سستا سودا ہوا ہے ابو یہ تو میرے دو بیٹے حسن و حسین ہیں اگر سینکڑوں بیٹے بھی ہوتے تو میں سارے تیری امت پر قربان کر دیتی۔ سبحان اللہ۔

(تذکرہ شہادت صفحہ ۱۰۶، فاطمہ کا لال صفحہ ۵۶، ۵۷، انیس الذاکرین صفحہ ۱۵، مقدمہ جلاء العیون مترجم جلد ۲ صفحہ ۴۹، ۵۰)

چلو سلام کریں ایسے آستانے کو حسین پال کے جس نے دیا زمانے کو

شہادت حسین رضی اللہ عنہ کی خبر

خالق کائنات نے اپنے حبیب ﷺ کو امام حسین رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کی پانچ مرتبہ خبر سنائی۔ جب امام حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے، جب امام حسین رضی اللہ عنہ چار ماہ کے ہوئے، جب امام حسین رضی اللہ عنہ تین سال کے ہوئے، جب امام حسین رضی اللہ عنہ چار سال کے ہوئے۔ جب آپ نے پانچ برس میں قدم رکھا۔

(فضائل حسنین رضی اللہ عنہما صفحہ ۱۵ فاطمہ کا لال صفحہ ۵۹)

Marfat.com

والی کائنات نے بھی اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کئی مرتبہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر سنائی کہ لوگو یہ میرا بیٹا حسین میدان کربلا میں شہید ہو جائے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن امام حسین رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں تشریف فرما تھے۔ میرے آقا نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا: اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا یَعْنِی الْحُسَیْنَ یُقْتَلُ بِاَرْضٍ مِّنَ الْعَرَاقِ لوگو میرا یہ بیٹا حسین عراق کی سرزمین میدان کربلا میں شہید ہو جائے گا۔ فَمَنْ اَدْرَکَهٗ مِنْکُمْ فَلْیَنْصُرْهُ اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم تم میں سے جو اس کا زمانہ پائے تو وہ میرے حسین رضی اللہ عنہ کی ضرور مدد کرے۔ (ذخائر العقبیٰ صفحہ ۲۶، آل رسول جلد ۲ صفحہ ۵۶)

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ اعلان فرمایا تو موجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یقین ہو گیا علی کا لال میدان کربلا میں ضرور شہید ہوگا۔ جب امام حسین رضی اللہ عنہ میدان کربلا میں گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی جن کا نام تھا انس بن حارث قبیلہ کاہل سے آپ کا تعلق تھا یہ کوفہ میں رہتے تھے اور بوڑھے ہو چکے تھے ان کو کسی نے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے نواسے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کربلا کے میدان میں تشریف لا چکے ہیں اور یزیدیوں نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو گھیرے میں لیا ہوا ہے آپ نے جب سنا تو تیار ہو کر میدان کربلا میں تشریف لائے لڑائی شروع تھی آقا حسین رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں کو چوم کر فرمایا بیٹا حسین مجھے بھی میدان کربلا میں جانے کی اجازت دو تا کہ کربلا کے میدان میں میں بھی آپ کے قدموں پر قربان ہو کر جام شہادت نوش کروں سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے جب حضرت انس کے یہ الفاظ سنے تو آنکھوں میں آنسو آ گئے امام نے فرمایا: بابا جی یہ میدان خونی منظر پیش کر رہا ہے لاشوں پر لاشیں گر رہی ہیں سخت تکلیف کا وقت ہے میں کیسے آپ کو اجازت دوں۔ سیّدنا انس بن حارث نے فرمایا بیٹا کوئی بات نہیں آپ اجازت فرمائیں آج اللہ تعالیٰ ہمارے صبر کا امتحان لینا چاہتا ہے وہ دیکھنا چاہتا ہے میرے بندے

Marfat.com

کیسے امتحان دے کر کامیاب ہوتے ہیں۔ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بابا جی یہ آپ کی لڑنے کی عمر نہیں یہ لڑائی کا موسم نہیں یہ آرام کرنے کا موقعہ ہے۔ حضرت انس نے فرمایا بیٹا صحیح کہہ رہے ہو لیکن لڑنا میری مجبوری ہے تیرے قدموں پہ قربان ہونا ضروری ہے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بابا جی وہ کون سی مجبوری ہے ذرا مجھے بھی تو بتاؤ؟ حضرت انس بن حارث سن کر رو پڑے فرمایا بیٹا ایک دن میں جوانی کے عالم میں کوفے سے آپ کے نانا جان کی زیارت کرنے کے لئے گیا جب میں مدینہ شریف مسجد نبوی میں پہنچا تو میرے آقا صحابہ کے جھرمٹ میں مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے اور بیٹا حسین تیری عمر بہت چھوٹی تھی تو بھی نانا جان کی جھولی میں بیٹھا کھیل رہا تھا میرے آقا تیرے نانا جان فرما رہے تھے: اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا یَعْنِی الْحُسَیْنَ یُقْتَلُ مِنْ اَرْضِ الْعَرَاقِ لوگو میرا یہ بیٹا حسین میدان کربلا میں عراق کی زمین پر شہید ہوگا۔ فَمَنْ اَدْرَکَهٗ فَلْیَنْصُرْهُ تم میں سے جو اس کا زمانہ پائے تو ضرور اس کی مدد کرے۔ بیٹا حسین میں تو وہ وعدے نبھانے کے لئے آیا ہوں میں چاہتا ہوں شہید ہو کر جب تیرے نانا کے قدموں میں پہنچوں تو قدم چوم کر کہوں دیکھ لے سوہنا تیرے حسین رضی اللہ عنہ کے قدموں پر قربان ہو کر وعدہ پورا کر کے آیا ہوں اور کہوں کہ:

لے سجناں اساں توڑ نبھائی تے جان دتی راہ تیرے
روز قیامت شرماں تینوں تے رکھ لیں پردے میرے

سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے سنا تو مسکرا کر فرمایا بابا جی اب میں راستہ نہیں روکتا جاؤ جا کر شہید ہو جاؤ جب شہید ہو جاؤ تو نانے کو میرا بھی سلام عرض کرنا کہنا سوہنا تھوڑی دیر کے بعد تیرے کندھوں پر کھیلنے والا حسین بھی تیرے قدموں میں آ رہا ہے پھر کیا ہوا حضرت انس بن حارث اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے نعرے مارتے ہوئے میدان کربلا میں تشریف لے گئے بڑھاپے کے باوجود اٹھارہ

Marfat.com

یزیدیوں کو جہنم پہنچا کر آپ بھی شہید ہوگئے۔ علامہ ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ اسد الغابہ میں فرماتے ہیں کہ فَقُتِلَ مَعَ الْحُسَیْنِ حضرت انس بن حارث میدان کربلا میں امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوئے۔

(اسد الغابہ جلد ا صفحہ ۱۲۳، الاصابہ فی تمیز الصحابہ جلد ا صفحہ ۶۸، خصائص کبریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۲۵، آل رسول جلد ۲ صفحہ ۶۳)

حضرات پتہ چلا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے آگاہ فرما دیا تھا میرے آقا کے غلام جانتے تھے حسین پاک میدان کربلا میں شہید ہو جائیں گے۔ مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد امیر المومنین بنے مسلمانوں کے خلیفہ بنے تو آپ کے دور خلافت میں آپ کی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ۳۷ ہجری میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خون کے بدلے میں لڑائی ہوئی یہ لڑائی حنین کے مقام پر ہوئی۔ مولا علی رضی اللہ عنہ جب اس لڑائی سے فارغ ہوئے تو آپ فرات کے کنارے سے میدان کربلا میں سے گزرے جب آپ میدان کربلا سے گزرنے لگے تو آپ اچانک کھڑے ہوگئے۔ وہاں چند آدمی دیکھے مولا علی رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا بھائی جی آپ کہاں کے رہنے والے ہیں انہوں نے کہا حضور ہم وہ جو سامنے بستی نینویٰ ہے وہاں کے رہنے والے ہیں۔ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر تو یہیں کے ہو عرض کی جی حضور فرمایا اچھا یہ بتاؤ اس میدان کا کیا نام ہے؟ یہ کون سی جگہ ہے؟ ان لوگوں نے کہا حضور اس میدان کو میدان کربلا کہتے ہیں۔ مولا علی رضی اللہ عنہ نے جب میدان کربلا کا نام سنا تو فبکی میرے مولا اسی جگہ پر بیٹھ گئے اور زار و قطار رونا شروع کر دیا۔ آہیں نکل گئیں اتھرو ڈل گئے اتنا روئے اتنا روئے کہ حَتّٰی بَلَّ الْاَرْضُ مِنْ دُمُوْعِہٖ آپ کے آنسوؤں سے کربلا کی زمین تر ہوگئی۔ مولا علی رضی اللہ عنہ کے مرید مولا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھی مولا علی رضی اللہ عنہ کے فوجی بڑے حیران ہوئے کہ ہمارے پیر کو کیا

Marfat.com

ہوا ہے؟ ہمارے امیر کو کیا ہوا ہے؟ ہمارے جنرل کو کیا ہوا ہے؟ مولا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے عرض کی حضور کیا ہوا ہے آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیوں پریشان ہوگئے ہیں؟ مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے فرمایا ساتھیو! یہ وہ مقام ہے جہاں میرا حسین اپنے بال بچوں اور ساتھیوں سمیت شہید ہو جائے گا پھر مولا علی رضی اللہ عنہ نے ایک چھڑی سے میدان کربلا میں نشانات لگانا شروع کر دیئے فرمایا ساتھیو! هَاهُنَا مَنَاخُ رِقَابِهِمْ یہ وہ جگہ ہے جہاں شہیدان کربلا کے اونٹ بٹھائے جائیں گے وَهَاهُنَا مَوْضِعُ رِحَالِهِمْ یہ وہ جگہ ہے جہاں اونٹوں کے کجاوے اتار کر رکھے جائیں گے وَهَاهُنَا مُهْرَاقُ دِمَائِهِمْ یہ وہ جگہ ہے جہاں شہیدان کربلا کا خون گرے گا یہاں علی اکبر رضی اللہ عنہ شہید ہوگا یہاں قاسم کی جوانی لٹے گی یہاں میرے عباس کے بازو قلم ہوں گے یہاں عون و محمد شہید ہوں گے یہاں میرے بیٹے ابوبکر محمد عبداللہ عثمان جعفر شہید ہوں گے یہاں علی اصغر کی گردن پر تیر چلے گا یہاں میرے حسین رضی اللہ عنہ کی لاش کے ٹکڑے ہوا میں اڑیں گے، یہاں میری بیٹیوں کے خیمے ہوں گے، یہاں سے بیمار سجاد کو قیدی بنایا جائے گا۔ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فِتْيَةٌ مِّنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِهٰذِهِ الْعَرْصَةِ۔ لوگو اسی میدان میں آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نوجوان قتل کر دیئے جائیں گے۔ تَبْكِيْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ آلِ نبی کے قتل پہ میرے حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت پر زمین بھی رو پڑے گی آسمان بھی رو پڑیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی تھے حضرت ابوصادق رضی اللہ عنہ وہ فرماتے ہیں میں بھی ساتھ تھا میں نے پوچھا امیر المومنین کیا اس وقت حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوگا تو مولا علی رضی اللہ عنہ رو پڑے پھر فرمایا اے ابوصادق مجھے قسم ہے خالق کائنات کی عزت و عظمت کی مَنْ لَّا نَاصِرَ لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ اِلَّا اللّٰهُ اس وقت ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے مولا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے

Marfat.com

پوچھا امیر المومنین آپ کو کیسے پتہ چلا کہ میدان کربلا میں حسین پاک شہید ہوں گے آپ کے بیٹے پوتے نواسے شہید ہوں گے؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ساتھیو یہ تمام باتیں مجھے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہیں ساتھیوں نے عرض کی حضور کیسے فرمایا۔ میں ایک دن امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی مازاغ آنکھوں میں آنسو جاری ہیں اللہ تعالیٰ کا ماہی رو رہا ہے میں نے کریم آقا کو روتے دیکھ کر عرض کیا یا نبی اللہ اے اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا بات ہے اَبْغَضَكَ اَحَدٌ مَا شَأْنُ عَيْنَيْكَ تَفِيْضَانِ آپ رو رہے ہیں آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں خیر تو ہے کسی نے آپ کی بارگاہ میں گستاخی کر کے آپ کو غصہ تو نہیں دلایا میرے آقا نے فرمایا علی ایسی کوئی بات نہیں میں نے عرض کی آقا پھر کیا بات ہے میرے آقا نے فرمایا علی تیرے آنے سے تھوڑی دیر پہلے میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے تھے انہوں نے مجھے بتایا کہا اَنَّ الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِشَطِّ الْفُرَاتِ سوہنا بے شک تیرا حسین نہر فرات کے کنارے شہید کر دیا جائے گا میں یہ بات سن کر رو رہا ہوں اللہ اکبر حضرت ابوصادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے وہ مقامات جہاں مولا علی رضی اللہ عنہ نے نشانات لگائے تھے ذہن نشین کر لئے فرماتے ہیں جب امام حسین رضی اللہ عنہ میدان کربلا میں شہید ہوئے تو میں قبروں کی زیارت کے لئے پھر میدان کربلا میں آیا فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی عزت وعظمت کی قسم مَا اَخْطَاءَ شَيْئًا جہاں جہاں آپ نے نشانات لگائے تھے اسی اسی جگہ شہدائے کربلا شہید ہوئے ایک انچ بھی فرق نہیں آیا سبحان اللہ۔

(صواعق محرقہ صفحہ ۱۹۳، اسد الغابہ جلد ۴ صفحہ ۱۶۹، مسند امام احمد بن حنبل جلد ۱ صفحہ ۵۸، مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۱۹۰، فاطمہ کا لال صفحہ ۵۸، ۵۹، آل رسول جلد ۲ صفحہ ۵۷، ۶۳)

Marfat.com

حضرات توجہ فرمائیں نجدی، وہابی، دیوبندی، اہلحدیث حضرات یہ کہتے ہیں کہ کون کہاں مرے گا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا کوئی نبی ولی کو پتہ نہیں مگر صدقے جاؤں مولا علی رضی اللہ عنہ کے علم پاک کے آپ امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے قبل لوگوں کو شہادت کی جگہ بھی بتا رہے ہیں اور اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ بھی بتا رہے ہیں۔ میاں یہ مولا علی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مدرسہ کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کالج کے طالب علم ہیں میاں جب طالب علم کی یہ شان ہے طالب علم کے علم کا یہ مقام ہے سوچو استاد کے علم کا کیا مقام ہوگا، معلم کے علم کی کیا شان ہوگی۔

محتاج کا جب یہ عالم ہے مختار کا عالم کیا ہوگا
بن دیکھے فدا ہے ہر کوئی دیدار کا عالم کیا ہوگا

پتہ چلا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بتانے سے صحابہ رضی اللہ عنہم کو پتہ چلا تھا کہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے شہید ہونا ہے۔

امام الاولیاء حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ جب خلیفۃ المسلمین بنے تو جنگ جمل کے بعد آپ نے مدینہ پاک سے دارالخلافہ کوفہ میں منتقل فرما دیا تا کہ لڑائی جھگڑوں کی وجہ سے مدینہ پاک کی بے حرمتی نہ ہو مدینہ پاک کے تقدس میں کوئی فرق نہ آئے جب آپ کوفہ میں تشریف لائے تو آپ نے اپنے بچوں کی طرف پیغام بھیجا کہ بیٹا آپ سارے حضرات کوفہ میں آجائیں کیونکہ دارالخلافہ کوفہ میں منتقل ہو چکا ہے اب زیادہ وقت یہیں گزرے گا لہٰذا تم بھی یہیں آجاؤ۔ مولا علی رضی اللہ عنہ کا فرمان سن کر آپ کے سارے بچے بچیاں کوفے میں تشریف لے آئے جب امام حسن رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کوفے کے قریب پہنچے تو مولا علی رضی اللہ عنہ کو بھی پتہ چل گیا کہ میری مرحومہ بیوی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کوفہ کے قریب پہنچ چکی ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ شفقت فرماتے ہوئے اپنے بچوں کے استقبال کے لئے کوفہ سے باہر تشریف لائے جب حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے اپنے بابا

Marfat.com

کو اپنی طرف آتے دیکھا تو ادب کرتے ہوئے سواریوں سے نیچے اتر آئے۔ مولا علی رضی اللہ عنہ کے قدم چومے ہاتھوں کو بوسہ دیا بڑی ہی عزت کے ساتھ ملے سیّدہ طیبہ زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا بھائی حسین میری بھی سواری نیچے بٹھاؤ تا کہ میں بھی اونٹ سے اتر کر بابا کی قدم بوسی کرسکوں مولا علی رضی اللہ عنہ نے جب بیٹی کی بات سنی تو فرمایا: بیٹی زینب تم نیچے نہ اترو تم کجاوے میں بیٹھی رہو ابو حضور کیوں؟ فرمایا: زینب تم بیٹی ہو بیٹیاں عزت کی جگہ ہوتی ہیں پھر مولا علی رضی اللہ عنہ نے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے اونٹ کی مہار پکڑ لی ساتھ ساتھ چل پڑے جب کوفہ شہر میں داخل ہوئے تو فرمایا: بیٹی عرض کی جی بابا فرمایا بیٹی یہ کوفہ کا مین بازار ہے پھر انگلی سے اشارہ کر کے فرمایا بیٹی وہ آگے کوفے میں خلیفہ وقت کا دربار ہے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے عرض کی بابا جان یہ درباروں کے تعارف بیٹیوں کو نہیں بیٹوں کو کرائے جاتے ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ نے سنا تو رو کر فرمایا بیٹی یہ بازار یہ دربار میں اس لئے دکھا رہا ہوں ہوسکتا ہے کبھی اس بازار میں سے چل کر اس دربار میں جانا پڑے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے عرض کی بابا دربار میں وہ جائے جس کا کوئی والی نہ ہو کوئی سہارا نہ ہو کوئی سائیں نہ ہو بابا میں زینب ہوں میں علی کی بیٹی ہوں میں فاطمہ کی لخت جگر ہوں میں اٹھارہ بھائیوں کی بہن ہوں میرے اٹھارہ شیر جیسے ویر ہیں بھلا مجھے بازاروں میں کون لے جائے گا مجھے درباروں میں کون لے جائے گا مولا علی رضی اللہ عنہ نے رو کر فرمایا بیٹی:

تو گھر وچہ ٹرنا سکھیا کر زینب تے کوئی آسیاں ایسا دورا ے
ہوسکدا اس دور دے وچہ تینوں امت نانے دی ٹور اے
میری سیّدہ فرمایا میں کیوں ٹرساں تے میرے ویر نہیں کوئی تھوڑ اے
جیئے بہن دے ویر اٹھارہ ہوون اونہوں ٹرن دی کیڑی ٹور اے

مولا علی رضی اللہ عنہ نے بیٹی کا جواب سنا تو آنکھوں میں آنسو جاری ہوگئے ہاتھ چوم

Marfat.com

کر فرمایا بیٹی:

بہوں مان نہ کر تو ویراں دا تے ایہہ اللہ عزوجل دی تقدیر اے
ہوسکدا اس موسم وچہ تے تیرا ہک نہ ہووے ویر اے

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے سنا تو آہیں نکل گئیں رو کر عرض کی ابو جان یہ کیا فرما رہے ہو تیری بیٹی اکیلی دربار میں جائے گی تیری بیٹی اکیلی بازار میں جائے گی مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹی تو اکیلی نہیں جائے گی بلکہ:

تیری سنگت دے نال سجاد ہوسیں پر ہوسیں کڑیاں وچ اسیر اے
تو قیدی بن کے شام نوں ویسیں تے ہوسیں وچہ بازار دے بھیڑ اے

مجالس حسین

حضرات پتہ چلا مولا علی رضی اللہ عنہ کو پتہ تھا کہ میرے حسین رضی اللہ عنہ نے میدان کربلا میں شہید ہو جانا ہے امام حسین رضی اللہ عنہ کو بھی پتہ تھا میں نے فرات کے کنارے شہادت کا جام پینا ہے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کو بھی پتہ تھا میں نے میدان کربلا میں بھائی حسین رضی اللہ عنہ کا ساتھ دینا ہے اور اسلام کی خاطر اپنے دونوں بچوں عون و محمد کو شہید کرانا ہے۔ ایک دن سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ مصلی پر نماز پڑھ کر بیٹھے ہیں اور ایک تنکے سے ایک لکڑی سے لکیریں زمین پر کھینچ رہے ہیں۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے جب ویر حسین کو زمین پر لکیریں کھینچتے دیکھا تو فرمایا: بھائی جی یہ لکیریں کیوں بنا رہے ہو یہ نشانات کیوں زمین پر بنا رہے ہو کیا کوئی کھیل تو نہیں کھیل رہے امام حسین رضی اللہ عنہ نے رو کر فرمایا زینب رضی اللہ عنہا یہ لکیریں نہیں کھینچ رہا بلکہ میں تو کربلا کا نقشہ بنا رہا ہوں دیکھو یہ وہ جگہ ہے جہاں تمہارے خیمے ہوں گے یہ وہ جگہ ہے جہاں میرے اکبر کی لاش گرے گی یہ وہ جگہ ہے جہاں میرا قاسم تڑپے گا یہ وہ جگہ ہے جہاں میرے اصغر کا پاک خون گرے گا یہ وہ جگہ ہے جہاں میری لاش کے ٹکڑے پڑے ہوں گے، یہ وہ جگہ ہے جہاں سارے ساتھیوں کی لاشیں پڑی

Marfat.com

ہوں گی۔

کھیڈ نئیں میری امڑی جائی ایہہ تے نقشہ کربلا اے
اے خیمے ہن تساں مستوراں دے تے ایہہ فرات والا دریا اے

امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا سب کو پتہ تھا پتہ ہوتا بھی کیوں نا جب کہ میرے آقا نے اپنے غلاموں کو آپ خود بتا دیا تھا۔

نام حسین رضی اللہ عنہ

حضرات جب سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ دنیا میں تشریف لائے تو ولادت حسین رضی اللہ عنہ کے چند دن بعد میرے آقا آستانہ فاطمہ پر تشریف لائے تو میرے آقا نے فرمایا علی عرض کی جی میرے آقا فرمایا جو بچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے بڑے ادب کے ساتھ ہاتھ باندھ کر عرض کی سوہنا نبی کے ہوتے ہوئے علی کی کیا مجال ہے کہ بچے کا نام رکھے ویسے میرا خیال تو یہ ہے کہ اس کا نام حرب رکھا جائے۔ حرب کا معنی ہے لڑاکا عرب کے لوگ اپنے بچوں کے نام بہادری والے رکھتے تھے تا کہ بچہ بڑا ہو کر بزدل نہ بنے بلکہ بہادر بنے اس نیت سے مولا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی آقا میرا پروگرام ہے اس کا نام رکھوں حرب ایک روایت میں آتا ہے مولا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی آقا میرا ارادہ ہے اس کا نام رکھوں جعفر اپنے بھائی کے نام پر۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اس کا نام حرب رکھنا ہے نہ جعفر مولا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی سوہنا پھر نانا جانے اور نواسہ آپ خود ہی اس بچے کا نام رکھ دیں آپ جو بھی رکھیں گے ہمیں وہ منظور ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مقدسہ حضرت سیّدہ سودہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب امام حسن رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سودہ! عرض کی جی میرے آقا فرمایا یہ جو علی کا بیٹا پیدا ہوا ہے ذرا اس کو اٹھا کر میرے پاس لاؤ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے شہزادے کو اٹھایا اور اٹھا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں پیش کیا حضرت

Marfat.com

سودہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: وَتَفَلَ فِیْ فِیْهِ میرے آقا نے اپنی یوحیٰ والی زبانِ اقدس سے لعاب مبارک نکالا تھوک مبارک نکالی اور امام حسن رضی اللہ عنہ کے منہ مبارک میں ڈال دی فرماتی ہیں: وَتَفَلَ فِیْ فِیْهِ وَسَقَاهُ مِنْ رِیْقِهٖ قربان جاؤں امام حسن رضی اللہ عنہ کے دہن مبارک پر جن کے دہن میں کائنات کے والی کا لعاب پاک آیا۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر سلطان کائنات نے مجھے حکم فرمایا کہ مولا علی رضی اللہ عنہ کو بلا لاؤں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا کر آقا کی بارگاہ میں پیش ہوئی تو میرے آقا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا علی اس بچے کا نام کیا رکھا ہے عرض کی آقا میں نے اس بچے کا نام اپنے بھائی جعفر کے نام پر رکھنے کا ارادہ کیا ہے آگے آپ مالک ہیں آپ کی مرضی میرے آقا نے فرمایا: لَا وَلٰكِنَّهٗ حَسَنٌ نہیں یہ جعفر نہیں بلکہ یہ حسن ہے۔ علی نے عرض کی جی آقا فرمایا فکر نہ کر یہ حسن ہے وَبَعْدَهٗ حُسَیْنٌ اللہ تعالیٰ اس کے بعد تمہیں بیٹا عطا فرمائے گا جس کا نام حسین ہوگا۔ رب عزوجل جوڑی ملائے گا وَاَنْتَ اَبُو الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اور آج کے بعد تم ابوالحسن اور ابوالحسین ہو یعنی حسن و حسین رضی اللہ عنہ کے باپ ہو۔

(منتخب کنز العمال جلد ۵ صفحہ ۱۰۴، آل رسول جلد ۲ صفحہ ۲۶، ۲۷، اسد الغابہ جلد ۵ صفحہ ۲۸۳، آل رسول جلد دوم صفحہ ۹۴، ۹۵)

صدقے جاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب شریف پر پیدا ابھی صرف امام حسن رضی اللہ عنہ ہوئے ہیں پر میرا نبی فرما رہا ہے علی یہ حسن ہے اللہ تعالیٰ اس کے بعد حسین عطا فرمائے گا یہ مُلوانے دن رات کہتے ہیں ماں کے پیٹ میں کیا ہوگا یہ اللہ عزوجل ہی جانے اور کوئی نہ جانے مُلّاں جب اللہ تعالیٰ یار کو خود بتا دے تو تجھے کیوں تکلیف ہوتی ہے خدا جانے یا اس کا یار جانے تو کون ہے بات کرنے والا تو اس حدیث پاک سے پتہ چلا امام حسن رضی اللہ عنہ کا نام امام حسین رضی اللہ عنہ کا نام خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا ہے مگر ایک روایت میں آتا ہے کہ میرے آقا نے فرمایا علی

Marfat.com

عرض کی جی فرمایا اس بچے کا نام کیا رکھا ہے عرض کی آقا میں نے تو اس کا نام حرب رکھنے کا پروگرام بنایا ہے میرے آقا نے فرمایا: لَا حَرْبُ یہ حرب نہیں عرض کی آقا پھر آپ ہی رکھ دیں ہمیں منظور ہے میرے آقا نے فرمایا علی اس کا نام میں نہیں رکھوں گا بلکہ جس رب عزوجل نے عطا فرمایا ہے وہ خود نام رکھے گا۔ سبحان اللہ قربان جاؤں علی کے بچوں پر جن کے نام خود خالق کائنات نے تجویز فرمائے۔ میرے آقا نے فرمایا: مَا کُنْتُ لِاَسْبِقَ بِتَسْمِیَةِ رَبِّیْ علی میں اس بچے کا نام اللہ تعالیٰ کے نام رکھنے سے پہلے نہیں رکھ سکتا جس خالق کائنات نے عطا فرمایا ہے وہ میرا رب العالمین خود نام بھی رکھے گا میرے آقا نے چہرہ والضحیٰ آسمانوں کی طرف کرکے عرض کی اے خالق کائنات اس بچے کا نام کیا رکھوں؟ خالق کائنات نے فرمایا جبرئیل عرض کی جی رب جلیل فرمایا یار کا چہرہ بعد میں زمین کی طرف جائے تو یار کی بارگاہ میں پہلے پہنچ جا جا کر سلام کرکے مبارک بھی میری طرف سے دینا اور نام بھی بتا آ۔ سبحان اللہ۔ حضرات چند لمحے گزرے حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے صلوٰۃ وسلام کے تحفے پیش کرنے کے بعد عرض کی یَامُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ یُهَنِّیْكَ بِهٰذَا الْمَوْلُوْدِ اے محمد عربی ﷺ اللہ تعالیٰ اس بچے کی ولادت پر آپ کو مبارک بھی دیتا ہے اور فرماتا ہے: سَمِّهِ بِاِسْمِ ابْنِ هٰرُوْنَ شَبَّرَ وَ مَعْنَاهُ حَسَنٌ کہ اس بچے کا نام ہارون علیہ السلام کے بیٹے پر شبر رکھیے جس کا معنی ہے حسن۔ امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت کے بعد جب امام حسین رضی اللہ عنہ پاک پیدا ہوئے تو میرے آقا نے حسین پاک کو گودی میں اٹھا کر چہرۂ انور آسمانوں کی طرف کرکے پھر عرض کی اے خالق کائنات اس بچے کا نام کیا رکھیں۔ ابھی کائنات کے والی نے چہرۂ انور زمین کی طرف نہیں کیا کہ آسمانوں سے فرشتوں کا سردار حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے سلطان مدینہ کی بارگاہ میں درود وسلام کے نذرانے پیش کرنے کے بعد عرض کی سوہنا اللہ تعالیٰ آپ کو اس

Marfat.com

بچے کی ولادت پر مبارک باد دیتا ہے اور فرماتا ہے: سَمِّہِ بِاِسْمِ ابْنِ هَارُوْنَ شَبِّیْرٍ کہ اس بیٹے کا نام حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹے شبیر کے نام پر رکھیں میرے آقا نے فرمایا اے جبرئیل علیہ السلام یہ شبیر نام ہے عبرانی میں ہوں عربی کیا میں اپنے بیٹے کا نام عبرانی رکھوں؟ سیّدنا جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی سوہنا وَمَعْنَاهُ حُسَیْنٌ عربی میں شبیر کا معنی ہے حسین یہ آپ کا نواسہ حسین ہوگا۔ سبحان اللہ۔

(روضۃ الشہداء جلد ۲ صفحہ ۱۸، ۱۹ نزہۃ المجالس جلد ۲ صفحہ ۲۴۲، آل رسول جلد ۴ صفحہ ۹۶، ۹۷، المعجم الکبیر طبرانی جلد ۳ صفحہ ۹۸، شبیر و یزید صفحہ ۳۰، ۳۱)

قربان جاؤں علی کے بچوں پر جن کے پیدا ہونے پر اللہ تعالیٰ مبارکیں بھی دیتا ہے اور بچوں کے نام بھی خود رکھتا ہے۔ حضرات اللہ تعالیٰ ہر شادی شدہ انسان کو بچے دیتا ہے اور دیتا رہے گا جب اللہ تعالیٰ کسی انسان کو اولاد کی نعمت سے نوازتا ہے تو پوری برادری کو خوشی ہوتی ہے پوری برادری والے مبارکیں دیتے ہیں مگر جب علی کے لال پیدا ہوتے ہیں تو عرش و فرش کا مالک خود مبارک دیتا ہے جب ہمارے ہاں بچے پیدا ہوتے ہیں تو نام گھر والے رکھتے ہیں نام دادا رکھتا ہے بچے کا نام دادی رکھتی ہے نانا نانی رکھتے ہیں خالہ خالو رکھتے ہیں بہن بھائی رکھتے ہیں والدین خود رکھتے ہیں مگر قربان جاؤں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی عظمت پر جب یہ دنیا میں تشریف لاتے ہیں تو نام خود خالق کائنات تجویز فرماتا ہے:

حسین وہ کیسے شاہ مشرقین بنا　　خدا عزوجل کا حُسن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور بنا
علی کا خون لعاب رسول ملے یہ تین عناصر تو پھر حسین بنا

حضرت مُفضل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اِنَّ اللّٰهَ حَجَبَ اِسْمَ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ بیشک اللہ تعالیٰ نے امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے ناموں کو اپنی رحمت کے پردوں میں چھپائے رکھا یہاں تک کہ آمنہ کے لال نے اپنے نواسوں کا نام رکھا۔

(اشرف المؤبد لال محمد صفحہ ۷۰، اسد الغابہ جلد ۵ صفحہ ۲۸۳، شبیر و یزید صفحہ ۳۱، آل رسول جلد ۲ صفحہ ۹۸)

Marfat.com

حضرت عمران بن سلیمان فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے بچوں کے نام حسن حسین اس لئے رکھے کہ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ مِنْ اَسْمَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حسن اور حسین یہ دونوں جنتی نام ہیں لَمْ یَکُوْ نَافِی الْجَاهِلِیَّةِ حضور ﷺ کی آمد سے پہلے زمانہ جاہلیت میں یہ نام کسی نے نہیں رکھے تھے۔ (اسد الغابہ جلد۲ صفحہ ۴۷، آل رسول جلد۲ صفحہ ۹۹)

امام الانبیاء نے علی کے لال کا نام رکھا حسین آپ کی کنیت ہے ابوعبداللہ، آپ کے القاب ہیں، ذکی، رشید، طیب، وضی، سید، مبارک، ریحانۃ الرسول، سبط الرسول، تابع لمرضاۃ اللہ۔

حضور ﷺ کے جلیل القدر صحابی حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اَمَّا اَنَّهٗ کَانَ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ اپنے پیارے نانا جان کے ہم شکل تھے۔

(تہذیب التہذیب جلد۲ صفحہ ۳۲۵، شبیر و یزید صفحہ ۳۲)

آقا حسین رضی اللہ عنہ کی گھٹی

حضرات جب امام حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے میرے آقا نے اپنی بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا بیٹی جی ابو جی فرمایا بیٹا حسین کو کسی نے گھٹی دے دی ہے؟ عرض کی ابو جی آپ کے ہوتے ہوئے حسین کو گھٹی کون دے سکتا ہے میرے آقا نے فرمایا بیٹی پھر حسین کو ادھر لاؤ میں گھٹی دے دوں۔ سیّدہ امام حسین رضی اللہ عنہ کو بابا کی گود میں رکھ کر کہنے لگیں بابا یہ حسین ہے ذرا ٹھہریئے فرمایا بیٹی کیوں؟ عرض کی ابو میں گھٹی کے لئے شکر لے آؤں فرمایا کوئی ضرورت نہیں عرض کی شہد لے آؤں فرمایا کوئی ضرورت نہیں عرض کی ابو گھی لے آؤں فرمایا بیٹی کوئی ضرورت نہیں سیّدہ نے عرض کی ابو پھر حسین کو گھٹی کس چیز کی دیں گے میرے آقا نے مسکرا کر فرمایا بیٹی حسین کو گھٹی میں اپنے لعاب کی دوں گا۔ سبحان اللہ میرے آقا نے فرمایا حسین

Marfat.com

منہ کھول میرے آقا حسین جن کی عمر مبارک ابھی چند گھنٹے کی ہے نانا کی بات سن کر سمجھ گئے اور اپنا معصوم منہ مبارک کھولا میرے آقا نے زبانِ اقدس حسین رضی اللہ عنہ کے منہ میں ڈال دی جس زبان سے خدا عزوجل بولتا ہے خالق کائنات فرماتا ہے وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى میرا محبوب نہیں بولتا اپنی مرضی سے مگر وہ جو اللہ تعالیٰ یار پر وحی کرتا ہے (پ ۲۷، سورۃ نجم)

نبی کی زبان پر خدا عزوجل بولتا ہے　　کلام خدا عزوجل ہے کلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم
وہ آئے ہیں بن کر خدا عزوجل کے پیامی　　کہ ہے معتبر ہر پیام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

قلندر گولڑہ حضور سیدنا پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کو یوں فرماتے ہیں کہ:

اوہدی شان نہ کوئی تولے، کیڑا اوہدی ریس کرے
جہندے منہ وچوں رب عزوجل بولے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آقا حسین رضی اللہ عنہ کے منہ مبارک میں اپنی زبان اقدس ڈالی تو امام حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب پاک چوسنے لگے۔ حضرات جیسی گھٹی امام حسین رضی اللہ عنہ کو نصیب ہوئی ہے ایسی گھٹی کسی کو نصیب نہیں ہوئی کیونکہ کسی کو گھٹی ملتی ہے کھجور کی، کسی کو گھٹی ملتی ہے چینی کی کسی کو گھٹی ملتی ہے شہد کی مگر علی کے لال کو گھٹی ملی لعاب رسول کی۔ حضرات نبی کا لعاب کوئی معمولی لعاب نہیں یہ وہ لعاب ہے جو کھاری اور کڑوے کنویں میں گیا تو میٹھا ہو گیا جو صدیق کی زہر والی ایڑی پر لگا تو زہر اسی وقت ختم ہو گیا حضرت قتادہ کی نکلی ہوئی آنکھ میں گیا تو آنکھوں سے پہلے سے زیادہ ہو گیا۔ مولا علی رضی اللہ عنہ کی دکھتی آنکھ پر لگا تو آنکھ کا درد نور ہو گیا، حضرت جابر کی ہانڈی میں گیا تو ہزاروں کا لشکر کھانے سے سیراب ہو گیا، عاشقوں کے امام تاجدار بریلی مولانا شاہ احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

جس سے کھاری کنویں شیرۂ جاں بنے　　اس زلال حلاوت پہ لاکھوں سلام
وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں　　اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

حضور ﷺ نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو اپنے لعاب مبارک سے گھٹی کیوں دی؟ اس لئے کہ میرے نبی اللہ تعالیٰ کی عطا سے جانتے تھے میرا حسین میدان کربلا میں بڑے بڑے مصائب اور پریشانیوں سے گزر یگا میری وفات کے بعد میری بیٹی فاطمہ کے وصال کے بعد میرے علی کی شہادت کے بعد حسین مدینہ چھوڑ دے گا، مکہ چھوڑ دے گا کربلا کے تپتے ہوئے ریگستان میں ڈیرے ڈال دے گا تین دن کی بھوک پیاس برداشت کرے گا بھائی بھتیجے بھانجے قربان کرائے گا بیٹے شہید کرا کے خود بھی نیزے پر چڑھ کر دنیا والوں کو قرآن سنائے گا میرے آقا نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو لعاب مبارک کی گھٹی اس لئے دی تا کہ میرے حسین رضی اللہ عنہ کی زبان پر حرف شکایت نہ آئے حضرات تاریخ کربلا پڑھ کے دیکھو میرے حسینؑ کربلا کے میدان میں جب سارے ساتھی شہید کرا چکے تو کربلا کے ذرّات رونے لگے فرشتوں کی چیخیں نکل گئیں جنات کی آہیں نکل گئیں، زمین رو پڑی آسمان رو پڑا مگر علی کے لال کے صبر میں فرق نہیں آیا۔ فاطمہ کے لخت جگر کے پاؤں میں لڑکھڑاہٹ نہیں آئی کیوں؟ تا کہ نانے کی گھٹی پر حرف نہ آئے۔ سبحان اللہ۔

صحرائے کربلا کو بسایا حسین رضی اللہ عنہ نے
سب کچھ لٹا کے دیں کو بچایا حسین رضی اللہ عنہ نے
تاثیر مصطفیٰ کے لعاب دہن کی دیکھو
حضرات خوں سے ظلم مٹایا حسین رضی اللہ عنہ نے
شیر بتول خون علی کا کمال ہے
ذرّوں کو زرنگار بنایا حسین رضی اللہ عنہ نے

اذان

حضرات جب علی کا لال فاطمہ کا لخت جگر امام حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو آقا حسین رضی اللہ عنہ کے کانوں میں اذان میرے نبی نے خود پڑھی۔ سبحان اللہ۔ دائیں

Marfat.com

کان میں اذان دی بائیں کان میں اقامت پڑھی۔ حضرات ہر مسلمان بچے کی ولادت کے بعد اس کے کان میں اذان دی جاتی ہے اذان دینے والے مختلف حضرات ہوتے ہیں کسی کے کان میں باپ اذان دیتا ہے کسی کے کان میں علاقے کا امام اذان دیتا ہے کسی کے کان میں علاقے کا خطیب اذان دیتا ہے کسی کے کان میں کوئی مفتی اذان دیتا ہے کسی کے کان میں کوئی درویش اذان دیتا ہے کسی کے کان میں کوئی پیر اذان دیتا ہے کسی کے کان میں کوئی شیخ الحدیث اذان دیتا ہے کسی کے کان میں کوئی مفسر اذان دیتا ہے کسی کے کان میں کوئی مجدد اذان دیتا ہے کسی کے کان میں بابا فرید نے اذان دی کسی کے کان میں نظام الدین نے اذان دی کسی کے کان میں قمر الدین نے اذان دی کسی کے کان میں شیر ربانی نے اذان دی کسی کے کان میں معین الدین نے اذان دی کسی کے کان میں داتا علی نے اذان دی کسی کے کان میں غوث جلی نے اذان دی کسی کے کان میں امام اعظم نے اذان دی کسی کے کان میں بیمار کربلا نے اذان دی کسی کے کان میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اذان دی کسی کے کان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اذان دی کسی کے کان میں سیّدنا صدیق نے اذان دی کسی کے کان میں مولا علی رضی اللہ عنہ نے اذان دی پر صدقے جاؤں حسین تیری عظمت پر تیرے کانوں میں خود نبی نے اذان دی۔ محمد اعظم چشتی مرحوم بارگاہ حسین میں عرض کرتے ہیں کہ:

کی دساں کتھوں تیک اے رسائی حسین دی
خالق حسین دا اے خدائی حسین دی
صورت ہی ایسی حق نے بنائی حسین دی
دشمن وی کرسکے نہ برائی حسین دی
نانا نبی تے بابا علی ماں اے فاطمہ
ہور اس توں اُتے کی اے بڑائی حسین دی

Marfat.com

اعظم ایہہ بندگی میرے حصہ چہ آگئی
کردا رہواں گا مدح سرائی حسین دی

حضرات آقا حسین رضی اللہ عنہ کے کانوں میں اذان اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ نے پڑھی بے سہاروں کے سہارنے نے پڑھی، بے چاروں کے چارا نے پڑھی، نبیوں کے والی نے پڑھی، غریبوں کے حامی نے پڑھی، کائنات کے والی نے پڑھی، سدرہ کے راہی نے پڑھی، اللہ تعالیٰ کے مقدس ہاہی نے پڑھی۔ جب حضور ﷺ نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے کانوں میں اذان اور اقامت پڑھ لی تو آقا حسین کو چارپائی پر لٹا دیا اور چہرہ چوم کر پیار کر کے فرمایا حسین خیال کرنا یہ تیرے نانے کی آواز ہے اس اذان کی لاج رکھنا میرے آقا حسین رضی اللہ عنہ نے جب نانے کی یہ صدا سنی تو مبارک آنکھوں کو کھول کر چہرۂ والضحیٰ دیکھا واللیل زلفوں کا نظارہ کیا پھر نگاہ سے نگاہ ملائی۔ پھر حسین پاک نے مسکرا کر عرض کی بابا آپ فکر نہ کریں اگر آواز آپ کی ہے تو کان بھی حسین رضی اللہ عنہ کے ہیں۔ بابا اذان آپ نے پڑھ دی ہے جماعت کربلا میں حسین کرادے گا۔ بابا آپ فکر نہ کریں لوگ تو مسجدوں میں قرآن پڑھتے ہیں، منبروں پر قرآن پڑھتے ہیں، مصلوں پر قرآن پڑھتے ہیں، اگر کوئی مشکل وقت آگیا تو تیرا بیٹا حسین میدان کربلا میں نیزے کی نوک پر چڑھ کر بھی قرآن سنادے گا کیونکہ میں بیٹا ہوں علی کا نواسہ ہوں رسول کا لخت جگر ہوں فاطمۃ الزہرا کا۔

حسین صداون مشکل اے تے پہلے پتر علی دا ہووے
کھیر بتول دا پلیا ہووے نالے پابند شریعت ہووے
وت ایہو جیا لج پال ہووے تے جنوں سجن دشمن روووے
پتر بھرا بھتیجے دے، کے تے جہڑا دین دا دامن دھووے

حضرات دنیا میں بڑے بڑے غازی آئے بڑے بڑے قاری آئے بڑے

Marfat.com

بڑے صابر آئے مگر سیرت حسین بتاتی ہے آقا حسین رضی اللہ عنہ نے جو نماز پڑھی اس جیسی کوئی نماز نہیں پڑھ سکتا آقا حسین رضی اللہ عنہ نے جیسے صبر کیا ایسا کوئی صبر نہیں کر سکتا آقا حسین رضی اللہ عنہ نے جیسے قرآن پڑھا ایسا کوئی قرآن نہیں پڑھ سکتا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ ابھی بچے ہیں عمر مبارک بہت ہی تھوڑی ہے اپنی امی جان سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی گودی میں بیٹھے ہیں۔ امام نے کیا دیکھا سیّدہ قرآن پاک کی تلاوت کر رہی ہیں امام حسین رضی اللہ عنہ نے پیار سے اپنی امی جان کا چہرۂ انور چوم کر عرض کی امی جی میں جب بھی دیکھتا ہوں آپ قرآن ہی پڑھ رہی ہوتی ہیں میں نے آپ کی زبان سے قرآن کے علاوہ اور کوئی بات نہیں سنی جب بھی دیکھو آپ تلاوت ہی کر رہی ہوتی ہیں۔ سیّدہ نے فرمایا بیٹا تم تو آج قرآن سن رہے ہو میں تو ہمیشہ سے قرآن کی تلاوت کر رہی ہوں میں تو اس وقت بھی قرآن پڑھتی تھی جب تم دودھ پیتے تھے بیٹا میں نے تمہیں دودھ پلایا تو قرآن پڑھ کے تمہیں لوریاں دیں تو قرآن پڑھ کے تیرا جھولا جھلایا تو قرآن پڑھ کے تمہیں جگایا تو قرآن پڑھ کے تمہیں بلایا تو قرآن پڑھ کے بیٹا ماں تمہیں آج نصیحت کرتی ہے اگر کوئی مشکل ٹائم آجائے کوئی اوکھا ویلا آجائے تو وطن چھوڑ دینا ہر چیز سے دور ہو جانا اپنی ماں سے بھی دور ہو جانا مگر قرآن سے دور نہ ہونا۔ امام عالی مقام رضی اللہ عنہ نے عرض کی امی جان آپ فکر نہ کریں قرآن آپ بھی پڑھتی ہیں قرآن میں بھی پڑھوں گا مگر آپ کی تلاوت میں اور میری تلاوت میں بڑا فرق ہوگا۔ سیّدہ نے فرمایا بیٹا وہ کیسے؟ امام حسین رضی اللہ عنہ نے عرض کی امی جی آپ نے قرآن پڑھا ہے چار دیواری میں آپ نے قرآن پڑھا ہے مکانوں کے سائے میں آپ نے قرآن پڑھا ہے ہمیں سامنے بٹھا کے آپ نے قرآن پڑھا ہے چہرہ مرتضٰی دیکھ کے آپ نے قرآن پڑھا ہے رخ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم تک کے آپ نے قرآن پڑھا ہے وطن میں بیٹھ کے آپ نے قرآن پڑھا ہے کھانا کھا کے پانی پی کے پر اماں جب میرا وقت

Marfat.com

آئے گا جب میری باری آئے گی ذرا اپنی قبر سے نکل کر دیکھنا میں وطن سے بے وطن ہوں گا تین دن کا بھوکا اور پیاسا ہوں گا اکبر کی لاش کے ٹکڑے ہوا میں اڑتے ہوں گے عباس کے بازو قلم ہوں گے عون و محمد کی لاشیں تڑپ رہی ہوں گی اصغر کے حلق پر تیر پیوست ہوگا سخت گرمی کا موسم ہوگا، پیاس سے بے حال ہوں گا، اماں پھر ساری دنیا سر دھڑ کے ساتھ ہو تو قرآن پڑھتی ہے لیکن اماں تیرا بیٹا جب قرآن پڑھے گا بدن زمین کربلا پر ہوگا سر نیزے کی نوک پر ہوگا اور زبان پر ہوگا یٰسٓ وَالْقُرْآنِ الْحَکِیْم اماں ساری دنیا سارے انسان اپنی ظاہری زندگی میں قرآن پڑھتے ہیں پر تیرا بیٹا قتل ہونے کے بعد شہادت کا جام پینے کے بعد بھی دنیا والوں کو ناتے کا قرآن پڑھ کر سنائے گا۔ سبحان اللہ۔ حضرات پھر میرے آقا نے اس پر عمل کر کے دکھایا کہ نہیں۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ شرح صدور میں فرماتے ہیں جب امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد یزیدیوں نے امام کا سر انور نیزے پر چڑھایا تو کٹا ہوا سر انور جب کوفہ کی گلیوں سے گزرا کوفہ کے بازاروں سے گزرا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بزرگ صحابی ضعیف صحابی حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اپنے مکان کی چھت پر بیٹھ کر صبح کے ٹائم قرآن مجید کی تلاوت فرما رہے تھے اچانک شور اٹھا آپ نے اپنا سر انور جھکا کر جب بازار میں دیکھا تو کیا دیکھتے ہیں ایک جلوس آرہا ہے اور اس جلوس کے آگے آگے امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر انور نیزے کی نوک پر سوار ہے جس سے نور کی شعائیں نکل رہی ہیں اور آسمان دنیا کو منور فرما رہی ہیں آپ سمجھ گئے شہداء کربلا کا جلوس آرہا ہے آپ نے پھر قرآن پڑھنا شروع کر دیا جب جلوس آپ کے مکان کے قریب سے گزرا تو اتفاق سے حضرت زید قرآن مجید کے پارہ ۱۵ کی یہ آیہ کریمہ پڑھ رہے تھے اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْکَھْفِ وَالرَّقِیْمِ کَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لوگو کیا تمہارا گمان ہے کہ اصحاب کہف ہماری نشانیوں میں سے سب سے بڑی نشانی ہے جب علی کے لال

Marfat.com

نے اپنے نانے کے صحابی سے یہ آیہ کریمہ سنی تو حسین پاک کے کٹے ہوئے سر انور سے آواز آئی اے میرے نانا جان کے بزرگ صحابی بے شک اصحاب کہف کا واقعہ بڑا ہی عجیب ہے بڑا ہی حیران کرنے والا ہے مگر اَعْجَبَ مِنْ هٰذَا قَتْلِیْ وَ حَمْلِیْ ذرا فاطمہ کے لال کو بھی دیکھو علی کے لخت جگر کو بھی دیکھو نبی کے کاندھوں پر کھیلنے والے حسین کو بھی دیکھو، حسین رضی اللہ عنہ کا شہید ہو کر بغیر جسم کے نیزے کی نوک پر چڑھ کر قرآن پڑھنا یہ اس سے بھی عجیب ہے۔ سبحان اللہ۔

(شرح الصدور صفحہ ۱۹۴، تذکرہ شہادت صفحہ ۲۹۵، جامع کرامات اولیاء جلد ۲ صفحہ ۲۶۵)

کربل والا پیر اے سچا تے سچ دا نعرہ لاوے
کٹیا ہویا سر وی لوگو تے پیا قرآن سناوے
دھی زہرا دی زینب یارو تے ویر دا ساتھ نبھاوے
دونویں چمن مقصود او اپنے تے کربل وچہ کہاوے

صدقے جاؤں آقا حسین رضی اللہ عنہ کی عظمت پر جس نے سب کچھ لٹوا کے خالق کائنات کو راضی کیا۔

یارو سیکھ تے اتے مکھن پکاونا اے تے ڈاٹھا اوکھا کم اے
پر بچڑے دے کے یار مناؤنا اے تے پیر حسین دا کم اے
ایسے تو نئیں سنی حنفی بریلوی حسین حسین کرتے حسین پاک نے
دین کی خاطر سب کچھ قربان کردیا گھر نہیں دیکھا نانے کا
پیارا دین دیکھا بھائی بیٹے بھتیجے بھانجے نہیں دیکھے اللہ تعالیٰ کا مقدس اسلام دیکھا۔

کیا صرف سنیوں کے پیارے ہیں حسین — چرخ نوع بشر کے تارے ہیں حسین
لوگو انسان کو بیدار تو ہو لینے دو — ہر قوم پکارے گی ہمارے ہیں حسین

Marfat.com

آقا حسین رضی اللہ عنہ کا عقیقہ

حضرات جب میرے آقا حسین دنیا میں تشریف لائے تو سات دن بعد حسین پاک کے نانا جان نے آقا حسین رضی اللہ عنہ کے عقیقہ کی خوشی میں دو مینڈھے، دو دنبے ذبح فرمائے پھر آپ کے سر مقدس کے بال اتروا کے ان کو چاندی سے تول کر اللہ تعالیٰ کے راستے صدقہ کر دیا گیا۔ یہ آقا حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت کی خوشی ہو رہی تھی حضرات آج ہر بچے کی ولادت پر والدین کو نانی نانا، دادا دادی کو خوشی ہوتی ہے ہر بندہ اپنی حیثیت کے مطابق بچے کی ولادت پر خوشی کرتا ہے کوئی بچے کی ولادت پر لڈو تقسیم کرتا ہے کوئی مٹھائی تقسیم کرتا ہے کوئی دیگیں پکا کر تقسیم کرتا ہے کوئی غریبوں کو انعام دے کر خوشی مناتا ہے کوئی نقدی تقسیم کرتا ہے کوئی بکرے بچے پر وار کے خوشی کا اظہار کرتا ہے مگر حضرات تاریخ حسین بتاتی ہے سیرت حسین بتاتی ہے جب میرے آقا حسین پیدا ہوئے تو میرے لجپال نبی نے حسین پاک پر بکرے نہیں وارے نقدی مال نہیں وارا بلکہ اپنا بیٹا قربان کر کے حسین کو بچا لیا۔ حضرت ابوعباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن والی کائنات مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں غلاموں کی محفل سجی ہوئی ہے میں بھی اس محفل میں موجود ہوں میرے آقا کی دائیں ران پر دائیں حصے پر امام حسین رضی اللہ عنہ بیٹھے ہیں بائیں ران پر میرے آقا کے بیٹے سیّدنا ابراہیم علیہ السلام تشریف فرما ہیں میرے آقا کبھی سیّدنا حسین کو چومتے ہیں کبھی سیّدنا ابراہیم کے بوسے لیتے ہیں عجیب منظر ہے۔ آسمان رسالت کی گود میں دو حسین چاند طلوع ہیں ایک اپنا بیٹا ایک بیٹی کا بیٹا ہے دونوں گلشن نبوت کی بہاریں دونوں چمن رسالت کے لہلاتے ہوئے پھول ہیں۔ میرے آقا شہزادوں کو پیار فرما رہے ہیں اسی دوران حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے فرشتوں کا سردار آ گیا آ کر درود و سلام کے نذرانے پیش کیئے میرے آقا نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو خوش آمدید فرمایا حضرت میرے آقا کی بارگاہ اقدس میں مغموم چہرے سے

Marfat.com

سر انور جھکا کر بیٹھ گئے میرے آقا نے جب حضرت جبرئیل علیہ السلام کا مغموم چہرہ دیکھا تو فرمایا: جبرئیل عرض کی جی میرے آقا فرمایا یار آج بڑے پریشان دکھائی دیتے ہو آج بڑے مغموم ہو خیر تو ہے؟ سیّدنا جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی سوہنا نبی عربی نبی مکی نبی ہاشمی نبی مدنی نبی لجپال نبی اللہ تعالیٰ کا ایک حکم لے کر آیا ہوں میرے آقا نے فرمایا ہاں تو اس میں پریشانی والی کون سی بات ہے بتاؤ میرے پیارے رب العالمین نے کیا حکم فرمایا ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی آقا یہ دوشہزادے آپ نے گود میں لئے ہوئے ہیں نا فرمایا ہاں کیا ہوا ان کو؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی آقا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَسْتُ اَجْمَعُهُمَا لَكَ یہ دونوں آپ کے پاس اکٹھے نہیں رہ سکتے میرے آقا نے فرمایا کیوں؟ عرض کی سوہنا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَاَخْذِ اَحَدَهُمَا بِصَاحِبِهٖ کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو دوسرے پر قربان کردو میرے آقا مسکرا پڑے فرمایا جبرئیل اس میں پریشانی کی کیا بات ہے میاں ہم اس کے نبی ہیں ہم اس کے محبوب ہیں ہم اس کے رسول ہیں ہم تو اپنے مالک کی رضا میں راضی ہیں بتاؤ میرے پیارے رب العالمین نے کس بچے کو اپنے پاس بلایا ہے کونسا بچہ قربان کرنا ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی سوہنا یہ اللہ تعالیٰ نے پابندی نہیں لگائی کہ فلاں کو ہم اپنے پاس بلائیں گے یہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی مرضی پر چھوڑ دیا ہے آپ جس کو چاہیں رکھ لیں جس کو چاہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بھیج دیں۔ سبحان اللہ کیا شان ہے میرے نبی کی لوگ کہتے ہیں نبی کی مرضی چلتی نہیں پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: سوہنا حکم میرا ہوگا پر مرضی تیری ہوگی۔ حضرات یہ کوئی معمولی بات نہیں دیکھو نا کسی انسان کے بیٹے کی وفات کا وقت آجائے تو وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ اے خالق کائنات میرے بیٹے کو موت نہ دے کیوں کہ ہمارا ایک ہی بیٹا ہے ہمارے بڑھاپے کا سہارا ہے مولا بیٹے کی بجائے میری بیٹی کی روح لے لو بولو اللہ تعالیٰ یہ بات مان لے گا؟ نہیں ہرگز نہیں یا کسی

Marfat.com

انسان کی بیٹی کی وفات کا وقت قریب آجائے تو وہ بندہ کہے مولا کریم میری بچی کی جان نہ لے یہ مجھے بڑی پیاری ہے میری بھتیجی کی روح لے لے کیوں بھئی اللہ تعالیٰ کسی بندے کی بات مان جائے گا نہیں کیوں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ (پ ۸) جب ان کی موت کا وعدہ آئے گا تو ایک گھڑی نہ پیچھے ہوگی نہ آگے پتہ چلا موت کا وقت مقرر ہے آگے پیچھے نہیں ہوسکتا مگر قربان جاؤں اپنے آقا کے اختیار پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: سبحاں یہ تیری مرضی جس کو چاہے اپنے پاس رکھ لے جس کو چاہے اللہ پاک کے حوالے کردے۔ میرے آقا نے جب یہ بات سنی تو پہلے اپنے بیٹے کو دیکھا پھر حسین پاک کی طرف دیکھا پھر سوچنے لگے کہ کس بچے کو پاس رکھوں کس کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کروں۔

فکر پیا دل پاک نبی نوں تے کس نوں سینے لاواں
اک میرا اک دختر جایا تے کس نوں دور ہٹانواں

حضور ﷺ نے دل مبارک میں سوچا اگر اپنے بیٹے ابراہیم کو جدا کرتا ہوں تو زیادہ غم مجھے ہی ہوگا زیادہ پریشانی مجھے ہی ہوگی اگر حسین کو جدا کرتا ہوں تو میری بیٹی فاطمہ کو دکھ ہوگا میرا علی پریشان ہوگا حسن بیٹا مغموم ہوگا بیٹی زینب بھی رو پڑے گی۔ سیّدنا جبرئیل علیہ السلام نے بڑے ادب سے عرض کی سوہنا پھر کیا فیصلہ فرمایا ہے میرے آقا نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام میرا بیٹا ابراہیم لے جا میں حسین نہیں دے سکتا میں حسین کو دے کر بیٹی فاطمہ اور ویر علی کو مغموم نہیں کرسکتا وَاَنَا اُوْثِرُ حُزْنِیْ عَلٰی حُزْنِهِمَا میں اپنا غم میں اپنی پریشانی فاطمہ اور علی کے غم پر قربان کرتا ہوں سبحان اللہ میرے آقا نے فرمایا۔

لال علی دا ایتھے رہسیں تے اللہ عزوجل عرض گزاریں
ابراہیم میں صدقے کرساں تے پتر حسین دے تائیں

Marfat.com

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے سنا تو پیغام لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں چلے گئے پھر تین دن کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے حضرت ابراہیم کا انتقال ہوگیا۔

حسین صداون مشکل ہے تے پہلے پتر علی دا ہووے
کھیر بتول دا پلیا ہووے نالے پابند شریعت ہووے
وت ایہو جالجپال ہووے تے جنہوں سجن دشمن روووے
پتر بھرا بھتیجے دے کے تے جہڑا دین دا دامن دھووے

جب سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کا وصال مبارک ہوگیا تو وصال ابراہیم کے بعد جب بھی امام حسین رضی اللہ عنہ سرکارِ کائنات کی بارگاہ میں تشریف لاتے میرے آقا آگے بڑھ کر امام حسین رضی اللہ عنہ کو سینے سے لگا لیتے ان کو چومتے سینے سے لگاتے رخساروں پر بوسے لیتے حسین رضی اللہ عنہ کے لبوں کو چومتے پھر فرماتے: فَدَیْتُ مَنْ فَدَیْتُہٗ بِابْنِیْ اِبْرَاھِیْمَ لوگو یہ میرا نواسہ حسین وہ حسین ہے جس پر میں نے اپنے بیٹے ابراہیم علیہ السلام کو قربان کر دیا ہے۔ سبحان اللہ۔

(روضۃ الشہداء جلد ا صفحہ ۲۰۴، ۲۰۵، شعرا عہد النبوۃ صفحہ ۳۰۴، ۳۰۵، تاریخ بغداد جلد ۲ صفحہ ۲۰۴، آل رسول جلد ۲ صفحہ ۱۹، ۲۰)

حضرات غور فرمائیں میرے آقا کو اپنے نواسے سے کتنی محبت ہے کہ سرکار نے اپنا سگا بیٹا قربان کر دیا پر حسین کو اپنے سامنے مرنا پسند نہ فرمایا کیوں؟ اس لئے کہ میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نور نبوت سے دیکھ رہے تھے کہ ایک وقت آئے گا میرا یہ نواسہ میرے دین کی خاطر میری سنت کے احیا کی خاطر وطن چھوڑ دے گا اپنا کنبہ اپنا مال جان اولاد سب کچھ قربان کر دے گا مگر میرے دین کو میری سنت کو نہیں مٹنے دے گا۔ میرے اسلام کے جھنڈے کو نیچے نہیں گرنے دے گا پھر کیوں نہ کہیں کہ:

اے خون سادات دی برکت ہے تائیوں اج اسلام آباد اے
انہوں پتراں دیاں قربانیاں دے تے کیتا پیر حسین آزاد اے

Marfat.com

جہڑا خرچہ تھیا وچہ کربل دے تے میرے پیر شبیر کو یاداے
کئی سال برابر شام دے وچہ لوکو رَث رنّا سجادے

جگر گوشہ بتول

حضرات جب تک دنیا قائم ہے میرے آقا حسین رضی اللہ عنہ کا نام زندہ رہے گا اس لئے نہیں کہ وہ نواسہ رسول ہیں اس لئے نہیں کہ وہ جگر گوشہ بتول ہیں اس لئے نہیں کہ وہ نور نگاہ علی المرتضٰی ہیں نواسۂ رسول ہونا بڑی بات ہے جگر گوشہ بتول ہونا بڑی سعادت ہے نور نگاہ علی المرتضٰی ہونا بڑی عزت کی بات ہے میرے آقا حسین رضی اللہ عنہ کا نام اس لئے بھی زندہ رہے گا کہ:

اس کی ہمت پر علی شیر خدا کو ناز ہے
اس نواسے پر محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کو ناز ہے
بادشاہ کربلا پر کربلا کو ناز ہے
جنوں اور حوروں کو اس کی عظمت پر ناز ہے
سجدے تو سب نے کیئے پر اس کا نیا انداز ہے
اس نے وہ سجدہ کیا جس پر خود خدا کو ناز ہے

حضرات اللہ تعالٰی کو آقا حسین رضی اللہ عنہ کے سجدے پر ناز ہے اور ہو بھی کیوں نہ سجدہ فرش والے بھی کرتے ہیں عرش والے بھی زمین والے بھی کرتے ہیں آسمان والے بھی جنت کی حوریں بھی کرتی ہیں غلمان جنت بھی زمین سے لے کر آسمان تک عرش سے لے کر فرش تک کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالٰی کی حمد و ثناء کرتا ہے لیکن حضرات عرش عظیم کے سائے میں سجدہ کرنا آسان ہے جنت کے محلات میں اللہ اللہ عزوجل کرنا کوئی مشکل نہیں کعبہ شریف کے پاس بیٹھ کر ہو ہو کرنا آسان ہے مدینہ منورہ میں سرکار کے قدموں میں بیٹھ کر ذکر الٰہی کرنا کوئی اوکھا نہیں کاروں میں بسوں میں جہازوں میں بیٹھ کر اللہ تعالٰی کے نعرے مارنے آسان ہیں

Marfat.com

مسجد کے حجرے میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کے نام کا ورد کرنا کوئی مشکل نہیں لیکن جوان بیٹے کی لاش کو تڑپتا دیکھ کر جوان بھتیجے کی بوٹیاں ہوا میں اڑتی دیکھ کر عباس کے بازو قلم ہوتے دیکھ کر عون و محمد کی لاشوں پر گھوڑے دوڑتے دیکھ کر معصوم اصغر کے معصوم حلق پر تیر چلتے دیکھ کر پھر اپنے جسم پر سینکڑوں زخم کھانے کے بعد کربلا کی تپتی ہوئی ریت پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کرنا یہ صرف آقا حسین ہی کا کام ہے زینب رضی اللہ عنہا کے ویر ہی کا کام ہے۔

پڑھی نماز جو کربل والے تے کون بھلا پڑھ سکدا
وانگ حسین جنت دے اندر تے کیہڑا اُر وَرگے کھڑ سکدا
تین دن دا ترہایا کہڑا تے وانگ سیّد لڑ سکدا
جھکدا سر مقصود نمیں حق دا تے نیزے تے چڑھ سکدا
کیا شان ہے آقا حسین رضی اللہ عنہ کی بچڑے دے دیئے سر دے دیا
ہزاروں تیروں تلواروں میں بھی سجدہ نہیں چھوڑا
عقبیٰ کی صبح ازل کو حسین کہتے ہیں
غموں کے شیش محل کو حسین کہتے ہیں
نبی کریم کی ذات اقدس میں احتیاط کے ساتھ
ذرا سے رد و بدل کو حسین کہتے ہیں

حضرات آپ اسلام کی تاریخ کا مطالعہ کر کے دیکھیں سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک دنیا میں بڑے بڑے لوگ بڑے ظلم کے ساتھ بڑی بے دردی کے ساتھ بڑی مظلومی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید ہوئے ہیں اور قیامت تک ہوتے رہیں گے نبی شہید ہوئے، صحابہ شہید ہوئے، غوث ولی قطب شہید ہوئے، پر جو شہرت جو چرچا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کو ملا زینب کے ویر کو ملا کربلا کے والی کو ملا سلطان کربلا کو ملا وہ شہرت کسی اور شہید کی شہادت کو نہیں ملی۔ حضرت زکریا علیہ السلام

Marfat.com

شہید ہوئے، حضرت یحییٰ علیہ السلام کو کافروں نے شہید کیا حضرت شعیب علیہ السلام شہید ہوئے، حضرت شعیا علیہ السلام شہید ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید (پ ۱ سورۃ بقرہ آیت ۶۱) میں ارشاد فرماتا ہے: وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ کافر قتل کرتے تھے نبیوں کو بغیر کسی حق کے۔ اللہ تعالیٰ کے کئی نبی شہید ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے، مولا علی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے لیکن اتنی شہرت کسی شہید کی شہادت کو نہیں ملی جتنی شہرت فاطمہ کے لال کی شہادت کو ملی ہے۔ دیکھیئے اس مجمع میں کئی حضرات بیٹھے ہوں گے جن کے بیٹے فوت ہوئے ہیں بھائی شہید ہوئے ہیں مگر کسی کی وفات پر کوئی دس دن رویا کوئی چالیس دن رویا کوئی سال رویا آخر صبر کر کے چپ کر کے بیٹھ گئے حضرات بات سوچنے والی ہے کہ لوگوں کے بچے فوت ہوئے وہ بھول گئے ماں باپ فوت ہوئے وہ بھول گئے لیکن چودہ صدیاں بیت گئی ہیں کربلا کی لڑائی کو لیکن ابھی تک لوگوں کو فاطمہ کا لال نہیں بھولا زینب کا ویر نہیں بھولا جب بھی سال کے بعد محرم شریف کا چاند نظر آتا ہے ایسے لگتا ہے آقا حسین اسی مہینے میں شہید ہوئے ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟ آیئے میں عرض کرتا ہوں حضرت شعیا علیہ السلام شہید ہوئے، حضرت شعیب علیہ السلام شہید ہوئے، حضرت زکریا علیہ السلام شہید ہوئے حضرت یحییٰ علیہ السلام کی شہادت ہوئی تو ان کی شہادت ذاتی شہادت تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے یہ شہادت ان کی ذاتی شہادت تھی پر لوگو آقا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت ذاتی شہادت نہیں تھی بلکہ یہ حقیقت میں آمنہ کے لال کی شہادت تھی خود مدینے والے کی شہادت تھی۔

کوئی لکھ وار شہید ہووے تے حسین دی منزل بئی اے
سُو جو عرشیاں فرشیاں آن ڈھٹا کہ نماز پڑھیندی پئی اے
تتے ڈپے کربل والے تے گزارن سیداں دی رہی اے
جس جاہ تے نماز حسین پڑھی او اج وی چمیندی پئی اے

Marfat.com

امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت حقیقت میں کملی والے کی شہادت ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام شہید ہوئے، حضرت یحییٰ علیہ السلام شہید ہوئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے مولا علی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے آسمان نہیں رویا زمین سے خون نہیں نکلا پتھر خون کے آنسو نہیں روئے آندھیاں نہیں آئیں، جنات نے نوحہ خوانی نہیں کی مگر جب آقا حسین شہید ہوئے تو آسمان رویا زمین رو پڑی ساری کائنات رو پڑی کیوں اس لئے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت ذاتی شہادت نہیں تھی بلکہ یہ مدینہ کے سلطان کی شہادت تھی، کملی والے کی شہادت پر ساری کائنات رو پڑی اور آج تک رو رہی ہے۔

ٹوٹا نہیں ہے آج بھی یادوں کا سلسلہ
آیا تیرا خیال تو پلکیں بھگو گیا
آیا ادھر یہ نام ادھر آنکھ تر ہوئی
پانی کو کتنا پیار ہے اب بھی حسین رضی اللہ عنہ سے
سیلاب دیکھتا ہوں تو آتا ہے یہ خیال
پانی بھٹک رہا ہے تلاش حسین میں

حضرات پتہ چلا آقا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت ذاتی شہادت نہیں مدینہ کے تاجدار کی شہادت ہے اس لئے حسین پاک کے نانے نے ایک دن حسین کو سینے سے لگا کر فرمایا: حُسَیْنٌ مِنِّیْ وَاَنَا مِنَ الْحُسَیْنْ لوگو حسین مجھ سے ہے میں حسین رضی اللہ عنہ سے ہوں۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۱۳، ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف، مرقات شریف، مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ صفحہ ۲۷۹)

حضرات توجہ کرنا میرے آقا فرما رہے ہیں حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین رضی اللہ عنہ سے ہوں۔ حسین پاک تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئے کیونکہ امام حسین رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کے بیٹے ہیں مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم حسین رضی اللہ عنہ سے کیسے

Marfat.com

ہوئے تو صوفیا فرماتے ہیں بزرگان دین فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کے تمام کمالات حسین رضی اللہ عنہ کے تمام خصائص حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت یہ حقیقت میں حضور ﷺ کی شہادت ہے۔ حضور ﷺ کے خصائص اور کمالات ہیں۔

آقا حسین رضی اللہ عنہ کی مقدس سواری

پاکستان کے مشہور شہر لاہور میں جاؤ نا وہاں راوی کے کنارے ایک مرد قلندر لیٹا ہوا ہے جس کا نام پاک ہے علی ہجویری لیکن آپ مشہور داتا صاحب کے نام سے ہیں آپ زمانے کے بہت بڑے غوث ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑی ہی عظمت اور بڑی ہی شان عطا فرمائی ہے آپ کو مزار پرانوار میں لیٹے ہوئے ایک ہزار سال بیت گئے ہیں لیکن شان یہ ہے کہ زمانے کا ہر ولی آپ کے مزار پرانوار پر حاضری دینے کو اپنی سعادت سمجھتا ہے۔ خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ جیسے زمانے کے غوث جنہوں نے ۹۰ لاکھ ہندوؤں کو کلمہ پڑھا کر حضور ﷺ کا غلام بنایا وہ بھی آپ کے قدموں میں چالیس دن چلا کاٹ کر فیض سے جھولیاں بھر کے ہاتھ باندھ کر عرض کرتے ہیں۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما

خواجہ فرید الدین، خواجہ نظام الدین، پیر مہر علی شاہ گولڑوی، اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری، خواجہ باقی باللہ، حضرت امام ربانی جیسی عظیم ہستیاں فیض لے کر عرض کرتی ہیں حضور آپ واقعی داتا ہیں لیکن بعض لوگ جب سیّدنا داتا علی ہجویری کا نام پاک سنتے ہیں تو ان کی توحید کی رگ پھڑکنے لگتی ہے اور فوراً چیخنا چلانا شروع کر دیتے ہیں کہ جی داتا تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے انسان کیسے داتا ہوسکتا ہے۔ داتا صرف عرش والا ہے فرش والے نہیں حضرات بات بالکل ٹھیک ہے داتا یہ شان اللہ تعالیٰ کی ہے ہم بھی کہتے ہیں داتا اللہ تعالیٰ ہی ہے مگر وہ

Marfat.com

جس کو چاہے داتا بنا بھی سکتا ہے اس مالک نے کسی ملاں سے پوچھ کر کسی کو داتا نہیں بنانا، حضرات پوری کائنات کا مالک بولو کون ہے؟ اللہ تعالیٰ لیکن اللہ تعالیٰ جو مالک ہے وہ مالک ہو کر سلطان ہو کر عیسائیوں کو ہندوؤں کو سکھوں کو مجوسیوں کو زمین کا سلطان بنا رہا ہے اپنی زمین ان کے قبضے میں دے رہا ہے اگر وہ کائنات کا مالک ہو کر سلطان حقیقی ہو کر اپنے منکروں کو زمین کی سلطنت عطا کر سکتا ہے تو کیا وہ کریم اپنے پیاروں کو داتا نہیں بنا سکتا؟ حضرات داتا کے معنی ہیں دینے والا یہ اللہ تعالیٰ کے مقبول اللہ تعالیٰ کی عطا سے سب کچھ دے سکتے ہیں لیکن لینے کا طریقہ چاہیے۔ ایک مرتبہ ہندوستان کے مشہور شہنشاہ حضرت اورنگزیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ حضور خواجہ خواجگان حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پرانوار پر سلامی کے لئے حاضر ہوئے آپ نے کیا دیکھا ایک فقیر جو آنکھوں سے نابینا ہے وہ خواجہ غریب نواز کے مزار کے سامنے کھڑا ہو کر دعا مانگ رہا ہے۔ غریب نواز آنکھیں چاہئیں۔ سبحان اللہ کیا پیارا سوال ہے حضرت عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ اس نابینا کی دعا سن کر بجائے دربار میں جانے کے اس فقیر کے پاس تشریف لے آئے ہاتھ پکڑ کر فرمایا حافظ جی کب سے غریب نواز سے آنکھیں مانگ رہے ہو؟ کتنا عرصہ ہوگیا ہے غریب نواز سے سوال کرتے ہوئے؟ اس نابینے نے عرض کی حضور کئی مہینے گزر گئے ہیں بادشاہ نے فرمایا پھر آنکھیں کیوں نہیں ملیں؟ اس نابینے نے ہاتھ باندھ کر عرض کی حضور یہ تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے یا اس کی عطا سے خواجہ غریب نواز جانیں حضرت اورنگزیب نے فرمایا اتنی دیر تو نہیں لگنی چاہیے تھی اب تک کام ہو جانا چاہیے تھا پھر فرمایا حافظ جی لگتا ہے آپ کے مانگنے میں کوئی فرق ہے اچھا میں اندر غریب نواز کے دربار میں سلامی کے لئے جا رہا ہوں ہوسکتا ہے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ لگ جائے لیکن یہ بات یاد رکھو میں جب دربار سے باہر آؤں تو تیری آنکھیں ٹھیک ہونی چاہئیں نہیں تو میں تجھے دربار سے نکلوا کر قتل کرادوں گا پھر دو

Marfat.com

سپاہیوں کو فرمایا اس حافظ صاحب کے پاس کھڑے ہو جاؤ یہ بھاگ نہ جائے یہ بات کر کے ہندوستان کا سلطان زمانے کا ولی بلکہ علماء نے حضرت اورنگزیب کو بارہویں صدی کا مجدد لکھا ہے اندر تشریف لے گئے سبحان اللہ حضرات پہلے بادشاہوں کے اور پورے مسلمانوں کے کتنے پیارے عقائد تھے کہ دیتا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے مگر اس خالق کائنات کی عطا سے اس کے مقبول بندے بھی دے سکتے ہیں لیکن یہ آج کل کے نجدی کیا کہتے ہیں کہ یہ کچھ نہیں دے سکتے بلکہ یہ تو درباروں پر جانے والوں کو بھی مشرک کہتے ہیں۔ جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی نجدی وہابی دیوبندی اپنی کتاب تجدید احیاء دین صفحہ ۱۰۳ پر لکھتا ہے جو لوگ اپنی حاجتیں طلب کرنے کے لئے اجمیر شریف خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کے مزار پر جاتے ہیں یا دوسری قبروں پر جاتے ہیں وہ اتنا بڑا گناہ کرتے ہیں کہ قتل کا گناہ، زنا کرنے کا گناہ بھی اس سے کم ہے۔ توبہ حضرات کتنی بدبختی ہے کتنی بدنصیبی کی بات ہے کہ ولیوں کے مزارات پر جانے والا قاتل اور زانی سے بھی بڑا مجرم ہے یہ بھی سچے ہیں اور ہم بھی سچے ہیں یہ بے ادب گستاخی کی نیت سے جاتے ہیں انہیں کچھ نہیں ملتا ہم ادب کا دامن پھیلا کے جاتے ہین اللہ تعالیٰ ولیوں کے صدقے مالا مال فرما کر واپس بھیجتا ہے خیر تو میں عرض کر رہا تھا سلطان ہند حضور اورنگزیب رحمۃ اللہ علیہ نے دو سپاہی مقرر فرمائے اور آپ اندر تشریف لے گئے ادھر حافظ صاحب کی حالت غیر ہوگئی جسم پر رقت طاری ہوگئی آنکھوں سے آنسو آگئے ہچکی بندھ گئی روتے روتے زمین پر بیٹھ گیا ہاتھ باندھ کر عرض کی غریب نواز پہلے تو آنکھیں نہیں تھیں اب تو جان جانے کا مسئلہ بن گیا اب کیا ہوگا حضور اب آپ نے کرم نہ فرمایا تو میں مارا جاؤں گا میں قتل ہو جاؤں گا اپنے مرشد کا واسطہ داتا علی کا واسطہ غوث جلی کا واسطہ نانے حسین رضی اللہ عنہ کا واسطہ بابے علی کا واسطہ مجھ پر کرم فرماؤ میری آنکھیں روشن ہو جائیں جب دل سے دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے کرم

Marfat.com

فرمایا خواجہ غریب نواز کے صدقے اس کی آنکھیں نور سے روشن ہوگئیں وہ نابینا سے بینا ہوگیا وہ اندھے سے انکھایارا ہوگیا جب سلطان ہند زیارت کر کے غریب نواز کو سلام کر کے باہر آیا تو حافظ صاحب کی آنکھیں منور تھیں مسکرا کر فرمایا حافظ جی مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے خواجہ کے صدقے کرم کر دیا ہے وہ فقیر سلطان کے ہاتھ چوم کر کہنے لگا حضور سمجھ نہیں آئی فرمایا کس بات کی؟ عرض کی حضور پہلے کئی ماہ آنکھیں مانگیں نہیں ملیں آج ایک بار صدا لگائی ہے تو کرم ہوگیا ہے سلطان ہند نے فرمایا فقیرا تو نے پہلے مانگی ہی کب تھیں؟ عرض کی حضور سوال تو برابر کیا تھا فرمایا ٹھیک کہتے ہو مگر سوال بے توجہی سے کرتا تھا اوپر اوپر سے کرتا تھا آج دل سے مانگا ہے تو بول غریب نواز نے کرم کیا ہے کہ نہیں؟ (خوفناک جادوگر ۱۳)

در فیض حق بند جب تھا نہ اب کچھ
فقیروں کی جھولی میں اب بھی ہے سب کچھ
یہ اللہ عزوجل والے دیتے ہیں سب کچھ
مگر ان سے چاہیے لینے کا ڈھب کچھ

تو حضرات عرض یہ کر رہا تھا کہ لاہور جاؤ نا تو وہاں ایک مرد قلندر لیٹے ہوئے ہیں نام ہے سیّدنا علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ آپ نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے کشف المحجوب اس کے صفحہ ۱۲۳ پر آپ لکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جن کا لقب ہے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سبحان اللہ۔ حضرات آپ کو پتہ ہے یہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کتنی شان کے صحابی ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے میرے آقا کے سارے صحابہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مرید تھے پر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مرید بھی تھے اور مراد بھی تھے۔ مرید اور مراد میں تھوڑا سا فرق ہوتا ہے مرید وہ ہوتا ہے جو پیر کی شہرت، پیر کے کمالات کے چرچے سن کر خود چل کر

Marfat.com

آئے اور مرشد کامل کے ہاتھوں پر ہاتھ رکھ کر مرید ہو جائے مگر مراد اس کو کہتے ہیں کہ بندہ پیر کے سامنے سے گزرے پیر کی پڑ جائے نگاہ پیر کو وہ آجائے پسند تو پیر ہاتھ اٹھا کر خالق کائنات کی بارگاہ میں عرض کرے کہ اے پیارے رب العالمین میری پیری اس وقت پھبتی ہے جب یہ بندہ بھی میرا مرید ہو کر میری غلامی میں داخل ہو۔ حضور ﷺ اپنے یار غار کے ساتھ حضرت زید بن ارقم کی حویلی میں بیٹھے ہیں کہ اچانک حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے ماموں ابوجہل کے ساتھ ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر بڑی مستی کے ساتھ مکہ کے بازاروں میں جا رہے ہیں۔ سیّدنا صدیق اکبر نے عرض کی سوہنا نبی من ٹھار نبی فرمایا کیا بات ہے میرے صدیق عرض کی آقا ذرا نگاہ نبوت اٹھایئے دیکھیئے تو سہی مکہ کے پہلوانوں کی کافر جوڑی کتنی شان سے جا رہی ہے میرے آقا نے مسکرا کر فرمایا صدیق تم چاہتے کیا ہو؟ سبحان اللہ۔ سیّدنا صدیق اکبر نے ہاتھوں کو بوسہ دے کر عرض کی آقا اگر ان میں سے ایک مسلمان ہو جائے تو اسلام کی اشاعت بڑی جلدی ہوگی۔ سرکار کرم فرماؤ دعا کرو اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک کو مسلمان بنا کر اسلام کا سپاہی بنا دے۔ سیّدنا صدیق اکبر کی بات سن کر میرے کریم آقا نے گورے گورے یداللہ والے مقدس ہاتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کے لئے اٹھا دیئے اور دعا کی کہ

اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ اے خالق کائنات اسلام کو عزت عطا فرما اسلام کو ترقی عطا فرما اسلام کو چار چاند لگا میرے پیارے رب العالمین نے فرمایا سبحان کیسے اسلام کو عزت عطا کروں؟ میرے آقا نے عرض کی: بِاَبِیْ جَھْلِ بْنِ ھِشَّام اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ابوجہل ابن ہشام کے ذریعے سے یا عمر بن خطاب کے وسیلے سے۔ سبحان اللہ حضرات اسلام کو ترقی دینے والا کون ہے؟ بولو اللہ تعالیٰ اسلام کو عزت دینے والا کون ہے؟ اللہ تعالیٰ اسلام کو چار چاند لگانے والا کون ہے؟ اللہ تعالیٰ مگر حضرات حضور ﷺ کیا عرض کرتے ہیں مولا کریم! اسلام کو عزت

Marfat.com

عطا کر ابوجہل کے ذریعے سے یا عمر بن خطاب کے صدقے سے اب اللہ تعالیٰ نے سن کر یہ نہیں فرمایا میرے حبیب یہ کیا کہہ رہے ہو؟ اسلام کو عزت دینے والا میں ہوں اسلام کو ترقی دینے والا میں ہوں غیر اللہ کے وسیلے کی باتیں کیوں کر رہا ہے کیا میں تیرے لئے کافی نہیں ہوں حضرات اگر صدقہ کسی کا مانگنا ناجائز ہوتا وسیلہ کسی کا لینا ناجائز ہوتا تو فوراً اللہ تعالیٰ یار کو منع فرما دیتا اس بات کو روک دیتا مگر ساری احادیث کا مطالعہ کرو سارے قرآن کا مطالعہ کرو اللہ تعالیٰ نے وسیلے سے منع نہیں فرمایا کملی والے آقا نے وسیلہ سے منع نہیں فرمایا مگر آج شور مچا ہوا ہے جی وسیلہ کی کیا ضرورت ہے جب اللہ تعالیٰ بندے کی شہ رگ سے قریب ہے تو پھر غیر اللہ کے وسیلے کی کیا ضرورت ہے۔ حضرات کوئی شک نہیں اللہ تعالیٰ ہمارے بڑے ہی قریب ہے شہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہے مگر بدقسمتی سے ہم جو اللہ تعالیٰ سے دور ہیں ہم جو اللہ تعالیٰ سے دور ہو چکے ہیں جب انسان اللہ تعالیٰ سے دور ہو جائے یا اللہ تعالیٰ بندے سے ناراض ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے یاروں کا صدقہ دیا جائے تو وہ کریم کرم کر دیتا ہے وہ ناراض ہو تو راضی ہو جاتا ہے دیکھو ناں جب سیّدنا آدم علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوا آپ نے بھول کر گندم کا دانہ کھا لیا تو آدم علیہ السلام نے اور سیّدہ حوا علیہا السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: دونوں نے جنت میں رو کر عرض کی اے خالق کائنات ہم نے اپنا آپ برا کیا ہے وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم ضرور نقصان کرنے والوں میں ہوئے اللہ تعالیٰ نے بجائے معاف کرنے کے فرمایا: قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ۔ اے آدم اے حوا معافی کی بات تو بعد میں ہوگی اب تم زمین پر اترو تم میں ایک دوسرے کا دشمن ہے۔ حضرت آدم حضرت حوا دونوں زمین پر آگئے دو سو سال تک روتے رہے معافی مانگتے رہے لیکن اللہ

Marfat.com

تعالیٰ نے کرم نہیں فرمایا دوسو سال کے بعد سیّدنا آدم علیہ السلام نے جب آمنہ کے لال کا وسیلہ پیش فرمایا اور دعا کی کہ یَا رَبِّ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَنْ تَغْفِرْ لِیْ اے خالق کائنات میں تیری بارگاہ میں التجا کرتا ہوں تو اپنے حبیب علیہ السلام کے صدقے سے میری خطا معاف فرما تو اللہ تعالیٰ نے یار کے وسیلے سے فرمایا اے آدم جا ہم نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے تمہیں معاف کردیا۔

(جذب القلوب صفحہ ۲۱۸ سیرت حلبیہ جلد ۲ صفحہ ۴۹، تفسیر عزیزی جلد ۱ صفحہ ۳۳۹، تبلیغی نصاب صفحہ ۵۸۹، نشر الطیب صفحہ ۱۳، تفسیر نور العرفان صفحہ ۲۴۲)

اللہ تعالیٰ بھی اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے: فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ پھر سیکھ لئے آدم علیہ السلام نے اپنے رب عزوجل سے کچھ کلمے پھر اللہ تعالیٰ نے ان کلمات کے صدقے آپ کی توبہ قبول کی وہ کلمے کون سے تھے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے کے کلمے تھے۔ (تفسیر نور العرفان صفحہ ۱۰)

حضرات یہ تو آدم علیہ السلام کی بات ہے آپ کتابوں کا مطالعہ کرکے دیکھیں اللہ تعالیٰ کے ہر نبی نے تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں پیش کرکے کامیابی حاصل کی۔ علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تو سرکار مدینہ کے صدقے، نوح علیہ السلام کی کشتی کنارے لگی تو سرکار کے صدقے یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے نکلے تو آمنہ کے لال کے صدقے، حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نمرود کی آگ ٹھنڈی ہوئی تو صدیق کے یار کے صدقے اور ادریس علیہ السلام کو اعلیٰ مقام ملا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اگر ایوب علیہ السلام کو بیماری سے شفا ملی تو کملی والے کے صدقے اگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی گردن پر چھری نہ چلی تو عبداللہ کے در یتیم کے صدقے۔ (مولد العروس صفحہ ۱۳ مولد النبی صفحہ ۳ مجموعۃ القصائد صفحہ ۴۰)

حضرات یہ تو انبیاء کرام علیہم السلام ہیں آپ ایمان داری سے تاریخ اسلام کا مطالعہ کرکے دیکھیں آپ کو پتہ چل جائے گا جس کو جو کچھ آج تک ملا ہے یا

Marfat.com

قیامت تک ملے گا وہ آمنہ کے لال کے صدقے سے ہم اپنی بات کرتے ہیں ہمیں ایمان ملا تو کملی والے کے صدقے، قرآن ملا تو سرکار کے صدقے، رمضان ملا تو سرکار کے صدقے، نہ نہ بلکہ رحمان ملا ہے تو آمنہ کے لال کے صدقے تو بات لمبی ہوگئی عرض یہ کر رہا تھا کہ حضور ﷺ نے عرض کی اے خالق کائنات اسلام کو عزت عطا فرما ابوجہل کے ذریعے سے یا عمر بن خطاب کے صدقے سے ان دونوں میں سے کسی ایک کو کلمہ پڑھا کے مسلمان بنا میرے پیارے رب العالمین نے فرمایا سجناں ہیں تو دونوں سخت، ہیں تو دونوں پتھر دل والے لیکن ان کے دل دیکھوں یا یار کے اٹھے ہوئے ہاتھوں کو دیکھوں سجناں بتا ان دونوں میں سے کس کو ایمان کی دولت عطا کروں کس کو اسلام کا سپاہی بناؤں عرض کی اے خالق کائنات بندے میں نے بتا دیئے ہیں کلمہ کی توفیق تو عطا فرما دے: بِاَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ اِلَيْكَ یا اللہ عزوجل ان دونوں میں سے جو تجھے زیادہ پیارا لگتا ہے اس کو اسلام کا سپاہی بنا دے اس کو دین کا محافظ بنا دے۔ میرے خالق کائنات نے فرمایا سجناں کلمہ تو ہم ہی پڑھائیں گے اسلام کی توفیق تو ہم ہی دیں گے پر تو بھی تو بتانا کہ تیری مرضی کس پر ہے تیری نگاہ میں زیادہ کون جچتا ہے تاکہ لوگوں کو پتہ چل جائے جو یار کی مرضی ہے وہ ہی خدا عزوجل کی مرضی ہے میرے آقا نے جب اللہ تعالیٰ کی بات سنی تو عرض کی مولا کریم میری رائے تو یہ ہے کہ عمر بن خطاب کو اسلام کی دولت سے مالا مال فرما میرے نبی نے عرض کی اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ خَاصَّةً۔ اے خالق کائنات اسلام کو عمر بن خطاب کے صدقہ سے غلبہ اور عزت عطا فرما۔ سبحان اللہ۔ صدقے جاؤں عمر تیری قسمت پر تجھ پر کائنات کا والی راضی ہو کر دعائیں مانگ رہا ہے۔

نہ چھڈ نہ چھڈ یار دا بوہا بھاویں لکھ واری دھودکارے
یار توں مکھ موڑیا جناں او عشق دی بازی ہارے

Marfat.com

او نہ ہووے عشق دی بیڑی کتے ڈب جاوے ادھ وچہ کارے
اعظم جس تے سوہنا راضی اوہو لگدا ای پار کنارے

تو حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کیا عرض کیا اے اللہ عزوجل اسلام کو عمر بن خطاب کے صدقے سے عزت اور ترقی عطا فرما۔ حضرات جب میرے نبی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں دعا مانگی تو مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اس وقت حضور ﷺ کی محفل میں بیٹھے دعا سن رہا تھا۔ ادھر میرے نبی نے دعا مانگی ادھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تقدیر اللہ تعالیٰ نے بدل دی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سرکار کی بارگاہ میں آکر اسلام قبول کر کے مسلمان ہو گئے۔

(ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف، نورالابصار، سوانح کربلا صفحہ ۲۵، مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ صفحہ ۳۶۷، ریاض النضرہ جلد ۲ صفحہ ۶۰، ۶۱)

پتہ چلا حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہ خوش نصیب انسان ہیں جن کے مسلمان ہونے کی دعائیں خود خالق کائنات کے یار نے فرمائی اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر کے سرکار کی غلامی کا پٹہ اپنے گلے میں ڈال لیا۔ شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم علامہ محمد بن خاوند شاہ نے روضۃ الصفا میں اور علامہ مرزا محمد رفیع مشہدی نے حملہ حیدری میں بھی یہی بات کہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور کلمہ پڑھ کے مسلمان ہو گئے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میرے آقا کا کلمہ پڑھا تو میرے آقا نے عمر کے مسلمان ہونے کی خوشی میں تکبیر فرمائی۔ شیعہ مورخ علامہ محمد بن خاوند لکھتے ہیں کہ چوں عمر عرض کلمہ طیبہ کرد جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کلمہ طیبہ پڑھا تو حضرت تکبیر گفت۔ حضور ﷺ نے تکبیر فرمائی فرمایا اللہ اکبر۔ ویاراں از شوق و بشاشت بآواز بلند تکبیر گفتند۔ حضور ﷺ کے یاروں نے سرکار کے غلاموں نے بھی خوشی کے عالم میں مسرت میں آکر زور سے تکبیر کہی۔ چنانچہ غلغلہ تکبیر ایشاں بمحافل قریش رسید۔ حضور ﷺ کے غلاموں نے اتنی

Marfat.com

زور سے تکبیر کہی کہ قریشیوں نے اپنی محفل میں صحابہ کی تکبیر کی آواز سن لی۔ سبحان اللہ۔ (تاریخ روضۃ الصفا جلد۲ صفحہ۲۸۴، حملہ حیدری صفحہ۱۳، تحفہ جعفریہ جلد۱ صفحہ۴۷۳، ۴۷۹)

حضرات پتہ چلا شیعہ سنی دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھ کے اسلام قبول کرلیا تھا اب میں آپ سے اور خاص کر شیعہ حضرات سے خدا عزوجل کے لئے ایک ادب سے سوال کرنا چاہتا ہوں اگر شیعہ حضرات کے قول کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد نعوذ باللہ مرتد ہو جانا تھا اسلام کو چھوڑ دینا تھی یا نعوذ باللہ شیعہ حضرات کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے علی کے گھر کو آگ لگا دینا تھا یا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کوڑے مارنے تھے جیسا کہ شیعہ مولوی نجم الحسن کراروی نے چودہ ستارے صفحہ ۱۰۰ میں لکھا مولوی غلام حسین نجفی نے اپنی کتاب سھم مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم صفحہ ۷۶، ۷۷ میں لکھا۔ (تحفہ جعفریہ جلد۲ صفحہ ۹۴، ۹۷)

یہ تمام باتیں درست ہیں تو بتایئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام کی دعائیں کیوں مانگیں اگر کہو کہ سرکار کو پتہ نہ چلا تو میں عرض کروں گا اللہ تعالیٰ کو بھی پتہ نہیں تھا؟ تمام مسلمانوں کے فرقوں کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات چھپی نہیں ہوئی جب اللہ تعالیٰ علام الغیوب ہے اللہ تعالیٰ کو جو کچھ ہونے والا ہے اس کے ذرے ذرے کی خبر ہے تو اللہ تعالیٰ بھی منع فرما دیتا میرے محبوب اس کے اسلام کی دعائیں نہ مانگو یہ آگے چل کر تیری بیٹی فاطمہ کا تیرے ویر علی کا یہ تیری آل کا دشمن ہوگا۔ اس کی بات نہ کر بلکہ سبحاں کسی اور کے ایمان کی دعا مانگ میں اس کو کلمہ پڑھاتا ہوں۔ میرے اللہ تعالیٰ نے ایسی کوئی بات یار کو نہیں فرمائی کیوں؟ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ بھی جانتا تھا اور اللہ تعالیٰ کی عطا سے اس کا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم بھی جانتا تھا کہ عمر نے کلمہ پڑھ لیا تو اسلام کی تذلیل نہیں ہوگی بلکہ اسلام کو عزت ملے گی اسلام کو ترقی ملے گی اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا اسلام کو عروج

Marfat.com

ملے گا اسلام کا جھنڈا بلند ہوگا جب میرے آقا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے اسلام کی دعا مانگی تو خالق کائنات نے فرمایا سبحاں بندہ بڑا چن کے مانگا ہے۔ محبوب اگر میں تجھے آخری نبی بنا کے نہ بھیجتا تو تیرے عمر کو نبوت کا تاج پہنا دیتا۔ سبحان اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرَ بْنُ الْخَطَّابِ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہوتے۔ (ترمذی شریف مشکوٰۃ شریف مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ صفحہ ۳۶۹)

تو داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کشف المحجوب میں فرماتے ہیں کہ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک دن گھر میں بیٹھا تھا اچانک خیال آیا کہ یہاں اکیلا بیٹھا ہوں فارغ بیٹھا ہوں کیوں نہ جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کر آؤں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں سرکار کی زیارت کے لئے اٹھا اور آقا کے آستانے کی طرف چل پڑا صدقے جاؤں صحابہ کے مقدر پر جو دن رات صبح شام جب چاہتے جا کر اپنے نبی کی زیارت کر لیتے کوئی روکنے والا نہیں کوئی ٹوکنے والا نہیں کوئی ویزہ کی پابندی نہیں کوئی پاسپورٹ کی ضرورت نہیں جب چاہا کملی والے کے جلوے دیکھ لئے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں بھی وہ آنکھیں عطا فرمائے بند کریں تو مدینہ ہوں کھولیں تو مدینہ والا آقا ہمارے پاس ہو۔

ایسا نقش پکے تیرا محبوبا مونہوں بولاں تے سامنے توں ہوویں
اَکھ میٹاں تے ہوواں میں کول تیرے اَکھ کھولاں تے سامنے توں ہوویں
اینا ڈاٹھیاں اوکھیاں راہواں تے میں ٹر پیا تیرے سہاریاں تے
میرا خیال رکھیں میرے محبوبا جدوں ڈولاں تے سامنے توں ہوویں

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے گھر پہنچا تو سرکارِ کائنات گھر میں تشریف فرما نہیں تھے بلکہ سرکار کی ازواج نے بتایا کہ

Marfat.com

حضور ﷺ اپنے شہزادے حسین کو لے کر مسجد نبوی کی طرف گئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مسجد نبوی کی طرف چل پڑا جب میں مسجد نبوی کے دروازے پر پہنچا تو میں نے کیا دیکھا کہ والی کائنات نے ذرے ذرے کے مالک ومختار نبی نے اپنے نواسے امام حسین رضی اللہ عنہ کو اپنی پشت انور پر سوار کیا ہوا ہے اور علی کے لال کو کھلا رہے ہیں۔ سبحان اللہ حضرات دنیا میں بڑے بڑے سوار آئے ہیں اور آتے رہیں گے کوئی سائیکل پر سوار ہوا کوئی ٹانگے پر سوار ہوا کسی نے گھوڑے کی سواری کی کوئی بس پر سوار ہوا کوئی ریل پر سوار ہوا کسی نے کار کی سواری کی کسی نے جہاز پر سواری کی پر قربان جاؤں آقا حسین پر' میرا حسین نبیوں کے سلطان پر سوار ہوا اور سوار ہو کے کھیل رہا ہے۔ حضرات آج ہر انسان کے بچے بچپن میں کھیلتے ہیں کسی کا بچہ گھر کے صحن میں کھیلتا ہے کسی کا بچہ محلّہ کے پارک میں کھیلتا ہے۔ سرگودھیئے کے بچے کمپنی باغ کے پارک میں کھیلیں، لاہور کے منٹو پارک کے گراؤنڈ میں کھیلیں، فیصل آباد کے بچے دھوبی گھاٹ کے پارک میں کھیلیں، کراچی کے بچے کلفٹن کے پارک میں کھیلیں پر آقا حسین کھیلے تو سرکار کی مہر نبوت والے کاندھے پر کھیلے یا الم نشرح کے سینے پر کھیلے۔ آقا حسین کہاں کھیلے سرکار کی پشت انور پر حضرات ذرا توجہ کرنا حضور ﷺ جب مکہ کی گلیوں میں چلے تو اللہ تعالیٰ کو وہ گلیاں پسند آگئیں وہ مٹی پیاری لگنے لگی میرے خالق کائنات نے پیار میں ان گلیوں کی اس مٹی کی قسم اٹھائی میرے پیارے رب العالمین فرماتے ہیں: لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ محبوب مجھے قسم ہے اس مکہ شہر کی مجھے قسم ہے مکہ کی گلیوں کی یا اللہ عزوجل کیوں قسم فرمائی۔ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ فرمایا اس لئے کہ ان گلیوں میں تیری تلیاں جو لگ گئی ہیں۔ سبحان اللہ۔ (پ ۳۰) حضور ﷺ نے غسل کر کے زلفوں پر تیل لگایا تو اللہ تعالیٰ کو وہ تیل پسند آگیا میرے پیارے رب العالمین نے فرمایا وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ (پ۳۰)

Marfat.com

اے میرے حبیب ﷺ مجھے انجیر کی قسم اور زیتون کی قسم کیونکہ وہ تیری زلفوں سے جو لگ چکا ہے۔ حضرات جو مٹی میرے نبی کے قدموں سے لگ جائے وہ مٹی اللہ تعالیٰ کی محبوب بن جائے اللہ تعالیٰ اس کی قسم اٹھائے وہ تیل جو یار کی زلفوں سے لگ جائے اللہ تعالیٰ اس کی قسمیں اٹھائے سوچو جو حسین میرے نبی کے کاندھوں پر چھ سال کھیلتا رہا وہ اللہ تعالیٰ کو کتنا پیارا لگتا ہوگا۔ عید کا دن ہے امام حسین رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک چار سال کی ہے میرے آقا عید کی تیاری کر کے جب جانے لگے تو امام حسین رضی اللہ عنہ راستے میں مل گئے میرے آقا نے فرمایا بیٹا حسین یہاں کیوں کھڑے ہو عرض کی بابا تیرے انتظار میں بابا آئے گا اٹھا کے سینے سے لگائے گا میری معراج ہو جائے گی میرے نبی نے مسکرا کر حسین کو اٹھا کر سینے سے لگایا ماتھا چوم کر فرمایا حسین اب تو خوش ہونا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے عرض کی بابا عید کا دن ہے ہر بندہ سواری پر سوار ہے میری سواری کوئی نہیں میرے آقا نے حسین رضی اللہ عنہ کا ماتھا چوم کر فرمایا حسین گھبرا نہیں یہ مدینہ ہے تیری ماں بھی زندہ ہے تیرا بابا علی بھی ہے تیرا بھائی حسن مجتبیٰ بھی ہے۔ بیٹا آج جو فرمائش کرے گا پوری ہوگی میرے آقا نے اللہ تعالیٰ کے مقدس حبیب ﷺ نے حسین کو اٹھا کر کندھے پر بٹھالیا فرمایا اب تو راضی ہونا۔ غرض کی نانا سواری تو ہے پر اس کی لگام کوئی نہیں فرمایا گھبرا نہیں تجھے وہ لگام دیتا ہوں جس کی قسمیں خالق کائنات نے قرآن میں اٹھائی ہیں۔ والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ سوہنا مجھے تیرے چہرۂ انور کی قسم تیری کالی کالی زلفوں کی قسم جو تیرے چہرے پر چھا جاتی ہیں سبحان اللہ۔ حضرات امام حسین رضی اللہ عنہ نانے کے کندھوں پر سوار ہو کے زلفوں سے کھیل رہے ہیں گویا ولایت نبوت پر سوار ہے حسین نبی پر سوار ہے شہیدوں کا سردار نبیوں کے سردار پر سوار ہے حسین جدھر زلفیں موڑتے ہیں سرکار ادھر ہی مڑ جاتے ہیں۔ حضرات توجہ کرنا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لوگو میں رب عزوجل ہو کر یار کی رضا چاہتا ہوں پر صدقے

Marfat.com

جاؤں عظمت حسین پر نبی کہتا ہے میں رسول ہو کر حسین رضی اللہ عنہ کی رضا میں راضی ہوں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی دائی فضہ نے جب آقا حسین کو نبی کے کندھوں پر دیکھا تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بتایا بی بی جی آپ کا حسین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر سوار ہے اور کھیل رہا ہے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سنا تو خوش نہیں ہوئیں رو پڑیں پاس ہی مولا علی رضی اللہ عنہ کھڑے تھے فرمایا علی ٹھیک ہے میں آپ کی بیوی ہوں آپ میرے سرتاج ہیں میں آپ کی محکومہ ہوں آپ میرے حاکم ہیں اے علی اگر حسین آپ کو پیارا ہے نا تو بابا مجھ کو بھی بڑا پیارا ہے آج دیکھ لو حسین میرے بابا کے مقدس کندھوں پر چڑھا ہوا ہے یہ بات ہو رہی تھی کہ ادھر امام حسین رضی اللہ عنہ بھی باتیں سنتے سنتے آگئے۔ امی کے ہاتھ چوم کر عرض کی اماں گھبرا نہیں آج نانے کے کندھوں پر دیکھا ہے کل میدان کربلا میں نانے کی خاطر نیزے پر بھی چڑھتے دیکھنا۔ اماں تیرے بابے کے دین کی خاطر میں نیزے پر چڑھ کے سارے قرضے اتار دوں گا۔

کون شبیر وہ جس کا نانا نبی　　جس کی ماں فاطمہ اور بابا علی
کرلیا نوش جس نے شہادت کا جام　　اس حسین ابن حیدر پر لاکھوں سلام

تو عرض یہ کر رہا تھا کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں جب مسجد نبوی کے مین دروازے پر پہنچا تو میں نے دیکھا سلطان کائنات نے علی کے لال کو فاطمہ کے نور نظر کو اپنی پشت انور پر سوار کیا ہوا ہے اور حسین کو کھلا رہے ہیں۔ حسین کہاں سوار ہے آمنہ کے لال کے کندھے پر، فاطمہ کے بابے کی پشت پر، یہ کون نبی ہے؟ جن کے قدموں کے پیروں کی خاک چومنے کے لئے جبرئیل ترسیں، جن کا امتی بننے کے لئے سارے نبی ترسیں، جن کے صدقے اللہ تعالیٰ نے زمین بنائی، آسمان بنائے، عرش بنایا، فرش بنایا، یہ ساری کائنات بنائی۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

Marfat.com

بسم اللہ اسم اللہ دا تے ایہہ بھی گہنا بھارا ہو
نال شفاعت سرور عالم تے چھٹیا عالم سارا ہو
حدوں بے حد درود نبی تے جس دا کل پسارا ہو
میں قربان انہاں تھیں باہو جنہوں ملیا نبی پیارا ہو

سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں نے یہ منظر دیکھا تو میں بڑا حیران ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حسین پاک کے لئے اونٹ بنے ہوئے ہیں اور اپنے دہن پاک میں اپنے منہ مبارک میں ایک رسی بھی ڈالی ہوئی ہے۔ اس رسی کے دونوں کنارے امام حسین رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں ہیں حسین جدھر موڑتے ہیں سلطان کائنات ادھر ادھر مڑتے جاتے ہیں۔ سبحان اللہ۔ حضرات یہ میرے آقا حسین رضی اللہ عنہ کے ناز اٹھا رہے ہیں وگرنہ کتابیں پڑھ کے دیکھو یہ وہ نبی ہے جو اشارہ کرتے تو پتھر چل کے قدموں میں آجاتے؛ اشارہ کرتے تو درخت سلامی کے لئے حاضر ہوتے، اشارہ کرتے تو ڈوبا ہوا سورج واپس آجاتا، اشارہ کرتے تو آسمانوں کا چاند دو ٹکڑے ہو جاتا، اشارہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے یار کی رضا کی خاطر قبلہ بدل دیا، اشارہ کرتے تو جانور سجدے کرتے مگر قربان جاؤں آقا حسین تیری عظمت پر تو اشارہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا حبیب صلی اللہ علیہ وسلم مڑ جاتا ہے۔ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے رہا نہ گیا میں نے حسین رضی اللہ عنہ کا چہرہ چوم کر کہا بیٹا حسین مبارک ہو امام حسین رضی اللہ عنہ نے کہا چاچو جی کس بات کی مبارک دے رہے ہیں۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا سواری کی مبارک دے رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کتنی حسین و جمیل کتنی پیاری سواری عطا فرمائی ہے۔ نِعْمَ الْجَمَلُ جَمَلُكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اے ابا عبداللہ! اے حسین ابن علی رضی اللہ عنہما! اے جگر گوشہ رسول! آپ کی کتنی پیاری سواری ہے۔

علی ولی کے پسینے سے پھول بنتے ہیں
ارے انہی کے نقش قدم سے اصول بنتے ہیں

Marfat.com

نہ پوچھو منزلت ان کے باپ دادا کی
جن کے بچوں کی سواری خود رسول بنتے ہیں

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا تیری سواری کتنی پیاری سواری ہے امام حسین رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے جب حسین پاک مسکرائے تو میرا نبی بھی مسکرا پڑا مسکرا کر فرمایا عمر عرض کی جی آقا فرمایا سواری کی تعریف کی ہے سواری دیکھی ہے سوار نہیں دیکھا۔ میرے آقا نے فرمایا: نِعْمَ الرَّاکِبُ بے شک سواری بڑی اچھی ہے دیکھو سوار بھی کتنا اچھا ہے سوار بھی کتنا پیارا ہے۔ شاعر مشرق عاشق مدینہ ڈاکٹر اقبال رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

بهر آں شهزادۂ خَیْرُ الْمِلَلْ دُوْش خَتْمُ الْمُرْسَلِیْن نِعْمَ الْجَمَلْ

تمام ملتوں سے بہتر شہزادے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کا کندھا مبارک کتنی اچھی سواری ہے۔ (کشف المحجوب صفحہ ۱۲۳، آل رسول جلد ۲ صفحہ ۱۵۱، ۱۵۲)

آقا حسین رضی اللہ عنہ کی محبت

حضرات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے بڑی ہی محبت تھی بڑا ہی پیار تھا ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم امام حسین رضی اللہ عنہ کو ملنے کے لئے اپنی بیٹی فاطمہ کے گھر تشریف لے گئے جب سرکار آستانہ فاطمہ پر پہنچے تو سیّدہ نے بڑے ادب کے ساتھ بابے کا استقبال کیا۔ عرض کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھیئے میرے آقا نے فرمایا بیٹی بیٹا حسین کہاں ہے۔ سیّدہ نے عرض کی بابا وہ تو آپ کو تلاش کرتے کرتے مسجد نبوی میں گیا ہے۔ میرے آقا نے فرمایا بیٹی میں تو بیٹے حسین رضی اللہ عنہ کے لئے آیا تھا چلو میں بھی مسجد نبوی میں چلتا ہوں۔ سرکار مسجد نبوی میں تشریف لے آئے امام حسین رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے پاس بیٹھے اپنے پیارے نانا جان کا انتظار کر رہے تھے ادھر سے والی کائنات بھی مسجد میں تشریف لائے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار جب مسجد نبوی میں تشریف لائے تو میرے آقا نے فرمایا لوگو

Marfat.com

یہاں میرا بیٹا حسین تو نہیں ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا شہزادہ حسین موجود ہے۔ ادھر امام حسین رضی اللہ عنہ نے بھی نانا جان کی آواز سن لی پھر کیا ہوا حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں۔ فَجَآءَ الْحُسَیْنُ یَمْشِیْ حَتّٰی سَقَطَ فِیْ حِجْرَةٍ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ چلتے ہوئے آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گود مبارک میں بیٹھ گئے فَجَعَلَ فِیْ لَحْیَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اور اپنی انگلیاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک میں داخل کر دیں اور داڑھی مبارک سے کھیلنے لگ گئے۔ والی کائنات نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو پیار سے سینے سے لگا لیا اور امام حسین رضی اللہ عنہ کا منہ مبارک کھولا فَاَدْخَلَ فَاهُ فِیْ فِیْهِ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے منہ میں منہ مبارک ڈال کر بوسہ لینا شروع کر دیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهٗ اے پیارے اللہ عزوجل میں حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کرتا ہوں تو بھی میرے حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کر فَاَحِبَّهٗ وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّهٗ اور جو انسان میرے حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کرے تو اس سے بھی محبت کر۔ سبحان اللہ۔

(الشرف المؤبد صفحہ ۶۴، ۶۵، آل رسول جلد ۲ صفحہ ۲۴، ۲۵)

حسین حسین تے ہر کوئی کردا تے حسین دی ذات تاں بئی اے
حسین دی قدر اللہ عزوجل جانے یا ذات رسول دی سہی اے
یا وت قدر بی بی فاطمہ جانے تے جہڑی کھیر پلیندی رہئی اے
یا وت قدر بی بی زینب جانے تے جہڑی شام دی قیدن تھئی اے

حضرات کتنی شان ہے امام حسین رضی اللہ عنہ کی اور کتنا پیار ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نواسے کے ساتھ کہ شہزادہ حسین والی کائنات کی داڑھی مبارک سے کھیلتا ہے سرکار کی داڑھی مبارک سے کھیلنا یہ کوئی معمولی بات نہیں میاں یہ وہ نبی ہے جس کے قدم چومنے کے لئے جبرئیل ترسے مگر فاطمہ کا لال اس نبی کریم کی مقدس داڑھی مبارک سے کھیل رہا ہے۔ ایک دن تاجدار کائنات اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے

Marfat.com

ساتھ مدینہ پاک کی ایک گلی میں سے گزرے اس گلی میں چند بچے کھیل رہے تھے۔ صدقے جاؤں ان بچوں پر جن کی زندگیاں مدینے شریف کی گلیوں میں گزریں اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی مدینہ پاک کی بار بار زیارت کرائے آمین جب حضور ﷺ ان بچوں کے پاس سے گزرتے تو ان بچوں میں سے ایک بچہ جو مٹی سے کھیل کھیل کر کپڑے گرد آلود کر چکا تھا میرے آقا نے اس بچے کو بازو سے پکڑا اور اس کی پیشانی کو چوم کر پھر اٹھا کر اپنے مقدس سینے سے لگا لیا صدقے جاؤں اس بچے کی شان پر جو الم نشرح کے سینے سے اپنا سینہ مس کر رہا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے جب یہ منظر دیکھا تو بڑے حیران ہوئے بڑے ادب سے عرض کی سوہنا نبی لجپال نبی من ٹھار نبی کیا بات ہے؟ آپ اس بچے پر بڑی شفقت فرما رہے ہیں اس بچے پر بڑی کرم نوازی فرما رہے ہیں کوئی خاص بات ہے؟ حضور ﷺ مسکرا پڑے مسکرا کر فرمایا لوگو مجھے یہ بچہ بڑا ہی پیارا لگتا ہے بڑا ہی اچھا لگتا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا تیرے قدموں پر ہمارے ماں باپ قربان وجہ کیا ہے یہ کب سے پیارا لگتا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا آج سے چند دن پہلے میں نے اس بچے کو دیکھا تھا یہ بچہ میرے بیٹے حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھیل رہا تھا یہ حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھیلتا بھی تھا اور میرے حسین رضی اللہ عنہ کے قدموں سے لگنے والی مٹی اٹھا اٹھا کر اپنی آنکھوں سے پیار سے لگاتا تھا اور کہتا تھا صدقے جاؤں حسین اس مٹی کے جس مٹی سے تیرے قدم لگ رہے ہیں حضور ﷺ فرماتے ہیں اس دن سے یہ بچہ مجھے بڑا ہی پیارا لگتا ہے۔ سبحان اللہ حضرات حضور ﷺ نے اس بچے سے محبت کا اظہار کیوں فرمایا؟ اس لئے کہ وہ حسین رضی اللہ عنہ کے قدموں سے لگنے والی مٹی کو آنکھوں سے لگاتا تھا حضرات انصاف سے بتانا جو حسین رضی اللہ عنہ کے قدموں سے لگنے والی مٹی کو آنکھوں سے لگائے وہ میرے نبی کو اتنا پیارا لگتا ہے تو جو حضور ﷺ کے نام مبارک کو محبت سے پیار سے چوم کر اپنی آنکھوں سے لگائے وہ انسان میرے نبی کو

Marfat.com

کتنا پیارا لگتا ہوگا۔ سبحان اللہ۔ حضرات جو بندہ حضور ﷺ کا نام مقدس محبت سے چوم کر پھر انگوٹھوں کو اپنی آنکھوں سے لگاتا ہے حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندے کو تین انعامات عطا فرمائے گا وہ کون سے انعامات؟ میرے آقا نے فرمایا: مَنْ سَمِعَ اِسْمِیْ فِی الْاَذَانِ فَقَبَّلَ ظُفَرَ اِبْهَامَیْهِ وَمَسَحَ عَلٰی یَسْمِنِهٖ لَمْ یَعْمَ اَبَدًا پہلا انعام یہ ہے جو بندہ جو مسلمان میرا نام اذان میں سنے اور اپنے انگوٹھے چوم کر اپنے انگوٹھوں کے ناخن چوم کر اپنی آنکھوں سے لگائے وہ زندگی میں کبھی اندھا نہیں ہوگا۔ دوسرا انعام میرے آقا نے فرمایا: فَقَدْ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ قیامت والے دن میری اس بندے کے لئے شفاعت ضروری ہوگی۔ تیسرا انعام فرمایا اَنَا قَائِدُهٗ وَمُدْخِلُهٗ فِیْ صُفُوْفِ الْجَنَّةِ میں محمد عربی ﷺ اس بندے کو قیامت والے دن جنت کی صفوں میں داخل فرماؤں گا۔ سبحان اللہ۔

(مقاصد حسنہ صفحہ ۳۸۴، تفسیر روح البیان جلد ۷ صفحہ ۲۲۹، شامی شریف جلد ۱ صفحہ ۳۷۰)

چم انگوٹھے اکھیاں تے لا اے کم صدیق اکبر کردا رہیا
اس گل تے ایہہ حدیث گواہ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

تو عرض یہ کر رہا تھا کہ حضور ﷺ نے فرمایا لوگو یہ بچہ مجھے اس لئے پیارا لگتا ہے کہ ایک دن یہ بچہ میرے حسین رضی اللہ عنہ کے قدموں سے لگنے والی مٹی اپنی آنکھوں سے چوم کر لگا رہا تھا اس دن سے مجھے اس بچے سے محبت ہوگئی ہے اس بچے سے پیار ہوگیا ہے لوگو تم سب گواہ ہو جاؤ کل قیامت کے دن میں اس بچے کی اور اس بچے کے ماں باپ کی شفاعت کر کے جنت میں لے جاؤں گا۔ سبحان اللہ۔

(روضۃ الشہداء جلد ۲ صفحہ ۲۴)

ایک دن سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ بچپن میں بچوں کے ساتھ مدینہ پاک کی ایک گلی میں کھیل رہے تھے اتفاق سے اسی گلی میں سے والی کائنات سرکار مدینہ ﷺ کا گزر پاک ہوا میرے آقا نے دیکھا بیٹا حسین بچوں کے ساتھ کھیل رہا ہے اور

Marfat.com

کھیلتے کھیلتے بڑا پیارا لگ رہا ہے۔ حضور ﷺ نے ارادہ فرمایا کہ حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کی جائے حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ شفقت کر کے آگے جایا جائے۔ حضور ﷺ اس نیت سے امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف چلے امام حسین رضی اللہ عنہ کو بھی پتہ چل گیا نانا جان شفقت فرمانے کے لئے محبت کرنے کے لئے میری طرف تشریف لا رہے ہیں جب سرکار امام حسین رضی اللہ عنہ کے قریب پہنچے تو امام حسین رضی اللہ عنہ آگے چلے گئے، سرکار پھر قریب ہوئے تو امام حسین رضی اللہ عنہ پھر آگے چلے گئے حتیٰ کہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے آگے نیازانہ انداز میں دوڑنا شروع کر دیا۔ سرکار نے بھی دوڑ کر امام حسین رضی اللہ عنہ کو پکڑنا شروع کر دیا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کبھی آگے جاتے کبھی دائیں طرف جاتے کبھی بائیں طرف جاتے جیسے عموماً چھوٹے بچے دوڑتے ہیں حضور ﷺ بھی دوڑ کر حسین پاک کو پکڑنے کے لئے بھاگے میرے آقا آگے دوڑتے بھی جاتے اور مسکرا کر فرماتے بھی جاتے بیٹا حسین مجھ سے کیوں بھاگ کر دوڑتے جاتے ہو امام حسین رضی اللہ عنہ نے دوڑتے ہوئے چہرہ نانے کی طرف کر کے کہا ناناجان میں آپ سے نہیں بھاگ رہا بلکہ میں آپ کو اس لئے دوڑا رہا ہوں تا کہ مجھے پتہ چلے آپ مجھ سے کتنی محبت فرماتے ہیں کتنی شفقت فرماتے ہیں میں تو آپ کی محبت کو پرکھ رہا ہوں آپ کے اشتیاق کو زیادہ کر رہا ہوں۔ سبحان اللہ۔ حضور ﷺ نے تیز دوڑ کر منے حسین کو اٹھا کر اپنے سینے سے لگا لیا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رَاَیْتُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحُسَیْنِ عَلٰی عَاتِقِہٖ کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا حضور ﷺ نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو اپنے مقدس کندھوں پر اٹھایا ہوا ہے وَھُوَ یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّہٗ اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کر رہے ہیں اے خالق کائنات اے میرے پیارے رب العالمین میں حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کرتا ہوں فَاَحِبَّہٗ وَاَحَبَّ مَنْ یُّحِبُّہٗ تو بھی حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کر اور جو میرے حسین رضی اللہ عنہ سے سچی محبت

Marfat.com

کرے تو اس کے ساتھ بھی محبت فرما۔

(روضۃ الشہداء جلد ا صفحہ ۲۱۸، نزول الابرار صفحہ ۵۵، منتخب کنزل العمال علی حاشیہ، مسند امام احمد جلد ۵ صفحہ ۱۰۵، شہادت نواسہ سید الابرار صفحہ ۴۶۲، آل رسول جلد ۲ صفحہ ۲۶)

حضرات توجہ فرمائیں کائنات کا والی کیا دعا مانگ رہا ہے؟ یا اللہ عزوجل میں حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کرتا ہوں تو بھی حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کر اور جو اس سے محبت کرے تو اس سے بھی محبت کر اب ایمان سے بتانا نبی مانگے دعا اللہ تعالیٰ کا حبیب مانگے دعا اور اللہ تعالیٰ قبول نہ فرمائے کیا یہ ہوسکتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں میاں جب اللہ تعالیٰ ولیوں کی نہیں ٹالتا، غوثوں کی نہیں ٹالتا کیا یار کی دعا ٹال دے گا؟ پتہ چلا جو بندہ امام حسین رضی اللہ عنہ سے سچی محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس بندے کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے یہ امام حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کرنے کا پیار کرنے کا انعام ہے۔

سینے میں عشق رکھو خدارا حسین رضی اللہ عنہ کا ؎ کافی ہے زندگی میں سہارا حسین رضی اللہ عنہ کا
اللہ کو ہے پسند نسبت حسین رضی اللہ عنہ کی اللہ کو ہے عزیز پیارا حسین رضی اللہ عنہ کا

اب جو لوگ یزید سے پیار کرتے ہیں یزید کو امیر المومنین کہتے ہیں یزید کو جنتی اور بخشا ہوا کہتے ہیں کیا وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث دکھا سکتے ہیں کہ جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ لوگو یزید جنتی ہے یزید بخشا ہوا ہے یزید سے محبت کیا کرو؟ یزید سے محبت کرنا حقیقت میں میرے ساتھ محبت کرنا ہے؟ نہیں ایسی کوئی حدیث نہیں کوئی ملاں کوئی خطیب کوئی مقرر کوئی محدث کوئی نام نہاد شیخ الحدیث شیخ القرآن نہیں دکھا سکتا۔ یزید کے حامیوں کے پاس یزید سے پیار کرنے والوں کے پاس صرف ایک حدیث پاک ہے جس کے زور پر جس کے بل بوتے پر وہ یزید کو جنتی کہتے ہیں یزید کو بخشا ہوا کہتے ہیں یزید کے نعرے مارتے ہیں۔ دیوبندی و وہابی خارجی مماتی کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَوَّلُ جَیْشٍ مِنْ اُمَّتِیْ یَغْزُوْنَ مَدِیْنَۃَ قَیْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَّھُمْ میری امت کا پہلا

Marfat.com

لشکر جو روم کے قیصر کے شہر قسطنطنیہ میں جنگ کرے گا وہ بخشا ہوا ہے۔

(بخاری شریف جلد ا صفحہ ۹، ۱۰)

دیوبندی وہابی مماتی خارجی فرقے کے لوگ یہ حدیث پاک پڑھ کے لوگوں کو سنا کے کہتے ہیں کہ اس حدیث سے پتہ چلا کہ یزید جنتی ہے کیونکہ یزید قسطنطنیہ کی لڑائی میں شریک ہوا تھا۔ حضرات بالکل یہ حدیث پاک ہے ہم مانتے ہیں مگر یہ حدیث اپنے حق میں اپنے دلائل میں وہ پیش کرسکتا ہے جس کا عقیدہ یہ ہو کہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی عطا سے علم غیب رکھتے ہیں۔ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی عطا سے یہ جانتے ہیں کہ میری امت میں سے قیامت تک کون جنت میں جائے گا کون جہنم میں جائے گا اگر دلائل دینے والا یہ عقیدہ نہیں رکھتا تو اسے کوئی حق نہیں کہ وہ اپنے دلائل میں اپنے حق میں یہ حدیث پیش کر کے یزید کو جنتی اور بخشا ہوا ثابت کرے۔ حضرات بولیئے ٹھیک ہے کہ نہیں؟ ٹھیک ہے اب آیئے میں آپ کو بتاؤں دیوبندی وہابی مماتی نبی کریم ﷺ کے علم پاک کے بارے کیا عقیدہ رکھتے ہیں۔

دیوبندیوں کے قطب مولوی رشید احمد گنگوہی اپنے فتاویٰ میں کہتے ہیں کہ علم غیب خاص حق تعالیٰ ہے اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ابہام شرک سے خالی نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۹۷)

جو انسان اللہ تعالیٰ کے سوا علم غیب کسی دوسرے کو ثابت کرے اور اللہ تعالیٰ کے برابر کسی دوسرے کا علم جانے وہ بے شک کافر ہے اس کی امامت اور اس سے میل جول محبت مودت سب حرام ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۶۵)

دیوبندیوں کے قطب سے کسی نے سوال کیا کہ ''یا رسول اللہ'' دور سے یا نزدیک قبر شریف سے پکارنا جائز ہے؟ مولوی صاحب جواب دیتے ہیں۔ جب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو علم غیب نہیں تو یا رسول اللہ کہنا بھی ناجائز ہوگا اگر یہ

Marfat.com

عقیدہ کر کے کہے کہ وہ دور سے سنتے ہیں بسبب علم غیب کے تو خود کفر ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۶۲)

دیوبندیوں کے بہت بڑے عالم مولوی خلیل احمد انبیٹھوی حضور ﷺ کے علم غیب کا انکار کرتے ہوئے لکھتے ہیں الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان اور ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر دو عالم کی وسعت علم کون سی نص قطعی ہے۔ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ اس عبارت سے آپ سمجھے کہ مولوی صاحب کیا کہہ گئے ہیں۔ مولوی صاحب کہتے ہیں شیطان اور ملک الموت کا علم تو نص قطعی۔ یعنی قرآن سے ثابت ہے۔ بتایئے حضور ﷺ کے علم کی کون سی نص قطعی ہے یعنی کون سے قرآن کی آیت سے ثابت ہے۔ جب قرآن سے نبی کا علم ثابت ہی نہیں تو حضور کا علم بتلانا یہ شرک نہیں تو اور کیا ہے۔ توبہ۔ (براہین قاطعہ صفحہ ۵۱)

مولوی خلیل احمد دیوبندی اسی صفحہ پر لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ نے خود فرمایا کہ مجھے تو دیوار کے پیچھے کی خبر نہیں۔ توبہ۔ (براہین قاطعہ صفحہ ۵۱)

بیماران دیوبند کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی حضور کے علم غیب کا مذاق اڑاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو، تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کلی غیب؟ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید، قمر بلکہ ہر صبی یعنی بچے، مجنوں، یعنی دیوانے بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ یعنی تمام حیوان گدھا گھوڑا بیل گائے اور بہائم تمام جانور درندے

Marfat.com

پرندے سب کو حاصل ہے۔ توبہ۔ حضرات مولوی صاحب کی عبارت سمجھ آئی مولوی صاحب کہتے ہیں چلو حضور کا غیب ایک وقت کے لئے مان بھی لیا جائے تو ہم پوچھتے ہیں کہ حضور ﷺ کو کلی غیب ہے یا بعض غیب؟ کلی غیب تو ہو نہیں سکتا کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے۔ باقی رہ گیا بعض غیب تو اس میں حضور ﷺ کا کیا کمال ہے اتنا علم تو زید عمرو بلکہ بچوں پاگلوں اور جانوروں کو بھی حاصل ہے۔ توبہ۔ (حفظ الایمان صفحہ ۸)

غیر مقلدین اہلحدیث حضرات کے بہت بڑے عالم مولوی اسماعیل دہلوی کہتے ہیں جو کوئی یہ کہے کہ پیغمبر خدا یا کوئی امام یا کوئی بزرگ غیب کی بات جانتے تھے اور شریعت کے ادب سے منہ سے نہ کہتے تھے سو وہ بڑا جھوٹا ہے۔

(تقویۃ الایمان صفحہ ۳۳)

جو کوئی یہ دعویٰ کرے کہ میرے پاس ایسا کچھ علم ہے کہ جب میں چاہوں اس سے غیب کی بات معلوم کرلوں اور آئندہ باتوں کو معلوم کرلینا میرے قابو میں ہے سو وہ بڑا جھوٹا ہے کہ دعویٰ خدائی کا رکھتا ہے اور جو کوئی کسی نبی ولی کو یا جن و فرشتہ کو امام و امام زادے کو یا پیر و شہید کو ایسا جانے یا اس کے حق میں یہ عقیدہ رکھے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۳۰)

حضرات یہ ہیں عقائد دیوبندیوں کے غیر مقلدین وہابیوں کے نبی کریم ﷺ کے علم غیب کے بارے اب بتائیے کیا ان کو یہ حق حاصل ہے کہ یہ یزید کو جنتی کہیں؟ یزید کو بخشا ہوا کہیں؟ بولئے حضرات کیونکہ یزید نبی کریم ﷺ کی وفات شریف کے پندرہ سال بعد میں پیدا ہوا۔ جب تمہارا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ کو دیوار کے پیچھے کا معاذ اللہ پتہ نہیں تو سرکار کو یہ کیسے پتہ چل گیا کہ میری وفات کے پندرہ سال بعد یزید پیدا ہوگا اور وہ جنتی اور بخشا ہوا ہوگا؟ اگر آپ کے سینے میں تھوڑا سا بھی ایمان ہے تو یزید کو بخشوانے سے پہلے یہ مانو کہ حضور ﷺ کو اللہ

Marfat.com

تعالیٰ نے علم غیب عطا فرمایا تھا۔

اب آیئے حدیث پاک کی طرف حضور ﷺ نے کیا فرمایا اول جیش من امتی۔ میری امت کا پہلا لشکر جو روم کے علاقے قسطنطنیہ میں جہاد کرے گا وہ بخشا ہوا ہے وہ جنتی ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ اس پہلے لشکر میں یزید سپاہی بن کے یا اس لشکر کا سپہ سالار بن کے گیا بھی ہے کہ نہیں؟ علامہ ابن خلدون اور علامہ ابن اثیر یہ دونوں عظیم مورخ اپنی اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ ثُمَّ بَعَثَ مُعَاوِيَةُ سِنَةِ خَمْسِيْنَ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے پچاس ہجری میں جَيْشًا كَثِيْفًا اِلٰى بِلَادِ الرُّوْمِ مَعَ سُفْيَانَ بْنِ عَوْفٍ ایک لشکر جراء سفیان بن عوف کی قیادت میں روم کے شہر قسطنطنیہ پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا وَنَدَبَ يَزِيْدَ ابْنَهٗ مَعَهُمْ اور اپنے بیٹے یزید کو بھی فرمایا کہ تم بھی اس لشکر کے ساتھ جہاد پر جاؤ کافروں سے جا کر لڑائی کرو لیکن فَتَثَاقَلَ فَتَرَكَهٗ یزید حیلے بہانے کرنے لگا ٹال مٹول سے کام لیا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھا تیری مرضی نہیں جاتا تو نہ جا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اسے بھیجنے سے رک گئے۔ حضرات پتہ چلا جو لشکر پہلا روم کی طرف گیا تھا عیسائیوں سے لڑنے کے لئے گیا اس میں خارجیوں، دیوبندیوں، وہابیوں کا چہیتا یزید نہیں گیا تھا نہ سپاہی بن کے نہ سپہ سالار بن کے۔ جب یہ قافلہ شام سے روم پہنچا تو اسلامی لشکر کو وہاں کی آب و ہوا موافق نہ آئی اور کھانے پینے کی تنگی ہوئی تو اسلامی لشکر شدید مشکلات کی وجہ سے بیمار ہو گیا بڑی پریشانی ہوئی وہاں سے کوئی سپاہی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے ساری صورتحال بتائی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی بڑے پریشان ہوئے دوسرے بھی لوگ پریشان ہو گئے جب یزید کو اسلامی لشکر کی بیماری کا اور بھوک پیاس کا پتہ چلا تو یہ بجائے پریشان ہونے کے خوش ہوا اور کہنے لگا شکر ہے میں نہیں گیا پھر اس نے اپنے نہ جانے کی خوشی میں چند شعر کہے کہ:

Marfat.com

مَا اَنْ اُبَالِیْ بِمَالَا قَتْ جَمُوْعَهُمْ بِالْعَدَ فَدِ الْبَیْدِ مِنْ حُمّٰی وَمِنْ شُوْمِ

مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ان لشکریوں پر بخار اور تنگی کی بلائیں اس کھلے صحرا میں ان پر آپڑیں۔

اِذَا اتّکَأْتُ عَلَی الْاَنْمَاطِ مُرْتَفِعًا بِدِیْرِ مُرَّانَ عِنْدِیْ اُمُّ کُلْثُوْمِ

جب کہ میں نرم و گداز قالینوں پر دیر مران میں اونچی مسند پر بیٹھا ہوں اور میری بیوی ام کلثوم میرے پہلو میں بیٹھی ہے۔

جب خارجیوں کے پیر نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے یہ اشعار پڑھے تو یزید کے کسی ساتھی نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے عرض کی حضور آپ کا بیٹا یزید لشکر اسلامی کی تکالیف سن کر بجائے غم کرنے کے بجائے افسوس کرنے کے یہ اشعار پڑھ کر خوشی کا اظہار کر رہا ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات سنی تو آپ کو بڑا غصہ آیا آپ جلال میں آگئے آپ نے اپنے ایک سپاہی کو حکم دیا کہ جا اور جا کر یزید کو میرے پاس بلا کر لے آ۔ سپاہی گیا یزید کو بلا لایا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یزید عرض کی جی ابو حضور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا پہلے جب میں نے اسلامی لشکر کو روم کی طرف بھیجا تھا تو میں نے تمہیں بھی کہا تھا کہ تم بھی ساتھ جاؤ لیکن تم حیلے بہانے کرنے لگے میں نے تمہیں چھوڑ دیا اب تم نے اسلامی لشکر کی تکالیف کو سننے کے بعد بجائے افسوس کرنے کے خوشی کا اظہار کیا ہے اور خوشی میں جھوم جھوم کر اشعار پڑھتے رہے ہو اب تیار ہو جاؤ تم نے بھی وہاں جانا ہے۔ فَاَقْسَمَ عَلَیْهِ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ کی عزت و عظمت کی قسم لَیَلْحَقَنَّ بِسُفْیَانِ فِیْ اَرْضِ الرُّوْمِ اب میں یزید کو بھی سفیان بن عوف کے پاس روم کی زمین پر ضرور بھیجوں گا کیوں؟ فرمایا: لِیُصِیْبَهٗ مَا اَصَابَ النَّاسَ تا کہ یزید کو بھی وہی تکلیف پہنچے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو پہنچی ہیں۔

(تاریخ ابن خلدون جلد ۳ صفحہ ۱۹ تاریخ ابن اثیر جلد ۳ صفحہ ۱۸۹، حسین اور یزید آل رسول جلد ۲ صفحہ ۲۵۰،

Marfat.com

۲۵۲، امام پاک اور یزید پلید صفحہ ۱۳۸، ۱۳۹)

حضرات پتہ چلا یزید قسطنطنیہ کے جہاد میں پہلے لشکر کے ساتھ تو گیا بھی نہیں تھا اگر دوبارہ گیا بھی ہے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر نہیں بلکہ سزا کی خاطر گیا۔ جنتی تو اس وقت ہوتا جب اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے جاتا جنتی تو تب بنتا جب جب خلوص دل سے جاتا جنتی تو تب بنتا اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لئے جاتا۔ یزید تو گیا ہے تو مجبور ہو کر گیا ہے، یزید گیا ہے تو باپ کے ڈر کی وجہ سے گیا ہے، یزید گیا ہے تو سزا کے طور پر گیا ہے۔ میاں میں تو کہتا ہوں دیوبندیو! وہابیو! خارجیو! یزید جیسا بھی ہے تمہیں مبارک ہو۔ یزید تمہیں مبارک ہو علی کا لال سنی حنفی بریلویوں کو مبارک ہو میں دعا کرتا ہوں اے خالق کائنات تجھے یار کی محبت کا واسطہ یزید کو حق کہنے والوں کو یزید کو جنتی کہنے والوں کو قیامت والے دن یزید کے ساتھ اٹھانا یزید کے ساتھ ان کا حشر کرنا اور ہم سنیوں کو یا رسول اللہ کا نعرہ مارنے والوں کو فاطمہ کے لال کے ساتھ اٹھانا جو کرم تو نے یار کے نواسے پر کرنا ہے ان میں سے چند رحمت کے چھینٹے ہم غلامان حسین پر بھی برسا دینا آمین ثم آمین تو عرض کیا کر رہا تھا کہ حضور ﷺ نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو سینے سے لگا کے دعا کی اے خالق کائنات میں حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کرتا ہوں تو بھی حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کر میرے پیارے رب العالمین نے فرمایا سبحان کیا کہہ رہے ہو؟ عرض کی اے خالق کائنات میرے حسین رضی اللہ عنہ سے محبت فرما خالق کائنات نے فرمایا سبحان حسین رضی اللہ عنہ کا میرے ساتھ پیار نہ کروا کیونکہ میرے ساتھ جس نے پیار پایا جس نے میرے ساتھ عشق کیا اس کو بڑے امتحانوں سے گزرنا پڑتا ہے کیونکہ وجہ یہ ہے کہ:

عشق دی ریت ہے جگ توں جدا نہ ایہہ راہ ویکھدا نہ کرّہ ویکھدا
جتھے چاہوے جھکا دیوے عاشق دا سر نہ اے کعبہ تے نہ کربلا ویکھدا

کیوں کہ:

Marfat.com

گھر گھر ترانے عشق دے گھر گھر فسانے عشق دے
عرشاں تے پھیرے عشق دے جنگل وچہ ڈیرے عشق دے
اکبر کہایا عشق نے کنبہ کٹایا عشق نے
نیزے ٹگایا عشق نے لٹی زلیخا عشق نے
بلھا نچایا عشق نے

بابا بلھے شاہ قصوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

لین عشق دے محکمے میں گیا اگوں عشق نے میری رہائی لٹ لئی
میں تے گیا ساں عشق دی داد لین پر اس نے میری دنائی لٹ لئی
عشق لٹیا ولیاں پیغمبراں نوں کئیاں بادشاواں دی بادشاہی لٹ لئی
اجے کجھ نہیں لٹیا بلھیا تیرا اس عشق نے خدا دی خدائی لٹ لئی

ہاں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی اے خالق کائنات میں حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کرتا ہوں تو بھی حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کر۔ خالق کائنات نے فرمایا سجناں حسین رضی اللہ عنہ کا میرے ساتھ پیار نہ کرا کیونکہ جس نے میرے ساتھ پیار کیا اسے بڑی مشکل منزلوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ سوہنا میرے ایوب نے میرے ساتھ پیار پایا سب اولاد سے ہاتھ دھوکر جسم میں بیماری برداشت کرنی پڑی، زکریا نے میرے ساتھ پیار کیا آرے کے نیچے اپنے آپ کو چروانا پڑا، ابراہیم نے میرے ساتھ پیار کیا نمرود کی آگ میں چھلانگ لگانا پڑی، اسماعیل نے میرے ساتھ پیار پایا گلے پر چھری رکھوانی پڑی، میرے آقا نے والضحیٰ کا چہرہ آسمان کی طرف کرکے کہا مولا اسماعیل نے گردن پر چھری رکھوائی ضرور تھی پر چلی نہیں مولا میرا حسین صرف اپنی ہی نہیں بلکہ اکبر اصغر کی گردن کٹوا کے تیرے پیار کی لاج رکھ لے گا۔ ابراہیم نے خواب دیکھا میرا حسین اس کی تعبیر پیش کرے گا۔ حضرات حضرت اسماعیل علیہ السلام کے گلے پر چھری چلی نہیں لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا

Marfat.com

وفدینہ بذبح عظیم اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے کر اسے بچا لیا۔ خالق کائنات نے فرمایا اے ابراہیم ہم تیری اس قربانی کو قیامت تک نمونہ بنا کر پیش کریں گے۔ لیکن جس حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھوں سے اصغر ذبح کرایا، اکبر کی بوٹیاں کرائیں، بھلا اس حسین رضی اللہ عنہ کی یاد کیسے مٹ سکتی ہے اس کے چرچے کیسے ختم ہوسکتے ہیں جو تکلیف سہتا ہے اسے اللہ تعالیٰ راحت بھی نصیب کرتا ہے کیونکہ:

کنڈے سخت گلاباں والے تے دوروں ویکھ نہ ڈریئے
رت چواہیے تے چوبھے جھلیئے تے تاں جھول پھلاں نال بھریئے
جد تک عاجز کنگھی وانگوں تے آری ہیٹھ نہ آوے
یار سجن دیاں زلفاں تائیں تے کیوں کر انگ لگاوے

شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

غریب و سادہ و رنگین ہے داستان حرم
نہایت اس کی حسین ابتدا ہے اسماعیل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی حضرت سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن سرکار مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس گودی میں امام حسین رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہیں میں نے دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیار سے محبت سے امام حسین رضی اللہ عنہ کے کبھی رخسار چومتے ہیں کبھی لبوں کو بوسہ دیتے ہیں صدقے جاؤں حسین تیری عظمت کے یُوْحٰی کے لب اور وَالضُّحٰی کا چہرۂ انور تیرے رخسار سے اور تیرے لبوں سے مس ہو رہا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم امام حسین رضی اللہ عنہ کے لبوں کو بھی چومتے ہیں اور ساتھ ساتھ حسین کو فرماتے جاتے ہیں اَنْتَ سَیِّدُ ابْنُ سَیِّدٍ بیٹا حسین تم ساری دنیا کے سردار ہو اور سردار علی کے بیٹے ہو۔ اَخُوْ سَیِّدٍ اور سردار حسن کے بھائی ہو وَاَنْتَ اِمَامُ ابْنُ اِمَامٍ اَخُوْ اِمَامٍ اور حسین تم کائنات کے

Marfat.com

امام ہو اور امام علی کے بیٹے ہو امام حسن رضی اللہ عنہ کے بھائی ہو وَاَنْتَ حُجَّةُ ابْنُ حُجَّةٍ اَخُوْ حُجَّةٍ بیٹا حسین تم اللہ تعالیٰ کی حجت ہو اللہ تعالیٰ کی نشانی ہو اللہ تعالیٰ کی دلیل ہو حجت علی کے بیٹے ہو اور حجت حسن کے بھائی ہو وَاَنْتَ اَبُوْحُجَجٍ تِسْعَةٍ تَاسِعُهُمْ قَائِمُهُمْ اورتم نو حجتوں کے باپ نو اماموں کے والد ہو اوران میں نواں آخری امام مہدی قائم ہوگا۔ سبحان اللہ۔

(ینابیع المودۃ جلد۳ صفحہ۱۰۵ آل رسول جلد۲ صفحہ۴۸، ۴۹)

قربان جاؤں نگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے آقا نے صرف امام حسین رضی اللہ عنہ کی عظمت کو بیان نہیں فرمایا بلکہ کائنات کے والی نے باقی نو اماموں کا بھی ذکر فرما دیا جو آقا حسین رضی اللہ عنہ کی نسل پاک میں سے ہوں گے۔ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی نسل پاک میں سے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ، امام محمد باقر رضی اللہ عنہ، امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ، امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ، امام علی رضا رضی اللہ عنہ، امام محمد تقی رضی اللہ عنہ، امام علی نقی رضی اللہ عنہ، امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ اور امام محمد المعروف امام مہدی رضی اللہ عنہ۔ اللہ تعالیٰ نے ان تمام اماموں کو بہت بڑی عظمت بہت بڑی شان عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ شان دیتا بھی کیوں نا اس کے یار کی زبان سے جو نکل چکا تھا۔ آٹھ امام آقا حسین رضی اللہ عنہ کی نسل پاک میں سے تشریف لا چکے ہیں انشاء اللہ آخری امام جو امام مہدی کے نام سے مشہور ہیں وہ قیامت کے قریب تشریف لائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ایک ہی دور ہوگا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی کی ملاقات ہوگی تو نماز کا وقت ہوگا امام مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کریں گے حضور آگے تشریف لائیے اور ہم سب کو جماعت کرائیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے اَنْتَ اَوْلٰی بِالْعَلَاتِهٖ اے مہدی آپ ہی نماز پڑھائیں آج مصلی امامت پر آپ ہی سجتے ہیں۔ امام مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فرمان کے مطابق جماعت کرائیں گے فَيُصَلِّيْ عِيْسٰى وَرَاءَهٗ مَا مُوْمًا حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی کے پیچھے باجماعت

Marfat.com

نماز ادا فرمائیں گے۔ سبحان اللہ۔ (تذکرۃ الخواص صفحہ ۳۲۵، آل رسول جلد ۲ صفحہ ۱۷۱)

حضور ﷺ کے صحابی حضرت سیّدنا زید ابن زیاد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن حضور ﷺ اپنی اہلیہ حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے نکلے اور چل پڑے چلتے چلتے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مکان کے سامنے سے گزرے تو سیّدہ کے مکان میں سے امام حسین رضی اللہ عنہ کے رونے کی آواز آرہی تھی۔ منا حسین رو رہا تھا، حضور ﷺ آگے جانے کی بجائے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے۔ سیّدہ نے بابا کو دیکھا بڑی خوش ہوئیں ادب احترام کی خاطر بابا کا اٹھ کر استقبال کیا ہاتھوں کو چوما عزت سے چارپائی پر بٹھایا میرے آقا نے فرمایا بیٹی یہ حسین رضی اللہ عنہ کیوں رو رہا ہے کیا وجہ ہے؟ عرض کی ابو بس خاص وجہ تو کوئی نہیں بچہ جو ہوا ایسے ہی رو پڑا ہے میرے آقا نے فرمایا بیٹی خیال کیا کرو حسین کو رونے نہ دیا کرو کیونکہ اَلَمْ تَعْلَمِیْ اَنْ بُکَاءَہٗ یُؤْذِیْنِیْ تم جانتی نہیں تمہیں پتہ نہیں حسین رضی اللہ عنہ کے رونے سے مجھے تکلیف ہوتی ہے حسین رضی اللہ عنہ کے رونے سے مجھے دکھ ہوتا ہے میں حسین کو روتا برداشت نہیں کرسکتا۔ اللہ اکبر۔

(طبرانی المعجم الکبیر، جلد ۳ صفحہ ۱۱۶، مجمع الزوائد جلد ۹، صفحہ ۲۰۱، سیرت ذہبی جلد ۳ صفحہ ۲۸۴، مرج البحرین صفحہ ۷۵)

حضرات توجہ فرماؤ میرے آقا کو حسین رضی اللہ عنہ سے کتنی محبت ہے کتنا پیار ہے میرا آقا حسین رضی اللہ عنہ کا رونا برداشت نہیں کرسکتا حسین رضی اللہ عنہ کے آنسو برداشت نہیں کرسکتا سوچو جو نبی حسین کو بچپن میں رونا برداشت نہیں کرسکتا جب امام حسین رضی اللہ عنہ کربلا کے میدان میں رویا ہوگا جب امام حسین رضی اللہ عنہ بچے بھتیجے بھانجے بھائی قربان کرا کے رویا ہوگا اس وقت تاجدار مدینہ کی کیا حالت ہوگی اس وقت آمنہ کے لال پر کیا گزری ہوگی۔

کربل دیاں تتیاں ٹیاں تے رہ پُتر حسین دے رلدے
جیویں ظالم ظلم کریندے رہے ناہیں پیر میرے اس ملدے

Marfat.com

جہڑے درد حسین تے آندے رہے تے ٹیں میں مسکین توں کھل دے
اختر میرے پیر شبیر جہناندے تے رہے سر نیزے تے تلدے

ناز حسین

سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ بچے ہیں عمر مبارک چھ سال کی ہے ایک دن سیّدنا بلال نے عشا کی اذان دی۔ سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اذان کی آواز سن کر مسجد نبوی میں تشریف لے آئے جب جماعت کا وقت قریب آیا تو حضرت بلال نے تکبیر پڑھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مصلی امامت پر اپنا قدم رکھا جماعت شروع ہوگئی قربان جاؤں کیسی پیاری نماز تھی کہ نماز پڑھانے والا اللہ تعالیٰ کا حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور نماز پڑھنے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ نماز پڑھانے والا اللہ تعالیٰ کا ماہی نماز پڑھنے والے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپاہی۔ کتنی پیاری جماعت تھی امام بھی بے مثل ہے مقتدی بھی بے مثال ہیں۔ کتنے خوش نصیب تھے وہ لوگ جن کو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضرات آج ہر دنیا کا مسلمان نماز پڑھتا ہے کوئی اپنے محلے کے امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے کوئی علاقے کے خطیب کے پیچھے نماز پڑھتا ہے کوئی کسی علامہ کے پیچھے نماز پڑھتا ہے کوئی کسی محدث کے پیچھے نماز پڑھتا ہے کوئی کسی مفسر کے پیچھے نماز پڑھتا ہے کسی نے پیر سیال کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے پیر پٹھان کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے شیر ربانی کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے امام ربانی کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے حیدر علی کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے جماعت علی کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے مہر علی کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے فرید الدین کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے نظام الدین کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے قطب الدین کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے معین الدین کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے احمد رضا کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے داتا علی کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے غوث جلی کے پیچھے نماز پڑھی

Marfat.com

کسی نے مولا علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے صدیق اکبر کے پیچھے نماز پڑھی میں صدقے جاؤں ان لوگوں پر جنہوں نے خود نبی کے پیچھے نماز پڑھی۔ حضرات جب مدینہ کے تاجدار نے نماز پڑھانا شروع کی تو میرے آقا کے سارے صحابہ بڑے ادب سے بڑی محبت سے ہاتھ باندھ کر پیچھے جماعت میں شامل ہیں۔ سرکار نے دل میں ثناء پڑھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی ثناء پڑھی پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش ہوگئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت شروع کردی۔ حضرات نماز کا طریقہ بھی یہی ہے جب بندہ کسی امام کے پیچھے باجماعت نماز ادا کرے تو وہ قیام کی حالت میں کھڑے ہونے کی حالت میں بالکل خاموش رہے لیکن بدقسمتی سے ہمارے پاکستان میں ایک ایسی بھی نسل پیدا ہوچکی ہے جو امام کے پیچھے بھی قرأت کرتے رہتے ہیں یعنی انہیں اپنے امام پر اعتبار نہیں وہ امام کو کہتے ہیں تو اپنی پڑھتا جا ہم اپنی پڑھتے جاتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کا قرآن کہتا ہے وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنَ لوگو جب قرآن پڑھا جائے جب قرآن کی تلاوت ہو تو کیا کرو فرمایا: فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ اسے کان لگا کر سنو۔ وَاَنْصِتُوْا اور خاموش رہو کیوں؟ فرمایا: لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ تاکہ تم پر رحم ہو (پ ۹، سورۃ اعراف آیت ۲۰۴) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی پہلے مفسر قرآن اس آیہ کریمہ کے بارے فرماتے ہیں وَاَنْصِتُوْا يَعْنِىْ فِى الصَّلٰوةِ الْمَفْرُوْضَةِ کہ یہ آیہ کریمہ فرض نماز کے بارے نازل ہوئی۔ (کتاب القرأۃ للبیہقی صفحہ ۸۸)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: نماز میں خاموش کھڑے ہو یہ خاموش ہونے کی بجائے اپنی اپنی سورۃ فاتحہ میں لگے ہوتے ہیں حضرات بولئے جو بندہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق باجماعت نماز میں امام کے پیچھے خاموش ہو کر نہیں کھڑا ہوتا وہ رحم کے قابل ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مستحق ہیں؟ نہیں۔ کہتے ہیں نہیں جی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہم تو اس لئے پڑھتے ہیں میں

Marfat.com

ان سے خدا عزوجل کا نام لے کر سوال کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ فرمائے نماز باجماعت میں قرأت نہ کرو خاموش رہو اور حضور ﷺ فرمائیں نہیں تم امام کے پیچھے باجماعت نماز میں بھی سورۃ فاتحہ پڑھا کرو کیا تمہارا ایمان مانتا ہے کہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے فرمان کا الٹ بتائیں نہیں ہرگز نہیں میاں تم نے حضور ﷺ کا فرمان سمجھا ہی نہیں نام تو رکھ لیا ہے اہلحدیث پر نہ حدیث سمجھ آئی نہ حدیث والے آقا کا فرمان سمجھ آیا۔ سنو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَلّٰی رَکْعَةً فَلَمْ یَقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ یُصَلِّ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے نماز کی کوئی رکعت پڑھی اور اس میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس کی نماز نہیں ہوئی اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ وَرَآءَ الْاِمَامِ مگر یہ کہ وہ امام کے پیچھے ہو تو پھر نہ پڑھے۔ امام ترمذی یہ حدیث لکھنے کے بعد فرماتے ہیں کہ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی شریف باب الصلوٰۃ طحاوی شریف جلد ا صفحہ ۱۴۹، مصنف عبدالرزاق جلد ا صفحہ ۱۲۰)

اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے کملی والا بھی فرماتا ہے کہ امام کے پیچھے قرأت نہ کرو لیکن یہ کیا کہتے ہیں نواب نورالحسن غیر مقلد لکھتے ہیں کہ بے فاتحہ نہ نماز صحیح است ونہ ادراک رکعت معتد بہ۔ سورۃ فاتحہ کے بغیر نہ نماز صحیح ہوگی نہ ہی رکوع میں امام کو پانے سے رکعت کے پانے کا اعتبار ہوگا۔ (عرف الجادی صفحہ ۲۶)

مدرک رکوع کی رکعت نہیں ہوتی اس لئے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔ (فتاویٰ نذیریہ جلد ۲ صفحہ ۴۹۶، حدیث اہلحدیث صفحہ ۳۵۸، ۳۵۹)

تو عرض کر رہا تھا کہ نبی کریم ﷺ نے جماعت کرائی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پیچھے ثنا پڑھ کے خاموش ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ کے مقدس ماہی نے قرآن مجید کی تلاوت شروع فرمادی مسجد نبوی شریف کے ساتھ ہی خاتون جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

کا آستانہ عالیہ بھی تھا جب حضور ﷺ نے قرآن کی تلاوت فرمائی تو سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے نانو جان کی آواز گھر میں سن لی آپ چارپائی سے اٹھے دوڑتے دوڑتے مسجد نبوی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صفوں کو چیرتے ہوئے نانے جان کے مصلی کے پاس آگئے۔ حضور ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کو جماعت کرا رہے ہیں آقا حسین کبھی نانے کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھتے ہیں کبھی نانے جان کے چہرہ والضحیٰ کو دیکھتے ہیں والی کائنات نے تلاوت ختم کرنے کے بعد رکوع فرمایا پھر سجدے میں تشریف لے گئے جب میرے آقا سجدے میں گئے تو سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے چھلانگ ماری چھلانگ مار کے نانا کے مقدس کاندھوں پر سوار ہوگئے ختم نبوت کی پشت انور پر سوار ہوگئے۔ اللہ اکبر میرے اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت کشتہ عشق رسالت سیّدنا امام احمد رضا فاضل بریلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

حَبَّذَا صَلِّ عَلٰی مَحْسَنَیْنِ کاندھوں پر سوار
مرحبا دوش نبی پر ہے دوشالہ نور کا

سرکار مدینہ ﷺ کا ایک غلام یوں عرض کرتا ہے کہ:

راکب دوش نبی بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ
ہے اسی کے دم سے روشن کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
نانا نبی بابا علی حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
ہیں اس کے در کے گدا ولی صَلُّوْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے صحابی حضرت شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب والی کائنات نے جماعت کراتے ہوئے سر سجدے میں رکھا تو اِذْ جَاءَہُ الْحُسَیْنُ فَرَکِبَ عُنُقَہٗ وَھُوَ سَاجِدٌ امام حسین رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پاس آئے اور سجدے کی حالت میں کملی والے کی گردن پاک پر سوار ہوگئے۔ سبحان اللہ حسین کس کے کندھے پر سوار ہوئے؟ امام الانبیاء ﷺ کے کندھے پر

Marfat.com

اور وہ بھی نماز باجماعت کی حالت میں حضرات وہ وقت بھی بڑا عجیب وقت ہوگا کہ نبوت پر ولایت سوار ہوگئی وہ شہنشاہ نبوت تھا یہ شہنشاہ ولایت تھا اس منظر کو دیکھ کر ساری کائنات حیران ہوگئی عرش والے حیران آسمان کے فرشتے دم بخود تھے جنت کی حوریں محو حیرت تھیں مگر خالق کائنات کی قدرت اس منظر کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔

آداب مصطفیٰ میں شریعت کھڑی رہی
دروازۂ بتول پہ رحمت کھڑی رہی
سجدے میں تھے حضور تو پشت پر تھے حسین
بیٹھے رہے حسین پر عبادت کھڑی رہی

جبرئیل علیہ السلام نے جب یہ منظر دیکھا تو خالق کائنات کی بارگاہ میں عرض کی اے میرے پیارے رب العالمین یہ کیا ہوگیا ہے؟ خالق کائنات نے فرمایا کیا ہوا ہے؟ عرض کی اے مالک کائنات تیرا یار ساری کائنات کا رسول نبیوں کا امام سجدے میں ہے بچہ حسین تیرے یار کے کندھے پر سوار ہے کہیں تیری عبادت میں خلل نہ آجائے کہیں تیری نماز میں فرق نہ آجائے؟ خالق کائنات نے فرمایا جبرئیل گھبرا نہیں نبی بھی میرا ہے حسین بھی میرا ہے مسجد بھی میری ہے نماز بھی میری ہے آج میرے حسین کو دل کھول کر ناز کر لینے دو حضرت جبرئیل نے عرض کی مولا کریم وہ کیوں؟ خالق کائنات نے فرمایا جبرئیل جس حسین کو تو آج نانے کے کاندھے پر ناز کرتے دیکھ رہا ہے کل اسی حسین کو میدان کربلا میں نیزے کی نوک پر چڑھ کر قرآن پڑھتے بھی دیکھ لینا۔ سبحان اللہ۔

دنیا میں بے مثل ہے شجاعت حسین رضی اللہ عنہ کی
دشمن سے بھی نہیں ہے عداوت حسین رضی اللہ عنہ کی
بازار کے ہجوم سے کہہ دو کہ چپ رہے
قرآن کر رہا ہے تلاوت حسین رضی اللہ عنہ کی

Marfat.com

لا الٰہ تو پڑھ لیا اب مزہ تاثیر کا
لا الٰہ کی تہہ کے نیچے خون ہے شبیر کا
لا الٰہ کے پڑھنے والو لا الٰہ سے پوچھ لو
لا الٰہ تو بچ گیا گھر لٹ گیا شبیر کا

حضور ﷺ سجدے میں ہیں حسین پاک حضور ﷺ کے پاک کندھوں پر ہیں۔ والی کائنات نے سوچا کہ اب کیا کیا جائے؟

ختم النبی نماز دے وچہ اک دن جدوں سجدے وچہ سیس ٹکا دتا
اوپر پشت حسین سوار ہویا ناز وچ وہ نماز وکھا دتا
چاواں سیس مت گرے حسین میرا جہدا مرتبہ رب ودھا دتا
نہ چکاں تے ہووے نماز فاسد دل وچہ پاک خیال فرما دتا

حضور ﷺ سجدے میں سر رکھ کر تسبیح پڑھ رہے ہیں ادھر امام حسین رضی اللہ عنہ نانے کے کندھے پر بیٹھ کر زلفوں سے کھیل رہے ہیں میرے آقا نے ارادہ فرمایا کہ سجدے سے سر اٹھاتا ہوں حسین خود بخود نیچے اتر جائے گا جب حضور ﷺ نے سر انور اٹھانے کا ارادہ فرمایا تو خالق کائنات نے فرمایا جبرئیل عرض کی جی رب جلیل فرمایا جا مدینہ چلا جا میرے یار کو میری طرف سے حکم دے سوہنا جب تک حسین اپنی مرضی سے نیچے نہ اترے تو نے سجدے سے سر نہیں اٹھانا۔ سبحان اللہ۔

اتنے وچہ خدا عزوجل دی ذات ولوں جبرئیل پیغام لے آ دتا
اسلام علیکم یا رسول اللہ پاک دا حکم پہنچا دتا
اٹھے آپ حسین تے سیس چکنا نال ادب آداب سنا دتا
مرضی نال دائم اٹھیا نازاں والا نبی سجدیوں سیس اٹھا دِتا

خالق کائنات نے فرمایا سبحان آج اس وقت تک سجدے سے سر نہ اٹھانا جب تک میرا حسین اپنی مرضی سے نیچے نہ اترے۔

Marfat.com

طہارتوں کے مقدس کا زین بیٹھا ہے　　میری بتول کے جیون کا چین بیٹھا ہے
میرے محبوب سجدے کو ذرا لمبا کردے　　تیری پشت پر میرا حسین بیٹھا ہے
خلوص والے کلیجے کا چین کہتے ہیں　　اہل ایمان شاہ مشرقین کہتے ہیں
جسے خدا عزوجل کے سوا نہ کچھ یاد رہے　　زبان عشق میں اسے حسین کہتے ہیں

انہوں سر سجدے وچوں چاون دا کیتا قصد جاں پاک رسول اے
انہوں خالق دی آواز آئی تے تو دے سجدے کوں طول اے
حسین بھی میرا تے نماز بھی میری توں تھی نہ یار ملول اے
حسین نوں جئے ناراض کیتا تے اوندی نئیں وی نماز قبول اے

والیٔ کائنات نے جب خالق کائنات کا یہ حکم سنا تو سجدے کو لمبا کردیا سجدے کو طول فرما دیا فَاَطَالَ السُّجُوْدُ بِالنَّاسِ حَتّٰی ظَنُّوْا اَنَّهٗ قَدْ حَدَثَ اَمْرٌ۔ حضور ﷺ نے سجدے کو لمبا فرما دیا اتنا لمبا کیا کہ لوگوں کو یہ گمان ہونے لگا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سمجھنے لگے شاید نماز میں کوئی حادثہ تو نہیں ہوگیا اللہ تعالیٰ خیر کرے سرکار تو خیریت میں ہیں۔ نبی کریم کے صحابی حضرت شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بھی کملی والے کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا سب سے آخری صف میں تھا میں نے نماز پڑھتے دل میں سوچا کہ کہیں حضور ﷺ نے سجدے سے سر مبارک اٹھا ہی نہ دیا ہو اور میرے تک آواز نہ پہنچی ہو میں دیکھوں تو سہی حضرت شداد فرماتے ہیں جب میں نے سجدے سے سر اٹھایا تو کیا دیکھا قَالَ شَدَّادُ فَرَفَعْتُ رَأْسِیْ وَاِذَا الصَّبِیُّ عَلٰی ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حضرت شداد فرماتے ہیں جب میں نے سر اٹھایا تو کیا دیکھا بچہ حسین حضور ﷺ کی پیٹھ پر سوار ہے۔ فَهُوَ سَاجِدٌ اور حضور ﷺ سجدے کی حالت میں ہیں۔ حضرت شداد فرماتے ہیں۔ فَرَجَعْتُ اِلٰی سُجُوْدِیْ میں یہ منظر دیکھ کر پھر سجدے میں چلا گیا۔ سبحان اللہ۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی غلامی کو دیکھیئے محبت کو دیکھیئے حضور ﷺ نے سجدہ

Marfat.com

لمبا کیا لیکن کسی صحابی کی مجال نہیں کہ وہ سانس نکالے بلند آواز سے کھانسے یا تکبیر کہے آقا سجدہ کیوں لمبا کر دیا ہے۔ بلکہ سارے صحابہ محبت رسول ﷺ میں ایسے گم ہیں کہ سجدے میں ہی پڑے ہوئے ہیں۔ ہوتا آج کل کا کوئی نمازی تو پریشان ہو جاتا نماز لمبی ہو جاتی تو بعد میں شور مچ جاتا حالانکہ آج کل ہماری مسجدوں میں پنکھے لگے ہوئے ہیں، ہیٹر چل رہے ہوتے ہیں گرمیوں میں مسجد ٹھنڈی ہوتی ہے سردیوں میں گرم ہوتی ہے لیکن پھر بھی پریشان ہو جاتے ہیں تو حضرت شداد فرماتے ہیں میں نے جب حضور ﷺ کو سجدے کی حالت میں دیکھا تو میں بھی دوبارہ سجدے میں چلا گیا حضور ﷺ سجدے کی حالت میں فرما رہے ہیں۔ سبحان رب الاعلی ایک بار پڑھا دو بار پڑھا تین بار پڑھا علی کا لال پشت انور سے نیچے نہیں اترا میرے آقا نے پانچ مرتبہ پڑھا حسین پاک نہیں اترے سات مرتبہ پڑھا فاطمہ کا دل بند نہیں اترا میرے آقا تسبیح پڑھتے رہے حسین اپنی مستی میں نانے کی زلفوں سے کھیلتے رہے میرے آقا نے نو مرتبہ تسبیح پڑھی گیارہ مرتبہ پڑھی حتیٰ کہ حضور ﷺ نے ۷۲ مرتبہ پڑھا۔ سبحان ربی الاعلی تب جا کر آقا حسین اپنی مرضی سے نیچے اترے۔ حضور ﷺ کے چہرہ والضحیٰ پر پسینہ مبارک آ گیا آقا حسین کھیلتے کھیلتے مسجد نبوی سے نکل آئے حضور ﷺ نے نماز مکمل فرمائی نماز مکمل کرنے کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی سوہنا آج نماز بڑی لمبی فرما دی تھی خیر تو ہے؟ کوئی حادثہ تو نہیں پیش آ گیا تھا؟ حضور ﷺ نے فرمایا نہیں کوئی ایسی بات نہیں تھی آقا پھر کیوں سجدہ لمبا فرما دیا تھا؟ والی کائنات نے فرمایا میرا بیٹا حسین میری پشت پر سوار ہو گیا تھا میرے کندھے پر سوار ہو کر کھیلنے لگا تھا فَکَرِهْتُ اَنْ اُعَجِّلَهٗ میں نے مناسب نہ سمجھا کہ اسے جلدی سے اتار کر کھڑا ہو جاؤں حَتّٰی یَقْضِیَ حَاجَتَهٗ یہاں تک کہ وہ اپنی مرضی سے نیچے اتر آئے۔

(نسائی شریف جلد ۱، مسند امام احمد مصنف ابن ابی شیبہ، سنن کبریٰ، مستدرک شریف، تہذیب التہذیب، احیاء

Marfat.com

العلوم جلد۲ صفحہ ۲۳۸، مکاشفۃ القلوب صفحہ ۶۳۵، ینابیع المودۃ جلد ۱ صفحہ ۱۶۵ مرج البحرین صفحہ ۹۱، ۹۲، آل رسول جلد۲ صفحہ ۲۲، ۲۳)

ہر ایک چیز دی حد ہوندی تے ہے بے انداز حسین اے
رسول تے ناز اے لوگاں نوں تے رسول دا ناز حسین اے
الحمدتوں لے کے والناس تائیں تے اوہدی ہے آواز حسین اے
پاک بتول دا سجدہ آہدا تے دراصل نماز حسین اے

جب نماز ختم ہوگئی تو امام حسین رضی اللہ عنہ دوڑتے دوڑتے گھر آئے اور آکر خاتون جنت کی گودی میں بیٹھ گئے پھر بڑے ناز سے کہا اماں پتہ آج کیا ہوا ہے؟ خاتون جنت نے فرمایا بیٹا کیا ہوا ہے؟ عرض کی اماں آج جب جماعت ہو رہی تھی تو میں دوڑتے دوڑتے مسجد میں گیا آپ کا بابا میرا نانا اپنے غلاموں کو جماعت کرا رہا تھا جب وہ سجدے میں گیا تو میں چھلانگ لگا کر نانے کی پشت پر بیٹھ گیا اماں جب تک میں اپنی مرضی سے نہیں اترا آپ کے بابے نے سر سجدے سے نہیں اٹھایا۔ اماں میرے بابے نے جب نماز میں بہتر مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھا تو پھر میں اپنی مرضی سے نیچے اترا ہوں۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سنا تو فرمایا: بیٹا تو نے نانے کی نماز کا خیال نہ کیا؟ تو نے نانے کی نبوت کا لحاظ نہ کیا امام حسین رضی اللہ عنہ نے عرض کی اماں پریشان نہ ہو یہ نانے اور نواسے کا معاملہ ہے یہ نانے اور نواسے کی بات ہے اماں آج میرے نانے نے میری خاطر نماز مین بہتر تسبیح پڑھی ہے میں نانے کے دین کی خاطر میدان کربلا میں بہتر تن قربان کرا کے نانے کا قرضہ اتار دوں گا۔ اماں آج نانے نے خود سجدے میں سر رکھا ہے خود ہی اٹھایا ہے لیکن جب میں نانے کے دین کی خاطر سجدے میں سر رکھوں گا تو میں اٹھاؤں گا نہیں کوئی اور ہی آکر اٹھائے گا۔

وہ حسین جس نے نماز میں تیری سنتوں کو بڑھا دیا
کبھی تیر کھا کے رکوع کیا کبھی سر کو سجدے میں کٹا دیا

Marfat.com

وہ قدم بڑھا کے رکا نہیں وہ یزیدیت کو جھکا نہیں
وہ کٹا تو ہے پر بکا نہیں کیا عظیم درس وفا دیا
کربل دے میدان دے وچہ شاہ رنگ اسلام نوں لایا
اکبر اصغر عون محمد تے نئیں دیون تو گھبرایا
ستر دے بدلے بہتر دتے تے شاہ کرکے صبر دکھایا
اختر جگ انصاف کریسی تے جیویں سیّد قرآن سنایا

کمال کا مجموعہ

خالق کائنات نے چار کمالات ایسے بنائے ہیں اگر کسی انسان میں وہ چاروں کمالات آجائیں تو وہ انسان خدا عزوجل نہیں ہوسکتا اور نبی نہیں ہوسکتا باقی وہ سب کچھ ہوسکتا ہے۔ (۱) عبادت (۲) سخاوت (۳) شجاعت (۴) شہادت۔ اب ان چار کمالات کو بھی دیکھو اور فاطمہ کے لال کو بھی دیکھو۔ آقا حسین رضی اللہ عنہ کی عبادت دیکھو تو خنجر تلے بھی نماز نہیں چھوڑی۔ جب آپ شہید ہونے لگے تو دس محرم کا دن تھا جمعہ کا روز تھا اذان جمعہ ہوچکی تھی شمر پلید امام کے پاک سینے پر سوار ہے امام نے آنکھ کھول کر فرمایا شمر یہ تو بتا یہ کون سا وقت ہے؟ شمر نے کہا جمعہ کی اذان ہوچکی ہے فرمایا ذرا ٹھہر جا مجھے آخری بار اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ تو کر لینے دے۔ شمر سینے سے ہٹا فاطمہ کے لال نے خون سے وضو تو پہلے سے کیا ہوا تھا نیت باندھ کر نماز شروع فرمادی جب سر سجدے میں رکھا تو شمر پلید صبر نہ کرسکا تلوار سے امام حسین رضی اللہ عنہ پر حملہ کرنے لگا سیّدہ نے خیمے سے آواز ماری او پلیدا میرے بھائی کی نماز تو مکمل ہو لینے دے۔

اَجے نہ ماری ویر میرے نوں اج نماز نہ پوری کوئی
قرآن دے قاری اساں سے سے ویکھے تے نماز دا قاری کوئی
نماز دا قاری اک ویر زینب دا تے جھدی ہیٹھ خنجر دے ہوئی

Marfat.com

آقا حسین رضی اللہ عنہ کی سخاوت دیکھو۔ اللہ تعالیٰ کے نام پر مال قربان کردیا اللہ تعالیٰ کے پیار کی خاطر نانے کا مدینہ چھوڑ دیا۔ تجلیات کا مرکز مکہ پاک چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ کے نام پر بھائی عباس قربان کردیا بھائی ابوبکر قربان کردیا بھائی محمد قربان کردیا بھائی عبداللہ قربان کردیا بھائی عثمان قربان کردیا بھائی جعفر قربان کردیا، بھتیجا قاسم قربان کردیا، بھتیجا ابوبکر قربان کردیا، بھتیجا عبداللہ قربان کردیا، بھانجا عون قربان کردیا، بھانجا محمد قربان کردیا، بیٹا اکبر قربان کردیا، بیٹا علی اصغر قربان کردیا۔

قبر چھوٹی جئی کڈھ کے آپ حضرت علی اصغر نوں دفنا دتا
لے او مالکا کجھ نئیوں رکھیا میں دامن جھاڑ حسین وکھا دتا

آقا حسین رضی اللہ عنہ کی شجاعت دیکھو سات محرم کو پانی بند ہوگیا تین دن بھوک پیاس برداشت کرنے کے باوجود جب دس محرم کو چالیس ہزار لشکر یزید کے سامنے آئے تو عمرو سعد نے جب حسین رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ذوالفقار حیدری دیکھی تو اپنی فوج کو مخاطب ہو کے کہنے لگا ساتھیوں خبردار ایک ایک ہو کے علی کے لال کے سامنے نہ جانا نہیں تو لڑائی قیامت تک ختم نہیں ہوگی اور میدان علی کا لال جیت جائے گا لہٰذا سب مل کر حملہ کرو پھر نبی کے نور العین پر چاروں طرف سے تیروں اور تلواروں کی بارش شروع ہوگئی علی کا لال گھبرایا نہیں بلکہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نعرے مارتا ہوا میدان کربلا میں چلا گیا پھر جس طرف آقا حسین رضی اللہ عنہ کی تلوار اٹھی تباہی مچاتی گئی۔ علی کے لال نے میدان کربلا میں اکتیس سو یزیدیوں کو جہنم پہنچانے کے بعد شہادت کا جام نوش فرمایا۔

(نور العین فی مشہد الحسین صفحہ ۶۱)

لوح پر قلم چلی تو وہ تحریر بن گئی　　خدا نے جو بھی چاہا وہ تقدیر بن گئی
قربانیوں کا لفظ جس جگہ پہ لکھا گیا　　بے ساختہ حسین رضی اللہ عنہ کی تصویر بن گئی

Marfat.com

آقا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت دیکھو، امام شہید ہوئے، شمر نے امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر انور دھڑ مبارک سے جدا کرلیا۔ ظالم نے سر حسین کو نیزے کی نوک پر چڑھا دیا پر کمال یہ تھا کہ بدن کربلا کے میدان میں پڑا ہوا ہے سر مبارک نیزے کی نوک پر سوار ہو کے قرآن کی تلاوت کر رہا ہے۔ سبحان اللہ۔

علی نبی کا جسے دل کا چین کہتے ہیں　　جناب فاطمہ کا نور عین کہتے ہیں
وہ جس نے سر کو کٹا کر کیا حق زندہ　　اسی شہید کو آقا حسین کہتے ہیں

ایک دن سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹی فاطمہ کو ملنے کے لئے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے جب سیّدہ نے بابے کو دیکھا بڑی ہی خوش ہوئی اٹھ کے بابے کا استقبال کیا ہاتھوں کو بوسہ دیا چارپائی پر بڑی عزت سے بڑے احترام سے بٹھایا۔ مولا علی رضی اللہ عنہ نے بھی آقا کی بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کیا۔ امام حسن، امام حسین رضی اللہ عنہ نے بھی بابے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار لیا میرے آقا جب چارپائی پر بیٹھے تو امام حسین رضی اللہ عنہ دوڑتے دوڑتے آئے اور نانا کی گودی میں بیٹھ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو چوم کر سینے سے لگا لیا جب آقا حسین نانے کی مقدس گود میں بیٹھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے گلے کو چومنا شروع کردیا۔ والی کائنات حسین رضی اللہ عنہ کا گلہ بھی چومتے ہیں اور رو بھی رہے ہیں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے نانے جان کے یداللہ والے ہاتھ چوم کر عرض کی نانو جان یہ کیا بات ہے؟ گلہ بھی چومتے ہو اور روتے بھی ہو؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حسین کو سینے سے لگا کر فرمایا بیٹا تیرا گلہ اس لئے چومتا ہوں کہ تیرا گلہ بڑا پیارا ہے، روتا اس لئے ہوں کہ تیرے اس گلے پر خنجر چل جائے گا اس گلہ پر ظلم کی تلوار چلے گی۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے نانے کے ہاتھ چوم کر عرض کی نانو جان جرم کیا ہوگا؟ قصور کیا ہوگا؟ والی کائنات نے فرمایا بیٹا تیرا جرم یہ ہوگا کہ تو اسلام کی بات کرے گا تو میرے دین کی بات کرے گا تو عظمت اسلام کی بات کرے گا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ یہ

Marfat.com

بات سن کر مسکرا پڑے مقدس نانے کے موتیوں جیسے آنسو صاف کر کے عرض کی بابا پھر روئیے نہیں پھر پریشان نہ ہوں۔ بابا اگر میری گردن کٹ کر اسلام بچ سکتا ہے اگر میری گردن کٹ کر دین کا جھنڈا بلند ہوسکتا ہے قرآن کی عزت رہ سکتی ہے تو یہ سودا مہنگا نہیں سستا ہے۔ بابا یہ تو میری بڑی سعادت ہے۔ سبحان اللہ۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے عرض کی نانا جانی لوگ آپس میں کہتے ہیں فلاں انسان غریب ہے فلاں بندہ غریب ہے آپ یہ بتائیں میں غریب ہوں یا امیر؟ والی کائنات نے فرمایا بیٹا جس کا بابا علی المرتضٰی ہو، نانا محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم ہو ماں سیدۃ النساء ہو، بھائی حسن مجتبٰی ہو بھلا وہ کیسے غریب ہوسکتا ہے۔ بیٹا تو غریب نہیں تو امیر ہے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے عرض کی نانا جان غریب کس کو کہتے ہیں۔ والی کائنات نے فرمایا:

غریب تاں اس نوں آہدن بچڑا تے جس توں رعیت وطن چھڑاوے
وطن دی مجبوری توں گھن پردے دار سدھاوے
پھل دا پھل دا باغ نبی دا تے ہتھیں اپنی نال لٹاوے
دراصل غریب تاں اس نوں آدہن بچڑا جہدی لاش نہ کوئی دفناوے

پیکر اخلاق

حضرات سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ بہت بڑے اخلاق کے مالک تھے آپ سر سے لے کر قدموں تک مجسمہ اخلاق تھے اور پیکر اخلاق ہوتے بھی کیوں نا؟ نواسے کس کے تھے؟ اس نبی کے جس کے اخلاق کی گواہی خود خالق کائنات نے قرآن مجید فرقان حمید میں دی ہے اللہ تعالٰی فرماتا ہے: اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْم (پ ۲۹ سورۃ القلم آیت ۴) اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم بے شک آپ بہت بڑے اخلاقؐ کے مالک ہیں۔ حضرات اللہ تعالٰی کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق پر قربان جایئے جس کے اخلاق کو اللہ تعالٰی عظیم فرما رہا ہے حالانکہ آپ قرآن مجید کا مطالعہ کریں اللہ تعالٰی نے اس پوری دنیا میں اٹھارہ ہزار مخلوق بنائی ہے اللہ تعالٰی نے بے شمار نعمتوں کو

Marfat.com

پیدا فرمایا ہے۔ اتنی نعمتیں پیدا فرمائیں اگر کوئی گننا چاہے تو کوئی گنتی نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا (پ۱۳ سورۃ ابراہیم آیت ۳۴) لوگو اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتیں شمار کرنا چاہو، گننا چاہو تو ان کو شمار نہیں کرسکتے۔ پتہ چلا اللہ تعالیٰ نے اس پوری دنیا میں بے شمار نعمتیں پیدا فرمائیں لیکن اتنی نعمتیں پیدا کرنے کے بعد خالق کائنات فرماتا ہے: قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ (پ۵ سورۃ النساء آیت ۷۷) اے میرے حبیب ﷺ فرما دیجئے اے لوگو یہ دنیا کا سامان بہت تھوڑا ہے۔ جب اس کے قلیل کی یہ حالت ہے تو جس کو وہ عظیم فرمائے اس کی کیا شان ہوگی۔ جب ہم اللہ تعالیٰ کے قلیل کو جب ہم اللہ تعالیٰ کے تھوڑے کو شمار نہیں کرسکتے تو سوچو وہ رب عزوجل جس کو عظیم فرما رہا ہے اس کو کیسے شمار کرسکتے ہیں۔ سبحان اللہ۔ تو حضور ﷺ کا خلق کیا ہے عظیم عاشقوں کے امام نے یہی بات یوں فرمائی کہ:

تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالق حسن و ادا کی قسم
وہ خدا عزوجل نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلام مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

تو حضور ﷺ ہیں اخلاق عظیم کے سلطان تو پھر وہ حسین مجسمہ اخلاق کیوں نہ ہوتا جو چھ سال حضور ﷺ کے مقدس کندھوں پر کھیلتے رہے ہیں۔

حضور ﷺ کا ظاہری زمانہ مبارک ہے امام حسین رضی اللہ عنہ بچے ہیں عمر مبارک چھ سال ہے۔ ایک دن حضرت بلال نے اذان ظہر دی۔ امام حسین رضی اللہ عنہ اور امام حسن رضی اللہ عنہ دونوں بھائی نماز ظہر پڑھنے کے لئے مسجد نبوی میں تشریف لے آئے۔ سنتیں پڑھ کے نوافل پڑھ کے جماعت کے انتظار میں دونوں بھائی بیٹھ گئے۔ ایک •یہاتی آیا ایک بدو آیا ایک بزرگ اعرابی آیا یہ بزرگ نیا نیا مسلمان ہوا تھا نیا

Marfat.com

نیا کلمہ پڑھ کے غلامان مصطفیٰ ﷺ کی لسٹ میں شامل ہوا تھا جب یہ مسجد میں آیا تو یہ وضو کرنے کے لئے بیٹھ گیا۔ وضو کرنا شروع کر دیا لیکن وضو صحیح نہ کر سکا جیسے کرنا چاہیے تھا امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ نے بابے کو جب غلط وضو کرتے دیکھا تو آپس میں کہنے لگے کہ بابے نے وضو غلط کیا ہے اس کو سمجھایا کیسے جائے؟ اس کو براہ راست سمجھایا تو یہ بڑی عمر کا ہے کہیں ناراض نہ ہو جائے۔ عموماً یہ دیکھا گیا ہے کہ کوئی بزرگ کو سمجھایا جائے تو وہ ناراض ہو جاتا ہے آگے سے جواب دیتا ہے۔ چل بے بڑا آیا سمجھانے والا نماز پڑھتے پڑھتے ہماری داڑھی سفید ہوگئی ہے۔ یہ اب ہمیں سمجھا رہا ہے آج تک تو ہمیں کسی نے نہیں ٹوکا تو آیا بڑا عالم۔ اس قسم کا جواب ملتا ہے سارے ایک جیسے نہیں ہوتے کچھ سمجھدار بھی ہوتے ہیں وہ مسئلہ سن کر سمجھ جاتے ہیں لیکن جو سخت مزاج ہوتے ہیں وہ بجائے سمجھنے کے آگے سے باتیں بناتے ہیں حالانکہ چاہیے تو یہ کہ مسئلہ سن کر سمجھانے والے کا شکریہ ادا کیا جائے ہم مسئلہ سمجھ کر آگے سے لڑنا شروع کر دیتے ہیں میں ایک مرتبہ شہر سرگودھا کی مسجد میں نماز پڑنے کے لئے گیا اپنی اہلسنّت کی مسجد تھی۔ امام صاحب ماشاء اللہ کافی عرصے سے اس مسجد میں امامت کرا رہے تھے۔ داڑھی بھی تقریباً سفید ہو چکی تھی لیکن بدقسمتی سے جب مسجد میں جاتے تو دایاں پاؤں تو کھڑا کرتے زمین پر پورا پنجہ گاڑ دیتے لیکن بایاں پاؤں صحیح زمین پر نہیں لگاتے تھے پاؤں کو موڑ دیتے حالانکہ شرعی مسئلہ یہ ہے کہ مرد جب نماز پڑھے تو دونوں پاؤں کی پانچوں انگلیاں زمین پر لگی ہوئی ہوں اگر پانچ نہیں تو تین تین انگلیاں ضرور لگنی چاہئیں اگر تین نہیں تو ایک انگوٹھا یا پیر کی ایک انگلی زمین پر لگانا تو فرض ہے اگر ایک پاؤں کی ساری انگلیاں تین مرتبہ تکبیر کے برابر اٹھی رہیں تو نماز ختم ہو جائے گی جب امام کی اپنی نہیں ہوگی تو سوچیئے مقتدیوں کی کہاں ہوگی آج کل لوگ اس پر توجہ نہیں کرتے نمازیں برباد کر رہے ہیں۔ نماز ہوتی ہی نہیں لوگ سمجھتے ہیں شاید

Marfat.com

ہم ادا کر آئے ہیں جب میں نے امام صاحب کی یہ حالت دیکھی تو ایک دعوت اسلامی کے دوست جو حافظ قرآن تھے ان کو میں نے ساری صورت حال بتائی کہ آپ امام صاحب کو مسئلہ بھی بتائیں اور عرض کریں کہ آئندہ محتاط رہیں وہ اسلامی بھائی ڈرتے ڈرتے جب امام صاحب کے پاس یہ مسئلہ لے کر گئے تو امام صاحب نے سن کر بجائے عمل کرنے کے بجائے شکریہ ادا کرنے کے جھڑک کر کہا چل بھاگ جا بڑا آیا ہے سمجھانے والا یہ دعوت اسلامی والوں کے اپنے ہی مسئلے ہیں۔ حضرات آپ بتایئے؟ اس کا کیا علاج ہے اللہ تعالیٰ اماموں کو مقتدیوں کو ہم سب کو صحیح نماز پڑھنے پڑھانے کی توفیق عطا فرمائے آمین تو عرض یہ کر رہا تھا جب حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے بابے کو غلط وضو کرتے دیکھا تو آپس میں سوچنے لگے کہ بابے کو کیسے سمجھایا جائے اگر براہ راست سمجھایا اگر ڈائریکٹ سمجھایا تو بابا ناراض نہ ہو جائے اگر نہ سمجھایا تو بابا ساری زندگی اسی طرح وضو کرتا رہے گا نمازیں پڑھتا رہے گا نمازیں نہیں ہوں گی کیوں کہ جب وضو ہی صحیح نہیں تو نماز کیسے صحیح ہوگی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس انسان کو ہمیشہ تر و تازہ رکھے جس نے ہم سے کچھ سنا اور ویسا ہی دوسرے لوگوں تک پہنچا دیا۔ (ترمذی شریف) اب حسنین کریمین رضی اللہ عنہما مشورہ کرنے لگے کہ بابے کو کیسے سمجھایا جائے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے کہا بھائی جی میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی ہے اگر اس پر عمل کیا جائے تو مسئلہ حل ہو جائے گا امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کون سی ترکیب۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں بابے کے ساتھ بابے کی طرح وضو کرتا ہوں جب میں غلطی کرنے لگوں تو آپ میری اصلاح فرما دیں ظاہر میں میری اصلاح ہوگی حقیقت میں بابے کی اصلاح ہو جائے گی۔ امام حسن رضی اللہ عنہ کو یہ بات بڑی پسند آئی امام حسین رضی اللہ عنہ نے لوٹے میں پانی لے کر بابے کی طرح وضو کرنا شروع کر دیا جان بوجھ کر وہی غلطی کرتے جو بابے نے وضو کے درمیان کی تھیں۔ امام حسن رضی اللہ عنہ نے

Marfat.com

فرمایا بھائی حسین یہ وضو کیسے کر رہے ہو۔ اب بابے نے بھی دیکھنا شروع کر دیا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے عرض کی بھائی جی کیسے وضو کر رہا ہوں فرمایا بھائی حسین جس طریقے سے تم وضو کر رہے ہو یہ غلط ہے یہ طریقہ صحیح نہیں ہے امام حسین رضی اللہ عنہ نے عرض کی اچھا اگر میں غلط کر رہا ہوں تو آپ صحیح کر کے دکھائیں؟ امام حسن رضی اللہ عنہ نے اب وضو کرنا شروع کر دیا سنت کے مطابق سارا وضو کر کے دکھایا اب امام حسن رضی اللہ عنہ نے مکمل وضو کر لیا تو امام حسین رضی اللہ عنہ نے عرض کی بھائی جی یہ وضو کا طریقہ کس سے سیکھا ہے۔ امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائی حسین میں نے یہ وضو نانے جان سے سیکھا ہے اور بابا علی سے سیکھا ہے جب اس بزرگ نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی گفتگو سنی تو دونوں کو سینے سے لگا لیا ماتھا چوم کر کہا بیٹا وضو تمہارا غلط نہیں تھا وضو تو میرا غلط تھا مگر قربان جاؤں تمہارے حسن اخلاق پر کہ تم نے کتنی خوبصورتی سے مجھے وضو کا طریقہ سمجھا دیا ہے۔ سبحان اللہ۔ (اخلاق حسین صفحہ ۱۵۹)

واراں چمن سب زہرا دے چمن اتوں جنہاں حق نوں کر کے بیان دسیا
کربلا دے تپدیاں ٹبیاں وچہ ابن علی اسلام دا شان دسیا
اِنج لائیاں دی توڑ نبھائی دی اے سیّد وار کے اکبر جوان دسیا
سر باطل نہ ابھرے حشر توڑی چڑھ کے نیزے تے پڑھ کے قرآن دسیا

حضرات توجہ فرمائیں کتنا اخلاق ہے میرے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسوں کا یہ اخلاق ہی کی برکت تھی یہ اخلاق ہی کا کمال تھا کہ امام حسین رضی اللہ عنہ جب گھر سے مسجد نبوی میں تشریف لاتے تو آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضری دینے کے بعد صلوٰۃ وسلام کے گجرے پیش کرنے کے بعد جب مسجد نبوی میں بیٹھتے تو سارے لوگ آپ کی زیارت کے لئے آپ کی میٹھی میٹھی باتیں سننے کے لئے آپ کے اردگرد حلقہ بنا کر بیٹھ جاتے ایسے لگتا تھا جیسے چودھویں کا چاند ستاروں میں چمک رہا ہے جب تک امام حسین رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں بیٹھے رہتے لوگ آپ کی محفل میں سے خود بخود اٹھ کے

Marfat.com

نہ جاتے بڑے ادب سے بڑی محبت سے نبی کریم ﷺ کے نواسے کی زیارت سے بھی لطف اندوز ہوتے اور دینی مسائل سے بھی مستفیض ہوتے۔ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے امام حسین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کچھ تحائف بھیجنے کے لئے ایک سپاہی کو بلایا تحائف دے کر فرمایا کہ مدینہ پاک چلے جاؤ پہلے جا کر حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضری دینا حاضری دینے کے بعد میری طرف سے بھی صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کرنا حضور ﷺ کے دربار میں حاضری دینے کے بعد حضور ﷺ کے نواسے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چلے جانا سلام عرض کرنے کے بعد کہنا حضور آپ کے چچا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے اور یہ چند تحائف بھی آپ کی خدمت میں پیش کیئے ہیں قبول فرمائیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپاہی نے سارے تحائف لے لئے پھر عرض کی حضور میں پہلی مرتبہ مدینہ شریف جا رہا ہوں پہلی مرتبہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی زیارت کرنے کے لئے جا رہا ہوں ذرا امام حسین رضی اللہ عنہ کی پہچان تو کرایئے۔ علی کا لال کہاں ملے گا کیا حلیہ ہے کیا نشانی ہے؟ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میاں جب تم مدینہ شریف پہنچو گے سرکار کے دربار پرانوار میں حاضری دو گے تو حاضری دینے کے بعد وہاں تمہیں پوچھنے کی ضرورت نہیں پڑے گی کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ حضور پھر پتہ کیسے چلے گا؟ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تم مسجد نبوی میں داخل ہو گے تو تمہیں ایک لوگوں کا بہت بڑا حلقہ نظر آئے گا اس میں ایک نوجوان بیٹھا ہوگا جو لوگوں کو دین کے مسائل سنا رہا ہوگا لوگ بڑی ہی توجہ کے ساتھ اس کی گفتگو سن رہے ہوں گے سمجھ لینا وہی امام حسین رضی اللہ عنہ ہیں۔ سبحان اللہ۔ کیا شان ہے امام حسین رضی اللہ عنہ کے اخلاق عظیمہ کی کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ دمشق میں بیٹھ کر آپ کی نشانیاں بتا رہے ہیں۔

(ابن عساکر جلد ۴ صفحہ ۳۳۲، شہادت نواسہ صفحہ ۴۶۵)

Marfat.com

امام حسین رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مدینہ شریف سے پیدل چل کر بیت اللہ شریف کا حج کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ جب مکہ شریف پہنچے تو بڑا ہی رش تھا ہزاروں کی تعداد میں پوری دنیا سے لوگ حج بیت اللہ کے لئے آئے تھے جن لوگوں نے حج کیا ہے ان سے پوچھیئے کہ وہاں کیا حالت ہوتی ہے جب کعبہ شریف کا طواف کرنے کے بعد حجر اسود کا بوسہ لینا ہوتو ہر بندے کا یہ کام ہی نہیں بلکہ کوئی قسمت والا ہی حجر اسود کے بوسے لیتا ہے بڑے بڑے پہلوان دیکھتے رہتے ہیں کہ کسی طرح حجر اسود کو چوم لیا جاتا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ جب مکہ شریف پہنچے تو آپ نے بھی اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کعبہ شریف کا طواف شروع کر دیا طواف کرتے کرتے جب حجر اسود کے قریب پہنچے تو رش تو بڑا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی شان دیکھیئے آپ کو دیکھتے ہی سارے حاجیوں نے عمرہ کرنے والوں نے آپ کے لئے جگہ خالی کر دی تا کہ آپ آرام سے اطمینان سے حجر اسود کو چوم سکیں، حجر اسود کا بوسہ لے سکیں جو حاجی نہیں جانتے تھے جنہوں نے آپ کو نہیں دیکھا تھا وہ بڑے حیران ہوئے کہ یہ کون ہے جس کا سارے حاجی ادب کر رہے ہیں احترام کر رہے ہیں جب حجر اسود کے قریب آتے ہیں لوگ جگہ خالی کر دیتے ہیں ان طواف کرنے والوں میں ایک عرب کا مشہور شاعر بھی تھا جس کا نام تھا فیرزدق بن غالب، یہ امام حسین رضی اللہ عنہ کو اچھی طرح جانتا تھا جانتا ہی نہیں تھا بلکہ امام حسین رضی اللہ عنہ کا بڑا دیوانہ تھا امام حسین رضی اللہ عنہ سے بڑی محبت کرتا تھا اس کے ساتھ کچھ لوگ طواف کر رہے تھے انہوں نے کہا فرزدق فرمایا کیا بات ہے انہوں نے کہا یار اس نوجوان کی عزت دیکھی ہے جب یہ حجر اسود کے قریب جاتا ہے تو سارے حاجی اس کا احترام کرتے ہوئے حجر اسود کو خالی کر دیتے ہیں۔ فرزدوق نے کہا دیکھا ہے لوگوں نے کہا یار یہ نوجوان ہے کون؟ کہاں سے آیا ہے؟ کیا نام ہے؟ فرزدوق نے کہا کیا تم اس معزز انسان کو نہیں جانتے؟ لوگوں نے کہا ہمیں تو اس کی پہچان نہیں فرزدوق نے

Marfat.com

مسکرا کر فرمایا واہ حاجی صاحبان واہ اگر آپ نے ان کو نہیں جانا پہچانا تو پھر آپ نے کس کو جانا پہچانا ہے حاجیوں نے کہا فرزدق صاحب آپ ہی بتادیں یہ کون ہے؟ تو فرزدق نے فرمایا کہ:

هٰذَا الَّذِیْ تَعْرِفُ الْبَطْحَآءُ وَطَاَتَهٗ وَالْبَیْتُ یَعْرِفُهٗ وَالْحِلُّ وَالْحَرَمْ

یہ وہ حسین ہے جس کو مکہ والے بھی جانتے ہیں مدینہ والے بھی جانتے ہیں لوگو یہ وہ شبیر ہے جسے بیت اللہ شریف والے بھی جانتے ہیں اور حل وحرم والے بھی جانتے ہیں۔ سبحان اللہ۔

عشق جب بھی مقام کرتا ہے　　مقتدی کو امام کرتا ہے
ان کے ہر فقیر کو ناصر　　ہر سکندر سلام کرتا ہے

(سعادت الکونین صفحہ ۹۱، آل رسول جلد ۲ صفحہ ۱۴۵، ۱۴۶)

مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے نو بیویوں میں سے اٹھارہ بیٹے اور اٹھارہ بیٹیاں عطا فرمائی تھیں ان اٹھارہ بیٹوں میں سے ایک بیٹے تھے جن کا نام تھا محمد اکبر ان کی والدہ ماجدہ کا نام تھا خولہ بنت جعفر بن قیس رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ حضرت محمد اکبر نے اپنے گھر میں ایک دعوت کی دوستوں اور ساتھیوں کو بھی بلایا اپنے بھائیوں کو بھی دعوت دی جب دعوت کا ٹائم ہوا سارے بھائی سارے ساتھی آپ کے گھر میں تشریف لے آئے ان بھائیوں میں امام حسین رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے جب سارے مہمان بیٹھے تو باتیں ہونے لگیں باتوں باتوں میں کوئی ایسی بات ہوئی کہ امام حسین رضی اللہ عنہ اپنے بھائی حضرت محمد اکبر سے ناراض ہوگئے اور ناراض بھی اتنے سخت ہوئے کہ آپ حضرت محمد اکبر سے ناراض ہو کر گھر سے ہی چلے گئے۔ حضرت محمد اکبر کو بڑا افسوس ہوا کہ بھائی حسین ناراض ہوگئے ہیں۔ اچھا نہیں ہوا ساتھیوں نے بھی افسوس کا اظہار کیا حضرت محمد اکبر کے چند ساتھیوں نے کہا اکبر بھائی امام حسین رضی اللہ عنہ جب گئے ہیں بڑے سخت ناراض تھے ایسے لگتا ہے کہ وہ اب

Marfat.com

زندگی بھر آپ سے نہیں بولیں گے اور نہ ہی آپ کے گھر میں آئیں گے۔ حضرت امام محمد اکبر نے فرمایا ساتھیو ایسی کوئی بات نہیں وہ حسین ہیں وہ علی کے لال ہیں وہ بڑے کریم اور لجپال نانے کے نواسے ہیں ایسا نہیں ہوسکتا وہ ضرور میرے ساتھ محبت سے کلام بھی فرمائیں گے اور کئی مرتبہ میرے گھر بھی تشریف لائیں گے ایک ساتھی نے کہا بھائی اکبر یہ آپ کا گمان ہے یہ آپ کا خیال ہے امام حسین رضی اللہ عنہ کے مزاج سے تو ایسے ہی لگتا تھا جیسے ساتھی کہہ رہے ہیں حضرت محمد اکبر نے فرمایا ساتھیو اگر یہ بات ہے تو تم کہو تو میں ابھی امام حسین رضی اللہ عنہ کو یہاں بلا کر تمہیں دکھا دوں پھر تو میری باتوں کو تسلیم کرلو گے؟ ساتھیوں نے کہا ابھی اور اسی وقت امام حسین رضی اللہ عنہ آپ کے گھر آئیں گے؟ حضرت محمد اکبر نے فرمایا ہاں بالکل اسی وقت ساتھیوں نے کہا بڑا مشکل کام ہے۔ حضرت محمد اکبر نے فرمایا پھر سارے تشریف رکھو میں ابھی علی کے لال کو یہاں بلاتا ہوں ساتھی بیٹھ گئے حضرت محمد اکبر نے ایک کاغذ لیا اور قلم سے اس پر لکھنا شروع کردیا۔ پہلے اللہ تعالیٰ کا نام پاک لکھا پھر سلام لکھا سلام کہنے کے بعد لکھا اے میرے عظمت والے مکرم بھائی حسین ہم دونوں کے والد مکرم مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ ہیں اس لحاظ سے میں اور آپ برابر ہیں نہ آپ کی شان زیادہ ہے نہ میرا رتبہ آپ سے اعلیٰ کیونکہ جو آپ کا والد وہی میرا والد ہے لیکن ماں کے لحاظ سے والدہ کے لحاظ سے آپ کی شان مجھ سے بہت اعلیٰ ارفع ہے کیونکہ آپ کی والدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نور نظر ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر ہے یا حسین اگر میری ماں کو اللہ تعالیٰ ساری کائنات کے خزانوں کا بھی مالک بنا دے تو پھر بھی میری ماں آپ کی والدہ کی عزت وعظمت وشان کا مقابلہ نہیں کرسکتیں کیونکہ آپ کی والدہ خاتون جنت ہیں جنتی عورتوں کی سردار ہیں سیدۃ النساء العالمین ہیں طیبہ بھی ہیں طاہرہ بھی مخدومہ بھی ہیں ملکہ بھی عابدہ بھی ہیں زاہدہ بھی عالمہ بھی ہیں عاملہ بھی۔ امام اہلسنّت کشتہ عشق رسالت الشاہ احمد رضا

Marfat.com

خان فاضل بریلوی فرماتے ہیں۔

سیّدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام
خون خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

یا حسین آپ کی ماں جیسی کسی کی ماں نہیں ماں کی وجہ سے آپ مجھ سے اعلیٰ ارفع ہیں۔ لہٰذا آپ کی شانِ مجھ سے زیادہ ہوئی اس وجہ سے میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں میرا یہ رقعہ ملتے ہی آپ میرے گھر میں تشریف لائیں اور غصہ کو تھوک کر مجھے اپنے سینے سے لگا کر میرے ساتھ صلح کریں کیونکہ آپ کے مقدس نانا جان کا اور میرے پیارے نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ جب دو مسلمان بھائیوں میں اختلاف ہو جائے ناچاقی ہو جائے تو ان دونوں میں سے جو انسان صلح کرنے میں پہل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو دوسرے مسلمان بھائی سے پہلے جنت میں داخل فرمائے گا۔ اے میرے پیارے بھائی حسین میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ صلح کرنے میں پہل کریں جیسے آپ دیگر فضائل میں دیگر کمالات میں سے مجھ سے آگے ہیں اسی طرح قیامت والے دن جنت میں جانے میں بھی مجھ سے آگے آگے تشریف لے جائیں۔ والسلام آپ کا بھائی محمد اکبر۔ خط لکھنے کے بعد آپ نے وہ خط اپنے ایک خادم کو دیا اور فرمایا جاؤ اور جا کر امام حسین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے بعد دے آؤ۔ خادم خط لے کر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا خط دے کر واپس آ گیا امام حسین رضی اللہ عنہ نے خط کھولا پڑھا خط پڑھنے کے بعد امام حسین رضی اللہ عنہ کافی دیر تک مسکراتے رہے خط پڑھ کر محظوظ ہوتے رہے پھر خط وہیں رکھ دیا اور بھائی محمد اکبر کے گھر تشریف لے آئے اور بھائی اکبر کو سینے سے لگا لیا۔ سبحان اللہ۔

(الحسین صفحہ ۴۱، ۴۲، شہادت نواسہ صفحہ ۴۶۹، ۴۷۰)

ہندوستان کے ایک ہندو ہیں پروفیسر جے سنگھ وہ آقا حسین رضی اللہ عنہ کی بارگاہ

Marfat.com

میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہوئے یوں عرض کرتے ہیں کہ:

ہے آج بھی زمانے میں چرچا حسین رضی اللہ عنہ کا
چلتا ہے ساری دنیا میں سکہ حسین رضی اللہ عنہ کا
مذہب کی قید کیسی ہے ذکر حسین میں
ہر حق پرست ہوگیا شیدا حسین رضی اللہ عنہ کا
اہل ولا تو پڑھتے ہیں کلمہ رسول کا
ہم ہندوؤں نے پڑھ لیا کلمہ حسین رضی اللہ عنہ کا

ایک دن امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر سارے دوستوں کو دعوت دی کہ آج شام کا کھانا میرے گھر ہے لہٰذا سب تشریف لے آئیں۔ شام ہوئی سارے مہمان آگئے امام حسین رضی اللہ عنہ نے سارے مہمانوں کو بڑی عزت کے ساتھ مرحبا فرما کر گھر میں بٹھایا اور خادموں کو نوکروں کو فرمایا کہ جلدی کرو مہمان آگئے ہیں کھانا لگاؤ غلاموں نے دسترخوان بچھائے پھر کھانا لگایا گیا سارے مہمان دسترخوان پر بیٹھ گئے علی کا لال بھی مہمانوں کی عزت افزائی کے لئے ساتھ بیٹھ گیا کھانا شروع ہوگیا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کے خادم اور لونڈیاں مہمانوں کی دیکھ بھال کے لئے کھانا سالن پانی لے کر اردگرد پھرنے لگے تاکہ ضرورت کے مطابق ہر آدمی کو ہر چیز میسر ہو۔ ایک لونڈی ایک خادمہ ایک پانی کا پیالہ بھر کے امام حسین رضی اللہ عنہ کے سر انور کی طرف کھڑی تھی تاکہ امام پانی مانگیں تو میں آپ کی خدمت میں حاضر کرسکوں اتفاق دیکھیئے لونڈی کے ہاتھ سے پیالہ گرا اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے سر اقدس پر آپڑا جس کی وجہ سے امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر انور زخمی ہوگیا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کو بڑا غصہ آیا غصہ کی حالت میں لونڈی کی طرف دیکھا لونڈی غصہ دیکھ کر لرزنے لگی کانپنے لگی لونڈی نے سوچا اب میری خیر نہیں اس نے آقا حسین رضی اللہ عنہ کا غصہ ٹھنڈا کرنے کے لئے قرآن مجید (پ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۳۴) کا

Marfat.com

ایک حصہ تلاوت کیا وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ یا حسین اے میرے آقا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: نیک لوگوں کی پہچان یہ ہے کہ وہ غصہ پی جاتے ہیں غصہ ضبط کر لیتے ہیں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے سنا تو آپ نے فرمایا: کَظَمْتُ غَیْظِیْ پریشان نہ ہو میں نے اپنا غصہ پی لیا ہے۔ لونڈی نے جب آقا حسین رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو مطمئن ہو گئی اس نے آگے قرآن پڑھا وَالْعٰفِیْنَ عَنِ النَّاسِ کہ آقا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کہ نیک لوگ انسان کو معاف بھی کر دیتے ہیں امام حسین رضی اللہ عنہ نے سنا تو فرمایا: عَفَوْتُ عَنْكِ جا میں نے تمہیں معاف بھی کر دیا لونڈی نے جب یہ سنا تو پھر آگے قرآن پڑھا کہ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ آقا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے بڑی ہی محبت فرماتا ہے امام حسین رضی اللہ عنہ نے جب یہ سنا تو فرمایا: اِذْهَبْ فَاَنْتِ حُرٌّ جا میں نے تمہیں اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر آزاد بھی کر دیا۔ سبحان اللہ۔

(سعادت الکونین صفحہ ۹۳، آل رسول جلد ۴ صفحہ ۱۴۷، ۱۴۸، اخلاق حسین صفحہ ۴۹، تفسیر در منثور جلد ۴ صفحہ ۷۳، روضۃ الشہداء جلد ۲ صفحہ ۲۹، ۳۰)

آفتاب مہتاب حسین کلی تیرے پاک جمال توں وار دیواں
جو بن لیلۃ القدر والی رات والا تیری زلف دے وال توں وار دیواں
دارا اتے سکندر نوشیروان نوں تیرے حبشی بلال توں وار دیواں
صابر سارے سردار زمانیاں دے بی بی زہرہ دے لال توں وار دیواں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے پیارے صحابی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن میں امام حسین رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لئے آپ کے آستانے پر حاضر ہوا سلام عرض کر کے آپ کی خدمت میں بیٹھا ہی تھا کہ آپ کی ایک لونڈی نے آپ کی باندی نے آپ کی خدمت میں پھولوں کا ایک بڑا ہی پیارا گلدستہ پیش کیا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے وہ گلدستہ لے کر اسے سونگھا سونگھنے کے بعد آقا حسین مسکرا

Marfat.com

پڑے مسکرا کر فرمایا بی بی جا میں نے تمہیں اللہ تعالیٰ کی خاطر آزاد کر دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی امام آپ نے ایک معمولی تحفہ کے بدلے میں اتنی قیمتی اور حسین لونڈی کو آزاد فرما دیا ہے امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے انس کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کا یہ حکم نہیں پڑھا یا سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا مِثْلَهَا۔ (پ ۵ آیت ۸۶) اے لوگو جب تمہیں کوئی اچھا تحفہ پیش کرے تو تم اسے اس جیسا یا اس سے اچھا تحفہ پیش کرو۔ اب اس لونڈی کے لئے بہترین تحفہ یہ تھا کہ میں اسے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر آزاد کر دوں۔ الحمد للہ میں نے اسے آزاد کر کے بہترین تحفہ دے کر اس کے احسان کا بدلہ دے دیا ہے۔

(سعادت الکونین صفحہ ۹۲، ۹۳، تحفہ اثناء عشریہ آل رسول جلد ۲ صفحہ ۱۴۷، شہادت نواسہ صفحہ ۴۶۵، ۴۶۶)

ایک مرتبہ امام حسین رضی اللہ عنہ اپنے دوستوں کے ساتھ جا رہے تھے کہ اچانک سامنے سے ایک بدو آ گیا ایک پینڈو آ گیا ایک اعرابی آ گیا اس نے آتے ہی بڑی بدتمیزی کے ساتھ بڑی بے ادبی کے ساتھ امام حسین رضی اللہ عنہ سے باتیں کرنا شروع کر دیں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے جب اس پینڈو کی باتیں سنیں تو غصہ نہیں فرمایا جلال میں نہیں آئے اس کو ڈانٹا نہیں کہ اوئے بدتمیز تو کس سے باتیں کر رہا ہے؟ تمہیں پتہ نہیں میں کون ہوں؟ میں مولا علی رضی اللہ عنہ کا بیٹا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسہ ہوں میری بڑی شان ہے۔ ناں ایسی کوئی بات نہیں فرمائی بلکہ سیرت حسین بتاتی ہے کہ وہ اعرابی بدتمیزی سے گفتگو کر رہا ہے میرا آقا حسین مسکرا کر جواب دے رہا ہے بڑی تہذیب سے بڑے اخلاق سے اسے جواب دے رہے ہیں جب وہ بدتمیزی کر کر کے تھک گیا تو آپ نے فرمایا بھائی تم بڑے بولے ہو تم نے بڑی باتیں کی ہیں تمہیں بھوک لگ گئی ہوگی تمہیں کھانے کی حاجت ہوگئی ہوگی آؤ میرے ساتھ تمہیں کھانا کھلاؤں اور تمہاری کچھ خدمت بھی کروں کیونکہ تمہارے حالات صحیح

Marfat.com

نہیں لگتے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ اس بدو کو گھر لے گئے خوب پیٹ بھر کر بہترین قسم کا کھانا کھلایا پھر اس کی مالی خدمت بھی کی جب وہ بدو چلا گیا تو امام حسین رضی اللہ عنہ کے دوستوں نے بڑے ادب سے عرض کی حضور اس بدو نے اس اعرابی نے آپ کے ساتھ بڑی بے ادبی کی ہے بڑی بدتمیزی کا مظاہرہ کیا ہے بڑی بداخلاقی سے پیش آیا ہے لیکن آپ ہیں کہ آپ نے اس کے جواب میں بڑے اخلاق کا مظاہرہ فرمایا ہے بڑے پیار سے جواب دیتے رہے ہیں پھر صرف جواب ہی پیار سے نہیں دیا بلکہ اس بدو کو کھانا بھی کھلایا ہے اور جاتے وقت مالی خدمت بھی فرمائی ہے۔ میرے آقا حسین مسکرا پڑے فرمایا ساتھیو! تم ٹھیک کہتے ہو لیکن سوچو وہ بدو تھا میں حسین تھا وہ ان پڑھ تھا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا شاگرد تھا وہ اعرابی تھا میں نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھا وہ پینڈو تھا میں مولا علی رضی اللہ عنہ کا لخت جگر تھا اگر میں بھی اسی طرح جواب دیتا اگر میں بھی اسی طرح گفتگو کرتا بتاؤ پھر میرے اور اس اعرابی میں فرق کیا رہ جاتا۔ سبحان اللہ۔

صبر و رضا کا خلق کا پیکر حسین ہے
یعنی خدا عزوجل کے نور کا مظہر حسین ہے
صبر و رضا تحمل و جرأت انہی سے ہے
حق تو یہ ہے کہ حق کی بھی نصرت انہی سے ہے

(اخلاق حسین صفحہ ۴۶، ۴۷)

ایک مرتبہ امام حسین رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ کہیں تشریف لے جا رہے تھے راستے میں ایک دیہاتی مل گیا ایک اعرابی مل گیا اس نے جب امام حسین رضی اللہ عنہ کی زیارت کی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھنے لگا یہ نوجوان کون ہے جو درمیان میں آرہا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے فرمایا میاں تم انہیں جانتے نہیں یہ حسین ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے وہ بدو امام حسین رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کے قریب آیا اور آ کر کہنے لگا کہ اے جوان تم حسین ہو؟ میرے آقا حسین رضی اللہ عنہ نے بڑی محبت کے ساتھ فرمایا جی بھائی جی مجھے حسین کہتے ہیں وہ بدو آگے سے بدتمیزی کرتے ہوئے بولا اچھا تو تم ہو ابوطالب کے پوتے تم ہو علی کے بیٹے حسین تمہارا باپ تو معاذ اللہ بڑا فتنہ باز تھا لوگوں کا خون بہانے والا تھا بڑا لڑاکا تھا امام حسین رضی اللہ عنہ سن کر مسکرا پڑے علی کا لاڈلا مسکرانے لگا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے چاہا کہ اس گستاخ اس بدتمیز کو اس کی گستاخی کا مزہ چکھایا جائے مگر رحمت عالم کے نواسے نے اس صحابی کو منع فرما دیا کہ بھائی اس کو کچھ نہ کہنا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے اس بدو کو فرمایا اے میرے بھائی تم کتنے حسین ہو کتنے خوبصورت ہو یہ غصہ یہ جلال تیرے چاند سے چہرے پر سجتا نہیں آخر تم اتنے غضبناک ہو کیوں؟ کیا تمہیں بھوک تو نہیں لگی؟ بھائی اگر تمہیں بھوک لگی ہے تو آؤ میں تمہیں بہترین قسم کا کھانا کھلاتا ہوں، اگر تمہیں پیاس لگی ہے تو آؤ میں شہد کا شربت پلاتا ہوں اور اگر تم سفر کر کے تھک گئے ہو تو آؤ میں تمہاری خدمت کرتا ہوں تمہاری مٹھی چاپی کرتا ہوں تم لیٹو تمہیں دبا دیتا ہوں اور اگر تم مقروض ہو تو بتاؤ کتنا قرضہ دینا ہے میں تمہارا سارا قرضہ اتار دیتا ہوں اگر گھر والوں سے لڑ کر آئے ہو تو آؤ میں تمہاری گھر والوں سے صلح کرا دیتا ہوں اور اگر کوئی حاجت ہے تو بتاؤ میں علی کا بیٹا ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر کھیلنے والا ہوں بچپالوں کی اولاد ہوں بتاؤ میں وہ تمہاری حاجت پوری کر دیتا ہوں اس بدو نے جب سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا یہ کریمانہ اخلاق دیکھا یہ تحمل اور برداشت دیکھا تو کہنے لگا حسین مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں آقا حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان پھر اتنے پیارے ہو کر اتنے خوبصورت چہرے پر غصہ اچھا نہیں لگتا۔ بدو شرمندہ ہو کر قدموں میں گر پڑا قدم چوم کر کہنے لگا حسین سنا کچھ اور تھا دیکھا کچھ اور ہے آقا حسین رضی اللہ عنہ نے بدو کو اٹھا کر سینے سے لگا لیا فرمایا سبحان تو میرے نانے کا امتی ہے تو میرے نانے کا غلام

Marfat.com

ہے تیرا مقام میرے قدموں میں نہیں میرے سینے میں ہے۔ سبحان اللہ بدو نے عرض کی حضور میں نے بڑی گستاخی کی ہے بڑی ہی بے ادبی کی نانے کا صدقہ معاف کر دینا آقا حسین مسکرا کر فرمانے لگے بھائی میں نے غصہ کیا کب تھا کہ تجھے معاف کردوں تمہیں پتہ نہیں میں کس گھرانے سے تعلق رکھتا ہوں؟ اس گھرانے سے جنہوں نے پتھر کھا کے دعائیں دیں گالیاں سن کر قبائیں دیں بھائی میرے نانے نے بچپن میں سبق ہی یہی دیا تھا بیٹا جو گستاخی کرے جو بے ادبی کرے اسے گالیوں کا جواب گالی سے نہیں بلکہ گالی کا جواب محبت سے دینا پیار سے دینا۔ سبحان اللہ۔ (اخلاق حسین صفحہ ۲۵، سالک السالکین جلد ۱)

حق کی صداقتوں کی نشانی حسین ہے　　دنیا میں انقلاب کا بانی حسین ہے
ورد زبان ہے اسم مکرم حسین رضی اللہ عنہ کا　　لہرا رہا ہے آج بھی پرچم حسین رضی اللہ عنہ کا

ایک مرتبہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی ایک نوکرانی سے کچھ پیسے گم ہوگئے کچھ نقدی ضائع ہوگئی جب وہ نوکرانی آقا حسین رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی تو وہ ڈر کی وجہ سے خوف کی وجہ سے لرزنے لگی کانپنے لگی کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کہیں ناراض نہ ہوں کہیں غصہ میں بے عزتی نہ کریں جب سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے اس نوکرانی کو کانپتے دیکھا تو فرمایا: بی بی کیا بات ہے کانپ کیوں رہی ہو؟ لرز کیوں رہی ہو؟ خیر تو ہے؟ نوکرانی نے عرض کی حضور ایک غلطی ہوگئی ہے فرمایا کون سی غلطی عرض کی حضور آپ کی رقم آپ کے روپے میرے پاس امانت تھے وہ میں نے فلاں مقام پر رکھے تھے بڑے تلاش کیئے ہیں لیکن حضور وہ مل نہیں رہے اس لئے ڈر رہی ہوں کہ آپ ناراض نہ ہوں امام حسین رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے فرمایا کتنی رقم تھی کتنے پیسے تھے؟ عرض کی حضور دو سو درہم تھے۔ اس زمانے میں درہم و دینار ہوتے تھے۔ درہم چاندی کا روپیہ ہوتا تھا دینار سونے کا روپیہ ہوتا تھا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے جب یہ سنا تو فرمایا: اچھا کوئی بات نہیں اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا گم

Marfat.com

ہوگئے ہیں غم نہ کرو اللہ تعالیٰ اور کہیں سے دے دے گا۔ سبحان اللہ آج کل کا کوئی میرے جیسا یا کوئی آپ جیسا مال دار ہوتا سن کر غصہ بھی ہوتا پھر دو چار گالیاں بھی سناتا پھر نوکری سے نکال کر تنخواہ سے بھی کاٹ لیتا مگر وہ حسین تھے علی کے لال تھے رحیم شفیق کریم نبی کے نواسے تھے وہ ناراض ہونے کی بجائے مسکرا کر نوکرانی کو تسلی دینے لگے تھوڑی دیر گزری ایک امام حسین رضی اللہ عنہ کا مرید آیا اس نے سلام عرض کرنے کے بعد پانچ سو درہم امام کی خدمت میں پیش کر کے عرض کی حضور یہ حقیر سا ہدیہ قبول فرمایئے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے وہ قبول فرما لئے جب وہ مرید چلا گیا تو امام حسین رضی اللہ عنہ نے اس نوکرانی کو بلایا بلا کر فرمایا لو بی بی یہ دیکھو اللہ تعالیٰ نے دوسو درہم کے بدلے پانچ سو درہم ہمیں عطا فرما دیئے۔ یعنی تین سو زیادہ بھیج دیئے ہیں۔ پھر امام حسین رضی اللہ عنہ نے دوسو درہم اٹھائے اور اس نوکرانی کو دے دیئے اس نے عرض کی حضور یہ کیا؟ فرمایا: یہ تیرا انعام ہے عرض کی کس بات کا فرمایا تو نے میری وجہ سے پریشانی اٹھائی تھی صدمہ برداشت کیا تھا یہ اس کا انعام ہے۔ سبحان اللہ۔ (اخلاق حسین صفحہ ۵۰)

ایک مرتبہ امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ میں کسی بات پر رنجش ہوگئی ناراضگی ہوگئی ناچاقی ہوگئی دونوں بھائیوں نے ایک دوسرے سے بولنا چھوڑ دیا جب امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے دوستوں کو اس ناراضگی کا پتہ چلا تو انہیں بڑا افسوس ہوا وہ وفد کی صورت میں پہلے امام حسن رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے سلام عرض کرنے کے بعد عرض کی حضور ہمیں پتہ چلا ہے کہ آپ کی امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ ناچاقی ہوگئی کوئی ناراضگی ہوگئی ہے امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں ہوگئی ہے دوستوں نے عرض کی حضور آپ بڑے ہیں والد کی جگہ ہیں حسین چھوٹے ہیں اب ناراضگی کو چھوڑیئے غصہ کو تھوک دیجئے اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ صلح فرما لیجیئے۔ امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا زیادتی حسین رضی اللہ عنہ کی ہے لہٰذا حسین

Marfat.com

آ کر مجھ سے معافی مانگے کہ مجھ سے غلطی ہوگئی ہے ٹھیک ہے میں معاف کر کے صلح کرلوں گا۔ امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے عرض کی حضور ٹھیک ہے اگر اجازت دیں تو ہم امام حسین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر بھی عرض کرتے ہیں۔ امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا ٹھیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں وہ وفد وہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے ساتھی امام حسن رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سے اٹھ کر امام حسین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے سلام عرض کرنے کے بعد عرض کی حضور ہم نے سنا ہے آپ کی امام حسن رضی اللہ عنہ سے کوئی ناراضگی ہوگئی ہے امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں بس معمولی سی بات تھی سب ٹھیک ہو جائے گا ایک ساتھی بولا پر حضور امام حسن رضی اللہ عنہ تو بڑے ناراض ہیں وہ فرماتے ہیں کہ زیادتی حسین رضی اللہ عنہ نے کی ہے وہ آ کر معافی مانگیں تب میں معاف کر کے صلح کروں گا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے سنا تو آپ مسکرا پڑے آپ نے کاغذ قلم دوات اٹھائی اور امام حسن رضی اللہ عنہ کی طرف ایک خط لکھا اللہ تعالیٰ کا نام لکھنے کے بعد لکھا کہ بھائی جان میں نے سنا ہے آپ فرما رہے ہیں کہ اگر حسین آ کر مجھ سے معافی مانگ لے تو میں اس سے صلح کرلوں گا۔ اے بھائی جان آپ میرے بڑے اور محترم بھائی ہیں میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی مانگنے کے لئے بالکل ہر وقت تیار ہوں لیکن میں نے نانا جان اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا جو انسان اپنے روٹھے ہوئے بھائی کو منانے جاتا ہے اور منانے میں معافی مانگنے میں پہل کرتا ہے تو وہ معافی مانگنے والے سے پہلے قیامت والے دن جنت میں جائے گا بھائی جان میں یہ نہیں چاہتا کہ میں آپ سے پہلے معافی مانگ کر قیامت والے دن آپ سے پہلے جنت میں چلا جاؤں۔ اس لئے میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ اپنا رتبہ بڑھائیں اور قیامت والے دن مجھ سے پہلے جنت میں داخل ہوں اور خود میرے پاس تشریف لا کر مجھے منائیں میری دل جوئی فرمائیں میرے ساتھ پیار فرمائیں اور میرے ساتھ صلح

Marfat.com

فرمائیں۔ یہ خط لکھ کر امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو دیا کہ جاؤ امام حسن رضی اللہ عنہ کی خدمت میں یہ خط پہنچا آؤ جب یہ خط امام حسن رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچا تو امام حسن رضی اللہ عنہ نے کھول کر پڑھا پڑھ کر بڑے ہنسے۔ ہنستے ہنستے گھر سے نکلے اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے جاتے ہی امام حسین رضی اللہ عنہ کو گلے سے لگا لیا منہ چوم کر فرمایا حسین اللہ تعالیٰ نے تجھے بڑا عقل عطا فرمایا ہے۔ آنا تم نے تھا لیکن ایسی بات کی ہے خط پڑھ کر مجھے آنا پڑ گیا ہے۔ سبحان اللہ۔

(سعادت الکونین صفحہ ۹۲، اخلاق حسین صفحہ ۵۸، ۵۹، آل رسول جلد ۲ صفحہ ۱۴۶)

زمانے توں ونج کے اسکول ڈٹھا اے　　محبت دا عجب اک اصول ڈٹھا اے
علی دے بچڑاں توں قربان ونجاں　　جنہاں کوں چمدا رسول ڈٹھا اے

سخی حسین

حضرات سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ بہت بڑے سخی تھے۔ غریبوں مسکینوں کی مدد کرنا آپ کا محبوب مشغلہ تھا کوئی غریب محتاج سائل منگتا آپ کے در سے خالی نہیں جاتا تھا۔ ایسا ہوتا بھی کیوں ناں آپ نواسے کس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے جس کے صدقے ساری کائنات پل رہی ہے۔ دیتا میرا سوہنا رب العالمین ہے پر بانٹتا حسین رضی اللہ عنہ کا نانا ہے۔ حضرات دنیا میں بڑے بڑے سخی آئے ہیں اور قیامت تک آتے رہیں گے مگر فاطمہ کے بابے جتنا نہ کوئی سخی آیا ہے اور نہ ہی آئے گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے پیارے صحابی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن والی کائنات نے اپنے غلاموں سے پوچھا اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کی جی ہمارے آقا فرمایا: هَلْ تَدْرُوْنَ مَنْ اَجْوَدُ جُوْدًا جانتے ہو تمہیں پتہ ہے اس پوری کائنات میں سب سے بڑا سخی کون ہے؟ قَالُوا اللّٰهُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهٗ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا اللہ تعالیٰ جانے اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم جانے۔ سبحان اللہ۔ حضرات صحابہ کیا کہتے ہیں اللہ تعالیٰ جانے اور اس کا رسول

Marfat.com

جانے اور آج کل کے سپاہ صحابہ کیا کہتے ہیں نبی کو کیا پتہ نعوذ باللہ نبی کو تو دیوار کے پیچھے کا پتہ نہیں۔ (براہین قاطعہ صفحہ ۵۱) صرف اللہ عزوجل ہی جانے۔ دیوبندیوں، وہابیوں، سپاہ صحابہ دفاع صحابہ والوں کا کتنا برا عقیدہ ہے کتنا خراب عقیدہ ہے۔ خدا عزوجل کے لئے سنیو! ہوش کرو ان بناوٹی سنیوں سے بچ کے رہو نہیں تو یہ اپنے ساتھ ساتھ تمہارے ایمانوں کا بیڑا بھی غرق کردیں گے۔ خبردار اپنے بچوں کو ان کے مدارس سے دور رکھو اپنی زکوٰۃ فطرانے اور خیرات ان سے بچا کر کسی سنی حنفی بریلوی عقائد کے مدارس میں دو۔ ان کے پیچھے نماز اور جنازہ ہرگز ہرگز نہ پڑھو۔ ہم سنیوں بریلویوں کا وہابیوں سے دیوبندیوں سے گستاخان نبی گستاخان صحابہ سے کوئی ذاتی ویر نہیں کوئی ذاتی عداوت نہیں صرف اور صرف اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ ہم جس سے محبت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے لئے بغض رکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے یار کے پیار کے لئے۔ آج یہ سارے گستاخان نبی گستاخان صحابہ اپنے کفریہ عقائد سے سچے دل سے توبہ کرلیں تو ہم سارے سنی ان کے ہاتھ چوم کر ان کو گلے کا ہار بنانے کے لئے تیار ہیں۔ کاش ایسا ہو جاتا۔

خیر تو عرض کیا کر رہا تھا حضور ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا صحابہ جانتے ہو پوری کائنات میں سب سے بڑا سخی کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی سوہنا لجپال نبی من ٹھار نبی اللہ تعالیٰ جانے یا اس کا رسول ﷺ جانے حضور ﷺ یہ جواب سن کر فرمانے لگے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَجُوْدُ جُوْدًا لوگو! ساری کائنات میں سب سے زیادہ سخی سب سے زیادہ داتا اللہ تعالیٰ کی ذات ہے وہ سخی بھی ہے اور جواد بھی صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے بڑا سخی کون ہے؟ میرے آقا نے فرمایا: ثُمَّ اَنَا اَجْوَدُ بَنِیْ آدَمَ اللہ تعالیٰ کے بعد سارے انسانوں میں سے ساری کائنات میں سے سب سے بڑا سخی میں محمد ﷺ ہوں۔

(مشکوٰۃ شریف کتاب العلم فصل ثالث صفحہ ۳۶، ۳۷)

Marfat.com

حضرات پتہ چلا حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے بڑے سخی ہیں سخی کہتے ہیں دینے والے کو سخی کا دوسرا معنی داتا۔ سب سے بڑا سخی داتا ہے اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے بڑے سخی داتا ہیں حضور ﷺ اب سخی داتا کہتے کس کو ہیں۔ فقیر کو یا مال دار کو؟ فقیر تو سخی ہو نہیں سکتا کیونکہ اس کے پاس تو دینے کے لئے ہے کچھ نہیں وہ تو خود محتاج ہے تو سخی وہ ہوگا جو خزانوں کا مالک ہوگا جس کے پاس خزانے ہوں گے میں نے عالم تصورات میں عالم تخیلات میں عرض کی اے خالق کائنات تیرا یار کہتا ہے میں اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے زیادہ سخی ہوں سب سے زیادہ داتا دینے والا ہوں مولا کریم لوگ کہتے ہیں سخی وہ ہے جس کے پاس خزانے ہوں کیا تیرے یار کے پاس خزانے ہیں؟ مال ہے میرے پیارے رب العالمین نے فرمایا: وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَاَغْنٰى۔ (پ ۳۰ سورۃ الضحیٰ آیت ۸) اے میرے حبیب ﷺ میں نے تمہیں حاجت مند پایا پھر اپنے فضل سے تمہیں غنی کر دیا۔ غنی کا معنی ہے مال دار۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: سبحان تم مالی طور پر کمزور تھے میں نے اپنے فضل سے تمہیں مال دار بنا دیا ہے غنی کر دیا ہے یا اللہ عزوجل یار کو کتنا مال دار بنایا ہے کتنا مال دے کر غنی کیا ہے خالق کائنات فرماتا ہے: اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ (پ ۳۰ سورۃ کوثر آیت ۱) اے میرے حبیب ﷺ بے شک ہم نے آپ کو بے شمار خزانے عطا فرما دیئے ہیں۔ اتنے خزانے عطا فرمائے ہیں قلمیں ٹوٹ سکتی ہیں، سیاہیاں ختم ہو سکتی ہیں لکھنے والے ختم ہو سکتے ہیں پر سبحان تیرے خزانے کوئی شمار نہیں کر سکتا۔ حضرات ذرا توجہ فرمائیں اللہ تعالیٰ یار کو غنی فرما رہا ہے ذرا ایمان سے بتانا جس کو اللہ تعالیٰ کائنات کے بے شمار خزانے عطا کر کے غنی فرمائے اس آمنہ کے لال کے پاس کتنے خزانے ہوں گے وہ کتنا بڑا سخی ہوگا وہ کتنا بڑا داتا ہوگا۔ بعض حضرات داتا کے نام سے بڑے الرجک ہیں کہتے ہیں جی داتا تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور کوئی نہیں۔ حضرات ہمارا عقیدہ ہے اللہ

Marfat.com

تعالیٰ بے شک داتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کی عطا سے اس کا محبوب بھی داتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی دینے والا ہے اس کی عطا سے اس کا حبیب ﷺ بھی دینے والا ہے میرے اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت کشتہ عشق رسالت الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے دینے والا ہے سچا ہمارا نبی
سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہمارا نبی سب سے بالا و والا ہمارا نبی

حضور ﷺ سے مانگنے کو بعض لوگ شرک کہتے ہیں پر ہم تو مانگتے جائیں گے میرا نبی اپنے سوہنے رب عزوجل کی عطا سے دیتا جائے گا۔

ہم منگتے ہیں احمد کے وہ داتا ہے ہمارا ہم منگتے ہیں احمد کے وہ داتا ہے ہمارا
گر شور مچاتے ہیں یہ منکر تو مچائیں ۔ آواز سگاں کم نکند رزق گدارا

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے بڑے پیارے صحابی ہیں اور رشتے میں نبی کریم ﷺ کے سالے بھی لگتے ہیں کیونکہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا جن کا اصلی نام رملہ تھا یا ہندہ تھا وہ حضور ﷺ کی زوجہ پاک تھیں وہ فرماتے ہیں کہ مدینہ کے تاجدار نے فرمایا: اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّاللّٰہُ یُعْطِیْ لوگو! سن لو اللہ تعالیٰ عطا کرنے والا ہے میں اس کی عطا سے ساری کائنات میں تقسیم کرنے والا ہوں۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۲)

حضرات اس صحیح حدیث پاک سے پتہ چلا میرے آقا دین اور دنیا کی نعمتیں تقسیم کرنے والے ہیں۔ علم ایمان مال اولاد اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت تقسیم کرتے ہیں جو مال مانگے اسے مال ملتا ہے جو ایمان مانگے اسے ایمان ملتا ہے جو علم مانگے اسے علم ملتا ہے جو اولاد مانگے اسے اولاد ملتی ہے جو رزق مانگے اسے رزق ملتا ہے جو شفا مانگے اسے شفا ملتی ہے جو جنت مانگے اسے جنت ملتی ہے کیونکہ اللہ دیتا جاتا ہے مدینہ کا سلطان بانٹنے والوں میں بانٹتا جاتا ہے۔

Marfat.com

جو کچھ خدا عزوجل دا اوسب مصطفیٰ دا ہے تے نہ تھی منکر رب دی عطا دا
رب عزوجل وہیندا مصطفیٰ وڑیندا ہے صدقہ ملدا نبی مصطفیٰ دا
جہڑے رب عزوجل دی عطا توں سڑدے ہن او ہوندا نیں ماں پیو دا
مالی پیار نبی دا جنہوں نصیب ہووے تے اوہے حق دار شفا دا

حضرات بعض لوگ کہتے ہیں حضور ﷺ صرف علم بانٹتے ہیں اور کچھ نہیں محدثین کرام فرماتے ہیں کہ یہ حدیث عام ہے اس میں قید نہیں کہ صرف حضور ﷺ علم ہی بانٹتے ہیں اگر یہ کہا جائے کہ حضور ﷺ صرف علم ہی بانٹتے ہیں تو ماننا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ بھی صرف علم ہی دیتا ہے اور کچھ نہیں۔ یہ غلط ہے اللہ تعالیٰ سب کچھ یار کو عطا کرتا ہے کملی والا اللہ تعالیٰ کی عطا سے سب کچھ بانٹتا ہے۔

(مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ا صفحہ ۱۸۷)

امام اہلسنت اس حدیث پاک کا ترجمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

رب عزوجل ہے معطی یہ ہیں قاسم رزق اس کا کھلاتے یہ ہیں
اس کی بخشش ان کا صدقہ دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں

حضرات پتہ چلا سب سے بڑا سخی اللہ تعالیٰ ہے سب سے بڑا داتا اللہ تعالیٰ ہے اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے بڑا سخی سب سے بڑا داتا حضور ﷺ کی ذات پاک ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ جی تم لاہور والے ولی سید علی ہجویری کو بھی داتا کہتے ہو یہ تو شرک ہے حضرات سیدنا علی ہجویری بھی اگر داتا ہیں تو اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہیں۔ حقیقی داتا اللہ تعالیٰ ہے اللہ تعالیٰ کو داتا بنایا کسی نے نہیں سید علی ہجویری داتا ہیں تو اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہیں۔ لہٰذا شرک نہ ہوا۔ اگر کوئی موحد پھر بھی کہے نہیں جی جب اللہ تعالیٰ داتا ہے تو بندہ کیسے داتا بن گیا۔ آپ نے تو اللہ تعالیٰ کی صفت بندے میں مان لی اس لئے یہ تو شرک ہوگیا۔ لہٰذا مانو تو صرف ایک اللہ تعالیٰ کو داتا مانو اور کوئی داتا نہیں۔ اچھا صاحب آپ اس موحد سے

Marfat.com

پوچھیں کہ اللہ کتنے ہیں؟ وہ لازماً کہے گا ایک اب اس سے پوچھو تمہارے والد کتنے ہیں؟ تمہارے باپ کتنے ہیں؟ اگر کہے کہ میرا والد ایک ہے تو کہو یہ تو شرک ہوگیا کیونکہ اللہ تعالیٰ بھی ایک تیرا باپ بھی ایک لازمی ایک ہی کہے گا دو یا تین تو کہہ سکتا نہیں نہیں تو حرامی کہلائے گا۔ ویسے حضرات ناراض نہ ہونا گستاخان نبی ہوتے حرامی ہی ہیں خیر تو آپ اس موحد کو کہیں بھائی یہ تو شرک ہوگیا اللہ تعالیٰ بھی ایک تیرا باپ بھی ایک لازماً وہ کہے گا کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اس کو ایک بنایا کسی نے نہیں میرا والد ایک ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ نے ایک بنایا ہے تو پھر آپ بھی وہی کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ داتا ہے اس کو کسی نے داتا بنایا نہیں اگر سیّد علی ہجویری لاہوری داتا ہیں تو اللہ تعالیٰ کی عطا سے داتا ہیں کوئی شرک نہیں تو عرض یہ کر رہا تھا کہ حضور ﷺ سب سے بڑے سخی ہیں کائنات میں ایسا کوئی انسان سخی نہیں جیسے آمنہ کا لال سخی ہے۔ حضور ﷺ کے جلیل القدر صحابی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ كَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ۔ حضور ﷺ ساری کائنات کے انسانوں میں سے سب سے زیادہ خوبصورت تھے سب سے زیادہ سخی تھے اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ (بخاری شریف مسلم شریف مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۱۸)

حضور ﷺ کے پیارے صحابی حضرت سیّدنا جابر انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دس سال تک حضور ﷺ کی محفل پاک میں گزارے ان دس سالوں میں فرماتے ہیں کہ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا حضور ﷺ سے کسی نے کوئی چیز کا سوال کیا حضور ﷺ نے اس کو لا نہیں فرمایا۔ یہ نہیں فرمایا کہ میں تمہیں نہیں دوں گا یہ نہیں فرمایا معاف کر بلکہ جو بھی آیا جھولیاں بھر کے لے گیا۔ (بخاری شریف مسلم شریف مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۱۹)

حضور ﷺ جب غزوہ حنین سے واپس تشریف لائے تو اللہ تعالیٰ نے کرم

Marfat.com

فرمایا بڑا مال غنیمت سرکار کے حصے میں آیا میرے آقا کے حصہ میں اتنی بکریاں آئیں کے دو پہاڑوں کے درمیان ایک وادی تھی وہ ساری وادی حضور ﷺ کے مال سے بھر گئی ایک دن میرے آقا ان بکریوں کے پاس کھڑے تھے ایک بدو آیا ایک اعرابی آیا ایک پینڈو آیا ایک گاؤں کا کافر آیا میرے آقا نے اس بدو کافر کو فرمایا میاں اگر دین دنیا میں کامیابی چاہتے ہو تو آؤ کفر کی وادیوں سے نکل کر اسلام کے دامن میں آجاؤ اس بدو نے پوچھا آپ کون ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کا آخری رسول ہوں اس بدو نے کہا یہ بکریاں کس کی ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہماری ہیں تو اس بدو نے کیا کہا حضرت انس فرماتے ہیں کہ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ غَنَمًا بَیْنَ جَبَلَیْنِ ایک بندے نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ سے دو پہاڑوں کے درمیان بھری وادی بکریوں کی مانگی کہ اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ اگر آپ مجھ سے کلمہ پڑھانا چاہتے ہیں مجھے مسلمان بنانا چاہتے ہیں تو یہ ساری بکریاں مجھے عطا فرمادیں میں آپ کا کلمہ پڑھ لوں گا حضرت انس فرماتے ہیں جب اس بدو نے سرکار سے بکریاں مانگیں تو فَاَعْطَاہُ اِیَّاہُ میرے آقا نے ساری بکریاں اس کافر کو عطا فرمادیں کہ میاں جاؤ یہ ساریاں بکریاں تم لے جاؤ اس بدو نے ساری بکریاں لے لیں اور اپنے گاؤں میں گیا اپنی برادری کے پاس چلا گیا گاؤں والوں نے رشتے داروں نے جب اس کے پاس اتنا مال دیکھا تو سارے رشتے دار ساری برادری والے پوچھنے لگے کہ یار یہ اتنا مال کہاں سے لائے ہو تم تو غریب تھے تمہارے پاس اتنا مال نہیں تھا اس نے کہا لوگو یہ مال مجھے محمد عربی ﷺ نے عطا فرمایا ہے۔ سبحان اللہ۔

منگتے خالی ہاتھ نہ لوٹے کتنی ملی خیرات نہ پوچھو
ان کا کرم پھر ان کا کرم ہے ان کے کرم کی بات نہ پوچھو

Marfat.com

ظاہر میں تسکین دل و جان باطن میں معراج دل و جان
نام نبی پھر نام نبی ہے نام نبی کی بات نہ پوچھو

اس بدو کی بات سن کر گاؤں والے بڑے حیران ہوئے اس نے کہا ساتھیو! حیران کیوں ہوتے ہو فَقَالَ اَیْ قَوْمِ اَسْلِمُوْا فرمایا: اے لوگو! اے میری قوم آؤ تم بھی کلمہ پڑھ کے مسلمان ہو جاؤ کیوں؟ کہ فَوَ اللّٰہِ اِنَّ مُحَمَّدًا لَیُعْطِیْ عَطَآءً مَا یَخَافُ الْفَقْرَ مجھے اللہ تعالیٰ کی عزت وجلالت کی قسم محمد عربی ﷺ اتنا عطا فرماتے اتنا دیتے ہیں کہ فقیری کا خوف نہیں فرماتے۔

(مسلم شریف مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۱۹)

یاری یار نال توڑ نبھاونی اے ہاں بوٹا پیار والا لا کے وڈھنا نیں
حق سچ دی کرنی ایں گل سچی جھوٹھا حرف زبان توں کڈھنا نیں
جو وی منگنا ایں آقا تو منگنا ایں کسے غیر آگے پلہ اڈنا نیں
دنیا چھڈنی پئی چھڈ دیاں گا صدف دامن محمد ﷺ دا چھڈنا نیں

جب اس بدو نے حضور ﷺ کی سخاوت کا ذکر چھیڑا تو اس کی ساری قوم نے مدینہ پاک میں اس بندے سمیت حاضر ہو کر حضور ﷺ کا کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کرلیا۔ (مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ صفحہ ۶۹)

امام اہلسنّت فرماتے ہیں کہ:

واہ کیا جود و کرم ہے شہہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے دریا تیرا
اغنیا پلتے ہیں در سے وہ ہے باڑا تیرا
اصفیا چلتے ہیں سر سے وہ ہے رستہ تیرا

Marfat.com

تیرے ٹکڑوں پہ پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

حضرات! بات بڑی دور چلی گئی میں عرض یہ کر رہا تھا کہ امام حسین رضی اللہ عنہ بڑے سخی تھے سخی ہوتے بھی کیوں نا سخی نبی کے جو نواسے تھے۔ بیمار کربلا سیّد سجاد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے بابا حسین یتیموں، محتاجوں کا بڑا ہی خیال فرماتے تھے اگر کوئی یتیم مسکین محتاج آکر کھانے پینے کا سوال کرتا تو امام حسین رضی اللہ عنہ اس منگتے سے اس سوالی سے پوچھتے کہ بھائی آپ کہاں سے آئے ہیں آپ کی رہائش کس جگہ پر ہے وہ سوالی عرض کرتا کہ حضور میں فلاں محلّہ سے آیا ہوں فلاں گاؤں سے آیا ہوں تو آقا حسین اس کے گھر کا اڈریس لکھ لیتے پتہ لکھ لیتے فرماتے بھائی جی آپ گھر چلے جائیں آپ کا حصہ آپ کے کھانے کا سامان انشاء اللہ آپ کے گھر پہنچ جائے گا۔ سبحان اللہ خیرات ہو تو ایسی ہو پیر سجاد فرماتے ہیں وہ سوالی چلا جاتا میرے بابا حسین بازار جاتے اس سوالی کے لئے گندم چاول جو کھجوریں مختلف قسم کی چیزیں خرید کر ایک بوری میں بند کر لیتے جب بوری بھر جاتی تو میرا بابا حسین وہ بوری اپنی پیٹھ پر اٹھا لیتے اور اس سوالی کے گھر کی طرف چل پڑتے سبحان اللہ۔ ہے جنتی جوانوں کا سردار ہے نبی کے کندھے پر کھیلنے والا ہے خاتون جنت کا نور عین پر فقیروں کے لئے کھانا پیٹھ پر اٹھائے پھرتا ہے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ وہ کھانے کا سامان خود اٹھا کر اس منگتے کے دروازے پر پہنچتے اور دروازے پر صدا لگا کے کہتے لو میرے بھائیو! تمہارے کھانے کا سامان آ گیا ہے۔ یہ لے لو۔ محتاج لوگ فقیر لوگ امام حسین رضی اللہ عنہ کی سخاوت اور سادگی دیکھ کر دنگ ہو جاتے حیران ہو جاتے۔ ہاتھ چوم کر عرض کرتے آقا حسین آپ نے اتنی تکلیف کیوں فرمائی؟ آپ ہمیں حکم فرماتے ہم خود اٹھا کر لے آتے آقا حسین مسکرا کر فرماتے دوستو میں اٹھا کر اگر لے آیا ہوں تو میری شان میں کوئی کمی آ گئی ہے؟ ناں ناں کمی نہیں آئی

Marfat.com

بلکہ اللہ تعالیٰ نے راضی ہو کر مجھے دوگنا ثواب عطا فرمایا ہے ایک خیرات کرنے کا ایک تمہارے گھر خیرات پہنچانے کا پیر سیجاد فرماتے ہیں یہ ایک دو دن کی بات نہیں بلکہ جب تک میرا بابا حسین مدینہ پاک رہے اسی طرح خیرات کر کے محتاج لوگوں کے گھروں تک پہنچاتے رہے۔ فقیروں غریبوں کے گھر غلہ پہنچا پہنچا کے امام حسین رضی اللہ عنہ کی پشت انور پر نشانات پڑ گئے تھے۔ (ابن عساکر شہادت نواسہ صفحہ ۴۶۶)

سوز و غم دے سچے اندر ڈھلدے پئے آں
پنج تن پاک دے رستے اتے چل دے پئے آں
اسیں فقیر ہاں ناصر شاہ لج پال دے دردے
سخی حسین دا لنگر کھا کے پلدے پئے آں

ایک دن امام حسین رضی اللہ عنہ اپنے گھر نوافل پڑھ رہے تھے کہ ایک منگتا آیا ایک سوالی آ گیا اس نے آقا حسین رضی اللہ عنہ کے گھر کے سامنے صدا لگائی غریب ہوں مسکین ہوں حالات بڑے خراب ہیں سخی گھرانہ ہے کریم گھرانہ ہے کچھ اللہ تعالیٰ کے نام پر میری امداد فرمائی جائے آپ میری مدد فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے گا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے جب یہ صدا سنی یہ آواز سنی تو آپ نے نماز کو مختصر کر دیا پہلے ارادہ تھا خوب لمبی کر کے نماز پڑھوں گا لمبی قرأت کروں گا لمبی تسبیح پڑھوں گا لمبا رکوع و سجود کروں گا خوب جی بھر کے اللہ تعالیٰ کو مناؤں گا لیکن فقیر کی صدا سن کر نماز مختصر کر دی نماز سے سلام پھیرنے کے بعد آپ دروازے پر تشریف لائے سوالی نے سلام عرض کیا امام نے سلام کا جواب دے کر سوالی کو دیکھا تو نگاہ ولایت سے پہچان گئے کہ سوالی واقعی فقیر ہے واقعی محتاج ہے واقعی حالات ٹھیک نہیں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے خادم کو آواز ماری خادم دوڑتا دوڑتا امام کی بارگاہ میں حاضر ہوا امام حسین رضی اللہ عنہ نے خادم سے فرمایا کہ گھر میں کتنی رقم ہے؟ گھر میں کتنے پیسے ہیں؟ خادم نے عرض کی حضور دو سو درہم پڑے ہیں میرے آقا حسین رضی اللہ عنہ نے

Marfat.com

فرمایا: جاؤ وہ دوسو درہم اٹھا کر لاؤ اور اس فقیر کی خدمت میں پیش کردو۔ خادم نے عرض کی حضور یہ پیسے یہ رقم فالتو نہیں یہ مال زیادہ نہیں بلکہ یہ تو گھر والوں کے لئے ضروری خرچہ پڑا ہے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے فرمایا بھائی ہمارا گزارا ہو جائے گا اللہ تعالیٰ ہمارا سبب کہیں اور سے بنا دے گا فی الحال اس کی خدمت کرنا یہ بہت ضروری ہے خادم اندر گیا دوسو درہم اٹھا کے لے آیا امام عالی مقام نے وہ سارے درہم اس منگتے کو عطا فرمائے اور ساتھ ہی فرمایا بھائی جی اس وقت ہمارا ہاتھ تنگ ہے حالات ذرا ٹھیک نہیں وگرنہ خدا عزوجل گواہ ہیں میں اس سے زیادہ آپ کی خدمت کرتا۔ سبحان اللہ۔ (ابن عساکر، شہادت نواسہ صفحہ ۴۶۶، ۴۶۷، اخلاق حسین ۱۰۹)

قال چھڈ دے توں حال رکھیا کر　　دل دی گدڑی اچ لال رکھیا کر
پیار آقا دی آل دا ناصر　　اپنے ساہ ساہ دے نال رکھیا کر

حضرات سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا ذاتی پیشہ تجارت تھا آپ تجارت کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے تجارت میں بڑی ہی برکت دے رکھی تھی۔ پھر آپ کی جائیداد بھی تھی اس میں سے بھی آمدن ہو جاتی تھی۔ بیت المال میں سے بھی آپ کو اچھا معاوضہ مل جاتا تھا پھر آپ علی کے لال تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے تھے لوگ نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ کر علی کا لال سمجھ کر اپنا پیر سمجھ کر بھی آپ کی بڑی خدمت کرتے تھے۔ امام عالی مقام کو کافی آمدن ہو جاتی تھی مگر سیرت حسین بتاتی ہے کردار شبیر بتاتا ہے کہ آقا حسین اس ساری آمدن میں سے زیادہ تر حصہ غریبوں، مسکینوں، اسیروں، محتاجوں اور ضرورت مندوں پر خرچ فرما دیتے تھے۔ ایک مرتبہ حکومت نے آپ کی خدمت کے لئے بیت المال میں سے سرکاری خزانے میں سے بہت زیادہ رقم بھیجی جب وہ مال آپ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے وہ مال لے لیا وہ مال لے کر آپ گھر نہیں تشریف لے گئے بلکہ سارا مال لے کر مسجد نبوی میں تشریف لے آئے مسجد نبوی میں بیٹھ کر کسی مسکین کا کسی سوالی کا انتظار کرنے لگے

Marfat.com

کہ کوئی محتاج آئے تو یہ مال اللہ تعالیٰ کے راستے میں اس مسکین کو دے دیا جائے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کا ایک دوست مسجد نبوی کے پاس سے گزرا جب اس کی امام حسین رضی اللہ عنہ پر نظر پڑی تو وہ بھی مسجد نبوی میں آقا کی سلامی کے لئے حاضر ہوا سلام عرض کرنے کے بعد عرض کی حضور اس وقت مسجد میں کیوں اکیلے تشریف فرما ہو؟ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مال آیا تھا میں نے سوچا چلو مسجد نبوی میں جاتے ہیں کوئی مسکین محتاج آیا تو یہ خیرات کردیں گے۔ اس لئے مسجد نبوی میں بیٹھا ہوں امام حسین رضی اللہ عنہ کا ساتھی مسکرانے لگا آقا حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھائی خیر تو ہے میری بات سن کر مسکرا کیوں رہے ہو وہ آقا حسین رضی اللہ عنہ کے ہاتھ چوم کر عرض کرنے لگا حضور آپ کتنے بادشاہ لوگ ہیں دیکھیئے آپ کا لباس پرانا بھی ہے اور پھٹا بھی ہوا ہے میرا مشورہ یہ ہے کہ اس پیسے سے پہلے اپنے لئے کوئی خوبصورت لباس خریدئے گھر کے لئے ضروری اشیاء خریدیئے پھر اگر بچ جائے تو اللہ تعالیٰ کے نام پر صدقہ کردیجئے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھائی یہ آپ کی سوچ ہے کہ پہلے اپنے لئے چیزیں خریدوں پھر اللہ تعالیٰ کے نام پر خرچ کروں مگر علی کے بیٹے کی سوچ یہ ہے کہ یہ مال پہلے اللہ کے نام پر خرچ کروں حسین رضی اللہ عنہ کا اللہ عزوجل مالک ہے ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ ایک سوالی آگیا ایک فقیر آگیا حسین رضی اللہ عنہ نے ساری رقم اٹھا کر اس مسکین کے حوالے کردی چہرہ آسمانوں کی طرف کرکے کہا اے خالق کائنات تو راضی ہو جا اگر تو راضی ہے تو حسین کو کسی چیز کی کمی نہیں۔

(ابن عساکر، شہادت نواسہ ۴۶۷، اخلاق حسین صفحہ ۱۰۸، ۱۰۹)

سخی حسین رضی اللہ عنہ نے کم جو کیتا تے کر نیں سکدا کوئی
کوئی نئیں رویا وچھڑن لگیاں تے جیویں دھی حسین دی روئی
ویر جہدے پردیس نوں جاون تے غم ہجر دا جانے سوئی
حشر تیکر نیں بھلنی صائم تے جیڑی کربل دے وچہ ہوئی

Marfat.com

ایک دن امام حسین رضی اللہ عنہ اپنے آستانہ عالیہ میں تشریف فرما ہیں کہ اچانک ایک بندہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا سلام عرض کرنے کے بعد کہنے لگا حضور میں فلاں جگہ سے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا ہوں حضور میرے حالات بڑے خراب ہیں میں بڑا ہی غریب ہوں چھوٹے چھوٹے بچے ہیں کرم فرمایئے میری کچھ مدد فرمایئے۔ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے اس سوالی کی بات سنی تو گھر میں نظر دوڑائی کہ کوئی چیز ہے کوئی مال ہے جو اس فقیر کو دیا جائے لیکن کوئی چیز نظر نہ آئی آقا حسین رضی اللہ عنہ نے اس سوالی کو فرمایا کہ بھائی تھوڑی دیر تکلیف فرماؤ یہیں بیٹھو ابھی میرے گھر کا خرچہ آرہا ہے جب وہ آتا ہے تو اس میں سے میں آپ کی خدمت کروں گا۔ سوالی بات سن کر بیٹھ گیا تھوڑی دیر کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے بیت المال میں سے آپ کی خدمت میں پانچ تھیلیاں آگئیں ہر تھیلی میں ایک ایک ہزار سونے کی اشرفی تھی لانے والے خادموں نے عرض کی حضور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں سلام عرض کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ یہ تھوڑا سا نذرانہ قبول فرمائیں فی الحال یہی میرے پاس تھا میں معذرت خواہ ہوں انشاء اللہ تھوڑے ہی دنوں کے بعد میں ساری کمی پوری کردوں گا اور بہت زیادہ مال آپ کی خدمت میں پیش کروں گا امام حسین رضی اللہ عنہ نے وہ پانچ تھیلے قبول فرما لئے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپاہی خادم واپس چلے گئے امام حسین رضی اللہ عنہ نے وہ پانچوں تھیلیاں اٹھا کر اس سوالی کو پیش فرمائیں۔ تھیلیاں دے کر فرمایا بھائی جی میں آپ سے معافی کا طلبگار ہوں کہ میں نے آپ کو اس دنیا کی خاطر بڑی دیر انتظار کرائی ہے اگر مجھے پتہ ہوتا اتنی تھوڑی سی رقم آرہی ہے تو میں آپ کو کبھی بھی انتظار کی زحمت نہ دیتا مجھے معاف کرنا۔ سبحان اللہ۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھائی ہم درویش لوگ ہیں ہم نے دنیا سے کنارا کیا ہوا ہے میں نے تو اپنی زندگی فقیروں کے لئے محتاجوں کے لئے

Marfat.com

ضرورت مندوں کے لئے وقف کی ہوئی ہے۔ (کشف المحجوب صفحہ ۱۲۴)

ایک دن ایک فقیر مسکین سوالی آقا حسین رضی اللہ عنہ کے آستانے پر سوال کے لئے حاضر ہوا جب امام حسین رضی اللہ عنہ کے در دولت پر حاضر ہوا تو امام حسین رضی اللہ عنہ کمرے کے اندر گھر میں تشریف فرما ہیں آقا حسین رضی اللہ عنہ کا ایک غلام باہر بیٹھا ہے اس سوالی نے سلام کرنے کے بعد اس غلام سے پوچھا بھائی جی میں امام حسین رضی اللہ عنہ سے ملنا چاہتا ہوں آپ کہاں ملیں گے؟ امام حسین رضی اللہ عنہ کے خادم نے کہا آپ اندر تشریف فرما ہیں کوئی پیغام ہے تو مجھے دے دو میں آپ کی خدمت میں عرض کر دیتا ہوں۔ اس سوالی نے کاغذ قلم لے کر امام حسین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چند اشعار عربی کے لکھ کر بھیجے۔ جس کا ترجمہ اور معنی یہ تھا۔ حضور میں ایک نہایت ہی غریب آدمی ہوں میری حالت یہ ہوگئی ہے کہ کھانے کے لئے کوئی چیز نہیں اور کوئی ایسی چیز بھی نہیں کہ میں اسے بیچ کر کھانے پینے کی چیزیں خرید سکوں۔ میں بڑا ہی غیرت مند ہوں میں نہیں چاہتا کہ میری عزت پر کوئی حرف آئے میں نے اب تک کسی کو اپنی غربت کے بارے میں نہیں بتایا تا کہ لوگ میرا مذاق نہ اڑائیں آپ کو اس لئے اپنے حالات بتا رہا ہوں کہ آپ کریم ہیں لجپال ہیں عزت پر پردے ڈالنے والے ہیں اور بڑے سخی ہیں۔ اس لئے میری مدد فرمائیں تا کہ عزت بھی رہ جائے اور غریبی بھی دور ہو جائے۔ یہ چند اشعار غلام کو دیئے غلام یہ کاغذ امام حسین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دے کر واپس آ گیا وہ سوالی بھی دروازے پر بیٹھ گیا۔ اتفاق دیکھیئے کہ جواب آنے میں تھوڑی دیر لگ گئی اندر سے جواب نہ آیا اس فقیر نے اس سوالی نے تھوڑی دیر کے بعد پھر ایک کاغذ پر چند اشعار لکھ کر بھیجے جس کا مطلب یہ تھا۔ حضور آپ نے میری بات کا کوئی جواب نہیں دیا نہ ہی میری کوئی مدد فرمائی ہے میں اب جا رہا ہوں جب میں واپس جاؤں گا تو میرے ساتھی مجھ سے ضرور پوچھیں گے تو جو لجپالوں کے سخیوں کے دروازے پر گیا تھا تجھے وہاں سے کتنی خیرات ملی ہے سخی حسین رضی اللہ عنہ

Marfat.com

نے تجھے کیا دیا ہے کتنا دیا ہے؟ یا حسین آپ بتائیں میں لوگوں کو دوستوں کو کیا جواب دوں گا؟ اگر کہوں گا کہ آقا حسین رضی اللہ عنہ نے مجھے بہت کچھ دیا ہے تو یہ جھوٹ ہوگا اور کہوں کہ سخی حسین رضی اللہ عنہ نے کچھ نہیں دیا تو لوگ یہ بات ہرگز نہیں مانیں گے۔ کہیں گے کہ سخیوں کا دروازہ ہو لچپالوں کا آستانہ ہو تجھے ملے کچھ نہیں ہم نہیں مانتے۔ آقا حسین اب بتایئے میں کیا کروں؟ یہ باتیں لکھ کر پھر امام حسین رضی اللہ عنہ کے غلام کو دیں غلام اندر گیا جب واپس آیا تو اس غلام کے پاس ایک تھیلا تھا اور ہاتھ میں ایک جوابی لفافہ بھی تھا جس میں امام حسین رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا تھا کہ بھائی صاحب آپ نے سوال کرنے کے بعد صبر نہیں کیا انتظار نہیں کیا اگر تھوڑا سا انتظار کر لیتے تو میں تمہاری بہت زیادہ خدمت کرتا لیکن تم نے جلد بازی کا مظاہرہ کیا ہے تو یہ دس ہزار درہم قلیل سی رقم قبول کرلو۔ سبحان اللہ۔ یہ دس ہزار درہم آج کل لاکھوں روپے بنتے ہیں پھر امام حسین رضی اللہ عنہ نے آگے لکھا کہ اے میرے بھائی!

فَخُذِ الْقَلِيْلَ وَكُنْ كَاَنَّكَ لَمْ تَسْأَلْ وَتَكُوْنَ نَحْنُ كَاَنَّهَا لَمْ تَفْعَلْ

اس معمولی رقم کو قبول کرلو اور یہ سمجھنا کہ تو نے ہم سے سوال کیا ہی نہیں اور ہم یوں سمجھیں گے کہ تجھے کچھ دیا ہی نہیں۔ سبحان اللہ۔

(سعادت الکونین صفحہ ۹۱، ابن عساکر، شہادت نواسہ صفحہ ۴۶۷، ۴۶۸، آل رسول جلد ۲ صفحہ ۱۲۳، ۱۲۵)

حضرات یہ ہے سخاوت یہ ہے لچپالی لاکھوں دے کر سوالی کو فرماتے ہیں سمجھنا تم نے مانگا ہی نہیں تھا ہم نے دیا ہی نہیں تھا اور آج کل کوئی کسی کو دس ہزار امداد کے طور پر دے دے تو ساری زندگی اس کو احسان جتلاتا رہتا ہے مگر صدقے جاؤں علی کے لال پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے پر جو لاکھوں دے کر بھی فرماتا ہے سمجھنا تم نے سوال کیا نہیں تھا ہم نے تجھے کچھ دیا نہیں تھا۔

کربلا شریف دے وِچ سب کچھ سخی حسین رضی اللہ عنہ نے وار دتا
ظلم دستم دی اگ جو بھڑکدی سی دے کے خون شبیر دا ٹھار دتا

Marfat.com

چپو لا عباس دے بازوؤاں دے بیڑا پاک اسلام دا تار دتا
کرکے پت قربان سردار میاں ابراہیم دا قرض اتار دتا

ایک مرتبہ حضور ﷺ کے محبوب اور پیارے صحابی حضرت سیّدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما شدید بیمار ہوگئے ۔ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا کہ میرے نانے کے پیارے صحابی بیمار ہیں تو آپ ان کی عیادت کے لئے بیمار پرسی کے لئے ان کے گھر تشریف لے گئے جب آقا حسین حضرت اسامہ کے گھر پہنچے تو حضرت اسامہ کی آنکھوں میں آنسو جاری تھے اور زبان پر یہ الفاظ جاری تھے وَاَغْمَاہُ وَاَغْمَاہُ ہائے کتنے غم کی بات ہے ہائے کتنے دکھ کی بات ہے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ حضرت اسامہ کی چارپائی پر بیٹھ گئے محبت سے پیار سے ہاتھ پکڑ کر ہاتھوں میں لے لیا پھر بڑی ہی محبت سے فرمایا۔ اے بھائی اسامہ آپ کو کس بات کا غم ہے کس بات کا دکھ ہے؟ حضرتؓ اسامہ نے آنکھیں کھولیں سامنے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو عرض کی حضور میں دیکھ رہا ہوں موت میرے سامنے کھڑی ہے میں دنیا کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جانے لگا ہوں میرا آخری وقت آچکا ہے غم اس بات کا ہے کہ میں مقروض ہوں میں نے بہت سارے لوگوں کا قرضہ دینا ہے لیکن افسوس اس بات کا ہے میرے پاس اتنی دولت نہیں اتنا مال نہیں کہ میں لوگوں کو دے کر ان کا قرضہ اتار دوں بس یہ غم کھائے جا رہا ہے۔ بھائی حسین آپ جانتے ہیں جس انسان پر قرصہ ہو وہ مر جائے تو اس کی روح زمین آسمان کے درمیان لٹکتی رہتی ہے۔ حضور ﷺ مقروض کا جنازہ نہیں پڑھاتے تھے جب تک وارث اس میت کا قرضہ نہیں اتارتے تھے۔ رو اس لئے رہا ہوں غم اس بات کا ہے اگر میں وفات پا گیا اگر میری روح پرواز کر گئی تو میرے قرضہ کا کیا بنے گا۔ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ کو دلاسہ دیتے ہوئے فرمایا بھائی پریشان نہ ہو غم نہ کرو قرض جانے اور حسین جانے آپ فکر نہ کریں آپ کا سارا

Marfat.com

قرضہ میں اتاروں گا میں اپنی جیب سے ادا کروں گا حضرت اسامہ مسکرا پڑے فرمایا بھائی حسین آپ کی بڑی مہربانی اللہ تعالیٰ آپ کو دین دنیا میں جزائے خیر عطا فرمائے لیکن میں چاہتا ہوں کہ قرضہ میری موت سے پہلے اتر جائے تا کہ مجھے موت آئے تو میں بے فکر ہو کر دنیا چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری دوں امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھائی اسامہ آپ فکر نہ کریں میں گھر جاتے ہی پہلا کام آپ کے قرضے والا کروں گا آپ مجھے وہ نام بتائیں ان لوگوں کا ایڈریس بتائیں جن جن کو آپ نے قرضہ دینا ہے۔ حضرت اسامہ نے سارے لوگوں کے نام بتائے پتہ بتایا پھر عرض کی بھائی حسین خیال کرنا پیسے کچھ زیادہ ہی دینے ہیں پریشانی تو ہوگی میرا لجپال حسین مسکرا پڑا فرمایا بھائی اسامہ میں سخی نبی کا نواسہ ہوں میں سخی فاطمہ کا بیٹا ہوں میں سخی علی کا لخت جگر ہوں آپ فکر نہ کریں حسین اب دوسرا کام بعد میں کرے گا پہلے تیرا قرضہ اتارے گا۔ امام عالی مقام اٹھے گھر تشریف لائے آپ نے ایک غلام کو وہ نام بتائے جو حضرت اسامہ نے بتائے تھے غلام ان تمام لوگوں کو بلا لایا آپ باری باری پوچھتے کہ آپ نے کتنا قرضہ لینا ہے وہ بتاتے جاتے سخی حسین اپنے خزانے سے ان کو عطا فرماتے جاتے جب سارے قرض خواہ قرضہ لے چکے تو حساب کیا تو اس زمانے میں آج سے چودہ سو سال پہلے ساٹھ ہزار درہم بنا جو آج کل کے حساب سے کروڑوں روپے بنتے ہیں۔ سبحان اللہ۔ ادھر کسی نے حضرت اسامہ کو بتایا اسامہ مبارک ہو علی کے لال نے تیرا سارا قرضہ اتار دیا ہے حضرت اسامہ نے سنا تو ہاتھ اٹھا کر کافی دیر آقا حسین رضی اللہ عنہ کے لئے دعائیں کرتے رہے۔

(ابن عساکر جلد ۴ صفحہ ۳۳۲، شہادت نواسہ صفحہ ۴۶۸، ۴۶۹، اخلاق حسین صفحہ ۷۰، ۷۱)

حضرات پتہ چلا آقا حسین جیسا سخی کوئی نہیں سخی ہوتے بھی کیوں ناں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے تھے مولا علی رضی اللہ عنہ کے نور نظر تھے آلِ نبی تھے اولادِ علی تھے پھر

Marfat.com

کیوں نہ کہیں کہ:

کملی والے جیا نہیں ہور
منگتا جہڑا آلِ نبی دا
آلِ نبی دا پھڑ لے پلہ
اوہناں دا لج پال گھرانہ

کملی والے جیا نہیں ہور
اونہوں رہوے نہ کوئی تھوڑ
کملی والے جیا نہیں ہور
پھر کتے نہ رہے گا کلا
اونہاں دے ہتھ ڈور
کملی والے جیا نہیں ہور

آقا حسین رضی اللہ عنہ کی انکساری

حضرات عاجزی انکساری یہ بندگی کی علامت ہے جس بندے میں عاجزی ہوگی انکساری ہوگی وہ انشاء اللہ تکبر اور غرور سے بچ جانا ہی بشریت کی معراج ہے یہی عظمت کی دلیل ہے یہی اللہ تعالیٰ کے محبوب ہونے کی پہچان ہے خالق کائنات قرآن مجید کے پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۳۶ میں ارشاد فرماتا ہے: اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا۔ بے شک اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا اس کو جو مغرور ہو اور فخر کرنے والا ہو دوسرے مقام پر فرماتا ہے: وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِیْنَ (پ ۱۷ سورۃ حج آیت ۳۴) اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم خوش خبری سنا دیجیے ان لوگوں کو جو تواضع کرتے ہیں انکساری کرتے ہیں۔ پتہ چلا انسان کا عاجز ہونا انکساری کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہونے کی علامت ہے سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ بھی محبوب خدا عزوجل کے نواسے تھے آپ بھی بڑی عاجزی فرمایا کرتے تھے آپ کی ذات میں بڑی انکساری تھی آقا حسین کو تکبر سے غرور سے بڑی نفرت تھی۔ ہوتی بھی کیوں نہ آپ شاگرد کس کے تھے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کی تربیت اللہ تعالیٰ کے ماہی نے خود فرمائی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے بڑی ذات ہے آپ کا لقب ہے محبوب خدا عزوجل آپ نبیوں کے امام ہیں آپ شفاعت

Marfat.com

کبریٰ کے وارث ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ساری کائنات کے لئے رسول اور نبی بنا کے بھیجا اللہ تعالی نے بنی انسان جن عرش فرش یہ ساری کائنات آپ کے صدقے سے بنائی اگر حضور ﷺ دنیا میں تشریف نہ لاتے حسین رضی اللہ عنہ کا بابا دنیا میں جلوہ افروز نہ ہوتا کائنات کی کوئی چیز نہ بنتی یہ کائنات میں بہاریں لگی ہوئی ہیں تو یہ سب آمنہ کے لال کا صدقہ ہے میرے آقا اتنی عظمتوں کے مالک ہیں اتنی شانوں کے مالک ہیں مگر عاجزی کتنی ہے انکساری کتنی ہے سنو۔

ایک دن والی کائنات اپنے غلاموں کی محفل میں مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں ایک اعرابی ایک پینڈو میرے آقا کی زیارت کے لئے پہلی مرتبہ سرکار کی بارگاہ عالیہ میں آیا جب سرکار کا جاہ و جمال دیکھا تو کانپنے لگا جسم پر لرزہ طاری ہوگیا۔ پیر لڑکھڑانے لگے میرے آقا نے جب اس اعرابی کی یہ کیفیت دیکھی تو میرے آقا مسکرا پڑے میرے محبوب نے اسے پاس بٹھا کر تسلی دی فرمایا میاں اتنے خوف زدہ کیوں ہوگئے ہو؟ اتنے ڈر کیوں رہے ہو میں محمد عربی ﷺ ایک قریشی عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی۔ (شفا شریف جلد ا صفحہ ۷۷)

سبحان اللہ کتنی عاجزی اور انکساری کی بات فرمائی۔

ایک مرتبہ حضور ﷺ اپنے گھر پاک سے نکل کر مسجد نبوی میں تشریف لائے مسجد نبوی میں سرکار کے دیوانے بیٹھے ہیں اپنے آقا کے دیدار کا انتظار کر رہے ہیں جونہی حضور ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو حضور ﷺ کے سارے صحابہ ادب کے لئے تعظیم کے لئے اٹھ کھڑے ہوگئے میرے آقا نے جب غلاموں کو استقبال کے لئے کھڑا ہوتے دیکھا تو سرکار نے تواضع فرماتے ہوئے انکساری کا مظاہرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ لَا تَقُوْمُوْا كَمَا يَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ایسے نہ کھڑے ہوا کرو جیسے غیر عربی لوگ کھڑے ہو کر ایک دوسرے کی تعظیم کرتے ہیں۔ (ابوداؤد شریف مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۰۳)

Marfat.com

سبحان اللہ ہے والی کائنات لیکن عاجزی کتنی ہے۔ بعض حضرات اس حدیث پاک کو پڑھ کرسن کر کہتے ہیں کہ کسی کی تعظیم کے لئے کھڑے ہونا یہ ناجائز ہے جب حضور ﷺ نے خود اپنی تعظیم کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نہیں اٹھنے دیا تو عام پیر فقیر کے لئے کھڑے ہونا کیسے جائز ہے۔ حضرات نبی کریم ﷺ کا صحابہ رضی اللہ عنہم کو منع فرمانا اس لئے نہیں تھا کہ کسی کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا منع ہے بلکہ یہ میرے آقا کی تواضع تھی انکساری تھی۔ دوسری بات جو میرے آقا نے فرمائی وہ تھی کہ عجمیوں کی طرح قیام نہ کرو۔ غیر عربیوں کا عجمیوں کا طریقہ کیا ہے کہ سردار صاحب بیٹھے ہوتے ہیں اور کمی ہاتھ باندھ کر کھڑے رہتے ہیں۔ مخدوم بیٹھا ہوا ہے خادم دست بستہ کھڑا ہوتا ہے۔ حضور ﷺ نے ایسے قیام سے اُیسے استقبال سے منع فرمایا ہے اس سے تکبر اور غرور پیدا ہوتا ہے وگرنہ آپ صحیح احادیث پاک کا مطالعہ کر کے دیکھیں حضور ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے آقا و مولا کی کھڑے ہو کر تعظیم فرمایا کرتے تھے۔ حضور ﷺ کے جلیل القدر صحابی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ كَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ مَعْنَا فِي الْمَسْجِدِ يُحَدِّثُنَا حضور ﷺ ہمارے ساتھ مسجد میں بیٹھ کر دین کی باتیں کیا کرتے تھے جب سرکار دین کی باتوں سے فارغ ہوتے تو فَاِذَا قَامَ گھر جانے کے لئے آپ کھڑے ہوتے قُمْنَا قِيَامًا تو حضور ﷺ کو دیکھ کر ہم بھی کھڑے ہو جاتے اور حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوْتِ اَزْوَاجِهٖ ہم کھڑے رہتے یہاں تک کہ والی کائنات اپنی کسی بیوی کے گھر میں تشریف لے جاتے۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۰۳)

معلوم ہوا حضور ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سرکار کا کھڑے ہو کر دل و جان سے ادب کرتے تھے اور سرکار ان کو منع نہیں فرماتے تھے۔ جس حدیث میں ممانعت ہے اس کی دوسری وجہ تھی۔ آپ احادیث کا مطالعہ کر کے دیکھیں میرے

Marfat.com

آقا نے خود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنے سردار کے آنے پر ان کا کھڑے ہو کر استقبال کرنے کا حکم دیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے صحابی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ پاک کے یہودیوں کا محاصرہ فرمایا پچیس دن تک ان کو گھیرے میں رکھا تو یہودیوں نے تنگ آ کر عرض کی حضور مہربانی فرمائیں ہم سے صلح فرمائیں۔ میرے آقا نے فرمایا ہمارا فیصلہ کون کرے گا یہودیوں نے عرض کی آپ کے صحابی حضرت سعد بن معاذ جو بھی فیصلہ فرمائیں ہمیں منظور ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ کو بلوا بھیجا حضرت سعد غزوہ خندق میں زخمی ہو گئے تھے زخم سے خون جاری تھا۔ جب سرکار کا حکم پہنچا تو اللہ تعالیٰ کی قدرت سے آپ کا خون اسی وقت آنا بند ہو گیا آپ ایک گدھے پر سوار ہو کر سرکار کی طرف چلے جب سرکار کے قریب پہنچے تو میرے آقا نے ان کی انصار قوم سے فرمایا: قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ اے انصاریو! اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ (بخاری شریف مسلم شریف مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۰۳)

حضرات غور فرمائیں میرے آقا خود انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم فرما رہے ہیں کہ لوگو اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ ہو سکتا ہے کوئی اعتراض کرے کہ حضرت سعد بیمار تھے اس لئے میرے آقا نے حکم فرمایا قُوْمُوْا۔ حضرات بات بیماری کی نہیں تھی بات سرداری کی تھی بیماری کی بات ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دو آدمیوں کو حکم فرماتے اور فرمایا جاتا اِلٰی مَرِیْضِکُمْ جاؤ اپنے مریض کی طرف لیکن مَرِیْضِکُمْ نہیں فرمایا بلکہ فرمایا: اِلٰی سَیِّدِکُمْ جاؤ اپنے سردار کی طرف۔

(اشعۃ اللمعات، مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۶ صفحہ ۳۷۰)

حضرات بات ہو رہی تھی انکساری کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم محبوب خدا عزوجل ہو کے بڑی عاجزی کا مظاہرہ فرمایا کرتے تھے میرے آقا والی کائنات ہو کر خود مریضوں کی عیادت کرتے، جنازے کے پیچھے تشریف لے جاتے، غلاموں کی دعوت قبول

Marfat.com

فرماتے: وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ اور گدھے پر سواری فرماتے۔

(ابن ماجہ شریف، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۱۹)

جب حضور ﷺ نے مکہ شریف فتح فرمایا تو تواضع اور انکساری کا یہ عالم تھا کہ آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سر جھکاتے گئے، سر جھکاتے جھکاتے آپ کا سر انور سواری کے اونٹ کے کجاوے سے لگنے لگا۔ (مدارج النبوت جلد ۱ صفحہ ۵۲)

میاں جب نانے کی انکساری کا یہ عالم تھا تو نواسے کی انکساری کا کیا عالم ہوگا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ کہیں کسی کام کے لئے تشریف لے جا رہے تھے راستے میں چند غریب لوگوں کے گھر تھے کھانے کا ٹائم تھا وہ لوگ اپنے گھروں میں کھانا کھا رہے تھے جب امام حسین رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے گزرے تو آپ نے ان کو سلام فرمایا انہوں نے سلام کا جواب دیا اور پہچان لیا کہ یہ تو علی کا لال جا رہا ہے ایک آدمی آپ کے پیچھے دوڑتا آیا عرض کی آقا حسین کھانے کا ٹائم ہے کرم نوازی فرمایئے آیئے کھانا تناول فرمایئے۔ اگرچہ ہم غریب لوگ ہیں آپ کو بٹھانے کے لئے جگہ بھی کوئی نہیں لیکن ہمارا دل کرتا ہے کہ نبی کا نواسہ ہماری کچی کلی میں تشریف لائے تاکہ ہمارے گھروں کو بھی بھاگ لگ جائے۔ آپ کے قدموں سے ہمارے گھر بھی بابرکت ہو جائیں سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے سنا تو آپ اس بندے کے ساتھ چل پڑے۔ لوگ اٹھنے لگے کہ آقا حسین کو چارپائی پر بڑی عزت کے ساتھ بٹھا کر کھانا پیش کریں لیکن امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ساتھیو! اگر مجھے کھانے کے لئے آپ نے بلا ہی لیا ہے تو اب کھانا میں چارپائی پر بیٹھ کر الگ نہیں کھاؤں گا بلکہ تمہارے ساتھ تمہارے ہی برتن میں مل کر کھاؤں گا لوگ بڑے خوش ہوئے عرض کی حضور یہ تو آپ کی زرہ نوازی ہے امام حسین رضی اللہ عنہ نے ان غریبوں کے ساتھ مل کر بیٹھ کر کھانا شروع کر دیا۔ دو چار لقمے کھائے پھر فرمایا ساتھیوں اب تو راضی ہو ناں؟ عرض کی حضور اور کھایئے آقا حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

Marfat.com

میں گھر سے ابھی کھانا کھا کے آرہا تھا مجھے کھانے کی بالکل حاجت نہیں تھی لیکن میں نے تمہاری خوشی کے لئے یہ چند لقمے کھائے ہیں تا کہ تم یہ نہ کہو حسین بڑا مغرور ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کہ مجھے تکبر کرنے والا غرور کرنے والا انسان پسند نہیں۔ سبحان اللہ۔ (ابن عساکر، شہادت نواسہ صفحہ ۴۶۶، اخلاق حسین صفحہ ۲۳)

ایک مرتبہ چند لوگ چند آپ کے مرید آپ کے دیوانے آپ کی زیارت کے لئے آپ کو ملنے کے لئے عراق سے کوفہ سے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جب وہ مدینہ پاک پہنچے تو انہوں نے سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے گھر کا پتہ پوچھا کہ علی کے لال کا آستانہ پاک کس جگہ پر ہے لوگوں نے بتایا کہ وہ سامنے امام حسین رضی اللہ عنہ کا گھر پاک ہے وہ لوگ امام حسین رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے دروازے پر دستک دی امام دستک سن کر گھر سے باہر تشریف لائے ان لوگوں نے آگے بڑھ کر سلام عرض کیا۔ امام نے ہاتھ ملایا پھر سب کو گلے سے لگا کر خوب ملے آنے والوں نے عرض کی حضور ہم عراق کے علاقے سے آپ کی زیارت کے لئے آئے ہیں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھائی جان مجھے آپ کی آمد پر بڑی ہی خوشی محسوس ہو رہی ہے آپ نے ان کو پانی پلایا پھر ایک صاف مکان میں ان کے ٹھہرنے کا بندوبست فرمایا پھر مہمانوں کی تواضع کے لئے دو بکریاں ذبح کر کے خوب کھانا پکوایا جب کھانا تیار ہو گیا تو دستر خوان بچھوایا گیا پھر مہمانوں سے فرمایا بھائی جی آیئے کھانے کا ٹائم ہے ہاتھ دھولیں جب مہمان ہاتھ دھونے کے لئے آئے تو جنتی جوانوں کا سردار خود لوٹے میں پانی لے کر حاضر ہوا فرمایا دوستو آیئے ہاتھ دھولیجیئے۔ مہمانوں نے عرض کی حضور ہمیں گنہگار نہ فرمائیں ہم خود ہاتھ دھولیں گے اگر ضرور ہی ہاتھ دھلوانے ہیں تو یہ آپ کے غلام خادم موجود ہیں یہ ہمیں ہاتھ دھلوا دیں گے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ مسکرانے لگے فرمایا بھائی جی ہاتھ تو میں ہی دھلواؤں گا۔ عرض کی حضور وجہ کیا ہے؟ فرمایا: کیا میں آپ کی خدمت کر کے ثواب حاصل نہ کروں؟

Marfat.com

حضور ﷺ کا فرمان ہے جو انسان تواضع کرتا ہے جو انسان انکساری کرتا ہے تو خالق کائنات اس کی عزت اور شان کو بلند فرما دیتا ہے اور جو بندہ تکبر کرتا ہے غرور کرتا ہے وہ ذلیل اور رسوا ہوتا ہے۔ لوگو میں حسین ہوں میں تمہاری خدمت کر کے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عزت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ (اخلاق حسین صفحہ ۱۲۸)

چڑھایا ان کو کاندھے پر رسول اللہ نے اکثر
کوئی ہم پایہ شبیر و شبر ہو نہیں سکتا
کوئی ہو متقی یا عالم و زاہد زمانہ میں
مگر آلِ محمد کے برابر ہو نہیں سکتا

آقا حسین رضی اللہ عنہ کا علم

حضرات سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ بہت بڑے عالم بہت بڑے دین کے فقیہہ تھے دین کے عالم ہوتے بھی کیوں نہ بیٹے کس کے تھے؟ حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے کون علی؟ جن کے بارے والی کائنات ﷺ نے فرمایا تھا لوگو سن لو اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا۔ میں علم کا شہر ہوں اور علی اس شہر کا دروازہ ہے۔ فَمَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْیَأْتِ الْبَابَ پس جو انسان علم حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ دروازے پر آئے۔

(مستدرک شریف جلد ۳ صفحہ ۱۲۶، صواعق محرقہ صفحہ ۴۱۸، مرقات شریف جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۶، عقائد جعفریہ جلد ۲ صفحہ ۳۳۴)

نواسے کس رسول کے تھے؟ جس کے بارے خالق کائنات فرماتا ہے: اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ۔ (پ ۲۷) رحمٰن نے اپنے محبوب ﷺ کو قرآن سکھایا۔ حضرات میرے پیارے رب العالمین نے اپنے محبوب ﷺ کو ساری کائنات کے علوم عطا فرما دیئے تھے یار کو دنیا کی ہر زبان سکھا دی تھی کیونکہ حضور ﷺ دنیا کے ہر ہر خطے کے لئے نبی اور رسول بن کے تشریف لائے تھے۔ محدثین کرام

Marfat.com

فرماتے ہیں حضور ﷺ کے دربار میں جب کوئی انسان کسی ملک سے آتا کسی بھی زبان کا آتا تو وہ جس زبان میں بات کرتا میرے آقا اس کو اسی کی زبان میں جواب عطا فرماتے۔ (شفا شریف جلد ا صفحہ ۱۳۵)

ولی کامل حضرت علامہ شہاب الدین خفاجی مصری رحمۃ اللہ علیہ نعیم الریاض میں فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ حرم پاک مسجد حرام میں تشریف فرما ہیں کہ اچانک ایک وفد ایک گروہ حضور ﷺ کی زیارت کے لئے سرکار کی ملاقات کے لئے مسجد حرام میں آیا جب وہ قافلہ پہنچا تو وہ والی کائنات کو پہچان نہ سکے کہ سرکار کون ہیں؟ کیونکہ حضور ﷺ دنیا کے بادشاہوں کی طرح سج دھج کے ساتھ الگ نہیں بیٹھتے تھے بلکہ غلاموں میں مل کر بیٹھتے تھے۔ اس قافلہ کا ایک شخص اپنی بولی میں اپنی مادری زبان میں کہنے لگا کہ من ابوان اسران، تم میں سے اللہ تعالیٰ کے رسول کون ہیں؟ حضور ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے بھی اس بات کو نہ سمجھا کہ یہ بندہ کیا کہہ رہا ہے مگر آمنہ کے لال نے سنا اللہ تعالیٰ کے یار نے سنا تو فوراً پہچان گئے کہ یہ بندہ کس کو تلاش کر رہا ہے فوراً میرے آقا نے اس بندے کو اس کی زبان میں جواب دیا کہ اشکدا در او اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو تلاش کرنے والے آگے آجاؤ میں یہاں بیٹھا ہوں۔ سبحان اللہ۔ قربان جاؤں فراست رسول ﷺ پر سارے عربی نہیں سمجھ سکے نبی کے غلام نہیں سمجھ سکے مگر والی کائنات اس کی بولی کو پہچان گئے۔ حضرات پہچانتے بھی کیوں نہ؟ جب اللہ تعالیٰ نے جو یار کو ہر بولی سکھا دی تھی خالق کائنات فرماتے ہیں وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ۔ (پ ۱۳ رکوع ۱۳) اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم کی زبان میں بھیجا تاکہ وہ رسول انہیں صاف بتائے۔ علامہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ اسی آیۃ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وَهُوَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُخَاطِبُ كُلَّ قَوْمٍ بِلُغَتِهِمْ والی کائنات ہر قوم سے

Marfat.com

ان کی زبان میں خطاب فرمایا کرتے تھے۔ (تفسیر جمل جلد ۲ صفحہ ۵۱۲)

علامہ خفاجی مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِجَمِيْعِ النَّاسِ عَلَّمَهٗ جَمِيْعَ اللُّغَاتِ بے شک حضور ﷺ لوگوں کو ان کی زبانیں سکھاتے ہیں۔ (نسیم الریاض شرح شفا جلد ۲ صفحہ ۳۸۷)

حضرات پتہ چلا حضور ﷺ ہر انسان کی بولی جانتے تھے جانتے ہی نہیں بلکہ ہر انسان کو اس کی بولی میں جواب بھی دیتے تھے میاں یہ تو انسانوں کی بولیاں ہیں آپ احادیث پاک کا مطالعہ کر کے دیکھیں میرے آقا پرندوں کی بولیاں جانتے ہیں، درندوں کی بولیاں جانتے ہیں، جانوروں کی بولیاں جانتے ہیں۔ میرے آقا اونٹوں کی بولیاں جانتے ہیں ہرنیوں کی بولیاں جانتے ہیں، چڑیوں کی بولیاں جانتے ہیں، درختوں کی بولیاں جانتے ہیں، پتھروں کی بولیاں جانتے ہیں، پہاڑوں کی بولیاں جانتے ہیں، میرے نبی کائنات کی ہر بولی کو جانتے ہیں کیونکہ میرا نبی ساری کائنات کے ذرے ذرے کا رسول ہے خالق کائنات فرماتا ہے: قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا۔ (پ ۹ رکوع ۱۱) اے میرے حبیب ﷺ آپ فرما دیجئے کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول بن کے آیا ہوں۔ ایک دوسرے مقام پر خالق کائنات یار کی رسالت عامہ کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ (پ ۱۷ رکوع ۷) اے میرے حبیب ﷺ ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لئے ساری خدائی کے لئے رحمت بنا کے بھیجا ہے۔ سجناں جہاں تک خدا عزوجل کی خدائی ہوگی وہاں تک تیری بادشاہی ہوگی جن کا میں رب عزوجل ہوں ان کے لئے تو رحمت ہے۔ میرے دوستو قرآن کی ان دو آیات کریمہ سے پتہ چلا حضور ﷺ ساری کائنات کے رسول ہیں جب سرکار ساری کائنات کے لئے رسول ہیں تو قرآن کے مطابق حضور ﷺ پوری کائنات کی بولیاں بھی جانتے ہیں۔ اب اگر کوئی انسان یہ کہے کہ

Marfat.com

حضور ﷺ کو فلاں بولی کا علم نہیں تو وہ قرآن کا منکر ہے اور قرآن کا جو منکر ہے وہ مسلمان نہیں ہوسکتا اب آیئے علمائے دیوبند میں سے ایک کی بات پیش کرتے ہیں۔ دیوبندیوں کے شیخ الاسلام مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی اپنی کتاب براہین قاطعہ صفحہ ۲۶ میں لکھتے ہیں کہ ایک صالح فخر عالم ﷺ کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھا تو اس نے پوچھا کہ یہ کلام کہاں سے آگئی؟ آپ تو عربی ہیں۔ فرمایا جب سے علمائے مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہے ہم کو یہ زبان آگئی۔ (براہین قاطعہ صفحہ ۲۶)

توبہ۔ حضرات دیکھا آپ نے دیوبندیوں نے اپنے مدرسہ کی شان بڑھانے کے لئے کیسے جھوٹے خواب گھڑے ہیں۔ وہ نبی جو کائنات کے ذرے ذرے کی بولی جانتا ہے دیوبندیوں نے اس نبی کو اردو کے معاملے میں دیوبند کا محتاج کردیا۔

قادیانی کی طرح خواب سنائے نجدی
ذات بے عیب کو یہ عیب لگائے نجدی
جن کو اللہ نے ہر شے کا بنایا عالم
اپنے ملوں سے انہیں اردو پڑھائے نجدی

تو عرض یہ کر رہا تھا کہ جب اس بندے نے اپنی مادری زبان میں حضور ﷺ کو آواز ماری کہ **من ابوان اسران**۔ یعنی تم میں سے اللہ تعالیٰ کے رسول کون ہیں؟ کوئی عربی نہ سمجھ سکا کوئی صحابی نہ سمجھ سکا تو حضور ﷺ اس کی بات سمجھ گئے اس کو اس کی زبان میں فرمایا: **اشکرا در او میاں آگے آجاؤ** اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ یہاں بیٹھے ہیں۔ یہ سن کر وہ قافلہ آگے آگیا۔ وہ اپنی بولی میں جو جو اسلام کے بارے سوال کرتے رہے حضور ﷺ ان کو ان کی زبان میں جواب دیتے رہے جب ان کی تسلی ہوگئی تو سارے قافلے نے اسلام کی حقانیت کو

Marfat.com

دیکھ کر حضور ﷺ کی عزت وعظمت دیکھ کر کلمہ پڑھا اور مسلمان ہوگئے اور اسلام کے احکام سیکھ کر واپس اپنے ملک چلے گئے۔

(نسیم الریاض، مواہب لدنیہ، ذکر جمیل صفحہ ۱۵۰، ۱۵۱)

حضرات جب نانا کے علم کا یہ مقام ہو بابا باب مدینۃ العلم ہو تو حسین پھر کیوں نہ دین کا عالم ہو دین کا فقیہہ ہو۔ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ چھوٹی سی عمر میں قرآن کے قاری بن گئے تھے۔ حضور ﷺ نے حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی یہ ڈیوٹی لگائی ہوئی تھی کہ آپ مدینہ شریف کی تمام مسلمان عورتوں کو اور تمام نابالغ بچوں کو قرآن پاک پڑھایا کریں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا باقاعدہ عورتوں کو اور بچوں کو درس قرآن دیا کرتی تھیں۔ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ بھی اپنی نانی جان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں تشریف لے جاتے وہاں جا کر اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس قرآن مجید کا سبق پڑھتے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ آپ نے جامع القرآن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے بھی قرآن مجید پڑھا اور سمجھا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ جب قرآن کے قاری بن گئے تو آپ ہر نماز کے بعد قرآن مجید کی ضرور تلاوت فرماتے۔ تلاوت ایسے نہیں کرتے تھے جیسے میں اور آپ پڑھتے ہیں بلکہ ٹھہر ٹھہر کر قرآن کو بڑے تدبر اور غور وفکر سے پڑھتے۔ ہر لفظ کی گہرائی تک جاتے کہ خالق کائنات نے اس لفظ میں ہمیں کیا سبق دیا ہے کیا حکم دیا ہے۔ (اخلاق حسین صفحہ ۱۵۲)

مدینہ پاک میں ایک بے ایمان مشرک رہتا تھا بہت بڑا تاجر تھا بہت بڑا وپاری تھا یہ ہر وقت مسلمانوں کا مذاق اڑاتا دین کی باتوں کا تمسخر اڑاتا مسلمانوں کے ساتھ شرارتیں کرتا ایک دن اتفاق سے وہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے ملا آقا حسین رضی اللہ عنہ نے اسے بڑی محبت کے ساتھ سمجھایا اسلام کی دعوت دی کہ میاں اگر دین دنیا میں کامیابی چاہتے ہو تو آؤ اسلام کے دامن میں آجاؤ اسلام ایک مکمل دین ہے اسلام میں اللہ تعالیٰ نے ایک مکمل دستور حیات پیش فرمایا ہے وہ مشرک

Marfat.com

کہنے لگا حسین اگر یہ بات ہے تو کیا آپ کے دین میں ناپ تول کا بھی اصول موجود ہے کیا آپ کے دین نے اسکی بھی رہنمائی فرمائی ہے۔ میرے آقا حسین مسکرا پڑے فرمایا کیوں نہیں خالق کائنات کا قرآن پڑھ کے دیکھو میرے پیارے رب العالمین نے قرآن مجید کے اندر اس کا واضح ارشاد فرمایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاءَ هُمْ۔ (پ ۸ رکوع ۱۷) اے لوگو ناپ اور تول پوری کرو اور لوگوں کی چیزیں گھٹا کر نہ دو۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات فرمائی تو خدا کی قدرت دیکھیں وہ مشرک آقا حسین رضی اللہ عنہ کے قدموں میں گر پڑا عرض کی حضور آپ بھی سچے ہیں آپ کا نانا بھی سچا ہے آپ کے نانے کا دین بھی سچا ہے مجھے کلمہ پڑھا کے مسلمان بنا دیجئے۔ سبحان اللہ۔ (اخلاق حسین صفحہ ۲۹)

ایک بار سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ مدینہ پاک سے پیدل حج کرنے کے لئے مکہ شریف کی طرف روانہ ہوئے صدقے جاؤں جنتی جوانوں کا سردار ہے مہر نبوت پر کھیلنے والا ہے لاکھوں لوگوں کا پیر ہے مگر پیدل حج پر جا رہا ہے۔ راستے میں مشرکین کا ایک گروہ ملا جو امام حسین رضی اللہ عنہ کی شخصیت سے واقف تھا انہوں نے کہا حسین کہاں جا رہے ہو علی کے لال نے فرمایا حج پر جا رہا ہوں۔ مشرکین نے کہا حسین تیرے نانے کا قرآن کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا تمہارا قرآن گواہ ہے کہ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (پ ۳ رکوع ۷) خالق کائنات فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت کے مطابق۔ مشرکوں نے کہا حسین اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیا کا وافر مال عطا فرمایا ہے آپ کے پاس گھوڑے ہیں، اونٹ ہیں، طرح طرح کی سواریاں موجود ہیں لیکن اس کے باوجود آپ اتنی تکلیف اٹھا رہے ہیں کہ پانچ سو کلومیٹر کا فاصلہ

Marfat.com

طے کر کے جا رہے ہیں اور حج کر کے اتنا ہی فاصلہ طے کر کے مدینہ شریف آئیں گے؟ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ مشرکوں کی باتیں سن کر مسکرا پڑے فرمایا اے مشرکین مکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں جوان ہوں تندرست ہوں اور دین کا ایک فریضہ ادا کرنے جا رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے لئے خود کو تکلیف میں ڈالنا یہ گناہ نہیں بلکہ اجر و ثواب کی بات ہے اس کی رحمتیں برکتیں لوٹنے کا ایک بہانہ ہے لیکن ناراض نہ ہونا تم یہ بتاؤ تم لوگ جو پتھروں سے بت بناتے ہو پھر ان کو تراش کے بت خانوں میں سجاتے ہو پھر ان کو سجدے کرتے ہو ان پر نذریں چڑھاتے ہو ان کے سامنے سیس جھکاتے ہو اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے بتوں کو اپنا معبود سمجھ کر ان سے دعائیں مانگتے ہو کیا یہ عقل والوں کا کام ہے؟ کیا یہ سارے کام تکلیف والے کام نہیں؟ میرے آقا حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دوستو کام تکلیف والے تم بھی کرتے ہو ہم مسلمان بھی کرتے ہیں مگر ہماری تکلیف پر اللہ تعالیٰ ہمیں اجر و ثواب عطا کرتا ہے تمہیں تکلیف والے کام پر عذاب کرتا ہے پھر علی کے لال نے ایسا اسلامی خطبہ فرمایا ارشاد کہ قرآن و حدیث کے موتی بکھیرے کہ ان میں سے اکثر مشرک کلمہ پڑھ کے مسلمان ہو گئے۔ (اخلاق حسین صفحہ ۲۹، ۳۰)

کملی والے جیا نہیں ہور منگتا جہڑا آلِ نبی دا
اونہوں رہوے نہ تھوڑ کملی والے جیا نہیں ہور
آلِ نبی دا پھڑ لے پلہ پھر کتے نہ رہے گا کلا
اوہناں دا لج پال گھرانہ اوہناں دے ہتھ ڈور
کملی والے جیا نیں ہور

سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک آٹھ یا نو سال کی ہے آپ مولا علی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف فرما ہیں۔ باب مدینۃ العلم لوگوں کے سامنے وعظ فرما رہے ہیں جب وعظ ختم ہوا تقریر ختم ہوئی تو حاضرین میں سے ایک آدمی نے کہا حضور اگر

Marfat.com

اجازت ہوتو ایک بات پوچھ لوں مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا پوچھو؟ عرض کی حضور یہ بتایئے شریعت کی زبان میں سب سے زیادہ دانا کون ہے؟ سب سے زیادہ عقل والا کون ہے؟ سبحان اللہ مولا علی رضی اللہ عنہ نے سنا جواب دینے لگے تو امام حسین رضی اللہ عنہ نے عرض کی ابو اگر آپ ناراض نہ ہوں آپ کی بے ادبی نہ ہو اگر آپ اجازت فرمائیں تو اس کا جواب میں نہ دے دوں؟ مولا علی رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے فرمایا بیٹا ٹھیک ہے تم جواب دو سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: او سوالی سن شریعت میں سب سے زیادہ دانا کون ہے میرے نانے نے فرمایا کہ اسلام کے اندر سب سے زیادہ عقل والا وہ ہے جو اپنی زبان اپنے قابو میں رکھے اور اس کی زبان سے ہر وقت ذکر الٰہی کے ترانے گونجتے رہیں۔ سبحان اللہ۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کا جواب سن کر سارا مجمع حیران ہوگیا۔ مولا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے شہزادے کو سینے سے لگا لیا اور دعا کی مولا کریم میرے حسین کو اور تدبر اور عقل سلیم عطا فرما۔ (اخلاق حسین صفحہ ۵۹، ۶۰)

رب رب کردے بڈھڑے ہوگئے ملاں پنڈت سارے
رب دا کھوج کُھرا نہ لبھا تے سجدے کر کر ہارے
رب تے تیرے اندر وسدا اتے وچہ قرآن اشارے
بلھے شاہ رب اس نوں لبھدا اتے جہڑا پیر توں تن من وارے

حضرات توجہ فرمائیں عمر مبارک صرف آٹھ یا نو سال کی ہے لیکن جواب کیسا عطا فرما رہے ہیں۔ حضرات جب آقا حسین رضی اللہ عنہ کے بچپن میں علم کا یہ حال ہے تو جوانی میں علم و فضل کی کیا شان ہوگی؟

ایک مرتبہ چند لوگ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کی حضور ہم ایک مسئلہ پوچھنے کی غرض سے حاضر ہوئے ہیں۔ فرمایا کون سا مسئلہ؟ عرض کی حضور شریعت میں بچہ کا وظیفہ کیا مقرر کیا جائے گا کتنی عمر میں اس کو اسلامی حکومت وظیفہ شروع کرے گی۔ حضرت عبداللہ نے سنا تو خاموش ہوگئے

Marfat.com

لوگوں نے کہا حضور آپ چپ کر گئے ہیں جواب نہیں دیا؟ حضرت عبداللہ نے فرمایا ساتھیو! سچی بات تو یہ ہے کہ اس مسئلہ کے بارے میں مجھے بھی کوئی پتہ نہیں۔ سبحان اللہ کیسا واضح بتا دیا کہ مجھے پتہ نہیں ہوتا آج کل کا کوئی عالم نہ بھی آتا تو اٹکل پچوں سے بتا دیتا تا کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ دیکھو جی اچھا مولوی ہے اچھا عالم ہے کہ مسئلہ بھی نہیں آتا۔ حضرات مسئلہ نہ آتا ہو تو صاف کہہ دیا جائے نہیں آتا یا پوچھ کر یا پڑھ کر بتاؤں گا اس میں کوئی شرعاً قباحت نہیں تو حضرت عبداللہ نے فرمایا ساتھیو! اس بارے مجھے صحیح نہیں پتہ لوگوں نے عرض کی حضور پھر کس سے پوچھیں۔ فرمایا پریشانی کی کوئی بات نہیں یہاں سے چند قدم آگے مولا علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے امام حسین رضی اللہ عنہ کا آستانہ ہے ہم وہاں سے جا کر پوچھ لیتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ان لوگوں کو ساتھ لے کر سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے سلام عرض کیا سلام کے بعد عرض کی حضور یہ فرمائیں بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو اس کا وظیفہ کب شروع ہوگا کتنی عمر میں اس کو وظیفہ ملے گا۔ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھائی عبداللہ بچہ جب ماں کے بطن سے پیدا ہو جونہی وہ زمین پر آ کر روئے تو اسی وقت وہ وظیفہ کا مستحق ہو جاتا ہے اسی وقت اس کا وظیفہ شروع ہو جائے گا۔ سبحان اللہ۔

(اسد الغابہ، شہادت نواسہ صفحہ ۴۷۲، اخلاق حسین صفحہ ۶۰)

الحمدتوں لے کے والناس تیکر تیرے علم نوں ربّ حلیم چماں
چماں سنگ اسود یا غلاف کالا ہووے پہنچ تے عرش عظیم چماں
اوہدے نقش چماں جتھے نظر آون اتے روضہ در تیتم چماں
اسیر پچھیے چل علما کولوں چماں الف پہلاں یا کہ میم چماں

حضرات سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ بڑے شرمیلے تھے۔ شرم و حیا کے پیکر تھے ہوتے بھی کیوں نا؟ نواسے کس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے جن کے شرم و حیا کی گواہیاں

Marfat.com

غیر مسلم بھی دیتے تھے اور دے رہے ہیں۔ میرا آقا حسین معمولی سی بھی بے حیائی، بے شرمی کی بات برداشت نہیں کرتا تھا۔ آپ جب مدینہ پاک کے بازاروں میں چلتے تو اپنی پاک نگاہوں کو زمین کی طرف جھکا کر چلتے اور اگر کوئی نظریں اٹھا کر چلتا یا ادھر ادھر دیکھ کر چلتا تو آپ اس کو بھی محبت سے فرماتے بھائی نظریں اٹھا کر نہ چلو نظریں جھکا کر چلو یہی شریعت کا حکم ہے یہی میرے نانے کی سنت مبارکہ ہے جب آپ عورتوں کے پاس سے گزرتے تو اپنا چہرہ کپڑے سے چھپا لیتے اگر کوئی عورت بے نقاب گزرتی تو انہیں فرماتے بی بی ننگے چہرے سے بازاروں میں چلنا یہ تیری شان نہیں تو مسلم زادی ہے تو ایمان زادی ہے اپنا چہرہ ڈھانپ لے تاکہ پتہ چلے شریف زادی جا رہی ہے۔ سبحان اللہ۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پاک نے ساری زندگی کبھی زبان سے بے ہودہ اور غیر مہذب بات نہیں نکالی تھی جس کے کرنے کے بعد آپ کو شرمسار ہونا پڑے۔ ایک دن آقا حسین تشریف فرما ہیں ایک بدو نے ایک اعرابی نے کوئی بے ہودہ بات کہہ دی تو میرے پیر حسین جلال میں آگئے آپ نے فرمایا میرے بھائی کیا تو نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نہیں سنا کہ حیا ایمان کی شاخ ہے۔ شرم و حیا میں بھلائی اور نیکی ہے اور جس آدمی میں حیا نہیں وہ ایمان سے خالی ہے یہ سن کر وہ بندہ بڑا شرمسار ہوا۔

(اخلاق حسین صفحہ ۳۹، ۴۰)

ایک دن آقا حسین رضی اللہ عنہ نے مدینہ شریف میں جمعہ پر تقریر کرتے ہوئے خطاب کرتے ہوئے لوگوں سے فرمایا لوگو! میں حسین ہوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسہ ہوں میں خود بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات پر پابندی سے عمل کرتا ہوں میرے گھر والے بھی سنت نبوی پر عمل کرنے والے ہیں اس لئے میں آپ لوگوں سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ آپ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پاک پر سختی سے عمل کریں اسی میں ہماری نجات ہے۔ اگر کوئی بندہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پاک پر عمل

Marfat.com

نہیں کرے گا اور میں نے دیکھ لیا تو میں خاموش نہیں رہوں گا میں ضرور اسے ٹوکوں گا اور جس نے حضور ﷺ کے دین میں نئی باتیں نکالیں جو سرکار کے دین کے خلاف ہوئیں مین اس بندے سے لڑوں گا کیونکہ جو حضور ﷺ کی سنت کی خلاف ورزی کرتا ہے وہ مردود ہے۔ میرے نانے نے ایسے انسان پر لعنت فرمائی ہے۔ ایک مرتبہ رمضان شریف کے مہینے میں میرے آقا حسین رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ روزہ افطار ہوگیا ہے سارے مدینے کے مسلمانوں نے روزہ افطار کرلیا ہے مگر چند حضرات نے روزہ نہیں کھولا۔ جیسے آج کل شیعہ حضرات سحری بھی جلدی کھا کر سارے مسلمانوں سے پہلے روزہ بند کر لیتے ہیں اور جب افطاری کا ٹائم ہوتا ہے تو سارے مسلمان روزہ کھول کے نماز پڑھ لیتے ہیں یہ پھر روزہ افطار کرتے ہیں۔ حالانکہ شرعی مسئلہ یہ ہے جب سورج غروب ہو جائے اور یقین کامل ہو کہ سورج ڈوب گیا ہے تو دو چار منٹ احتیاطاً دیر کر کے روزہ کھول لینا چاہیے۔ یہ میرے آقا کی سنت بھی ہے اور حکم بھی ہے۔ حضور ﷺ کے جلیل القدر صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ والی کائنات نے فرمایا کہ لَا یَزَالُ الدِّیْنُ ظَاھِرٌ گو گو ہمیشہ دین اسلام غالب رہے گا کب تک؟ فرمایا: مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ جب تک لوگ روزہ کھولنے میں جلدی کرتے رہیں گے لِاَنَّ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی یُؤَخِّرُوْنَ کیونکہ یہودی اور عیسائی روزہ کھولنے میں دیر کرتے ہیں۔

(ابوداؤد شریف ابن ماجہ شریف مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۷۵)

حضرات اس حدیث پاک سے پتہ چلا کہ روزہ جلدی افطار کرنا چاہیے اسی میں خیر و برکت ہے۔ مگر اس کا یہ بھی مطلب نہیں کہ اتنی جلدی کریں کہ ابھی سورج اچھی طرح غروب بھی نہ ہو کہ افطاری کا اعلان کر دیا جائے جیسے آج کل وہابی نجدی غیر مقلدین جن کو اہلحدیث کہتے ہیں کرتے ہیں۔ اس سے دو نقصان ہوتے ہیں پہلا نقصان یہ ہوتا ہے کہ سارے دن کی محنت ضائع ہوگئی روزے کا

Marfat.com

ثواب ختم ہوگیا دوسرا نقصان یہ کہ اللہ تعالیٰ ناراض ہوگیا اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسے نقصانات سے ہمیشہ محفوظ فرمائے۔ آمین۔

والی کائنات سلطان مدینہ ﷺ فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ سویا ہوا تھا میرے پاس خواب میں دو فرشتے آئے اور مجھے کہنے لگے سوہنا ذرا ہمارے ساتھ تو تھوڑی دیر کے لئے چلئے سرکار فرماتے ہیں میں چل پڑا چلتے چلتے آگے ایک بہت بڑا پہاڑ آگیا انہوں نے عرض کی حضور اس پہاڑ پر تشریف لے چلیں میں نے کہا پہاڑ بہت بڑا ہے کیسے چڑھا جائے انہوں نے عرض کی آقا ہم جو خدمت گار موجود ہیں آپ قدم انور رکھیں تو سہی میرے آقا فرماتے ہیں میں نے پہاڑ پر چڑھنا شروع کر دیا جب میں پہاڑ کے درمیان پہنچا تو مجھے چند سخت قسم کی آوازیں آنے لگیں میں نے ان فرشتوں سے پوچھا یہ آوازیں کیسی ہیں؟ انہوں نے عرض کی آقا یہ جہنمیوں کی آوازیں ہیں جو آپ سماعت فرما رہے ہیں سرکار فرماتے ہیں میں چلتا گیا میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ الٹے لٹکے ہوئے ہیں ان کے چہروں کو ان کی باچھوں کو چیرا جا رہا ہے جن سے خون جاری ہے اور وہ چیخ رہے ہیں تڑپ رہے ہیں شور مچا رہے ہیں درد سے بلبلا رہے ہیں سرکار فرماتے ہیں میں نے ان فرشتوں سے پوچھا یہ ان کو کس وجہ سے سزا دی جا رہی ہے کس جرم میں ان کو الٹا لٹکا کر باچھوں کو چیرا جا رہا ہے؟ تو فرشتوں نے عرض کی سوہنا یہ وہ لوگ ہیں جو وقت سے پہلے روزہ افطار کر لیتے تھے۔ استغفر اللہ۔

(زواجر جلد ا صفحہ ۱۵۹، مواعظ رضویہ جلد ا، صفحہ ۶۵، ۶۶)

حضرات پتہ چلا سورج کے ڈوبنے سے پہلے ہی افطار کے وقت سے پہلے روزہ کھولنا یہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے عذاب سے محفوظ فرمائے آمین۔ تو عرض یہ کر رہا تھا کہ آقا حسین رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ سارے مسلمانوں نے مدینہ شریف کے لوگوں نے روزہ کھول لیا ہے مگر چند

Marfat.com

حضرات نے ابھی روزہ نہیں کھولا آقا حسین رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ دوستو سارے لوگوں نے روزہ کھول لیا ہے آپ نے کیوں نہیں کھولا؟ انہوں نے کہا حضور ہمارا ابھی کھولنے کا وقت نہیں ہوا۔ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ نے سنا تو آپ نے فرمایا کچھ خدا عزوجل کا خوف کرو اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پاک پر چلو میرے آقا کا فرمان تو یہ ہے کہ روزہ کھولنے میں جلدی کرو اور سحری کھانے میں دیر کرو مگر تم کتنے بدنصیب ہو تم اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا الٹ کر رہے ہو کچھ شرم کرو۔ (اخلاق حسین صفحہ ۹۶)

حضرات پتہ چلا کہ اگر انسان کامیاب ہونا چاہتا ہے تو سرکار کی محبت کا دامن نہ چھوڑے کیونکہ:

دامن مصطفیٰ کو نہ چھوڑو کبھی، مصطفیٰ کی گدائی بڑی چیز ہے
راہ گزار دونون عالم کے ہر موڑ پر، آپ کی رہنمائی بڑی چیز ہے
ان سا کوئی پیغمبر ہوا ہی نہیں، ایسا بیٹا کسی نے جنا ہی نہیں
یوں تو آئے ہیں لاکھوں نبی دہر میں، ان کی جلوہ نمائی بڑی چیز ہے

شجاعت حسین

حضرات سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ بہت بڑے بہادر تھے بہت بڑے دلیر تھے آپ جرأت اور شجاعت کے پیکر تھے۔ آپ میں یہ صفات ہوتی بھی کیوں نہ بیٹے شیر خدا کے تھے۔ نواسے رسول خدا کے تھے۔ لخت جگر مولا علی رضی اللہ عنہ کے تھے کون علی؟ جو میدان جہاد میں جاتے کافروں سے جنگ کرتے تو آپ کی بہادری کے جوہر دیکھ کر آپ کی شجاعت کے کمالات دیکھ کر عرش کے فرشتے بھی کہتے تھے کہ:

شاہ مرداں شیر یزداں قوت پروردگار
لافتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار

نواسے محبوب خدا کے تھے کون محبوب خدا؟ جن کی شجاعت بہادری کا ذکر

Marfat.com

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے: اِنَّه لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ ذِیْ قُوَّةٍ (پ۳۰ سورۃ تکویر) بے شک یہ عزت والے رسول کا پڑھنا ہے جو قوت والا ہے۔ عاشق مدینہ علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن عیسیٰ رضی اللہ عنہ اور دیگر علماء فرماتے ہیں کہ رَسُوْلُ کَرِیْمٍ ذِیْ قُوَّةٍ سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک مراد ہے۔

(شفاء شریف جلد ا صفحہ ۸۴)

شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تیس جنتی مردوں کے برابر طاقت عطا فرمائی تھی ایک روایت میں آتا ہے چالیس جنتی مردوں کے برابر طاقت عطا فرمائی تھی۔ ایک جنتی میں اتنی طاقت ہوگی جتنی دنیا میں سو مردوں میں طاقت ہے۔ (مدارج النبوت جلد ا صفحہ ۳۲)

تو اس حساب سے اللہ تعالیٰ نے یار کو چار ہزار مردوں کے برابر طاقت عطا فرمائی تھی۔ حضرات یہ تو جسمانی طاقت ہے روحانی طاقت تو اس سے بھی کہیں زیادہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی قوت پوچھنی ہے تو سورج سے پوچھو، چاند سے سوال کرو، مدینہ کے پہاڑوں سے پوچھو، مدینہ کے درختوں سے پوچھو، عرب کے ذروں سے پوچھو، میرے آقا نے اشارہ فرمایا تو ڈوبا سورج عصر کے وقت آ گیا چاند دو ٹکڑے ہو کر خدمت اقدس میں آ گیا۔ پہاڑوں نے رقص کرنا شروع کر دیا، درخت سلامی کے لئے حاضر ہوتے پتھر سرکار کا حکم سن کر کلمے پڑھتے۔ امام اہلسنت عاشق مدینہ مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی
ٹوٹ جائیں گے گنہگاروں کے فوراً قید و بند
حشر کو کھل جائے گی طاقت رسول اللہ کی

امام حسین رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے تھے آپ کی بیٹی کے بیٹے تھے آپ

Marfat.com

کے خون کا حصہ تھے پھر آپ بہادر کیوں نہ ہوتے۔ حضور ﷺ نے وصال مبارک سے پہلے حسن و حسین کو سینے سے لگایا پھر میرے آقا نے فرمایا بیٹا حسین عرض کی جی بابا فرمایا بیٹا میں نے تمہیں اپنی بارگاہ سے ہیبت اور جرأت کی سند عطا فرمادی ہے بیٹا تو بہت بڑا بہادر بہت بڑا دلیر بنے گا۔ حضرات جس کو مدینہ کا سلطان شجاعت کی بہادری کی سند عطا فرمائے وہ بھلا کیسے کمزور اور ڈرپوک ہوسکتا ہے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک ابھی چار یا پانچ سال کی ہے آپ ایک اکھاڑے میں بچوں کے ساتھ کشتی کر رہے ہیں کشتی لڑتے لڑتے آپ نے کئی بچوں کو کشتی میں چت کر دیا ان کو گرا کر ان کی پشت زمین پر لگا دی۔ اچانک حضور ﷺ بھی اسی اکھاڑے کے پاس سے گزرے منے حسین کو کشتی کرتے دیکھا جب آقا حسین رضی اللہ عنہ نے کئی بچوں کو کشتی میں گرایا تو حضور ﷺ نے آگے بڑھ کر آقا حسین کو اٹھا کر سینے سے لگا لیا اور فرمایا لوگو! یہ شجاع ابن شجاع ہے یہ میرا بیٹا حسین بہت بڑا بہادر ہوگا سبحان اللہ۔ حضرات جس حسنین کو اللہ تعالیٰ کا محبوب فرمائے یہ بہت بڑا بہادر ہوگا سوچو اس کی بہادری اور شجاعت کا کیا عالم ہوگا۔ (اخلاق حسین صفحہ ۱۴۷)

سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ ساری زندگی اگر ڈرے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی ذات سے ڈرے ہیں کسی انسان سے نہیں ڈرے کبھی مخلوق سے نہیں ڈرے۔ آقا حسین جب میدان جہاد میں کافروں کے مقابلے میں جاتے تو آپ کی تلوار سے مولا علی رضی اللہ عنہ کی شجاعت کے کمالات ظاہر ہوتے۔ اس مردانگی سے لڑتے کہ دشمن یا مر جاتا یا میدان چھوڑ کر بھاگ جاتا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے سیّدنا عثمان غنی کے دور خلافت میں کئی معرکوں میں حصہ لیا۔ آپ نے افریقہ کے جہاد میں حصہ لیا۔ طرابلس میں رومیوں کے خلاف جہاد کیا۔ طبرستان میں اسلام کا جھنڈا بلند فرمایا۔ آقا حسین جس لشکر میں فوجی بن کے گئے وہاں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو فتح اور نصرت عطا فرمائی۔ جب سیّدنا مولا علی رضی اللہ عنہ کا دور خلافت آیا تو آپ نے جنگ جمل،

Marfat.com

جنگ صفین اور جنگ نہروان میں اپنی جرأت بہادری اور شجاعت کا مظاہرہ فرمایا۔ جب ۳۵ھ میں باغیوں نے فسادیوں نے خلیفہ برحق سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ کیا آپ کو قتل کرنے کی نیت سے آپ کا پانی کھانا بند کردیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے باغیوں سے لڑنے کی اجازت مانگی تو سیّدنا عثمان غنی نے منع فرما دیا۔ آپ نے فرمایا لوگو میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس شہر کی بے حرمتی ہو میری وجہ سے مدینہ پاک میں خون کی ندیاں بہنے لگیں۔ جاؤ چلے جاؤ میں قتل ہوسکتا ہوں میں شہید ہوسکتا ہوں پر مدینہ پاک کی بے حرمتی نہیں برداشت کرسکتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یقین ہوگیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اگر اجازت نہیں دیتے تو آپ شہید کردیئے جائیں گے۔ سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم گھروں کی طرف چلے گئے مولا علی رضی اللہ عنہ بھی گھر تشریف لے آئے۔ آپ نے آتے ہی حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو بلایا اور فرمایا بیٹا تمہارے چاچو اور خالو کے گھر کو باغیوں فسادیوں نے گھیرے میں لے لیا ہے۔ ہم نے ان کے ساتھ جنگ کرنے کی اجازت مانگی ہے مگر صبر و رضا کے پیکر نے ہمیں لڑنے کی اجازت نہیں دی بیٹا مجھے خطرہ ہے کہ کہیں یہ باغی تمہارے خالو کو شہید ہی نہ کردیں۔ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے عرض کی ابواب ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا میرا مشورہ یہ ہے کہ تم دونوں بھائی تلواریں لے کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دروازے پر چلے جاؤ اور جا کر چاچو عثمان کے گھر کا پہرہ دو تا کہ کوئی باغی دروازے سے داخل ہو کر آپ کو شہید نہ کردے۔ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے عرض کی ابو جان آپ فکر نہ کریں انشاء اللہ ہمارے جیتے جی چاچو عثمان کے دروازے سے کوئی باغی اندر داخل نہیں ہوسکتا۔ امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ تلواریں لے کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دروازے پر پہرہ دینے لگے۔ کئی مرتبہ باغیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر جانے کی کوشش کی لیکن مولا علی رضی اللہ عنہ کے لاڈلوں نے خاص کر سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

Marfat.com

نے باغیوں کو وہ مزہ چکھایا کہ انہیں واپس جانے پر مجبور کردیا۔ آخر کار باغیوں نے دوسرے راستے سے مکان میں داخل ہو کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا دروازے سے داخل نہیں ہو سکے۔

ایک مرتبہ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ ایک جنگ میں تشریف لے گئے اکیلے دشمن کے مقابلے میں جا کر کہا هَلْ مِنْ مُبَارِز ہے کوئی تم میں سے میرے ساتھ مقابلہ کرنے والا؟ امام حسین رضی اللہ عنہ کا چیلنج سن کر مخالفین میں سے ایک بہت بڑا بہادر جس کا نام تھا زبرقان وہ مقابلہ کے لئے نکلا اس نے آتے ہی سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اے ہمیں جنگ کے لئے للکارنے والے من انت تو کون ہے؟ تو آپ نے جواب دیا: فَقَالَ اَنَا الْحُسَیْنِ بْنُ عَلِیّ۔ اے پوچھنے والے میرا نام حسین ہے اور میں علی شیر خدا کا بیٹا ہوں فَقَالَ لَهُ الزَّبْرُ قَانَ انْصَرِفْ یَا بَنِیْ تو یہ سن کر زبرقان نے کہا اے میرے بیٹے میدان چھوڑ کر چلے جاؤ میں تم سے نہیں لڑنا چاہتا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بات کیا ہے؟ تم میرے ساتھ کیوں نہیں لڑنا چاہتے تو زبرقان پہلوان نے کہا کہ میں نے ایک دن دیکھا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی پر سوار ہو کر مسجد قبا کی طرف جا رہے تھے اور تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے بیٹھے تھے۔ بیٹا میں نہیں چاہتا کہ میں قیامت والے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حالت میں ملاقات کروں کہ میرے ہاتھ تیرے خون سے رنگین ہوں اگر میں نے تمہیں قتل کردیا تو قیامت والے دن تیرے نانے کے سامنے کیا منہ لے کر جاؤں گا بیٹا میدان سے چلے جاؤ امام حسین رضی اللہ عنہ سن کر سوچ میں پڑ گئے یہ کیا کہہ رہا ہے زبرقان نے کہا بیٹا اگر تم میدان نہیں چھوڑتے تو میں چھوڑ کر چلا جاتا ہوں۔

(اخلاق حسین صفحہ ۷۳، ۷۶، شہادت نواسہ سیّد الابرار صفحہ ۴۷۰، ۴۷۱)

میں نوکر آل اصحاب دا ہاں، کراں ذکر دوہاں دا گلی گلی
ایہہ دونویں نور نے اکھیاں دے، میں شان سناواں گلی گلی

Marfat.com

حسنین رسول دے جان جگر، آساں سنیاں دے ہین باہوں دلبر
سردار نے بے شک جنت دے، اقرار کراں گا گلی گلی

عبادت حسین

حضرات جیسے امام حسین رضی اللہ عنہ دیگر نیک کاموں میں اپنی مثال آپ تھے اس طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت میں بھی لاثانی تھے۔ ہوتے بھی کیوں ناں؟ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود امام حسین رضی اللہ عنہ کی پرورش فرمائی تھی۔ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ بچپن میں دیکھا کرتے تھے کہ جب رات ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز پڑھ کر مصلی عبادت پر کھڑے ہو جاتے ساری ساری رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم قیام میں گزار دیتے اتنا لمبا قیام کرتے کہ آپ کے پاؤں مبارک سوج جاتے پنڈلیاں مبارک میں ورم آجاتا بلکہ بعض دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک پھٹ جاتے خون مبارک شروع ہو جاتا تھا۔ خالق کائنات نے جب یار کی عبادت کو دیکھا تو برداشت نہ کر سکا میرے پیارے رب العالمین نے عرشوں سے آواز ماری کہ طٰهٰ مَا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقٰى (پ ۱۶، سورۃ طٰہٰ آیت ۱،۲) اے چودھویں چاند کے چہرے والے محبوب ہم نے تم پر یہ قرآن اس لئے نازل نہیں کیا کہ تم مشقت میں پڑ جاؤ۔ سوہنا اتنی عبادت نہ کیا کرو محبوب تکلیف تمہیں ہوتی ہے پیر تمہارے سوج جاتے ہیں پنڈلیوں میں ورم تمہارے آتے ہیں لیکن پریشان ہم ہو جاتے ہیں۔ محبوب تھوڑی عبادت کیا کرو ساری رات نہ قیام کیا کرو سرکارِ کائنات نے عرض کی مولا کریم پھر کتنی عبادت کروں۔ میرے پیارے رب العالمین نے فرمایا: يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا۔ اے مزمل کی چادر سے جھرمٹ مارنے والے محبوب۔ اگر عبادت کرنی ہے تو رات کا کچھ حصہ قیام فرمایا کر۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی اے خالق کائنات تیری بڑی کرم نوازی مگر تھوڑی دیر عبادت کر کے دل نہیں بھرتا سکون نہیں آتا خالق کائنات نے فرمایا محبوب اگر یہ بات ہے تو نِصْفَهٗ

Marfat.com

اَوانْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا اَوْزِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا (پ ۲۹ سورۃ المزمل) آدھی رات وعبادت کرلیا کرو یا اس سے کچھ کم کرلیا کرو یا اس پر تھوڑی سی زیادتی کرلیا کرو، یہ تیری مرضی مگر جب قرآن پڑھو تو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ سبحان اللہ قرآن تم پڑھتے ہو سرور ہمیں آتا ہے۔ یہ تھے آقا حسین رضی اللہ عنہ کے نانا جان اور ماں کی عبادت کا کیا عالم تھا۔ سردیوں کی چودہ گھنٹے کی لمبی لمبی راتیں ہوتیں سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اپنے بچوں کو سلا کر عشاء کی نماز پڑھ کر نفل نماز شروع کردیتیں۔ قیام کرتیں، رکوع کرتیں، پھر سجدے میں سر رکھ کر تسبیحات کا ورد شروع کردیتیں، رات ختم ہو جاتی مگر نبی کی جائی کا سجدہ ختم نہیں ہوتا تھا۔ جلدی جلدی نفل پورے کرتیں پھر سجدے سے سر اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ نہیں کہتی تھیں کہ مولا کریم میں نے تیری عبادت کا حق ادا کردیا ہے ناں۔ بلکہ عرض کرتیں مولا کریم کیسی چھوٹی چھوٹی راتیں بنا دی ہیں تیری رات ختم ہو جاتی ہے میرا سجدہ ختم نہیں ہوتا۔ اے خالق کائنات ایک ایسی لمبی رات بنا کہ فاطمہ دل کھول کر عبادت کرلے۔ سبحان اللہ۔ ہم سردیوں میں سو سو کر تھک جاتے ہیں مگر صدقے جاؤں آقا حسین رضی اللہ عنہ کی اماں پر جو کہتی ہیں مولا کریم تیری راتیں کتنی چھوٹی ہیں؟

رات پوے تے بے درداں نوں تے نیند پیاری آوے
درد منداں نوں یاد سجن دی تے ستیاں آن جگاوے

حضرات جب ماں اتنی عبادت گزار ہے تو بیٹا نمازی کیوں نہ ہوگا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کا طریقہ یہ تھا کہ جب ساری دنیا عشاء کی نماز پڑھ کر سو جاتی تو آپ مصلی بچھا کر نوافل پڑھنا شروع کردیتے۔ نفل بھی پڑھتے اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے روتے بھی تھے سارے جسم پر خوف خدا عزوجل سے لرزہ طاری ہو جاتا ساری رات گزر جاتی مگر آقا حسین رضی اللہ عنہ کا قیام ختم نہ ہوتا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کو جب بھی

Marfat.com

کوئی پریشانی آتی کوئی مشکل پیش آتی تو آپ گھبراتے نہیں تھے پریشان نہیں ہوتے تھے نہ ہی لوگوں کو اپنی پریشانی بتاتے بلکہ فوراً اللہ تعالیٰ کے حضور سر بسجود ہو جاتے۔ ادھر آقا حسین اللہ تعالیٰ کے حضور سر رکھتے ادھر اللہ تعالیٰ پریشانی دور فرما دیتا۔ جب پریشانی دور ہو جاتی تو پھر شکرانے کے نفل ادا فرماتے ایک دن آقا حسین شکرانے کے نفل پڑھ کے فارغ ہوئے تو ایک نمازی نے عرض کی حضور یہ کیسے نفل ادا فرما رہے تھے۔ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک پریشانی آگئی تھی اللہ تعالیٰ نے دور فرما دی ہے اس کا شکریہ ادا کرنے کے لئے نفل ادا کر رہا تھا۔ اس آدمی نے عرض کی حضور کیا نماز پڑھنے سے مصیبت دور ہو جاتی ہے؟ آقا حسین مسکرا پڑے فرمایا بالکل پھر فرمایا کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ۔ (پ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۵۳) اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد مانگو بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے ساری عمر میں پچیس مرتبہ پیدل چل کر حج مبارک کیئے کسی نے عرض کیا حضور آپ سواری پر سوار ہو کر حج پر کیوں نہیں جاتے تو آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو پیدل چل کر حج کرنے میں ثواب اور لطف آتا ہے وہ سواری پر سوار ہو کر تو نہیں آتا۔ آقا حسین رضی اللہ عنہ نے کسی وقت بھی یاد الٰہی سے غفلت نہیں فرمائی حتیٰ کہ میدان کربلا میں آقا حسین پر آپ کی آل اولاد پر آپ کے ساتھیوں پر پانی بند کر دیا گیا مگر تاریخ کربلا پڑھ کے دیکھو میرے آقا حسین رضی اللہ عنہ نے تہجد کربلا کے میدان میں بھی نہیں چھوڑی۔ نوافل وہاں بھی ادا فرماتے رہے گویا یزیدیوں کو بتا دیا ظالمو آلِ نبی پر پانی بند ہوسکتا ہے مگر حسین اللہ تعالیٰ کی عبادت بند نہیں کرسکتا، پانی بند ہوسکتا ہے قرآن کی تلاوت بند نہیں ہوسکتی، پانی بند ہوسکتا ہے اذان بند نہیں ہوسکتی۔

Marfat.com

واہ واہ صبر حسین رضی اللہ عنہ نے کیتا تے جیندی مل دی نہیں وے مثال
کیتا بند پانی یزیدیاں نے تے توڑے کتنے ظلم کمال
کدی فرات کنارے تے تسی رہی تے رسول دی آل اطہار
مالی سیّد نے اخیر تے سجدہ کیتا تے ہویا راضی ذات رحمان

(شہادت نواسہ سیّد الابرار صفحہ ۴۷۲، اخلاق حسین صفحہ ۱۳۳، ۱۳۴، ۸۸، ۸۹)

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں آقا حسین رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چل کر حق کا بول بالا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

☆☆☆

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رُخصتی مدینہ پاک

دوسرا وعظ مبارک

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَلَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّا اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ۔ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمِ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ ۔

اَلَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّا اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ۔

(پ ۱۷، سورۃ حج آیت ۴۰)

ترجمہ: جو لوگ اپنے گھروں سے نکالے گئے ناحق طریقے سے صرف اتنی بات پر کہ انہوں نے کہا ہمارا رب عزوجل اللہ تعالیٰ ہے۔

(ترجمہ: کنز الایمان صفحہ ۴۰۱)

تمام حضرات بڑی محبت کے ساتھ سبز گنبد کا منظر سامنے رکھ کر تاجدار مدینہ سرور قلب و سینہ ﷺ کی ذات پاک پر جھوم جھوم کر بلند آواز سے درود و سلام پڑھ کر غیرت مند سنی حنفی بریلوی ہونے کا ثبوت دیں۔ پڑھیئے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ وَ صَلِّ عَلَیْہِ۔

Marfat.com

حضرات بعض دوست بڑی محبت کے ساتھ درود وسلام پڑھ رہے تھے لیکن بعض حضرات خاموش بیٹھے رہے ہیں پتہ نہیں وہ درود وسلام کیوں نہیں پڑھ رہے تھے۔ حضرات درود وسلام پڑھنے کے بڑے ہی فوائد اور برکات ہیں۔ سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے پیارے صحابی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میرا امتی ایک دن میں ایک ہزار بار مجھ پر درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو موت نہیں دے گا اسے مرنے نہیں دے گا حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ یہاں تک کہ وہ دنیا کی زندگی میں اپنا ٹھکانہ جنت میں دیکھ لے گا۔

(القول البدیع صفحہ ۱۲۶، جلاء الافہام صفحہ ۲۷، کشف الغمہ صفحہ ۲۷۱، الترغیب والترہیب صفحہ ۵۰۱)

حضرات غور فرمائیں درود پاک پڑھنے کے کتنے فوائد ہیں آج ہر مومن مسلمان غازی نمازی عابد زاہد حاجی قاری عالم خطیب مقرر محدث معلم یہی چاہتا ہے کہ وہ کریم راضی ہو جائے اور مجھے جنت مل جائے مگر صدقے جاؤں آمنہ کے لال پر اللہ تعالیٰ کے یار پر میرے آقا نے مدینہ کی سرزمین پر اعلان فرما دیا کہ میرے غلامو! درود وسلام تم پڑھتے آؤ میرے درود وسلام کے صدقے خالق کائنات جنت تمہیں عطا فرمائے گا۔ سبحان اللہ۔ سرکار مدینہ ابد قرار سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو میرا غلام مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس بندے پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے جو بندہ مجھ پر دس مرتبہ درود پاک پڑھے خالق کائنات اس بندے پر سو مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو بندہ مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے اس بندے کی آنکھوں کے درمیان اللہ تعالیٰ لکھ دیتا ہے کیا لکھتا ہے؟ فرمایا: کَتَبَ اللّٰہُ بَیْنَ عَیْنَیْہِ بَرَاءَۃٌ مِنَ النِّفَاقِ وَ بَرَاءَۃٌ مِّنَ النَّارِ۔ اللہ تعالیٰ لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ منافقت سے پاک ہے اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور یہ بندہ قیامت والے دن شہیدوں کی سنگت میں رہے گا۔

(القول البدیع صفحہ ۱۰۳، الترغیب والترہیب صفحہ ۴۹۵، جلد ۲)

Marfat.com

خالق کائنات کے یار نے فرمایا جو بندہ دس مرتبہ مجھ پر درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر سو مرتبہ رحمتیں نازل فرمائے گا جو میرا امتی دن میں ہر روز سو مرتبہ درود پاک پڑھے اس پر اللہ تعالیٰ ہزار مرتبہ رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو بندہ سو سے زیادہ محبت سے پیار سے مجھ پر درود پاک پڑھے گا تو کُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا وَّ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ میں قیامت والے دن اس کے ایمان کی گواہی بھی دوں گا اور اس کی شفاعت کر کے اسے جنت کا وارث بھی بناؤں گا۔ سبحان اللہ۔

(القول البدیع صفحہ ۱۰۳، آب کوثر صفحہ ۴۰، ۴۱)

حضرات حضور ﷺ پر درود پڑھنے کے کتنے فائدے ہیں کتنی برکتیں ہیں لہٰذا بخل نہ کرو تمہارا اپنا ہی فائدہ ہے۔ جھوم جھوم کر خوب مزے لے کر پڑھیئے:

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِیْ يَاحَبِيْبَ اللّٰهِ

حمد وصلاۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید کی ایک آیہ کریمہ کا ایک حصہ حصول برکت کی خاطر آپ کی خدمت میں تلاوت کیا ہے۔ انشاء اللہ آج کی بابرکت محفل میں شہزادہ گلگوں قبا راکب دوش جناب محمد مصطفیٰ ﷺ میر مرکز وفا، لخت جگر سیّدہ فاطمۃ الزہرا نور نظر مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضرت سیّدنا و مولانا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شرافت بردباری اور مدینہ شریف سے رخصتی کے سلسلے میں چند گزارشات عرض کروں گا۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ صدقہ کملی والے کا اور آپ کی آل پاک کا فقیر کو ہمیشہ حق بیان کرنے حق سننے حق سن کر عمل کی اور استقامت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

شہید کربلا

حضرات سیّدنا و مولانا امام حسین رضی اللہ عنہ آج سے چودہ سو سال پہلے کربلا کے میدان میں شہید ہوئے۔ میرے آقا حسین رضی اللہ عنہ نے شہادت کا جام پی کر نانے

Marfat.com

کے دین کی عزت بچالی، اسلام کا بول بالا فرما دیا۔ امام عالی مقام نے نانے کے دین کے جھنڈے کو گرنے نہیں دیا خود گھوڑے سے گر پڑے۔ اب قیامت تک لوگ آپ کی بارگاہ نازنین میں عقیدت کے ترانے پیش کرتے رہیں گے۔ دیکھ لو آقا حسین کو شہادت کا جام نوش کیئے چودہ صدیاں بیت گئی ہیں مگر میرے آقا حسین رضی اللہ عنہ کا ذکر ختم نہیں ہوا بلکہ دن بدن بڑھتا ہی جاتا ہے اور انشاء اللہ قیامت تک ذکر حسین ہوتا ہی جائے گا۔ حضرات میرے آقا حسین رضی اللہ عنہ کے ذکر میں وہ کشش ہے وہ چاشنی ہے وہ سرور ہے جس نے بھی ذکر حسین کو ایک بار محبت سے پڑھا یا سنا تو وہ آقا حسین رضی اللہ عنہ کی ذات پر عاشق ہوگیا۔ مسلمان تو پھر مسلمان ہیں آپ سیرت حسین رضی اللہ عنہ کا مطالعہ کر کے دیکھیں غیر مسلم بھی میرے امام کے گیت گا رہے ہیں۔ ہندوستان کی ایک بہت بڑی رائٹر جس کا نام ہے کون شانتی۔ اس نے جب اسلام کی تاریخ کا مطالعہ کیا مطالعہ کرتے کرتے جب یہ سیرت حسین پر پہنچی اس نے امام حسین رضی اللہ عنہ کی مظلومانہ شہادت کا منظر پڑھا کہ کیسے مسلمانوں نے میدان کربلا میں سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو بھوکا پیاسا رکھ کر شہید کیا تو وہ زار و قطار رونے لگ گئی۔ روتے روتے اس نے میدان کربلا کی طرف منہ کیا اپنا چہرہ کیا میدان کربلا کی طرف اپنا چہرہ کر کے اپنی عقیدت کا اظہار کیا اپنے خیالات کا اظہار کیا کون شانتی رو کر کہتی ہے۔ یا حسین مسلمانوں نے تیری قدر نہیں کی تیرے نانے کے امتیوں نے تیری عظمت کو نہیں سمجھا۔ تیرے خدا عزوجل کے پجاریوں نے تیرے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔ پھر کون شانتی کہتی ہے کاش تو ہمارے پاس ہمارے ہندوستان میں آتا۔ ہم تمہیں اپنا دھرم بنا لیتے۔ ہم تیری پوجا کرتے ہم تیری عزت کو چار چاند لگا دیتے پھر رو کر کہتی ہے کہ:

یا حسین بھارت میں آتے تو پردے میں اتارے جاتے
یوں چاند بنی ہاشم کے کیوں دھوکے سے مارے جاتے

Marfat.com

چوکھٹ سے نہ اٹھتے ماتھے ہر روز تیری پوجا ہوتی
اس دیس کے باسیوں کا بھگوان پکارے جاتے

حضرات کون شانتی چونکہ ہندو ہے اس لئے وہ حد سے بڑھ کر بات کرگئی لیکن ہم مسلمان ہیں حضور ﷺ کے غلام ہیں ہم پیارے رب العالمین کو وحدہ لا شریک ماننے والے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کو ہی اپنا معبود اپنا خالق عبادت کے لائق پرستش کے لائق سمجھنے والے ہیں۔ ہم آقا حسین کو خالق نہیں بلکہ خالق کائنات کا پیارا اور عظیم بندہ سمجھتے ہیں حضور ﷺ کا محبوب نواسہ سمجھتے ہیں ہم حسین کو خالق تو نہیں کہتے پیغمبر اور رسول تو نہیں کہتے البتہ یہ ضرور کہتے ہیں کہ:

تبلیغ اسلام دی مٹ ویندی جے خاتون دا لال نہ ہوندا
نہ بچدا دین محمد ﷺ دا جے شاہ لج پال نہ ہوندا
تائید دے کیتے زینب دا جے محمل نال نہ ہوندا
قرآن شریف تے کعبے دا وت ایہہ اقبال نہ ہوندا

حضرات سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر حضور ﷺ کے اسلام کی خاطر مدینہ پاک چھوڑ دیا مکہ پاک کو الوداع کہہ دیا بھوک پیاس برداشت کرلی بال بچے قربان کردیئے خود بھی مظلومانہ طریقے سے شہید ہوکر نیزے پر چڑھ گئے مگر دین پر آنچ نہیں آنے دی اسلام کا جھنڈا سرنگوں نہیں ہونے دیا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے مدینہ خلافت کے لئے نہیں چھوڑا، مکہ کسی امارت کے لئے نہیں چھوڑا بلکہ دین کی بقا کے لئے چھوڑا یار کی وفا کے لئے چھوڑا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے چھوڑا۔ خالق کائنات قرآن مجید فرقان حمید کے (پ ۱۷ میں سورۃ حج آیت ۴۰) میں ارشاد فرماتا ہے: اَلَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ وہ لوگ جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے اِلَّا اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ صرف اتنی بات پر کہ انہوں نے کہا ہمارا رب عزوجل اللہ تعالیٰ ہے۔ حضرات اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ان

Marfat.com

اپنے مظلوم بندوں کا ذکر کیا ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے پیار کی خاطر اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر اپنا وطن چھوڑا۔ وطن چھوڑ دیا مگر خالق کائنات کے نام کے نعرے مارنے نہیں چھوڑے محبت خداوندی کے ترانے نہیں چھوڑے۔ اس آیہ کریمہ پر بڑے بڑے اللہ تعالیٰ کے ولی قطب ابدال غوث اللہ تعالیٰ کے محبوب عمل کرتے آئے ہین اور قیامت تک کرتے رہیں گے مگر جو عمل علی کے لال نے کیا فاطمۃ الزہرا کے لخت جگر نے کیا زینب کے ویر نے کیا اس کی مثال شاید تاریخ اسلام میں کہیں نہ ملے۔ آپ تاریخ اسلام کا مطالعہ کر کے دیکھیں آپ کو پتہ چلے گا کہ آقا حسین رضی اللہ عنہ نے نانے کی وفات کے بعد مولا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد بھائی حسن مجتبیٰ کی شہادت کے بعد کس طرح پریشانی کے عالم میں مدینہ چھوڑا۔ مولا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوری اسلامی مملکت کا نظام سنبھال لیا تھا آپ ساری اسلامی مملکت کے سلطان بن گئے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں آلِ نبی اولادِ علی کی پوری پوری خدمت کی کوئی اپنی طرف سے کمی نہیں چھوڑی جب سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے وصال فرمایا تو آپ کی جگہ آپ کے بیٹے یزید نے لے لی۔ یزید برسر اقتدار آ گیا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے نکاح فاختہ بنت قرظہ بن عمرو بن نوفل بن عبد مناف سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فاختہ کے بطن سے دو بیٹے عطا فرمائے ایک کا نام عبدالرحمٰن تھا ایک کا نام عبداللہ تھا۔ پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فاختہ کو طلاق دے دی پھر اس کی بہن کنوۃ بنت قرظہ سے نکاح فرمایا لیکن اس سے آپ کی کوئی اولاد نہیں ہوئی پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے میسون بنت بحدل کلبیر سے نکاح فرمایا اس کے بطن سے ایک بیٹی پیدا ہوئی جس کا نام تھا اَمَۃُ رَبِّ الْمَشَارِقِ (مشارق کے رب کی لونڈی) پھر میسون کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک لڑکا عطا فرمایا جس کا نام آپ نے یزید رکھا۔

(تاریخ ابن کثیر جلد ۸ صفحہ ۱۰۰۰، ۱۰۰۱)

Marfat.com

سیرت یزید

یزید سن ۲۵ ہجری میں یا سن ۲۶ ہجری میں پیدا ہوا جب یہ پیدا ہوا تو یزید کے سارے جسم پر بال تھے۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۳۰۱)

شکل وصورت کے لحاظ سے بڑا بدنما تھا۔ بہت موٹا تھا، بہت بداخلاق تھا، سخت مزاج تھا، فاسق فاجر تھا، برسرعام گناہ کرنے والا تھا۔ بہت بڑا بدکار تھا، بہت بڑا ظالم تھا، بزرگوں کا بے ادب اور گستاخ تھا۔ بہت بڑا شرابی تھا، بہت بڑا شرارتی تھا، بہت بڑا بدمعاش تھا، اتنا بڑا بدمعاش جس سے بدمعاش بھی شرماتے تھے، شرماتے رہیں گے۔ بہت بڑا سودی تھا، حرام کار تھا، محرم عورتوں ماؤں بہنوں بیٹیوں سے نکاح کو جائز سمجھتا تھا۔ (سوانح کربلا صفحہ ۷۳)

حضرت عبداللہ ابن حنظلہ آپ حضور ﷺ کے صحابی ہیں اور انصاری ہیں آپ کے والد ماجد حضرت حنظلہ بن ابی عامر یہ بھی صحابی تھے۔ آپ کے والد حضرت حنظلہ میدان احد میں شہید ہوئے تھے۔ جب یہ میدان احد میں کافروں سے لڑنے کے لئے تشریف لائے تو آپ جنبی تھے آپ کو غسل کی حاجت تھی لیکن حضور ﷺ کا بلاوا سن کر غسل نہ کر سکے بلکہ بغیر غسل کے ہی میدان احد میں کافروں سے لڑائی شروع کر دی لڑتے لڑتے جب شہید ہوئے تو شہادت کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دیکھا آپ کے جسم پاک سے پانی کے قطرے گر رہے ہیں۔ صحابہ بڑے حیران ہوئے عرض کی آقا یہ حضرت حنظلہ کے جسم سے پانی کے قطرے کیوں گر رہے ہیں میرے آقا مسکرا پڑے سوہنے نبی من ٹھار نبی نے فرمایا حنظلہ جب میدان اُحد میں آیا تھا تو اسے غسل کی حاجت تھی لیکن یہ غسل نہ کر سکا بغیر غسل کے اس نے جہاد شروع کر دیا جب یہ شہید ہوا تو فَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ الْمَلَائِکَۃَ تَغْسِلُہٗ حضور ﷺ فرماتے ہیں میں نے دیکھا فرشتے میرے

Marfat.com

حنظلہ کو غسل دے رہے ہیں۔ سبحان اللہ۔

(حاشیہ مشکوۃ شریف صفحہ ۴۷، مرقاۃ شریف)

حضرت عبداللہ بن حنظلہ سرکار مدینہ کے زمانے میں پیدا ہوئے جب اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کی وفات شریف ہوئی تو حضرت عبداللہ کی عمر مبارک سات برس کی تھی۔ (اجمال فی ترجمہ اکمال صفحہ ۵۰، طبقات ابن سعد جلد ۵ صفحہ ۸۴)

پتہ چلا حضرت عبداللہ بن حنظلہ خود بھی صحابی ہیں اور آپ کے والد بھی صحابی ہیں یہ حضرت عبداللہ یزید کے بارے فرماتے ہیں کہ: اِنَّهٗ رَجُلٌ يُنْكِحُ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ وَالْبَنَاتِ وَالْاَخَوَاتِ بیشک یزید وہ بدنصیب انسان تھا جس نے سوتیلی ماؤں سے، بیٹیوں سے اور بہنوں سے نکاح کرنے کی رسم ڈالی۔ وَيَشْرَبُ الْخَمْرَ اور شراب پیتا تھا وَيَدَعُ الصَّلٰوةَ اور نماز نہیں پڑھتا تھا۔ (ابن اثیر جلد ۴ صفحہ ۴۱، ماثبت بالسنہ صفحہ ۱۹، تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۶۰، طبقات ابن سعد جلد ۵ صفحہ ۶۶، صواعق محرقہ صفحہ ۳۲۷)

جو اہل بیت کا دشمن شدید ہوتا ہے — کسی بھی دور میں ہو یزید ہوتا ہے
وہ جس کے دل میں حب نبی نہیں ہوتی — وہ مر کے سیدھا جہنم رسید ہوتا ہے

حضرات یزید کتنا بدنصیب انسان تھا جس نے ماؤں اور بیٹیوں اور بہنوں کو بھی نہیں بخشا ان سے بھی نکاح کرتا اور نکاح کرنے کا فتویٰ بھی دیتا۔ آپ تاریخ اسلام کا مطالعہ کریں کسی شریعت میں کسی مذہب میں ماؤں بہنوں اور بیٹیوں سے نکاح جائز نہیں تھا لیکن یزید وہ بدکردار تھا جس نے ماؤں بہنوں بیٹیوں کو بھی نہیں بخشا۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ! خالق کائنات نے ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی عزت اور حرمت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں۔ (پ ۴ سورۃ نساء آیت ۲۳)

اللہ تعالیٰ ماؤں بیٹیوں اور بہنوں کے حرام ہونے کا فتویٰ دے رہا ہے مگر

Marfat.com

یزید حلال کر کے نکاح کرتا جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَاءُ كُمْ مِّنَ النِّسَآءِ لوگو باپ دادے کی بیویوں سے نکاح نہ کرو۔

(پ۴ سورۃ نساء آیت ۲۲)

خالق کائنات فرماتا ہے باپ دادے کی بیویوں سے نکاح نہ کرنا لیکن یزید کہتا ہے نہیں جی میں تو ضرور کروں گا۔ اب بتایئے یزید نے اللہ تعالیٰ کے فرمان کو قرآن کے قانون کو شریعت کے آئین کو توڑا یا نہیں؟ توڑا ضرور توڑا۔ اب آپ ہی انصاف کرلیں یزید مسلمان رہا یا بے ایمان ہوگیا۔ یزید کے حامی کہتے ہیں کہ جی یزید بڑا نیک تھا، بڑا پارسا تھا، وہ بتائیں ماں سے نکاح کرنے والا، بیٹیوں سے شادی کرنے والا بہنوں سے مباشرت کرنے والا نیک ہوتا ہے شریف ہوتا ہے پارسا ہوتا ہے؟ اگر جواب ہاں میں ہے تو میاں ایسا نیک ایسا پارسا تمہیں مبارک ہو ہمیں ایسے پارسا کی ضرورت نہیں ہے۔

نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی تھے حضرت معقل بن سنان جب یزید کی حکومت آئی تو آپ مدینہ پاک میں تھے مدینہ شریف کے گورنر ولید بن عتبہ نے ایک وفد مدینہ شریف سے شام یزید کے دربار میں بھیجا تاکہ یہ وفد یزید کو یقین دلائے کہ مدینہ شریف کے لوگ آپ کو امیرالمومنین مانتے ہیں ہم ان کی طرف سے نمائندہ بن کے آئے ہیں۔ جب ولید نے وفد بھیجنے کا ارادہ کیا تو ولید نے حضرت معقل سے عرض کیا حضور آپ بھی اس وفد کے ساتھ یزید کے دربار میں ضرور تشریف لے جائیں آپ نے انکار فرما دیا۔ ولید نے بڑی منت کی بڑی سماجت کی آپ کی کرم نوازی مجھ پر مہربانی فرماؤ ایک بار چلے جایئے جب مجبور کیا گیا تو حضرت معقل نے فرمایا ٹھیک ہے چلا جاتا ہوں جب آپ یزید کے دربار میں پہنچے تو وہاں آپ کی ملاقات یزید کی فوج کے جنرل مسلم بن عقبہ سے ہوئی جب ملاقات ہوئی مسلم بن عقبہ نے حضرت معقل سے کہا کہ ہماری بڑی خوش

Marfat.com

نصیبی ہے کہ آپ جیسی عظیم شخصیت مدینہ پاک سے چل کر امیر المومنین یزید کو اپنی حمایت کا یقین دلانے آئے ہیں حضرت معقل نے سنا تو مسکرا کر فرمایا مسلم میں مدینہ پاک سے خوشی سے نہیں آیا بلکہ میں تو مجبور ہو کر یہاں آیا ہوں مسلم نے کہا وجہ کیا ہے امیر المومنین یزید کی آپ بیعت خوشی سے کیوں نہیں کرتے۔ ان میں خرابی کیا ہے؟ تو سنیئے حضرت مقعل نے کیا جواب دیا: فرمایا' رَجُلُ یَشْرِبُ الْخَمْرَ وَیَنْکِحُ الْحَرَمَ وہ بندہ جو شراب پیتا ہو اور محرم عورتوں ماؤں بیٹیوں بہنوں سے نکاح کرتا ہو کیا وہ امیر المومنین بننے کے قابل ہے وہ بیعت لینے کا حقدار ہے؟ پھر حضرت معقل نے جو جو یزید میں برائیاں تھیں ایک ایک کر کے مسلم بن عقبہ کو سنائیں۔ (طبقات ابن سعد جلد ۴ صفحہ ۲۸۳)

حضرت معقل نے فرمایا: اے مسلم! اب تو میں مجبور ہوں جب میں مدینہ شریف پہنچوں گا تو اس فاسق فاجر کی بیعت توڑ کر مہاجروں میں سے کسی کی بیعت کرلوں گا۔ (اخبار القوال صفحہ ۲۷۶، امام پاک اور یزید پلید صفحہ ۷۲، ۷۳)

علامہ ابن کثیر البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۲۳۵ میں کہتے ہیں کہ وقد رُوِیَ تحقیق کے ساتھ یہ بات بیان کی گئی ہے کہ اَنَّ یَزِیْدَ کَانَ قَدِ اشْتَھَرَ بِالْمَعَاذِفِ بے شک یزید گانے بجانے کا بڑا شیدائی تھا۔ وَشُرِبَ الْخَمْرِ اور شراب کا عادی تھا وَالْغِنَآءِ اور گانے سنتا تھا بہت بڑا شکاری تھا۔ وَاِتِّخَاذِ الْغِلْمَانِ اور خوبصورت بے ریش لڑکے اپنے پاس رکھتا تھا۔ چمٹے باجے بجواتا تھا کئی کتے اس نے پال رکھے تھے سینگ والے دنبے آپس میں لڑاتا تھا۔ ریچھ اور بندروں میں لڑائی کراتا تھا وَمَا مِنْ یَوْمٍ اِلَّا یُصَبِّحُ فِیْہِ مَخْمُوْرًا ہر روز جب صبح اٹھتا تو شراب کے نشے میں بدمست ہوتا اور گھوڑوں کی پیٹھ پر بندروں کو باندھ کر گھوڑوں کو دوڑاتا۔

وَیَلْبِسُ الْقِرَدَ قَلَانِسَ الذَّھَبَ اور بندروں کے سروں پر سونے کی

Marfat.com

ٹوپیاں پہناتا تھا وَكَذٰلِكَ الْغِلْمَانِ اور خوبصورت لڑکوں کو بھی سونے کی ٹوپیاں پہناتا تھا وَكَانَ اِذَا مَاتَ الْقِرَدُ حَزِنَ عَلَيْهِ جب کوئی بندر اپنی موت مر جاتا تو یزید کو بڑا غم ہوتا۔ (تاریخ ابن کثیر جلد ۸ صفحہ ۱۱۶۹)

حضرات توجہ کریں خارجیوں کے امام یزید کی کیا شان ہے۔ بندر مر جاتے تو پریشان ہو جاتا مغموم ہو جاتا مگر جب فاطمہ کا لال شہید ہوا علی کا لخت جگر ٹکڑے ٹکڑے ہوا تو یزید کو کوئی دکھ نہ ہوا یزید کو کوئی پریشانی نہ ہوئی بلکہ آقا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر سن کر خوش ہوا۔ اس کے حکم پر شام والوں نے جشن منایا۔ یزید بے ایمان نے میرے آقا حسین رضی اللہ عنہ کے سر انور پر چھڑیاں ماریں۔ لعنت ہے ایسے امام پر۔

اس شخص کو شہ مشرقین کہتے ہیں
دلاوروں کے دل و جاں کا چین کہتے ہیں
جو سر کٹا کے جھکا دے سر غرور یزید
اسے سنان کی لغت میں حسین کہتے ہیں
تو نے نماز پڑھ کے سر دشت کربلا
کہتا ہے کون صرف ارم ہی خرید کی
شبیر تیرے آخری سجدے کی ضرب سے
سانسیں اکھڑ رہی ہیں ابھی تک یزید کی

حضرت علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں کہ قَالَ اِبْنُ هَمَّام وَاضْطَرَبَ فِیْ اِكْفَارِ يَزِيْد۔ کہ حضرت علامہ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یزید کے کافر ہونے میں علماء کا اختلاف ہے قِيْلَ نَعَمْ بعض علمائے تحقیق نے یہ بات بیان فرمائی کہ واقعی یزید کافر تھا مَا يَدُلُّ عَلٰى كُفْرِهٖ کیونکہ اس میں کچھ ایسی باتیں موجود تھیں جو اس کے کفر پر دلالت کرتی ہیں۔ مِنْ تَحْلِيْلِ الْخَمْرِ۔

Marfat.com

مثلاً یزید شراب کو حلال سمجھتا تھا لیکن قرآن فرماتا ہے: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ (پ ۷ سورۃ مائدہ آیت ۹۰) اے ایمان والو شراب اور جوا اور بت پوجنا بت بنانا بتوں کی تجارت اور پانسے یعنی فال کھولنا یہ سب ناپاک ہیں یہ شیطان کے کام ہیں تم ان سے بچتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو سکو اور امام حسین رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں کی شہادت کے بعد اس کا یہ کہنا کہ اِنِّیْ جَازَیْتُهُمْ بِمَا فَعَلُوْا بِاَشْیَاخِیْ وَصَنَادِیْدَهُمْ فِیْ بَدْرٍ وَاَمْثَالُ ذٰلِكَ۔ میں نے حسین رضی اللہ عنہ سے وہ بدلہ لیا ہے جو ان کے بڑوں نے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے بڑوں یعنی ابوجہل وغیرہ کے ساتھ کیا تھا۔ علامہ ابن ہمام فرماتے ہیں اسی طریقے سے یزید کے اور بھی بہت سے کفریات ہیں۔ پھر فرماتے ہیں: وَلَعَلَّهٗ وَجْهَ مَا قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ بِتَكْفِیْرِهٖ۔ کہ شاید اسی وجہ سے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ جو فقہ حنبلی کے امام ہیں نے یزید کو کافر کہا ہے امام احمد بن حنبل نے تحقیق اور تصدیق کے بعد یزید پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ (شرح فقہ اکبر صفحہ ۸۸)

سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد پوری دنیا کے مسلمان یزید سے نفرت کرنے لگے خاص کر مدینہ پاک اور مکہ پاک کے لوگ اس کا نام سننا بھی گوارا نہیں کرتے تھے جنہوں نے یزید کو اچھا سمجھ کر اس کی بیعت کی تھی وہ بھی اب یزید کی بیعت توڑنے لگے اور سیّدنا عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے ہاتھوں پر بیعت کرنے لگے۔ یزید کے جاسوسوں نے جب مدینہ شریف اور مکہ شریف کے حالات اس کو بتائے تو اس کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی کہ یہ کیا ہو گیا میں نے جس کرسی کی خاطر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کو قتل کرایا یہ تو پھر وہی کام شروع ہو گیا۔ پہلے دو چار آدمی میری بیعت کے منکر تھے اب پورا مدینہ اور مکہ میرے خلاف ہو گیا اب کیا کیا جائے؟ کچھ دیر سوچنے کے بعد اس نے مدینہ شریف کے

Marfat.com

گورنر کو بدلنے کا پروگرام بنایا کہ شاید گورنر کمزور ہے اس لئے لوگ میرے خلاف ہوگئے ہیں دوسرا گورنر بنایا جائے ہوسکتا ہے نظام درست ہو جائے یزید نے مدینہ پاک کے گورنر ولید بن عتبہ کو معزول کر کے اپنے چچا زاد بھائی عثمان بن محمد بن ابوسفیان کو مقرر کیا اور اس کو پیغام بھیجا کہ مدینہ پاک کے لوگ میری بیعت تو کر رہے ہیں ان سے دوبارہ میری بیعت لی جائے جب عثمان بن محمد گورنر بن کے مدینہ پاک آیا تو اس نے مدینہ شریف کے بزرگوں کو بلایا اور ان کو سمجھایا کہ آپ لوگ یزید کو اچھا نہیں سمجھتے اس کی بیعت تو کر رہے ہو یہ غلط بات ہے یزید کے خلاف جو کچھ آپ حضرات نے سنا ہے کہ وہ اچھا انسان نہیں وہ خلافت کا حقدار نہیں وہ شریعت کا باغی ہے یہ سب غلط باتیں ہیں کسی نے یہ اپنی طرف سے باتیں کی ہیں۔ اگر آپ لوگوں کو میری باتوں پر یقین نہیں تو آپ خود دمشق چلے جائیں اپنی آنکھوں سے یزید کے حالات دیکھ آئیں اگر یزید شریعت کا باغی ہوا تو پھر آپ اگلا قدم اٹھائیں مدینہ پاک کے بزرگوں نے جب یہ باتیں سنیں تو انہوں نے کہا گورنر صاحب آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے ہم خود جاتے ہیں یزید سے ملتے ہیں یزید کے حالات دیکھتے ہیں اگر نیک ہوا، شریف ہوا اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ کا سچا غلام ہوا تو ہمیں اس کی خلافت پر کیا اعتراض ہوسکتا ہے اور اگر شریعت کا باغی ہوا دین دار نہ ہوا تو پھر ہم دوسری بات کریں گے۔ گورنر نے کہا بالکل ٹھیک ہے جب وہ وفد ملنے کے لئے دمشق جانے لگا تو عثمان بن محمد نے چند سپاہی پہلے دمشق روانہ کر دیئے کہ یزید مدینہ کے لوگ آپ کے پاس آرہے ہیں آپ سے ملنے آپ کے حالات دیکھنے کے لئے مہربانی کرنا اپنے کرتوتوں پر اپنی بداعمالیوں پر کنٹرول کرنا یہ نہ ہو یہ وفد آپ کے پاس سے بدظن ہو کے آئے اور جنہوں نے بیعت نہیں توڑی وہ بھی کہیں تیری بیعت نہ توڑ دیں۔ جب یزید کے پاس وہ سپاہی پہنچے تو ساری بات بتائی اس نے کہا ٹھیک ہے میں کوشش کروں گا

Marfat.com

کوئی شکایت کا موقعہ نہ آئے مگر شرابی زانی کبھی وعدہ پورا نہیں کر سکتے جب مدینہ پاک کا وفد دمشق پہنچا تو یزید نے ان کی بڑی خدمت کی بڑے انعام دیئے بڑی دعوتیں کی اس کا مقصد تھا یہ لوگ خوش ہو جائیں گے میرے خلاف زبانیں نہیں کھولیں گے مگر انہیں کیا پتہ تھا یہ شام کے لوگ نہیں یہ کوفہ کا بیکاؤ مال نہیں یہ مدینہ شریف کے لوگ ہیں یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اولاد ہیں یہ پاک مٹی سے پیدا ہونے والے ہیں جب اس وفد نے یزید کے سارے حالات دیکھ لیئے تو یہ وفد واپس مدینہ پاک پہنچ گیا مدینہ پاک کے لوگوں کو پتہ چلا کہ دمشق سے وفد واپس آ گیا ہے انہوں نے کہا آؤ ان سے پتہ تو کریں یزید کیسا تھا؟ جب لوگوں نے وفد سے یزید کے بارے پوچھا تو سنیئے اس وفد نے کیا جواب دیا: وَقَالُوْا قَدِمْنَا مِنْ عِنْدِ رَجُلٍ۔ اس وفد نے کہا ہم تمہیں یزید کے بارے کیا بتائیں؟ ہم لوگ اس بندے کے پاس سے آرہے ہیں لَیْسَ لَهٗ دِیْنٌ جس کا کوئی دین نہیں وہ بے دین ہے لوگوں نے کہا وجہ کیا ہے؟ تو اس وفد نے کہا کہ ہم یہ بات اس لئے کہہ رہے ہیں کہ یَشْرَبُ الْخَمْرَ۔ وہ شراب پیتا ہے۔ وَیَضْرِبُ بِالطَّنَابِیْرِ۔ ڈھول تماشے کا عادی ہے۔ وَیَعْزِفُ عِنْدَهُ الْقَیَّانِ گانے والے اس کے پاس بیٹھے ہوتے ہیں جن سے وہ گانے سنتا ہے۔ وَیَلْعَبُ بِالْکِلَابِ اور کتوں کے ساتھ کھیلتا ہے۔ اے مدینہ والو سن لو! وَاِنَّا نَشْهَدُکُمْ اِنَّا قَدْ خَلَعْنَاهُ تم سارے گواہ ہو جاؤ ہم سب نے یزید کی بیعت توڑ دی۔ حضرت عبداللہ بن ابی عمرو بن حفص مخزومی نے فرمایا مدینہ والو اگرچہ یزید نے میرے ساتھ بڑا اچھا سلوک کیا ہے مجھے انعام بھی دیا ہے میری بڑی خدمت بھی کی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ دشمن خدا شرابی ہے میں اس کی بیعت سے ایسے الگ ہوتا ہوں جیسے میں یہ عمامہ اپنے سر سے الگ کرتا ہوں پھر آپ نے اپنے سر کا عمامہ سر سے الگ کر دیا۔ ایک شخص نے کہا میں یزید کی بیعت سے ایسے الگ ہوتا ہوں ایسے نکلتا ہوں جیسے میں اپنی اس جوتی سے نکلتا

Marfat.com

ہوں۔ پھر اس نے جوتی اتار کر زمین پر رکھ دی پھر سارے وفد والے اسی طرح کہنے لگے ہم نے یزید کی بیعت توڑ دی ہم یزید کی بیعت سے نکل گئے پھر عمامے اتارنے لگے جوتیاں نکالنے لگے حتیٰ کہ عماموں اور جوتیوں کا ڈھیر لگ گیا۔

(وفاء الوفاء جلد ا صفحہ ۸۹، امام پاک اور یزید پلید صفحہ ۷۰، خلاصۃ الوفا صفحہ ۲۵۴)

اس وفد میں ایک بزرگ تھے جن کا نام تھا حضرت منذر بن زبیر رضی اللہ عنہما وہ فرمانے لگے کہ اِنَّهٗ قَدْ اَجَازَنِیْ بِمَائَةِ الف بیشک یزید نے مجھے انعام کے طور پر عزت افزائی کرتے ہوئے ایک لاکھ درہم دیا ہے مگر اس کے باوجود میں اس کے بارے آپ لوگوں کو بتاتا ہوں وَاللّٰهِ اِنَّهٗ یَشْرَبُ الْخَمْر۔ مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی عزت وعظمت کی وہ شراب پیتا ہے۔ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَیَسْکُرَ حَتّٰی یَدَعَ الصَّلٰوةَ اللہ تعالیٰ کی قسم وہ اتنا بڑا شرابی ہے کہ نشے میں نماز بھی نہیں پڑھتا۔

(تاریخ ابن اثیر جلد ۴ صفحہ ۱۰۲ تا ۱۰۴، عقائد جعفریہ جلد ۲ صفحہ ۳۹۸، ۳۹۹)

دہرائے گا زمانہ روایت حسین رضی اللہ عنہ کی
ہر دور میں رہے گی ضرورت حسین رضی اللہ عنہ کی
دور یزید ہو کہ وہ دور جدید
ہر دور کے لئے ہے امامت حسین رضی اللہ عنہ کی
دنیا حسین دوسرا پیدا نہ کرسکی
لوح جہاں پہ ثبت ہے عظمت حسین رضی اللہ عنہ کی

ایک مرتبہ سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید کو اپنے پاس بلایا جب یزید حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا یزید عرض کی جی ابو حضور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حج کا موسم آنے والا ہے تم ایسے کرو اپنے چند ساتھیوں کو لے کر حج پر چلے جاؤ پھر مدینہ پاک جانا سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پر حاضری دینا میری طرف سے بھی صلوٰۃ و سلام عرض کرنا پھر مدینہ پاک میں لوگوں سے ملاقات کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ

Marfat.com

کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کرنا لوگ تمہیں ملیں گے تم لوگوں کو ملنا تا کہ لوگوں کو پتہ چلے کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا کیسا ہے؟ یزید نے کہا ابو حضور ٹھیک ہے یزید اپنے چند ساتھیوں کو لے کر مکہ شریف آیا حج کیا پھر مدینہ پاک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار پرانوار پر حاضر ہوا پھر چند دن مدینہ شریف رہا حضرت عمر بن سبیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن یزید نے اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ ایک جگہ بیٹھ کر شراب پینے کا پروگرام بنایا جب شراب پینے لگے تو اتفاق سے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یزید کو ملنے کے لئے تشریف لائے کہ دیکھیں یزید کیسا بندہ ہے یزید صورت اور سیرت کے لحاظ سے کیسا ہے؟ جب یہ دونوں ملنے کے لئے اندر جانے لگے تو پہرے دار نے کہا حضور ذرا ٹھہریئے میں یزید سے پوچھ لوں کہ حضرت عبداللہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہیں ملاقات کرنا چاہتے ہیں ۔ بھلا وہ آگے سے کیا جواب دیتا ہے حضرت عبداللہ نے اور آقا حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں ہاں بالکل آپ پوچھ لیں ہمارا نام بھی بتا دیں اگر وہ فارغ ہیں تو ٹھیک ہے نہیں تو پھر ملاقات کرلیں گے۔ پہرے دار چوکیدار اندر گیا جا کر یزید کو کہا کہ سرکار آپ سے ملنے کے لئے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور امام حسین رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہیں کیا اندر آنے کی اجازت دے دوں؟

یہ بات سن کر یزید نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو کہو کہ آپ بعد میں تشریف لانا ہاں امام حسین رضی اللہ عنہ کو اندر بھیج دو پہرے دار نے کہا حضور حضرت عبداللہ کو اندر آنے کی اجازت کیوں نہیں دے رہے؟ یزید نے کہا میاں سمجھا کرو حضرت عبداللہ اگر اندر آئے تو وہ شراب دیکھ کر پہچان لیں گے شراب کی بو سونگھ کر سمجھ جائیں گے کہ ہم شراب پی رہے ہیں لیکن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شراب کی پہچان نہیں لہٰذا وہ نہیں پہچانیں گے کہ ہم کیا پی رہے ہیں چوکیدار گیٹ میں باہر آیا ساری بات بتائی عرض کی حضور یزید کہہ رہا ہے کہ حضرت عبداللہ سے کہو کہ آپ

Marfat.com

سے ملاقات بعد میں کریں گے ہاں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو اندر بھیج دو۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا ٹھیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں میں پھر مل لوں گا آپ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی یزید سے ملاقات کرائیں! سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ جب اندر تشریف لے گئے تو اندر شراب کا دور چل رہا تھا۔ یزید نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھتے ہی کہا حضور آیئے تشریف لایئے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سلام کرکے یزید کے پاس بیٹھ گئے خوشبوئے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سونگھنے والے حسین پاک نے جب شراب کی بو سونگھی تو فرمایا: یزید یہ کیسی عجیب خوشبو ہے پہلی مرتبہ آج سونگھی ہے یہ کس چیز کی خوشبو آرہی ہے یزید نے کہا حضور یہ ایک خوشبو ہے جو شام میں بنتی ہے آپ تشریف رکھیں ابھی آپ کو چیک کراتے ہیں پھر یزید نے ساقی کو حکم دیا او ساقی جلدی کر پیالہ بھر کے جلدی لے آثُمَّ دَعَا بِقَدْحٍ فَشَرِبَهٗ حضرت عمر بن سبیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر یزید نے شراب کا ایک پیالہ منگوایا امام حسین رضی اللہ عنہ کے سامنے پیا ثُمَّ دَعَا بِآخِرٍ پھر اس نے دوسرا شراب کا پیالہ منگوایا۔ فَقَالَ اِسْقِ اَبَا عَبْدَ اللّٰهِ اور امام حسین رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا لو ابا عبداللہ آپ بھی پی لو۔ فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْكَ شَرَابُكَ اَيُّهَا الْمَرْءُ لَاعَيْنٌ عَلَيْكَ مِنِّیْ امام حسین رضی اللہ عنہ کو پتہ چل گیا کہ یہ تو شراب ہے آپ نے فرمایا یزید یہ شراب اپنے پاس رکھ تو کہتا ہے پی اللہ تعالیٰ کی عزت کی قسم میں تو شراب کو دیکھتا بھی نہیں۔ جب آقا حسین رضی اللہ عنہ نے یہ جواب دیا تو یزید شرابی نے آگے سے جواب دیا اے میرے دوست عجیب بات کرتے ہو میں تمہیں عیش وعشرت کی دعوت دیتا ہوں اور تم ہو کہ انکار کر رہے ہو عرب کے جوان تو جوان لڑکیوں پر شراب اور شباب پر خوش ہو کر آتے ہیں اور تم ہو کہ انکار کر رہے ہو۔ میرے آقا حسین رضی اللہ عنہ نے یہ سنا تو آپ اٹھ کے کھڑے ہو گئے فرمایا اے معاویہ کے بیٹے ان چیزوں کا تیرے دل پر تو قبضہ ہو سکتا ہے مگر حسین رضی اللہ عنہ کے دل پر نہیں۔ (تاریخ ابن اثیر جلد ۴ صفحہ ۵۰، امام پاک اور یزید پلید صفحہ ۶۹، ۷۰)

Marfat.com

حضرات توجہ فرمائیں یزید کتنا بڑا شرابی ہے جسے مدینہ پاک کا بھی حیا نہ آیا جسے روضہ رسول ﷺ سے بھی شرم نہ آئی پھر بے حیائی دیکھو حضور ﷺ کے مقدس کندھوں پر کھیلنے والے حسین ساری ساری رات سجدے میں گزارنے والے حسین قرآن کے قاری حسین کعبہ کے حاجی حسین کو بھی شراب کی دعوت دے رہا ہے۔ حضرات یہ ہے خارجیوں کا بخشا ہوا امام۔ ایمان سے بتانا فرقہ پرستی سے ہٹ کر انصاف سے بات کرنا کیا ایسے شرابی زانی دین کے باغی کے ہاتھوں پر آقا حسین ہاتھ رکھ کر بیعت کر سکتے تھے؟ اگر امام حسین رضی اللہ عنہ ایسے آدمی کی بیعت کر لیتے تو قیامت تک ہر زانی ہر شرابی ہر بے دین کی بیعت کرنی جائز ہو جاتی۔ دلیل امام حسین رضی اللہ عنہ کی دی جاتی کہ جب علی کے لال نے ایک شرابی کی بیعت کر لی تھی جب فاطمہ کے لخت جگر نے ایک بے دین کی بیعت کر لی تھی تو ہم کس باغ کی مولی ہیں ہمارے لئے بھی جائز ہے ہم بھی فاسق فاجر دین کے دشمنوں سے بیعت کر لیں۔

شاہ حسین جے شہید نہ ہوندا تے ہر جاندی عشق دی بازی
ہر فاسق تے فاجر دے ہتھ وچہ لکھ دیندے فتوے قاضی
شاہ جیا کوئی صابر نہ ہویا تے عباس جیا نہ کوئی غازی
اس نے اصغر اکبر دے کے کرلیا رب عزوجل نوں راضی

حضرات یزید اتنا شرابی اور بے دین تھا جب شراب پی لیتا تو یہ شعر پڑھتا کہ

فَاِنْ حَرَّمَتْ یَوْمًا عَلٰی دِیْنِ اَحْمَدٍ فَخُذْ عَلٰی دِیْنِ مَسِیْحِ ابْنِ مَرْیَمَ

اگر شراب حضور ﷺ کے دین میں حرام ہے تو پھر عیسائی بن کر پیئے جا۔

یعنی بے ایمان ہو جا سرکار کا دین چھوڑ دے پر شراب نہ چھوڑ۔ توبہ۔ پھر کہتا کہ:

مَا قَالَ رَبُّكَ وَیْلٌ لِّلَّذِیْ شَرِبُوْا بَلْ قَالَ رَبُّكَ وَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ

اللہ تعالیٰ نے ہلاکت کا اعلان کیا ہے تو بے نمازیوں کے لئے کیا ہے

Marfat.com

شرابیوں کے لئے تو یہ اعلان نہیں فرمایا۔

(تفسیر مظہری جلد۲ صفحہ ۲۱۹ اردو جلد۴ صفحہ ۳۰۷، تاریخ ابن ایثر جلد۴ صفحہ ۶۳، شہادت نواسہ سیّد الابرار صفحہ ۴۹۷، ۴۹۸)

حضرات توجہ فرماؤ یزید کیسے دین کا اسلام کا اور قرآن پاک کا مذاق اڑا رہا ہے۔ صدقے جاؤں اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کی نگاہ نبوت پر میرے آقا نے اپنی زندگی میں بھی یزید بے ایمان کی بے ایمانی کی نشاندہی فرمادی تھی۔ حضور ﷺ کے جلیل القدر صحابی حضرت سیّدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ میں نے ایک دن خود اپنے کانوں سے سنا حضور ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بتا رہے تھے کہ اَوَّل مَنْ یُّبَدِّل سُنَّتِی رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ اُمَیَّۃَ لوگو میری امت میں ایک بندہ ہوگا جو قبیلہ بنی امیہ سے ہوگا سب سے پہلے میری سنت کو میرے طریقے کو وہ بدلے گا جب سرکار نے یہ بات فرمائی تو کسی صحابی نے یہ نہیں کہا سوہنا یہ تو غیب کی خبر ہے غیب کی باتیں اللہ عزوجل ہی جانتا ہے ناں۔ صحابی نہیں بولے پر وہابی بول پڑے نہیں جی کل کی باتیں کسی نبی ولی کو کیا پتہ اللہ عزوجل ہی جانے ہم بھی کہتے ہیں اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے پر جس کو اللہ تعالیٰ آپ بتا دے۔ مولوی جی آپ کو کیوں تکلیف ہوتی ہے وہ مالک الملک ہے اس نے تم سے پوچھ کر تو نہیں بتانا وہ بے نیاز جس کو چاہے جتنا چاہے علم کے خزانے عطا فرمادے۔ پر ان کو کیا پتہ کھڑی کے قلندر فرماتے ہیں کہ:

قدر پانی دا مچھلی جانے یا جانے مرغابی
قدر نبی دا میرا اللہ جانے تے یا جانن اصحابی
قدر نبی دا ایہہ کی جانن تے نجدی لوگ کمینے
قدر نبی دا سوہنے سنی جانن تے صاف جنہاندے سینے

تو سرکار نے فرمایا کہ میری سنت کو سب سے پہلے بدلنے والا بنی امیہ کا ایک

Marfat.com

بندہ ہوگا صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی سوہنا اتنا بتایا ہے کہ بنی امیہ میں سے ہوگا یہ بھی بتا دو اس کا نام کیا ہوگا۔ آمنہ کے لال نے فرمایا صدیق کے یار نے فرمایا: یُقَالُ لَهٗ یَزِیْدُ۔ اس بدنصیب کا نام ہوگا یزید۔

(صواعق محرقہ صفحہ ۲۲۱، سوانح کربلا صفحہ ۷۴، تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۴۶، البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۲۳۱، ما ثبت بالسنہ صفحہ ۱۶، خصائص کبریٰ جلد ۲ صفحہ ۳۰۸)

حضور ﷺ کیسے کھول کر بیان فرما رہے ہیں کہ میری سنت کو بدلنے والا یزید ہوگا پھر یزید نے حضور ﷺ کی سنت کو طریقے کو کیسے بدلا آپ سن چکے ہیں۔

حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ اے میرے غلامو! میں دو چیزیں تم میں چھوڑ کے جا رہا ہوں لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِهِمَا جب تک ان دونوں چیزوں کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ کِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهٖ ایک اللہ تعالیٰ کا قرآن اور دوسری اللہ تعالیٰ کے رسول کی سنت۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۱)

حضور ﷺ کے پیارے صحابی حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ والی کائنات ﷺ نے فرمایا کہ فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ حضور ﷺ نے فرمایا جس بندے نے میری سنت سے منہ موڑا وہ میری امت میں سے ہی نہیں۔

(بخاری شریف، مسلم شریف، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۷)

حضرات یزید نے حضور ﷺ کی سنت کو بدلا بھی اور سرکار کی سنت سے منہ بھی موڑا اور آپ سن چکے ہیں جو حضور ﷺ کی سنت سے منہ موڑے سرکار نے فرمایا وہ گمراہ ہے اور میری امت سے بھی خارج ہے۔ اب خود ہی یزید کے بارے سوچیئے کہ وہ گمراہ ہوا کہ نہیں؟ وہ بے ایمان ہوا کہ نہیں؟

نہیں ہرگز نہیں ظلمت امامت ہو نہیں سکتی
نبی کے دین کی ضد پر خلافت ہو نہیں سکتی

Marfat.com

حقیقی وارث ملت حسین ابن علی ہی ہیں
امیر المومنین بے شک ولی ابن ولی ہیں

حضرات یہ تھا یزید کا مختصر تعارف۔

یزید کی جاں نشینی

سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں ہی یزید کے لئے لوگوں سے بیعت لینی شروع کردی کہ میرے وصال کے بعد یزید میرا جانشین ہوگا۔ یزید خلیفہ بنے گا جب آپ نے یزید کے لئے بیعت لینی شروع کی تو شام والوں نے، مکہ شریف والوں نے، مدینہ شریف والوں نے آپ کے ہاتھوں پر یزید کے خلیفہ ہونے کی بیعت کرلی مگر مدینہ پاک کے چند اکابرین نے یزید کی بیعت کے لئے انکار کردیا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو جب پتہ چلا تو آپ خود مدینہ پاک میں تشریف لائے جو اکابرین بیعت نہیں کر رہے تھے ان کو سمجھایا کہ میں یزید کو اپنا جانشین کیوں بنا رہا ہوں ان میں سے اکثر بزرگوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بات سمجھ کر یزید کی بیعت کرلی مگر امام حسین، حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما، حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی بکر، حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہم اجمعین نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم آپ کو تو امیر مانتے ہیں مگر آپ کے بیٹے یزید کو امیر نہیں مانتے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بڑا سمجھایا مگر یہ چاروں بزرگ راضی نہ ہوئے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ سارے مدینہ والے مان گئے ہیں یہ حضرات نہیں مانتے تو آپ نے زیادہ اصرار نہ کیا واپس دمشق تشریف لے آئے۔

حضرات سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید کو اپنی زندگی میں اپنا جانشین جو بنایا تھا وہ کسی لالچ یا ہوس کی غرض سے نہیں بنایا تھا بلکہ یہ قدم نیک نیتی اور امت کے وسیع تر مفاد کے لئے اٹھایا تھا کیونکہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم صحابی تھے۔ قرآن و

Marfat.com

حدیث صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جو عظمتیں بیان فرما رہا ہے اس میں آپ برابر کے شریک ہیں لہٰذا اہل سنت و جماعت اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے کہ آپ نے دنیا کی ہوس کی خاطر دنیا کی لالچ کی خاطر اپنے بیٹے کو اپنا ولی عہد بنوایا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے صحابی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ایک دن مدینہ کے سلطان نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے ہاتھ اٹھا کر ید اللہ والے گورے گورے ہاتھوں سے دعا مانگی کہ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ ھَادِیًا مَّھْدِیًّا وَّاھْدِ بِہٖ اے خالق کائنات اس امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہدایت دینے والا بنا اور ہدایت یافتہ بنا اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ذریعہ سے لوگوں کو ہدایت عطا فرما۔

(ترمذی شریف صفحہ ۵۴۷، تاریخ بغداد جلد ۱ صفحہ ۲۰۸، تاریخ ابن کثیر جلد ۸ صفحہ ۹۵۵)

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے صحابی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ میں نے خود اپنے کانوں سے سنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ اَللّٰھُمَّ عَلِّمْہُ الْکِتَابَ مَکِّنْ لَہٗ فِی الْبِلَادِ وَقِہِ الْعَذَابَ اے پیارے رب العالمین امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنی کتاب کا علم عطا فرما اور اسے اپنے شہروں پر حکومت عطا فرما اور اسے جہنم کے عذاب سے بچا لے۔

(البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۲۱، تاریخ ابن کثیر ترجمہ البدایہ جلد ۸ صفحہ ۹۵۴، ۹۵۵، مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۳۵۶، شبیر و یزید صفحہ ۲۳۲، تحفہ جعفریہ دوم ۳۸۹)

حضرات توجہ کریں حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے کتنی دعائیں مانگ رہے ہیں کہ یا اللہ عزوجل معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہادی بنا مہدی بنا اس کے صدقے سے لوگوں کو ہدایت عطا فرما اسے قرآن کا عالم بنا اسے دنیا کا بادشاہ بنا اور اسے جہنم کی آگ سے بچا۔ اب سوچو نبی مانگے دعا تو کیا خیال ہے اللہ تعالیٰ نے یار کی دعاؤں کو قبول نہیں کیا ہوگا؟ ضرور کیا ہوگا میاں جب اللہ ولیوں کی دعائیں نہیں

Marfat.com

ثالثاً اپنے محبوب کی دعائیں کیسے رد فرما سکتا ہے۔ امام اہلسنّت کشتہ عشق رسالت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی فرماتے ہیں کہ:

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا　　بڑھی ناز سے جب دعائے محمد ﷺ
اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا　　دلہن بن کے نکلی جب دعائے محمد ﷺ

پتہ چلا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے منظور نظر صحابی تھے دنیا کا لالچ دنیا کی ہوس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر وہ کون سی مجبوری تھی جس کی وجہ سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنا جانشین نہیں بنایا اپنا ولی عہد نہیں بنایا امام حسین رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب نہیں بنایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے کو اپنا ولی عہد نہیں بنایا صدیق اکبر کے لخت جگر کو اپنا جانشین نہیں بنایا جانشین بنایا تو اپنے بیٹے کو بنایا ولی عہد بنایا تو یزید کو بنایا؟ تو حضرات سنیئے اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے دور میں مسلمانوں کے درمیان دو جنگیں دیکھی تھیں۔ جنگ جمل اور جنگ صفین ان دونوں جنگوں میں تقریباً نوے ہزار مسلمان شہید ہو چکے تھے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے سوچا اگر میں نے یزید کے علاوہ اپنے بیٹے کے سوا کسی اور کو اپنا ولی عہد بنا دیا اپنا جانشین بنا دیا تو پھر کہیں وہی حالات نہ پیدا ہو جائیں مسلمان آپس میں پھر نہ لڑنے لگ جائیں آپ نے یزید کی بیعت لینے سے پہلے کئی لوگوں کو مشورے کے لئے بلایا جو ملکی حالات پر نظر رکھتے تھے۔ ان سے مشورہ کیا کہ اب کیا کیا جائے کل میں دنیا سے چلا جاتا ہوں تو میں کس کو اپنا جانشین مقرر کروں تا کہ لوگ آپس میں لڑیں نہیں تو تمام لوگوں نے مشورہ دیا کہ حضور اس وقت پورے علاقے میں بنی امیہ کا کنٹرول ہے بنی امیہ کے گورنر وزیر سفیر موجود ہیں اگر آپ نے بنی امیہ کے علاوہ کسی اور کو اپنا جانشین مقرر کیا تو خطرہ ہے لوگ اس کی قیادت کو قبول نہ کریں پھر لڑائی نہ شروع ہو جائے بہتر ہے آپ اپنے بیٹے

Marfat.com

یزید کو اپنا ولی عہد مقرر کریں اپنا جانشین بنائیں۔ علامہ عبدالرحمٰن بن محمد بن خلدون مقدمہ ابن خلدون میں لکھتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید کو اپنا جانشین اس لئے بنایا تا کہ مسلمانوں میں پھوٹ نہ پڑ جائے کیونکہ بنی امیہ اپنے علاوہ کسی دوسرے کی خلافت کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ یزید کے علاوہ کسی اور کو ولی عہد بنا دیتے تو بنو امیہ کے لوگ اسے تسلیم نہ کرتے اس طرح امت مسلمہ کے اتحاد میں خلل آجاتا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی نگاہ میں یزید اچھا تھا یہی بات صحیح ہے اس کے علاوہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کوئی گمان نہیں کیا جاسکتا۔ علامہ ابن خلدون فرماتے ہیں لوگو یہ کیسے ممکن ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو یزید کے فاسق فاجر شرابی زانی ہونے کا پتہ ہوتا آپ پھر بھی اس کو اپنا جانشین مقرر فرماتے۔ اللہ تعالیٰ کی عزت وجلالت کی قسم اگر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو یزید کے کردار کا فسق و فجور کا پتہ ہوتا تو آپ کبھی بھی اس کو اپنا نائب اور جانشین نہ بناتے کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے صحابی ہیں اس قسم کی باتیں آپ کے بارے سوچنا بھی گناہ ہیں ہم اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے ہیں۔ (مقدمہ ابن خلدون جلد ا صفحہ ۲۸۱)

حضرات پتہ چلا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید کو اپنا جانشین جب بنایا تو اس میں کوئی دنیاوی لالچ اور حرص نہیں تھا صرف اور صرف امت مسلمہ کے اتحاد کی خاطر اور مسلمانوں کے وسیع تر مفاد کی خاطر۔ جب سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے یزید کے لئے سارے لوگوں سے بیعت لے لی تو آپ نے جمعہ والے دن لوگوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا لوگو میں نے یزید کو اپنا جانشین جو بنایا ہے وہ صرف بیٹا ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ مسلمانوں کی بہتری کے لئے اگر اس کے باوجود میرے انتخاب میں فرق آگیا ہے میری سلیکشن صحیح نہیں تو میں دعا کرتا ہوں آپ سب آمین کہیں پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھا کر دعا کی اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اِنِّیْ وَلَّیْتُہٗ لِاَنَّہٗ فِیْمَا اَرَاہُ اَھْلٌ۔ اے پیارے رب العالمین تو اچھی طرح جانتا ہے کہ میں نے یزید کو اس لئے اپنا جانشین بنایا ہے کہ یہ میرا جانشین بننے کا اہل ہے میرا نائب بننے کے قابل ہے لِذَالِكَ فَاَتْمِمْ لَہٗ مَاوَلَّیْتُہٗ۔ لہٰذا تو میری اس تمنا کو پوری فرما دے۔ وَاِنْ کُنْتُ وَلَّیْتُہٗ لِاَنِّیْ اُحِبُّہٗ فَلَا تُتَمِّمْ لَہٗ مَا وَلَّیْتُہٗ اور اگر میں نے اس کو اپنا جانشین بنایا ہے کہ مجھے اس سے محبت ہے تو اے خالق کائنات میں دعا کرتا اس کی خلافت ناکام بنا دے اور یہ کامیاب نہ ہو سکے۔

(البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۸۰، تحفہ جعفریہ جلد ۵ صفحہ ۲۶۰، تاریخ الخلفاء صفحہ ۳۰۲)

علامہ عبدالعزیز پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ نبراس شرح عقائد میں فرماتے ہیں کہ وَاِنَّمَا نَصَبَہٗ مُعَاوِیَۃُ ظَنًّا بِصَلَاحِہٖ۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید کو اس کی اہلیت اور صلاحیت کی وجہ سے خلیفہ بنایا تھا کَمَارُوِیَ عَنْہُ اِنَّہٗ جیسا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے ایک دعا مروی ہے آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی کہ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ یَزِیْدُ عَلٰی مَا اَظُنُّہٗ اے خالق کائنات اگر یزید ویسا ہی ہے جیسے میں نے اس کے بارے گمان کر کے اس کو خلیفہ بنایا ہے تو پھر تو ٹھیک ہے اچھا ہو گیا ہے وَاِلَّا فَعَجِّلْ مَوْتَہٗ اور اگر ایسا نہیں یہ حکومت کے اہل نہیں تو پھر اس کو زیادہ دیر حکومت نہ کرنے دینا جلدی موت دے دینا۔ یہ بات لکھنے کے بعد حضرت علامہ عبدالعزیز پرہاروی فرماتے ہیں: وَقَدْ اُسْتَجِیْبَ دُعَاءُہٗ فَلَمْ یَطُلْ مُلْکُہٗ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی دعا کو قبول کر لیا۔ یزید زیادہ دیر تک تخت خلافت پر نہیں رہا جلدی ہی موت کے منہ میں چلا گیا۔

(نبراس شرح عقائد صفحہ ۵۴۱، تحفہ جعفریہ جلد ۵ صفحہ ۲۶۱)

حضرات سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی دعا کو بار بار پڑھیئے اور سنیئے اور پھر اندازہ لگائیے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید کو بیٹا ہونے کے ناطے سے اپنا جانشین

Marfat.com

مقرر نہیں فرمایا تھا بلکہ اس کی اہلیت اور قوم کے مفاد کے لئے اسے اپنا ولی عہد مقرر فرمایا تھا اگر بیٹے کی وجہ سے یزید کو اپنا نائب مقرر فرماتے تو کبھی یزید کے لئے بددعا نہ فرماتے کہ یا اللہ عزوجل اگر یزید خلافت کے اہل نہیں تو اسے جلدی دنیا سے اٹھا لے۔

شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم لوط بن یحییٰ مقتل ابی مخنف میں لکھتے ہیں کہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو یزید آپ کے پاس موجود نہیں تھا وہ حمص میں تھا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید کے لئے وصیت نامہ لکھوایا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے وصیت نامے میں لکھوایا کہ یزید میری وفات کے بعد مسلمانوں کا امیر تو ہوگا ساری دنیا تیری بیعت کرلے گی مگر مجھے چار آدمیوں سے خطرہ ہے شاید میری وفات کے بعد تیری بیعت نہ کریں وہ چار آدمی یہ ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر، اگر یہ تیری بیعت نہ بھی کریں تو تمہیں ان سے کوئی خطرہ نہیں کوئی نقصان نہیں دوسرے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما، ان سے بھی تمہیں کوئی خطرہ نہیں کیونکہ یہ ہر وقت قرآن کی تلاوت میں مست رہتے ہیں۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے پیار میں نماز پڑھتے رہتے ہیں انہیں نہ دنیا سے رغبت ہے نہ حکومت سے تیسرے عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما۔ یہ بندہ بڑا چالاک اور ہوشیار ہے یہ تمہارے ساتھ لومڑی کی چال چلے گا اور شیروں کی طرح تجھ پر حملہ کرے گا اگر تم سے لڑے تو تم لحاظ نہ کرنا اس سے لڑنا اگر تجھے نہ چھیڑے تو تم بھی اس سے چھیڑ خانی نہ کرنا اگر کوئی اچھی بات مشورہ میں کہے تو قبول کرلینا اور چوتھے آدمی حضرت حسین ابن علی رضی اللہ عنہما ہیں یہ خود تو تمہارے مقابلے میں نہیں آئیں گے ہاں مجھے خطرہ ہے کہ حضرت حسین کو کوفہ کے لوگ اپنے پاس آنے کی دعوت دیں گے اور وہ حضرت حسین کو تیرے خلاف ضرور بھڑکائیں گے اگر حسین تیرے مقابلے میں آجائے اور تو ان کو شکست دینے میں کامیاب ہو جائے تو پھر

Marfat.com

حسین رضی اللہ عنہ کی عزت کا خیال کرنا۔ لوط بن یحییٰ شیعہ مصنف لکھتا ہے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے وصیت نامے میں لکھوایا کہ فَاِنْ بِحَضَرْتَ بِهٖ اگر تو امام حسین رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں کامیاب ہو جائے تو فَاحْفِظْ قَرَابَتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتے کا خیال کرنا کہ حسین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسہ ہے۔ وَاعْلَمْ يَا بُنَيَّ اَنَّ اَبَاهُ خَيْرٌ مِّنْ اَبِيْكَ اور اے یزید یہ خیال رکھنا حسین رضی اللہ عنہ کا والد تیرے والد سے بہتر ہے۔ سبحان اللہ۔ وَجَدَّهٗ خَيْرٌ مِّنْ جَدِّكَ وَاُمَّهٗ خَيْرٌ مِّنْ اُمِّكَ اور حسین رضی اللہ عنہ کا نانا تیرے نانے سے بہتر ہے حسین رضی اللہ عنہ کی ماں فاطمہ تیری ماں سے بہتر ہے۔

(مقتل ابی مخنف صفحہ ۷، ۸، تحفہ جعفریہ جلد ۲ صفحہ ۳۱۵، تحفہ جعفریہ جلد ۵ صفحہ ۲۵۱، ۲۵۲، تاریخ طبری جلد ۷، تاریخ ابن کثیر جلد ۸ صفحہ ۱۰۳۳)

حضرات امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے علم پر قربان جاؤں جو جو آپ نے باتیں فرمائیں وہی آپ کی وفات کے بعد رونما ہوئیں جب سرکار کے غلاموں کے علم کی یہ شان ہے تو والی کائنات کے علم کا کیا مقام ہوگا۔

اچی شان اے تیرے نواسیاں دی جھگا انج تے کسے لٹایا ای نئیں
چڑھ کے نیزے دی نوک تے قسم رب دی انج کسے قرآن سنایا ای نئیں
گنہگار کوئی حشر میدان اندر تیرے بناں کسے چھڈایا ای نئیں
واصل حق دے نال وی ہو کے تے عاصی امت نوں آقا بھلایا ای نئیں

میرے دوستو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیٹے کو کیا وصیت فرمائی کہ بیٹا اگر حسین تمہارے مقابلے میں آجائے تو اس کا حیا کرنا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسہ ہے وہ علی کا بیٹا ہے فاطمۃ الزہرا کا لخت جگر ہے وہ حسب نسب کے لحاظ سے تم سے اعلیٰ ہے تم سے افضل ہے۔ اب اگر یزید نے اس وصیت پر عمل نہیں کیا تو بتایئے قصور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ہے یا یزید کا؟ قصور

Marfat.com

بیٹے کا ہے یا باپ کا؟ انصاف شرط ہے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وصیت

حضرت علامہ ابواسحاق اسفرانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب نور العین فی مشہد حسین میں لکھتے ہیں کہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو یزید نے عرض کی ابا جان اب آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا لگتا ہے میری وفات کا وقت قریب آ گیا ہے چند لمحوں کے بعد میری جان میرے جسم سے پرواز کر جائے گی تو یزید نے عرض کی: یَا اَبَتِ وَمَنْ یَّکُوْنَ الْخَلِیْفَۃُ مِنْ بَعْدِکَ۔ ابا جان یہ تو بتائیں آپ کی وفات کے بعد خلیفہ کون ہوگا آپ کا جانشین اور ولی عہد کون ہوگا؟ فَقَالَ لَہٗ یَا یَزِیْدُ اَنْتَ الْخَلِیْفَۃُ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا خلیفہ تو تو ہی ہوگا میرا جانشین اور ولی عہد تو ہی ہوگا۔ وَلٰکِنِ اسْمَعْ مِنِّیْ مَا اَقُوْلُ لیکن جو کچھ میں آگے تمہیں کہنے لگا ہوں وہ توجہ سے اور دل کے کانوں سے سن اور صرف سن ہی نہیں بلکہ میرے ساتھ وعدہ کر تو اس پر عمل بھی کرے گا؟ یزید نے عرض کی ابو جان آپ حکم فرمائیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے پہلے رعایا کے بارے چند وصیتیں فرمائیں پھر آپ نے فرمایا اُوْصِیْکَ یَا بُنَیَّ بِالْحُسَیْنِ وَاَوْلَادِہٖ وَاِخْوَانِہٖ وَاَوْلَادِ اِخْوَتِہٖ جَمِیْعِ عَشِیْرَتِہٖ وَجَمِیْعَ بَنِیْ هَاشِم اَلْوَصِیَّۃُ التَّامَّۃُ۔ اے یزید اے میرے بیٹے میں تمہیں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے بارے اور ان کی اولاد کے بارے ان کے بھائیوں بہنوں بھتیجوں کے بارے بلکہ ان کے تمام رفقا اور تمام بنی ہاشم کے بارے وصیت کرتا ہوں کہ ان سب سے اچھا سلوک کرنا پھر فرمایا یَا یَزِیْدُ تَفْعَلْ فِی الرَّعِیَّۃِ شَیْءٌ حَتّٰی تُشَاوِرُ الْحُسَیْنَ بیٹا رعیت کے بارے میں جو بھی قدم اٹھانا تو اپنی مرضی نہ کرنا بلکہ امام حسین رضی اللہ عنہ سے پہلے مشورہ کرنا اگر وہ حکم دیں تو وہ کام کرنا نہیں تو ہرگز نہ کرنا گویا وہ تیرے صدر ہوں گے تو ان کا وزیر اعظم ہوگا۔ لَاتَاْکُلْ

Marfat.com

حَتّٰی یَاْکُلَ وَلَا تَشْرِبْ یَا بُنَیَّ حَتّٰی یَشْرِب بیٹا جب تک امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے گھر والے کھانا نہ کھائیں تو تم بھی کھانا نہ کھانا اور جب تک وہ پانی نہ پیئں تم بھی پانی نہ پینا جب تک اہل بیت کے گھرانے کو خرچہ نہ دے لینا اس وقت نہ اپنے گھر خرچہ دینا نہ اپنے فوجیوں کو خرچہ دینا جب تک امام حسین رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کو کپڑے نہ لے کر دینا اپنے گھر کے کسی فرد کو بھی نئے کپڑے نہ لے کر دینا پھر فرمایا: یَا بُنَیَّ الْخَلَافَۃُ لَیْسَتْ لَنَا وَاِنَّمَا ھِیَ لَہٗ اے بیٹا خلافت میں ہمارا کوئی حق نہیں یہ یقیناً امام حسین رضی اللہ عنہ کا حق ہے وَلِاَبِیْہِ اور اس سے پہلے امام حسین رضی اللہ عنہ کے باپ مولا علی رضی اللہ عنہ کا حق تھا مولا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ان کی آل کا یہ حق ہے۔ بیٹا میں نے تمہیں خلیفہ عارضی طور پر بنایا ہے جب امام حسین رضی اللہ عنہ اپنے کمال کو پہنچ جائیں ملکی حالات ٹھیک ہو جائیں تو وَیَکُوْنُ ھُوَ الْخَلِیْفَۃُ اَوْ مَنْ یَّشَآءُ لِاَھْلِ بَیْتِہٖ پھر ملک کے خلیفہ امام حسین رضی اللہ عنہ ہی ہوں گے یا امام حسین رضی اللہ عنہ اپنی آل سے جس کو چاہیں خلیفہ نامزد فرما دیں وَتَرْجِعُ الْخِلَافَۃُ اِلٰی اَھْلِھَا تاکہ خلافت اپنے حق دار کے پاس پہنچ جائے۔ یَا بُنَیَّ لَیْسَ لَنَا خِلَافَۃٌ اے بیٹا یہ بات ذہن نشین کرلو یہ خلافت ہمارا حق ہی نہیں کیونکہ نَحْنُ عُبَیْدٌ لَّہٗ وَلِاَبِیْہِ وَجَدِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ہم تو امام حسین رضی اللہ عنہ کے مولا علی رضی اللہ عنہ کے اور حسین رضی اللہ عنہ کے نانے سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں۔ بیٹا میں تمہیں وصیت کرتا ہوں حسین رضی اللہ عنہ کی ناراضگی سے بچنا کیونکہ حسین رضی اللہ عنہ کے نانا سیّدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت والے دن سارے مسلمانوں کی شفاعت فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ سرکار کو شفاعت کبریٰ کا تاج عطا فرمائے گا حسین رضی اللہ عنہ کے بابا مولا علی رضی اللہ عنہ قیامت کے دن حوض کوثر تقسیم فرمانے والے ہوں گے اور شفاعت کا جھنڈا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان کے ہاتھ میں ہوگا بیٹا حسین رضی اللہ عنہ کی ماں ساری دنیا کی عورتوں کی سردار ہے حسین رضی اللہ عنہ کی

Marfat.com

نانی خدیجۃ الکبریٰ ہے بیٹا امام حسین رضی اللہ عنہ کے خاندان نے اللہ تعالیٰ کے دین کی پوری دنیا میں نشر و اشاعت کی ہے اللہ تعالیٰ امام حسین رضی اللہ عنہ کے صدقے سے ہمیں ہمیشہ سیدھے راستے پر قائم دائم رکھے۔ بیٹا حسین رضی اللہ عنہ کی ناراضگی سے بچتے رہنا کیونکہ حسین ناراض ہوگیا تو یاد رکھنا تم پر اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو جائے گا بیٹا اگر تو نے امام حسین رضی اللہ عنہ سے یا حسین رضی اللہ عنہ کے گھر والوں سے زیادتی کی تو سن لو فَاَکُوْنَ بَرِیْئًا مِّنْكَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ میں ان باتوں سے تم سے بری ہوں میں تمہاری باتوں کا ذمہ دار نہیں نہ دنیا میں نہ آخرت میں وَنَحْشُرُ مَعَ الْمُجْرِمِیْنَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بیٹا اگر تو نے میری باتوں پر عمل نہ کیا قیامت کے دن تم مجرم بن کے اٹھو گے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے جہنم کی طرف جاؤ گے فَقَالَ لَهٗ یَا اَبَتِ یزید نے کہا ابا جان آپ پریشان کیوں ہوگئے ہیں سَمْعًا وَّطَاعَةً لَّكَ وَلِقَوْلِكَ وَلِجَمِیْعِ مَاتَاْمُرُنِیْ بِهٖ جو کچھ آپ نے حکم دیا ہے میں نے دل و جان سے سنا ہے اور میں آپ کے تمام احکامات پر عمل کروں گا۔

(نور العین فی مشہد الحسین صفحہ ۵، ۷ اوراق غم صفحہ ۳۰۲، ۳۰۷، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر ایک نظر صفحہ ۷۷)

حضرات خدا کے لئے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وصیت کو بار بار پڑھیئے اور پھر اندازہ کیجئے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دل میں آقا حسین رضی اللہ عنہ کی اور آلِ نبی کی کتنی تعظیم تھی آپ نے کیسے دوٹوک الفاظ میں یزید کو آلِ نبی کی عظمت سے آگاہ فرمایا کیسے یزید کو آقا حسین رضی اللہ عنہ کی تابعداری اور خدمت کرنے کا حکم دیا۔ اب یزید نے اس پر عمل نہیں کیا تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا کیا قصور ہے۔ آپ کی کیا غلطی ہے؟

سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے وصال کا جب وقت قریب آیا تو آپ نے فرمایا یزید عرض کی جی ابا حضور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب میں وصال کر جاؤں تو کسی نیک آدمی سے کسی ذہین اور عقل و دانا سے مجھے غسل دلوانا جب مجھے

Marfat.com

غسل دے دیا جائے تو میرا کفن بازار سے نیا نہ خریدنا بلکہ میں نے کفن کے لئے فلاں جگہ ایک کپڑا رکھا ہے اس میں مجھے کفن دے دینا یزید نے عرض کی ابا حضور یہ کپڑا آپ نے کہاں سے لیا ہے جو اتنا سنبھال کر رکھا ہے؟ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا میں ایک دن سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سلامی کے لئے حاضر ہوا جب میں صلوٰۃ وسلام عرض کر کے بیٹھ گیا تو والی کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بدن پاک پر ایک سفید چادر ڈالی ہوئی تھی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے لجپالی فرماتے ہوئے کرم کرتے ہوئے وہ چادر مبارک اتار کر میرے سر پر رکھ دی میں نے وہ چادر سنبھال کر رکھ لی تھی میں نے اس دن سے ارادہ کرلیا تھا جب میں مروں گا جب میری وفات ہوگی تو میرا کفن یہی سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا کردہ چادر ہی بنے گی میرے غسل کے بعد مجھے اسی مدنی چادر میں کفن دینا۔ سبحان اللہ۔ پھر فرمایا بیٹا جہاں خزانہ موجود ہے وہاں ایک رومال پڑا ہوگا اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر انور کے بال مبارک اور ناخن مبارک پڑے ہوں گے جب مجھے کفن پہنا لینا تو وہ بال مبارک وہ ناخن مبارک میرے چہرے پر اور میری آنکھوں پر رکھ دینا اور اچھی طرح کر کے رکھنا تاکہ دفن کرتے وقت گر نہ جائیں میرے کفن میں اچھی طرح محفوظ کر دینا جب مجھے قبر میں دفن کرنا تو خالق کائنات کی رحمت کے حوالے کر کے تم واپس آ جانا۔ سبحان اللہ۔

(تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۹۲، سیرت نبی جلد ۲ تاریخ ابن کثیر جلد ۸ صفحہ ۹۹۴، ۹۹۷، سوانح کربلا صفحہ ۴۷، ۷۵، اسد الغابہ جلد ۸ صفحہ ۱۸۶)

اوہدے نام دے دیندے اے جو ہو کے اوہدا غلط ٹرینڈ نئیں ہوسکدا
کملی والے دا جیڑا غلام ہے نئیں رب دا کدی فرینڈ نئیں ہوسکدا
میرے نبی دا عشق جد شروع ہووے اوہدا کتے وی اینڈ نئیں ہوسکدا
کملی والے دی نوکری کرن والا ناصر کدی سسپنڈ نئیں ہوسکدا

Marfat.com

حضرات توجہ کیجئے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کے تبرکات سے کتنا پیار ہے فرماتے ہیں سرکار کے بال مبارک اور ناخن مبارک میرے چہرے اور آنکھوں پہ رکھ دینا تا کہ ان تبرکات کے صدقے سے اللہ تعالیٰ میری نجات فرما دے یہ ہے صحابہ کا عقیدہ یہ ہے جنتی لوگوں کا عقیدہ یہ ہے حضور ﷺ کے شاگردوں کا عقیدہ مگر وہابیوں کا کیا عقیدہ ہے ذرا دل پر ہاتھ رکھ سنیئے۔ مولوی اسماعیل دہلوی وہابی لکھتا ہے کہ اللہ صاحب نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا کہ لوگوں کو سنا دے کہ میں تمہارے نفع نقصان کا کچھ مالک نہیں کیونکہ میں تو خود ہی ڈرتا ہوں اور اللہ کے سوا کہیں پناہ گاہ نہیں دیکھتا دوسروں کو کیا بچا سکوں گا۔ توبہ۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۳۴)

حضرات یہ گستاخ بے ادب کہتا ہے نبی کریم ﷺ نہ کسی امتی کو بچا سکتے ہیں نہ اپنے آپ کو لیکن حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ وصیت کر کے گستاخوں بے ادبوں کے منہ پر تھپڑ رسید کر دیا کہ گستاخوں تم کہتے ہو نبی کچھ نہیں کر سکتا نبی کسی کو نہیں بچا سکتا ظالموں میرا عقیدہ سن لو سرکار کی شان تو وراء الورا ہے میرے آقا کے بال مبارک ناخن مقدس چادر مبارک بھی مومن کو قبر میں فائدہ دے سکتی ہے اگر یہ چیزیں فائدہ نہ دے سکتیں تو میں کبھی بھی ان تبرکات کو ساتھ لے جانے کی وصیت نہ کرتا۔

میں کوہجا بیکار کوچجا تے کملا تے دیوانہ
عیباں بھریا سب توں ماڑا تے ناں کوئی کول خزانہ
فقط سہارا پاک نبی دا تے نیں کوئی ہور ٹھکانہ
ناصر مدد کرے گا میری تے پیر حسین دا نانا

علامہ ابواسحاق اسفرائی فرماتے ہیں جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے تمام وصیتیں فرمالیں تو آپ پر نزع کا وقت آ گیا جاں کنی کا وقت آ گیا اور آپ کی زبان

Marfat.com

پر کلمہ جاری ہوگیا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ میں گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ (نور العین فی مشہد الحسین صفحہ ۷)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ جس نے مرتے وقت روح نکلنے سے پہلے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لیا وہ مرنے کے بعد سیدھا جنت میں داخل ہوگا۔ (ابوداؤد شریف مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۴۱)

حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جنتی ہیں اور انشاء اللہ جنت آپ کا مقام ہے

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جب فوت ہوئے تو آپ کی عمر مبارک اس وقت اسی سال تھی رجب شریف کا مہینہ تھا چاند کی بائیس تاریخ تھی جمعرات کی رات تھی ہجری کا سن ساٹھ تھا اپریل کی سترہ تاریخ تھی عیسوی کا سن چھ سو اسی تھا جب آپ کا جنازہ مبارک تیار ہوا تو ضحاک بن قیس نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور دمشق کے مشہور قبرستان باب الصغیر میں آپ کو دفن کیا گیا۔

(تاریخ ابن کثیر جلد ۸ صفحہ ۹۹۷، ۹۹۸، اوراق غم صفحہ ۳۰۷)

حکومت یزید

حضرات جب سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوگیا تو آپ کی وفات کے بعد یزید برسر اقتدار آ گیا۔ اس وقت مکہ شریف کا گورنر عمرو بن سعید بن عاص تھا، مدینہ پاک کا گورنر ولید بن عتبہ بن ابوسفیان تھا، بصرہ کا گورنر عبید اللہ ابن زیاد تھا، کوفہ کا گورنر حضرت نعمان بن شبیر انصاری تھے۔ یزید جب برسر اقتدار آ گیا تو اس نے اپنے خاص دوستوں کو اپنے یاروں کو اپنے پاس بلایا جب اس کے یار بیلی آ گئے تو یزید نے ان سے مشورہ کیا کہ مجھے تقریباً سارے لوگوں نے اپنا امیر اور سلطان تسلیم کر لیا ہے لیکن حسین ابن علی رضی اللہ عنہما، عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ، عبداللہ ابن

Marfat.com

زبیر رضی اللہ عنہما، عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما مجھے اپنا امیر اور سلطان نہیں مانتے اب اس کا کیا علاج کیا جائے؟ یزید کے دوستوں نے کہا کہ امیرالمومنین یہ بھی کوئی کام مشکل ہے۔ آپ پہلے ان کو پیار سے بیعت کے لئے کہیں مان جائیں تو ٹھیک نہیں تو سختی سے بیعت کا مطالبہ کریں۔ امید ہے وہ مان جائیں گے! یزید کو یہ مشورہ بڑا پسند آیا اس نے مدینہ پاک کے گورنر ولید بن عتبہ کو خط لکھا کہ ولید حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ وصال فرما گئے ہیں اور لوگوں نے میری بیعت کرلی ہے میں پورے علاقے کا ولی عہد بن گیا ہوں جب یہ خط تمہیں ملے تو سارے مدینہ والوں سے میری بیعت کی تجدید کرواؤ مدینہ والوں سے دوبارہ میری بیعت لو اور حسین ابن علی رضی اللہ عنہما، عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما، عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما، عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اپنے دربار میں بلا کر ان سے بھی بیعت لو اگر یہ چاروں حضرات بیعت کرلیں تو ٹھیک ہے اور اگر یہ بیعت نہ کریں تو ان کو اس وقت تک نہیں چھوڑنا جب تک یہ میری بیعت نہ کرلیں اگر تم نے میرے حکم میں ذرا بھی کوتاہی کی تو میں تمہیں معطل بھی کردوں گا اور تمہیں جیل میں بھی جانا پڑے گا۔ حضرت علامہ ابن کثیر البدایہ والنہایہ میں فرماتے ہیں کہ یزید نے گورنر مدینہ ولید بن عتبہ کو حکم نامہ بھیجا کہ فَخُذْ حَيْنًا وَّعَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنِ زُبَيْرَ، بِالْبَيْعَةِ اَخَذًا شَدِيْدًا۔ اے ولید! حسین ابن علی رضی اللہ عنہما کو عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اور عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو میری بیعت کے لئے ذرا سختی سے کہو۔ لَيْسَتْ فِيْهِ رُخْصَةٌ يُبَايِعُوْا اور ان حضرات سے ذرا بھی نرمی نہ کرنا ادب احترام نہ کرنا جب تک یہ میری بیعت نہ کرلیں۔

(تاریخ ابن کثیر جلد ۸ صفحہ ۱۰۰۴، تاریخ طبری جلد ۵ صفحہ ۱۷۵)

اور اے ولید وَانْفِذْ كِتَابِيْ اِلَيْهِمْ میرا یہ خط حسین کو ابن عمر رضی اللہ عنہما کو ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو دکھا دینا فَمَنْ لَمْ يُبَايِعَكَ مِنْهُمْ اگر ان میں سے کوئی بندہ بھی میری

Marfat.com

بیعت نہ کرے تو فَانْفِذْ اِلَیَّ بِرَاْسِہٖ مَعَ جَوَابِ کِتَابِیْ ھٰذَا۔ تو جب خط کا جواب بھیجنا تو خط کے ساتھ ساتھ ان کا سر بھی کاٹ کر میری طرف بھیج دینا۔

(حیات الحیٰی جلد۲ صفحہ۲۴، مقتل ابی مخنف صفحہ۱۷، شہادت نواسہ سیّد الابرار صفحہ۵۶۰، آل رسول جلد۲ صفحہ ۲۵۴، ۲۵۵، تاریخ یعقوبی جلد۲ صفحہ۲۴۱، شبیر و یزید صفحہ۸۶، روضۃ الشہداء جلد۲ صفحہ۳۲)

جب یزید کا خط ولید بن عتبہ گورنر مدینہ کے پاس پہنچا تو گورنر نے خط پڑھا خط پڑھ کر ولید بڑا پریشان ہوگیا کہ یزید نے یہ کیا حکم نامہ بھیجا ہے؟ حضرت ولید بن عتبہ اگرچہ بنوامیہ کے خاندان میں سے تھا یزید کے چچے کا بیٹا تھا مگر تھا بڑا رحم دل۔ نبی کریم ﷺ کی آل کی دل و جان سے عزت اور قدر کرتا تھا۔ اب ولید سوچنے لگا کہ میں کیا کروں؟ اگر ان لوگوں سے بیعت نہ لوں تو حکومت جاتی ہے، عزت برباد ہو جائے گی، جیل میں جانا پڑے گا اور اگر امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو بیعت کے لئے مجبور کروں گا یا ان کو تنگ کروں گا تو اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کی ناراضگی کا خطرہ ہے۔ اب کروں تو کیا کروں؟ کھڑی شریف کے قلندر میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

آ گئی جان شکنجے اندر تے جیوں ویلنے وچہ گنا
رہو آکھے آج رہو محمد اَج رہویں تے میں منا
اچی جائی نیوں لگایا تے بنی مصیبت بھاری
سجناں باجھ محمد بخشا تے کون کرے غم خاری

ولید کافی دیر سوچتا رہا کچھ دیر سوچنے کے بعد ولید نے مروان بن حکم کو مشورے کے لئے بلایا کہ اس سے مشورہ کرتے ہیں۔ مروان کیا مشورہ دیتا ہے؟ جب مروان بن حکم آ گیا تو ولید نے یزید کا خط پڑھ کر مروان کو سنایا پھر کہا یار میں بڑی مشکل میں پھنس گیا ہوں اب تو بتا مجھے اس سلسلے میں کیا کرنا چاہیے؟ مروان آلِ نبی کا دشمن تھا یزید کا کٹر حامی تھا اس نے کہا ولید میرا مشورہ یہ ہے کہ ان تمام

Marfat.com

حضرات کو اپنے دربار میں بلاؤ جب یہ تمہارے پاس آجائیں تو ان کو یزید کی بیعت کا حکم دو اگر بیعت کرلیں تو ٹھیک ہے اگر نہ کریں فَاِنْ اَبَوْ ضُرِبَتْ اَعْنَاقِھِمْ اگر یزید کی بیعت کا انکار کریں تو ان سب کو قتل کردیا جائے ان کی گردنیں تن سے جدا کردو اگر تم نے ان کو چھوڑ دیا تو خطرہ ہے کہیں یزید کے مقابلے میں یہ امیرالمومنین بننے کے لئے لوگوں سے ووٹ نہ مانگنا شروع کردیں۔ ولید بن عتبہ نے جب یہ مشورہ سنا تو فرمایا: مروان افسوس ہے تیرے مشورے پر حیرت ہے تیری بات پر تو مجھے امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا مشورہ دے رہا ہے؟ پھر ولید بن عتبہ نے فرمایا: قَالَ لَا یَرَانِیَ اللّٰہُ اُقْتِلُ ابْنَ بِنْتَ نَبِیِّہٖ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات مجھے اس حال میں نہ دیکھے کہ میں اس کے پیارے نبی کی پیاری بیٹی کے بیٹے کو قتل کردوں وَلَوْ جَعَلَ یَزِیْدَ اِلَی الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا اگر یزید حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کے بدلے مجھے ساری دنیا کی بادشاہت بھی دے دے تو پھر بھی میں یہ گناہ نہ کروں۔ سبحان اللہ۔ اے ولید میں یہ کرسکتا ہوں کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کو اور ان کے ساتھیوں کو بلا کر یزید کی بیعت کا مشورہ ضرور دیتا ہوں تاکہ لڑائی جھگڑے کی نوبت نہ آئے۔

(شہادت نواسہ سیّد الابرار صفحہ ۵۶۱، تاریخ ابن کثیر جلد ۸ صفحہ ۱۰۰۴)

یہ بات کرکے ولید نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بن عثمان کو حکم دیا کہ عبداللہ مسجد نبوی میں جاؤ نماز ختم ہوچکی ہے حضرت حسین، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما مسجد میں بیٹھے اللہ عزوجل کو یاد کررہے ہوں گے ان کو جاکر میری طرف سے عرض کرنا گورنر مدینہ ولید سلام عرض کرتا ہے اور ساتھ یہ بھی گزارش کی ہے کہ عبادت سے فارغ ہونے کے بعد میرے پاس تشریف لائیے ایک ضروری بات عرض کرنی ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما و مسجد نبوی میں گئے کیا دیکھا نماز عشاء ہوچکی ہے لوگ نماز پڑھ کر گھروں کی طرف چلے گئے ہیں بعد میں صرف حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیٹھے دینی گفتگو فرما رہے ہیں۔ عبداللہ بن عمرو نے جا کر امام حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ کو سلام عرض کیا سلام کے بعد عرض کی حضور مجھے گورنر مدینہ نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے وہ سلام بھی عرض کر رہے تھے اور ساتھ یہ بھی گزارش کی ہے کہ جب عبادت سے فارغ ہو جائیں تو میری ایک ضروری بات سن کر کے گھر تشریف لے جانا۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے سنا تو فرمایا: ٹھیک ہے آپ جایئے انشاء اللہ ہم گورنر سے ملیں گے۔ عبداللہ بن عمرو یہ پیغام دے کر چلا گیا حضرت عبداللہ نے عرض کی حضور یہ اتنی رات گزرے گورنر نے ہمیں اپنے دربار میں کیوں بلایا ہے؟ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ وصال فرما گئے ہیں۔ یزید برسر اقتدار آ گیا ہے لگتا ہے ہمیں یزید کی بیعت کے لئے بلایا گیا ہے! حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میرا بھی یہی خیال ہے۔ حضرت عبداللہ نے عرض کی حضور اب آپ کا کیا ارادہ ہے۔ گورنر سے ملیں گے کہ نہیں؟ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ضرور ملوں گا حضرت عبداللہ نے عرض کی حضور رات کا وقت ہے کہیں گڑ بڑ نہ ہو جائے مجھے تو آپ کی جان کا خطرہ ہے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھائی عبداللہ آپ پریشان نہ ہوں میں گورنر کے دربار میں اکیلا نہیں جاؤں گا بلکہ ساتھ مسلح ساتھیوں کو لے کر جاؤں گا تاکہ گورنر زیادتی کرے تو اس کا جواب بھی دیا جائے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں سے اٹھے گھر تشریف لائے اپنے غلاموں کو اور اہل بیت کے چند جوانوں کو جن کی تعداد تیس بنی ان کو فرمایا مجھے اس وقت مدینہ پاک کے گورنر ولید نے اپنے دربار میں بلایا ہے لگتا ہے کوئی معاملہ خراب ہے تم سارے لوگ میرے ساتھ چلو میں گورنر ہاؤس میں چلا جاؤں گا اگر میری آواز اونچی اور سخت ہو جائے تو سمجھ لینا کہ ہماری تلخ کلامی ہوگئی ہے تم اندر آ جانا اور اگر میری آواز بلند نہ ہو اونچی نہ ہو تو پھر اندر نہ آنا باہر ہی کھڑے رہنا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کے

Marfat.com

سارے ساتھیوں نے ہاتھوں میں تلواریں پکڑ لیں اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ گورنر ہاؤس کی طرف چل پڑے۔ جب امام حسین رضی اللہ عنہ اندر تشریف لے گئے تو ولید آپ کے استقبال کے لئے اٹھ کے کھڑا ہوگیا۔ بڑی عزت سے بڑے ادب و احترام سے سلام کا جواب دیا پھر اپنی کرسی پر بٹھایا۔ امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کرسی پر بیٹھ گئے گورنر ہاؤس میں صرف ولید بن عقبہ اور مروان یہ دونوں موجود تھے۔ سلام دعا کے بعد امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گورنر صاحب آج اتنی رات گئے کیوں بلایا ہے خیر تو ہے؟ ولید بن عقبہ نے عرض کی حضور سب سے پہلے تو میں آپ سے معذرت خواہ ہوں کہ اتنی رات گئے آپ کو تکلیف دی ہے چاہیےتو یہ تھا کہ میں خود چل کر آپ کے آستانے پر حاضری دیتا لیکن کچھ بات ہی ایسی تھی جس کی وجہ سے آپ کو یہاں آنے کی زحمت دینی پڑی۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی ایسی بات نہیں آپ فرمائیں بات کیا ہے؟ ولید نے عرض کی حضور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا وصال ہو چکا ہے آپ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو چکے ہیں سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے سنا تو آپ نے پڑھا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ پھر آپ نے فرمایا: رَحِمَ اللّٰہُ مُعَاوِیَۃَ اللہ تعالیٰ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اپنی رحمتوں برکتوں کا نزول فرمائے۔

(تاریخ طبری جلد ۵ صفحہ ۱۷۶، ۱۷۸، تاریخ ابن کثیر جلد ۸ صفحہ ۱۰۰۵، روضۃ الشہداء جلد ۲ صفحہ ۳۴، ۳۵)

جب امام حسین رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی تعزیت کرلی ان کے لئے رحمت کے لئے دعا فرمالی تو اب ولید نے عرض کی حضور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد آپ کا بیٹا یزید برسر اقتدار آگیا ہے وہ چاہتا ہے کہ آپ بھی اس کی بیعت فرمالیں اور سارے مدینہ والے بھی اس کی بیعت کرلیں۔ امام عالی مقام رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات سنی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ولید تمہیں پتہ نہیں میں کون ہوں؟ میرا نام حسین ابن علی رضی اللہ عنہما ہے میں علی کا لخت جگر

Marfat.com

ہوں' میں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا دل بند ہوں میں والی کائنات کی گودی میں کھیلنے والا حسین ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے گھرانے کو سب گھرانوں سے اعلیٰ اور بالا بنایا ہے۔ ولید نے جب امام حسین رضی اللہ عنہ کی باتیں سنیں تو عرض کرنے لگا حضور آپ بالکل ٹھیک فرما رہے ہیں لیکن یزید نے مجھے بڑا سخت حکم نامہ بھیجا ہے فرمایا کیا حکم نامہ بھیجا ہے؟ عرض کی میں وہ باتیں نہیں دھرا سکتا جو یزید نے آپ کے بارے لکھی ہیں لیں آپ خود پڑھ لیں۔ پھر ولید نے یزید کا خط نکال کر امام حسین رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں پیش کیا۔ حضرات جب امام حسین رضی اللہ عنہ نے خط پڑھا تو حیدری خون جلال میں آگیا چہرہ حسین پر جلالت رقص کرنے لگی۔ پھر نانے کی دی ہوئی شہادت کی خبر نگاہوں کے سامنے آگئی۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے خط ولید کو واپس کرکے فرمایا ولید میں یزید کی بیعت نہیں کرسکتا۔ عرض کی حضور وجہ کیا ہے؟ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وَيَزِيْدُ بْنُ الْمُعَاوِيَةَ رَجُلٌ فَاسِقٌ شَارِبُ الْخَمْرِ۔ یزید بن معاویہ ایسا بندہ ہے جو اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے شراب کا عادی ہے ظالم ہے قاتل ہے ہم جیسے پاک لوگوں کو یہ بات نہیں پھبتی کہ اس جیسے دین کے باغی کی بیعت کریں۔

(حیات الحی جلد۲ صفحہ ۲۵، شہادت نواسہ سید الابرار صفحہ ۵۶۲، روضۃ الشہداء جلد۲ صفحہ ۳۶)

ولید تمہیں پتہ ہے یہ ہاتھ کتنی شان والے ہیں؟ یہ وہ ہاتھ ہیں جن کو کملی والا بوسے دیتا رہا ہے مولا علی رضی اللہ عنہ چومتا رہا ہے یہ پاک ہاتھ پلید کے ہاتھوں میں نہیں جاسکتے۔

دل ہمارا جذبہ غیرت کو کھو سکتا نہیں
ہم کسی کے سامنے جھک جائیں ہوسکتا نہیں
راہ خود داری سے مر کر بھی بھٹک سکتے نہیں
ٹوٹ تو سکتے ہیں ہم لیکن لچک سکتے نہیں

Marfat.com

اے ولید یہ وہ ہاتھ ہیں جن کو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے چوما جن کو صدیق اکبر نے چوما جن کو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے چوما جن کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے چوما جن کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے چوما عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے چوما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج پاک نے چوما حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے اصحاب نے چوما۔ اب یہ ہاتھ شرابی زانی بے نمازی فاسق و فاجر کے ہاتھوں میں چلے جائیں؟ نہیں ایسا نہیں ہوسکتا ولید نے عرض کی حضور مہربانی کرو میرے ساتھ تعاون کرو فرمایا ولید میں تعاون ضرور کرتا اگر بات اچھی ہوتی کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا قرآن نہیں پڑھا میرے پیارے رب العالمین فرماتے ہیں: وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰي وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔ (پ ۶ سورۃ مائدہ آیت ۲) اے ایمان والو! اچھے کاموں میں نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون نہ کرو۔ ولید یزید نیک ہوتا، یزید تہجد گزار ہوتا، یزید قرآن کا قاری ہوتا، یزید کردار کا غازی ہوتا، یزید میرے نانے کا غلام ہوتا، یزید شرم وحیا کا پیکر ہوتا، یزید عزتوں کا رکھوالا ہوتا تو میں تیرے ساتھ ضرور تعاون کرتا میں یزید کی ضرور بیعت کرلیتا مگر یزید شرابی ہے، یزید زانی ہے، یزید کتوں کا شکاری ہے، یزید دین کا باغی ہے، یزید حلال کو حرام اور حرام کو حلال سمجھتا ہے، یزید بے نمازی ہے۔ اب بتاؤ میں تمہارے ساتھ کیسے تعاون کروں؟ امام حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کی بیعت کا انکار کردیا کیوں؟ اقتدار کی خاطر؟ نہیں۔ اپنے وقار کی خاطر؟ نہیں۔ اپنی پارٹی کی خاطر؟ نہیں۔ اپنی سیاست کی خاطر؟ نہیں۔ اپنی لیڈری کے لئے؟ نہیں۔ نہ اقتدار کی خاطر نہ وقار کی خاطر نہ اپنی پارٹی کی خاطر نہ اپنی سیاست کی خاطر بلکہ صرف اور صرف قرآن کی خاطر یا نانے کے دین کی خاطر۔ دیوبندیوں، وہابیوں، سنیوں کے مشترکہ محدث شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لِاَنَّهٗ كَانَ فَاسِقًا مُدْمِنًا الْخَمْرَ ظَالِمًا وَّ خَرَجَ

Marfat.com

الْحُسَیْنَ اِلٰی مَکَّۃَ کیونکہ یزید اللہ تعالیٰ کی حدوں کو توڑنے والا فاسق تھا ہمیشہ شراب پینے والا تھا ظلم کرنے والا تھا یزید کی ان خرابیوں کی وجہ سے امام حسین رضی اللہ عنہ نے بیعت نہ کی اور آپ مدینہ پاک چھوڑ کر مکہ شریف چلے گئے۔

(سر الشہادتین صفحہ ۲۲، شبیر و یزید صفحہ ۲۲۳)

حضرات ان روایات سے پتہ چلا امام حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کی بیعت صرف اس لئے نہیں کی تھی کہ یزید فاسق فاجر زانی شرابی تھا۔ ہمارے سرگودھے میں ایک یزید کے عاشق رہتے ہیں۔ ماشاء اللہ دفاع صحابہ جماعت کے بانی ہیں جمعیت اشاعت التوحید و سنہ پنجاب کے ناظم ہیں اور مزے کی بات یہ ہے میرے قریب صرف چند گز کے فاصلے پر رہتے ہیں جناب عطاء اللہ بندیالوی صاحب۔ آپ جناب نے یزید کے پیار میں یزید کی صفائی میں ایک کتاب لکھی ہے۔ ''واقعہ کربلا اور اس کا پس منظر'' اس کتاب کے صفحہ ۱۰۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ نے نہ کسی خلوت و جلوت میں کھلی مجالس و نجی گفتگو میں یا کسی وفد سے ملاقات کرتے ہوئے اس بات کی طرف اشارہ تک نہیں کیا کہ یزید چونکہ شرابی و زانی ہے بدکردار اور فاسق فاجر ہے اسلام کا دشمن اور کافر ہے۔ چند سطریں چھوڑ کر اسی صفحہ پر لکھتے ہیں کہ حقیقت یہ ہے کہ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کو یزید کے کردار و عمل سے کوئی شکایت نہیں تھی۔ حضرات دیکھا آپ نے علامہ صاحب نے کیسے انصاف کا خون کیا۔ تاریخ ابن اثیر، ما ثبت بالسنہ، تاریخ الخلفاء، طبقات ابن سعد، صواعق محرقہ، البدایہ والنہایہ، وفاء الوفاء، تفسیر مظہری۔ یہ تمام کتابیں چیخ چیخ کر کہہ رہی ہیں کہ یزید شرابی تھا، یزید زانی تھا، یزید فاسق فاجر تھا، یزید دین کا دشمن تھا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنی نگاہوں سے یزید کو شراب پیتے دیکھا۔ اتنے حوالوں کے باوجود مولوی صاحب یزید کے عشق میں یزید کے پیار میں کہتے جاتے ہیں یزید نیک تھا۔ کوئی شرابی و زانی نہیں تھا۔ شاید علامہ صاحب نے ان کتابوں کو پڑھا

Marfat.com

نہیں یا ان کے نزدیک یہ کتابیں کچھ اہمیت نہیں رکھتی تھیں؟ اللہ تعالیٰ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی عداوت سے ہمیشہ محفوظ فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آلِ نبی اصحاب نبی کا سچا سچا غلام بنائے۔ آمین ثم آمین۔ حضرات مولوی صاحب سے عرض ہے اگر یزید میں کوئی شرعی خرابی نہیں تھی تو آقا حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کی بیعت کا انکار کیوں کیا؟ اگر جواب یہ ملے کہ کوفیوں نے امام کو کوفہ بلایا تھا اس لئے امام نے یزید کی بیعت نہیں کی تھی تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ جب امام حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کی بیعت کا انکار کیا تھا اس وقت کوفیوں نے کوئی خط ابھی آقا حسین کو نہیں لکھا تھا جب امام یزید کی بیعت کا انکار کر کے مکہ شریف تشریف لے گئے کوفیوں کو پتہ چلا تب کوفیوں نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو اپنی طرف بلایا۔ مولوی صاحب کتاب لکھنے سے پہلے کم از کم ہوش و ہواس قائم رکھ کے پھر کتاب لکھا کرو۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ حق سچ لکھنے کی عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ تو امام حسین رضی اللہ عنہ نے ڈنکے کی چوٹ پر ببانگ دہل یزید کی بیعت کا انکار کر دیا۔ حضرات یزید کی بیعت سے انکار یہ بہت بڑی دلیری اور جرأت کا کام تھا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کو یہ بھی پتہ تھا کہ میں یزید کی بیعت کا انکار کر رہا ہوں اس کا انجام بڑا برا ہوگا حکومت سے ٹکر ہو جائے گی۔ یزید میرا مخالف ہو جائے گا میرا مدینہ میں رہنا دشوار ہو جائے گا میں وطن سے بے وطن ہو جاؤں گا میں کربلا کے میدان میں بھوکا پیاسا شہید ہو جاؤں گا۔ یہ تمام باتیں میرے آقا حسین رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے جانتے تھے کیونکہ ولیوں کے سلطان کے بیٹے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گودی میں کھیلنے والے تھے سرکار کا نوری لب چوسنے والے تھے بھلا پتہ کیوں نہ ہوتا۔ حضرات امام حسین رضی اللہ عنہ نے اتنے دکھ اتنی تکالیف اتنے صدمے برداشت کیئے مگر آقا حسین رضی اللہ عنہ نے تقیہ نہیں کیا۔ تقیہ کی تعریف یہ ہے کہ اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے بندہ حق بات کو چھپا کر جھوٹ بول دے اسے تقیہ کہتے ہیں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے سب کچھ قربان کر دیا

Marfat.com

مگر تقیہ نہیں کیا حالانکہ چاہتے تو تقیہ فرما سکتے تھے کیونکہ۔

تقیہ کے فضائل

شیعہ حضرات کے نزدیک تقیہ کے بڑے فضائل ہیں۔ شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم علامہ محمد بن یعقوب رازی اصول کافی جلد۲ صفحہ ۲۱۷ پر لکھتے ہیں کہ ابوعمر اعجمی کہتے ہیں کہ قَالَ لِیْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا اَبَا عُمَرَ اَنَّ تِسْعَۃَ اَعْشَارِ الدِّیْنِ فِی التَّقِیَّۃِ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا تَقِیَّۃَ لَہٗ مجھے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابوعمر بے شک دین کے دس حصوں میں سے نو حصے تقیہ میں ہیں اور یاد رکھنا جس نے تقیہ نہیں کیا وہ بے ایمان ہے۔ شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم علامہ محمد بن علی بن حنین اپنی کتاب جامع الاخبار فصل ۳ صفحہ ۱۰۸ میں علامہ سیّد شریف حسین بھیروی آثار حیدری ترجمہ تفسیر امام حسن عسکری صفحہ ۲۸۸ میں لکھتے ہیں حضرت امام زین العابدین نے فرمایا: یَغْفِرُ و اللّٰہُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ کُلُّ ذَنْبٍ وَّیُطَھِّرُ مِنْہُ فِی الْاٰخِرَۃِ مَا خَلَا ذَنْبَیْنِ تَرَکَ التَّقِیَّۃَ وَتُفِیْعَ حُقُوْقُ الْاَخْوَانِ کہ لوگو قیامت والے دن اللہ تعالیٰ مومنوں کے تمام گناہ معاف فرما دے گا تمام گناہوں سے پاک کردے گا مگر دو گناہ ہرگز معاف نہیں کرے گا۔ تقیہ نہ کرنے کا گناہ اور اپنے بھائیوں کے حقوق ادا نہ کرنے کا گناہ۔ شیعہ حضرات کے بہت بڑے مجتہد علامہ ابوجعفر صدوق محمد بن علی بن الحسنین بن بابویہ القمی اپنی کتاب اعتقادات صدوق فی بحث تقیہ فارسی صفحہ ۱۳۱ میں شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم علامہ سیّد علی حائری رضوی لوامع لتنزیل جلد۳ صفحہ ۴۸۵ میں لکھتے ہیں کہ ابن باوبیہ گوید اعتقاد ما در باب تقیہ آں است کہ آں واجب است ہر کہ ترک تقیہ نمود مانند کس آست کہ ترک نماز نمودہ۔ ابن ابوبیہ کہتے ہیں کہ تقیہ ہمارے شیعہ حضرات کے نزدیک واجب ہے ہمارا عقیدہ ہے تقیہ کو چھوڑنے والا اتنا ہی گنہگار ہے جتنا نماز نہ پڑھنے والا گنہگار ہے۔ علامہ محمد بن علی

Marfat.com

اپنی کتاب جامع الاخبار فصل ۳ صفحہ ۱۰۸ میں لکھتے ہیں کہ قَالَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ لَوْلَا التَّقِیَّۃُ مَا عُرِفَ وَلِیُّنَا مِنْ عُدُوِّنَا کہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگو اگر ہمارے مذہب میں تقیہ نہ ہوتا تو ہمارے دوستوں اور دشمنوں کی پہچان ختم ہو جاتی۔ (عقائد جعفریہ جلد ۲ صفحہ ۱۱۸، ۱۲۰، ۱۳۲، ۱۳۳)

حضرات ذرا توجہ فرمائیں تقیہ کے کتنے فوائد ہیں اور تقیہ نہ کرنے کے کتنے نقصانات ہیں اگر یہ واقعی فرمانات سچے ہیں اگر واقعی یہ باتیں جو شیعہ حضرات نے اپنی کتابوں میں لکھی ہیں صحیح ہیں تو علی کے لخت جگر نے فاطمۃ الزہرا کے نور نظر نے ان فرمانات پر خود عمل کیوں نہ کیا؟ کیوں مدینہ چھوڑا؟ کیوں نانے کا مقدس روضہ چھوڑا؟ کیوں اللہ تعالیٰ کا مقدس شہر مکہ معظمہ چھوڑا؟ کیوں وطن سے بے وطن ہوئے؟ کیوں بال بچے بھانجے بھتیجے شہید کرا کے خود بھی نیزے کی نوک پر چڑھ کے قرآن کی لاج رکھ گئے؟ اگر جھوٹ بولنا جان بچانے کے لئے درست ہوتا تقیہ جائز ہوتا تو امام حسین رضی اللہ عنہ اوپر اوپر سے کہہ دیتے کہ ولید یزید کو کہہ دو میں یزید کو امیر المومنین مانتا ہوں پھر ساری زندگی مدینہ میں موج کرتے ساری عمر پیری مریدی کرتے لوگوں سے ہاتھ پیر چموا تے نذرانے لیتے اللہ اللہ عزوجل بھی کرتے لیکن امام حسین رضی اللہ عنہ نے تقیہ نہیں کیا کیوں امام نے بتایا کہ جو اللہ تعالیٰ کا دوست ہوگا جو مرد قلندر ہوگا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا غلام ہوگا وہ کبھی تقیہ نہیں کرے گا یہ تقیہ کی جتنی بھی شیعہ حضرات نے حدیثیں لکھی ہیں سب من گھڑت ہیں اور مولا علی رضی اللہ عنہ کی آل پر بہتان ہے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے ولید کو صاف بتا دیا ولید میں علی کا لال ہوں میں فاطمۃ الزہرا کا لخت جگر ہوں تقیہ میں نہیں کرتا جھوٹ میں نہیں بولتا منافقت میں نہیں کرتا اوپر کچھ اور ہو اندر کچھ اور ہو یہ میرا فہم مجھے اجازت نہیں دیتا میرے نانے کی شریعت مجھے اجازت نہیں دیتی میرے پیارے رب العالمین کا قرآن مجھے یہ حکم نہیں دیتا کہ میں جھوٹ بول کر جان بچا لوں سن

Marfat.com

لے حسین رضی اللہ عنہ کا یہ اعلان ہے یزید فاسق و فاجر زانی و شرابی بے نماز دین کا باغی ہے میں اس کی بیعت نہیں کرتا نہ مدینہ میں نہ مکہ میں نہ کربلا میں نہ زندگی میں نہ بعد وفات کے حسین مدینہ چھوڑ سکتا ہے مکہ چھوڑ سکتا ہے کربلا کے تپتے میدان میں ڈیرے لگا سکتا ہے پانی بند کرا سکتا ہے بچے بیٹے بھانجے بھائی شہید کرا سکتا ہے خود بھی نیزے کی نوک پر چڑھ کر قرآن سنا سکتا ہے مگر یزید کی بیعت نہیں کر سکتا۔
صدقے جاؤں فاطمہ کے لال کی شجاعت پر علی کے لخت جگر کے حوصلے پر۔

شعلے کو سیاہی سے ملایا نہیں تو نے
سر کفر کی چوکھٹ پہ جھکایا نہیں تو نے
وہ کون سا غم تھا جو اٹھایا نہیں تو نے
بیعت کے لئے ہاتھ بڑھایا نہیں تو نے
دامان وفا گھر کے شریروں میں نہ چھوڑا
جو راستہ سیدھا تھا وہ تیروں میں بھی نہ چھوڑا

حضرات میں آپ سے سوال کرتا ہوں کیا یزید حق پر تھا؟ بولئے۔ نہیں ہرگز نہیں یزید حق پر نہیں تھا باطل پر تھا یہی وجہ ہے میرے آقا حسین رضی اللہ عنہ نے میرے سخی حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کی بیعت نہیں کی حالانکہ امام حسین رضی اللہ عنہ جوان نہیں بلکہ عمر مبارک ۵۳ سال تھی لیکن پھر بھی یزیدی حکومت سے ٹکرا گئے۔ بہتر تن ایک طرف چالیس ہزار تلواریں ایک طرف۔ اب میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں مولا علی رضی اللہ عنہ زیادہ بہادر تھے یا امام حسین؟ سنی شیعہ دونوں کا متفقہ فیصلہ ہے کہ مولا علی رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ سے زیادہ بہادر تھے زیادہ طاقتور تھے زیادہ شجاع تھے۔ حضرات اگر تھوڑی طاقت تھوڑی بہادری والا حسین تن تنہا یزید کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ ایمان داری سے بتانا اگر صدیق اکبر غاصب ہوتے، فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ظالم ہوتے، عثمان غنی فاسق ہوتے تو کیا مولا علی رضی اللہ عنہ ان کے مقابلے میں نہ آتے؟ کیا

Marfat.com

حسین رضی اللہ عنہ کا بابا ان سے ٹکر نہ لیتا۔ بولیے؟ ضرور حضرت علی رضی اللہ عنہ ان سے ٹکر لیتے، ضرور حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کا مقابلہ کرتے مگر حسین یزید سے ٹکرا گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ ٹکرائے نہیں بلکہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کی ان کے پیچھے ۲۵ سال نمازیں پڑھتے رہے تو پھر ماننا پڑے گا تسلیم کرنا پڑے گا کہ یزید باطل تھا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ حق والے تھے تو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے ولید کو صاف صاف بتا دیا میں یزید کی بیعت نہیں کرسکتا۔ ولید نے عرض کی حضور میں بھی مجبور ہوں کچھ مہربانی کرو ایسا فیصلہ فرماؤ کہ میری عزت بھی رہ جائے اور آپ کے ادب واحترام میں بھی فرق نہ آئے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے جب ولید کا انداز گفتگو دیکھا ادب واحترام کا طریقہ دیکھا تو آپ نے فرمایا ولید اتنی جلدی بھی کیا ہے؟ صبح تو ہو لینے دو تم بھی سوچ لو ہم بھی سوچ لیتے ہیں کہ یزید امیر بننے کا اہل ہے بھی کہ نہیں؟ اور مدینہ والوں سے بھی پوچھو یہ بھی یزید کی بیعت کرتے ہیں کہ نہیں امام حسین رضی اللہ عنہ کی بات سن کر ولید کو کچھ حوصلہ ہوا عرض کی حضور یہ بات بالکل ٹھیک ہے آپ بیشک سوچ لیں پھر صبح کو ملاقات ہوگی۔ ولید نے پھر بڑی محبت سے عرض کیا حضور آپ کی تشریف آوری کا بڑا شکریہ آپ نے یہاں تشریف لانے کی زحمت گوارا فرمائی ہے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی بات نہیں جب امام حسین رضی اللہ عنہ اٹھ کر جانے لگے تو مروان نے ولید کو کہا ولید حسین کو گھر نہ جانے دے جب تک یہ یزید کی بیعت نہ کرلیں۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی عزت وجلالت کی قسم اگر یہ بغیر بیعت کے گھر چلے گئے تو پھر یہ کبھی بھی بیعت نہیں کریں گے۔ میرا مشورہ یہ ہے کہ اگر حسین بیعت کریں تو ٹھیک ہے

وَاِلَّا ضُرِبَتْ عُنُقُهٗ وگرنہ ان کی گردن اڑا دو ان کو یہیں قتل کردو۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے جب مروان کی یہ بات سنی تو حیدری خون جلال میں آگیا

Marfat.com

حضور ﷺ کے کندھوں پر کھیلنے والے حسین رضی اللہ عنہ نے جلال میں فرمایا: یَا اِبْنَ الزَّرْقَا اَنْتَ تَقْتُلُنِیْ اے ابن زرقا کے بیٹے تو مجھے قتل کرے گا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے مروان کو اے ابن زرقا کرکے کیوں بلایا؟ تو مورخین لکھتے ہیں مروان کی دادی جس کا نام تھا زرقا بنت موہب یہ زمانہ جاہلیت میں بدکار عورتوں کی دلالی کرتی تھی۔ بدکار عورتوں کی بدمعاشوں سے سودے کراتی تھی۔ اس زرقا سے مروان کے دادے ابوالعاص بن امیہ نے شادی کی تھی۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ بات امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمائی۔

(پور بتول حاشیہ ۴ آل رسول جلد ۲ صفحہ ۲۵۷)

امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مروان ذرا ہوش سے بات کرو تم میں سے کس کی طاقت ہے کہ وہ میرا سر قلم کرے، کون ہے مائی کا لال جو حسین ابن علی رضی اللہ عنہما کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھے اگر تم میں سے کسی نے یہ جرأت کی تو میں اس کے خون سے مدینے کی زمین کو رنگین کردوں گا۔ یہ بات کرکے امام حسین رضی اللہ عنہ گھر کی طرف چل پڑے۔ ولید بن عقبہ نے مروان سے کہا کہ مروان تم کس قسم کے مشورے دے رہے ہو میں امام حسین رضی اللہ عنہ کو صرف یزید کی بیعت نہ کرنے کے جرم میں قتل کردوں؟ اللہ تعالیٰ کی عزت کی قسم میں یہ ہرگز قدم نہیں اٹھا سکتا۔ وَاللّٰہُ یَامِرْ وَاِنْ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِیَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا وَ اِنِّیْ قَتَلْتُ الْحُسَیْنُ۔ اے مروان مجھے اللہ تعالیٰ کی جلالت کی قسم ہے یہ تو مدینہ کی گورنری ہے اگر یزید مجھے ساری دنیا کی بادشاہی بھی عطا کردے تو میں پھر بھی امام حسین رضی اللہ عنہ کو قتل نہ کراؤں۔ اے مروان سن میرا ایمان ہے جس نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کیا وہ جب قیامت کے دن آئے گا تو اس کی نیکیوں والے پلڑے میں کچھ نہیں ہوگا۔ وہ بندہ اللہ تعالیٰ کے عذاب میں گرفتار ہو جائے گا۔

(البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۰۰۵، روضۃ الشہداء جلد ۲ صفحہ ۳۶، تاریخ طبری جلد ۵ صفحہ ۱۷۷، ۱۷۸، تاریخ ابن

Marfat.com

خلدون جلد۲ صفحہ ۶۹)

حضرات ذرا توجہ فرمائیں ولید اور مروان کی سوچ میں کتنا فرق ہے۔ ولید دل و جان سے آلِ نبی اولادِ علی کی قدر کر رہا ہے اور مروان یزید کی خوشی کے لئے حکومت وقت کو خوش کرنے کے لئے آلِ نبی کو قتل کرنے کا مشورہ دے رہا ہے حالانکہ ہیں دونوں ایک ہی قبیلہ کے ایک ہی بنو امیہ کے خاندان کے مگر سوچ میں کتنا فرق ہے۔ ولید بن عقبہ سے پہلے مروان بن حکم ہی مدینہ پاک کا گورنر تھا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ۴۲ ہجری میں مروان کو مدینہ پاک کا گورنر مقرر فرمایا تھا یہ پندرہ سال مدینہ پاک کا گورنر رہا۔ ۵۸ ہجری میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مروان کو معزول کر کے ولید بن عقبہ کو مدینہ پاک کا گورنر مقرر فرمایا۔

(تاریخ طبری جلد ۵ صفحہ ۳۴، ۱۴۸)

مروان بن حکم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات میں مدینہ شریف میں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تو اس کے ماں باپ بچے کو والی کائنات کی بارگاہِ اقدس میں لے جاتے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اس بچے کو پیار دیتے پھر اس کو گھٹی دیتے پھر اس بچے کا کوئی پیارا سا نام رکھتے۔ یہ مروان بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں پیدا ہوا تو مروان کو بھی اس کی نانی نانا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لائے تاکہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نگاہ کرم فرمائیں اور گھٹی دیں تاکہ بچے کا بخت بلند ہو نصیب بلند ہو جب مروان سرکار کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو غیب کی خبریں جاننے والے میرے آقا نے مروان کو دیکھتے ہی فرمایا: هُوَ الْوَزَغُ اِبْنُ وَزَغٍ۔ یہ گرگٹ کا بیٹا ہے یہ کرلے کا بیٹا ہے اور یہ خود بھی کرلا ہے۔ یہ بزدل کا بیٹا ہے یہ خود بھی بزدل ہے یہ لعنتی کا بیٹا ہے خود بھی لعنتی ہے۔

(المستدرک شریف، حیوۃ الحیوان جلد ۱ صفحہ ۲۲۹، الناہیہ صفحہ ۴۵، آل رسول جلد ۲ صفحہ ۲۵۸، خطبات محرم صفحہ

Marfat.com

۳۴۹، خصائص الکبریٰ جلد۲ صفحہ ۷۶۷)

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق کتاب تاریخ الخلفاء میں فرماتے ہیں کہ امام بخاری نے اپنی تفسیر میں یہ بات لکھی ہے امام نسائی نے اپنی تفسیر میں یہ بات لکھی ہے امام ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں یہ بات لکھی ہے کہ جس زمانے میں مروان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مدینہ پاک کا گورنر تھا اس زمانے میں ایک دن مسجد نبوی میں اس نے خطبہ دیتے ہوئے لوگوں کے سامنے یہ بات کہی کہ لوگو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے یزید کو اپنے بعد اپنا جانشین اپنا ولی عہد بنانے کا پروگرام بنایا ہے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے پروگرام میں اپنے ارادے میں بالکل صحیح ہیں آپ کی رائے اس معاملے میں بالکل درست ہے کیونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے اپنے دور میں یہی کام کیا تھا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کوئی نیا کام نہیں کر رہے بلکہ صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی سنت پاک پر عمل فرما رہے ہیں۔ جب مروان نے یہ بات کہی تو اس مجمعے میں سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے تھے۔ آپ نے سنا تو آپ جلال میں آ گئے کہ یہ مروان کتنا بڑا جھوٹ بول رہا ہے لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے کیسے پاک لوگوں پر الزام تراشیاں کر رہا ہے اب اگر اس کو جواب نہ دوں تو مجھے صدیق کا بیٹا کون کہے گا؟ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اٹھ کے کھڑے ہوگئے اور جلال میں فرمایا مروان تم غلط کہہ رہے ہو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی سنت پر عمل نہیں کر رہے بلکہ یہ قیصر اور ہرقل بادشاہ کی سنت پر عمل کر رہے ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگو سن لو مجھے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی قسم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں نہ اپنی اولاد میں سے کسی کو اپنا جانشین بنایا نہ اپنے خاندان میں کسی فرد کو اپنا جانشین بنایا مروان جھوٹ بول رہا ہے۔ حضرت

Marfat.com

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اگر یزید کو اپنا جانشین بنا رہے ہیں تو بیٹا سمجھ کر محبت کی وجہ سے پیار کی وجہ سے بنا رہے ہیں کسی کی سنت پر عمل نہیں کر رہے ہیں۔ مروان یہ سچا اور سچا جواب سن کر لاجواب ہوگیا کوئی جواب نہ آیا کیونکہ بات ہی لاجواب تھی۔ اب وہ لاجواب ہو کر شرمندہ ہو کر کہنے لگا او عبدالرحمٰن چپ کر مجھے پتہ ہے تیری حیثیت کیا ہے؟ کیا تو وہی عبدالرحمٰن نہیں جس کی خدمت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے (پ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۲۳) میں ارشاد فرمایا تھا کہ فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ لوگو! اپنے ماں باپ کی بارگاہ میں بے ادبی کرتے ہو اف بھی نہ کہو۔ حضرت عبدالرحمٰن نے فرمایا مروان کچھ ہوش کرو کیا کہہ رہے ہو یہ آیت میرے بارے تو نہیں اتری البتہ تم مجھے یہ بتاؤ کیا تجھ پر اور تیرے باپ حاکم پر اللہ تعالیٰ کے رسول نے لعنت نہیں فرمائی تھی کیا اللہ تعالیٰ کے محبوب نے تمہیں اور تمہارے باپ کو لعنتی نہیں کہا تھا۔ مروان شرمندہ ہو کر خاموش ہوگیا۔ کسی آدمی نے یہ بات ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بتائی کہ امی جان آج عبدالرحمٰن کی اور مروان کی آپس میں تو تو میں میں ہوگئی تھی تو مروان نے کہا کہ عبدالرحمٰن اللہ تعالیٰ نے تیری مذمت میں قرآن مجید کی سورۃ بنی اسرائیل کی آیت ۲۳ نہیں نازل کی تھی؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مروان یہ آیۃ کریمہ میرے بھائی کے حق میں نہیں نازل ہوئی تھی بلکہ فلاں بن فلاں بندے کی مذمت میں نازل ہوئی تھی البتہ میں نے اپنے کانوں سے سنا تھا کہ سرکار فرما رہے تھے کہ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَبَا مَرْوَانَ وَ مَرْوَانُ فِیْ صُلْبِهٖ فَمَرْوَانُ يَفِيْضُ مِنْ لَّعْنَةِ اللّٰهِ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مروان کے باپ پر لعنت فرمائی اس وقت مروان اپنے باپ حکم کی پشت میں تھا تو مروان بھی اللہ تعالیٰ کی لعنت پانے والا ہوا۔

(اسد الغابہ جلد ۳ صفحہ ۴۷، تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۹۸، آل رسول جلد ۲ صفحہ ۲۵۸، ۲۵۹، خطبات محرم صفحہ ۳۴۹،

Marfat.com

حیواۃ الحیوان جلد ا صفحہ ۲۲۹، ۲۳۰)

حضرات پتہ چلا مروان پر مدینے کے سلطان نے لعنت فرمائی تھی مروان کو حضور ﷺ نے کرلا فرمایا تھا مروان کو اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ نے سانپ اور سانپ کا بچہ فرمایا تھا۔ تو پھر کیسے مروان آلِ نبی اولادِ علی کا ادب اور احترام کرتا۔ جب امام حسین رضی اللہ عنہ یزید کی بیعت سے انکار کرکے ولید کے دربار سے نکلے تو رجب شریف کا مہینہ تھا چاند کی ستائیس تاریخ تھی ساٹھ ہجری کا سال چل رہا تھا۔ حضرات یہ وہی مہینہ تھا جس مہینہ میں حسین رضی اللہ عنہ کا نانا معراج کرنے کے لئے آسمانوں کی بلندیوں کو عبور کرکے لامکاں تک پہنچا تھا۔ پر افسوس اسی مہینہ میں حسین پاک کو نانے کا مدینہ چھوڑنا پڑا۔ میرا نبی بھی معراج پر گیا تھا آقا حسین بھی معراج پر جا رہا تھا۔ کملی والا مکہ چھوڑ کر عرشِ معلیٰ پر پہنچا۔ میرا حسین مدینہ چھوڑ کر کربلا معلیٰ پہنچا۔ کملی والا اپنی امت بخشوانے عرش پر پہنچا میرا حسین نانے کی امت کو بخشوانے کربلا پہنچا۔ کملی والے نے عرش پر زلفیں بکھیر کر امت کو بخشوایا۔ آقا حسین رضی اللہ عنہ نے کربلا میں بچوں، بھتیجوں، بھانجوں، بھائیوں کی قربانیاں دے کر نانے کی امت کو بخشوایا۔ معراج کی رات میرا آقا جوڑے سمیت عرش پر سوار ہوا میرا حسین کربلا میں تن کٹوا کے نیزے کی نوک پر سوار ہوا۔ مقابلہ کوئی نہیں کیونکہ وہ نبی ہے یہ حسین ہے۔ وہ رسول ہے یہ شبیر ہے۔ وہ پیغمبر ہے یہ پیغمبر کا نواسہ ہے وہ کندھوں پر چڑھانے والا ہے میرا حسین کندھوں پر کھیلنے والا ہے۔ نبی کی معراج میں اور حسین رضی اللہ عنہ کی معراج میں بڑا فرق ہے۔ مگر عاشق یہ کہتے ہیں اہل محبت یہ کہتے ہیں کہ:

یارو اک معراج نبی نوں ہویا　　تے حسین نوں ہویا چار واری
پہلا معراج اماں دی گودی　　تے دوجا نانے دی سواری
تیجا معراج خنجر تے تھلے　　تے جتھے لذت پایوس عباری

Marfat.com

چوتھا معراج سر نوک نیزے تے تے جتھے ویکھے پئی دنیا ساری

یا یوں کہہ لیجیئے کہ:

سر امت کا ابن مرتضٰی کو تاج کہتے ہیں
حسین ابن علی رضی اللہ عنہما کا دو جہاں پر راج کہتے ہیں
ہوئے سر خم زمانے کے سر شبیر کے آگے
اسی رفعت کو اہل معرفت معراج کہتے ہیں

مشورہ

سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ جب یزید کی بیعت کا انکار کر کے ولیدؒ کے دربار سے نکلے تو راستے میں امام کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے۔ سوچنے لگے اب کیا کیا جائے؟ چلتے چلتے راستے میں سرکار کا روضہ آ گیا سلام عرض کی پیارے نانوں جان اب آپ بتائیں کیا کروں؟ اب کس سے صلاح مشورہ کروں؟ اگر آپ بظاہر دنیا میں ہوتے آپ سے مشورہ کرتا بابا علی ہوتے ان سے مشورہ کرتا اماں فاطمہ ہوتیں تو ان سے مشورہ کرتا بھائی حسین مجتبٰی ہوتے تو ان سے مشورہ کرتا لیکن کیا کروں؟ آج نہ نانا ہے نہ بابا ہے نہ ماں ہے نہ بھائی ہے اب کس سے مشورہ کروں؟ زندہ نبی کے روضہ سے آواز آئی حسین بیٹا بہن زینب موجود ہے اس سے مشورہ کر لو اس سے صلاح لے لو کہ کیا کرنا چاہیے؟ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ مدینہ پاک کی گلیوں میں چلتے چلتے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے دروازے پر پہنچے کیا دیکھا ثانی زہرا رضی اللہ عنہا قرآن سامنے رکھ کر تلاوت کر کے ماں فاطمہ رضی اللہ عنہا والا کردار ادا کر رہی ہے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ دروازہ کھول کر اندر تشریف لے گئے چارپائی پر بیٹھ کر انتظار کرنے لگے کب سیّدہ قرآن کی تلاوت سے فارغ ہوتی ہے تو سلام کروں سیّدہ نے جب تلاوت مکمل کر لی تو قرآن مجید کو بند کر کے بھائی کی محبت میں کھڑی ہو گئی۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں کو محبت سے چوما امام نے سیّدہ کو سلام پیش فرمایا پھر دونوں

Marfat.com

بہن بھائی چارپائی پر بیٹھ گئے۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے کیا دیکھا علی کا لال رو رہا ہے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے عرض کی بھائی جان خیر تو ہے آپ رو کیوں رہے ہو؟ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زینب رضی اللہ عنہا آج تیری تلاوت دیکھ کر آج تمہیں قرآن پڑھتا دیکھ کر مجھے اماں فاطمہ رضی اللہ عنہا یاد آ گئی ہے کیونکہ میں جب بھی گھر آتا تھا تو وہ بھی اسی طرح قرآن مجید کی تلاوت کر رہی ہوتی تھیں۔ زینب رضی اللہ عنہا تجھے دیکھ کر مجھے اماں زہرا رضی اللہ عنہا یاد آ گئی ہے۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے عرض کی بھائی حسین آج پچھلے غم نہ یاد دلاؤ کیونکہ میں ابھی تک ماں کی جدائی نہیں بھولی بابے کا غم نہیں بھولی بھائی حسن کی شہادت نہیں بھولی۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زینب رضی اللہ عنہا صبر کرو کیونکہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ۔ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے حسین رضی اللہ عنہ کے ہاتھ چوم کر عرض کی بھائی جی آدھی رات کے وقت بہن سے ملنے آئے ہو خیر تو ہے؟ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سیّدہ میں تم سے ایک ضروری مشورہ کرنے آیا ہوں ایک ضروری صلاح کرنے آیا ہوں ایک رائے لینے آیا ہوں۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے عرض کی حضور کون سی رائے کون سا مشورہ کون سی صلاح؟ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا ہے آپ کے وصال کے بعد یزید برسر اقتدار آ گیا ہے وہ مجھ سے بیعت مانگتا ہے اب تو بتا کہ بیعت کروں یا نہ کروں؟ اب تم مشورہ دو اس کے ہاتھوں میں ہاتھ دوں کہ نہ دوں؟ ثانی زہرا نے سنا تو ہاتھ باندھ کر کہنے لگی بھائی جی دین کا عالم تو ہے قرآن کا قاری تو ہے نانے کے دین کا وارث تو ہے بابے علی کا جانشین تو ہے محرم اسرار خداوندی تو ہے، نانے کی آخری نشانی تو ہے۔ یہ کیا کہہ رہے ہو؟ فرمایا: زینب صحیح کہہ رہا ہوں یزید مجھ سے بیعت لینا چاہتا ہے سیّدہ نے سنا تو آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ امام نے فرمایا: زینب تم کیوں رو پڑی ہو؟ عرض کی کہ:

Marfat.com

میں سمجھیا ہا اسی وسدے پئے ہاں تے ساڈے اجڑن دی رت دورائے
جے آگئی ہئی غربت چمن ویرن کر خوش تھیے کے دن پورے
بیا خیال کریں متاں بیعت کتے تینوں لوگ کرن مجبور اے
کریں صاف انکارتوں شیراں وانگوں تے مینوں شام دا پندھ منظور اے

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا ویر حسین اچھا یہ بتاؤ اگر یزید کی بیعت کرلو تو کیا نقصان ہے نہ کرو تو کیا نقصان ہے؟ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زینب رضی اللہ عنہا اگر میں یزید کی بیعت کرلوں تو دنیا کی بڑی عزت ملے گی، بڑا مال دولت ملے گی، یزید بڑی عزت کرے گا میں قتل سے بچ جاؤں گا، کنبہ بچ جائے گا مگر نانے کا دین کا نقشہ بگڑ جائے گا یزید حرام کو حلال کردے گا حلال کو حرام کردے گا۔ دین کی بجائے دنیا کا راج ہوگا شرافت کی بجائے بدمعاشی عام ہو جائے گی۔ سیّدہ نے عرض کی اگر بیعتؓ نہ کرو تو پھر کیا نقصان ہوگا؟ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زینب رضی اللہ عنہا یہ سر تو کٹ جائے گا میرا سارا کنبہ تو شہید ہو جائے گا لیکن نانے کا دین بچ جائے گا اسلام کا جھنڈا بلند رہے گا دین پر کوئی آنچ نہیں آئے گی۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے عرض کی آقا حسین تم مجھے بڑے پیارے ہو میری آنکھوں کے ٹھنڈک تم ہو میرا آخری سہارا بھی تم ہو بابے علی کی تصویر بھی تم ہو نانے کی سیرت اور صورت بھی تم ہو ابا کی آخری نشانی بھی تم ہو بھائی حسین اگر میں ہر روز تمہیں نہ دیکھوں تو میرا دن نہیں گزرتا لیکن بھائی حسین سفر میں تمہیں بھوکا پیاسا دیکھ سکتی ہوں۔ میں اکبر کو تڑپتا دیکھ سکتی ہوں، میں قاسم کی جوانی لٹتی دیکھ سکتی ہوں، میں اصغر کے حلق پر تیر چلتے دیکھ سکتی ہوں میں ابوبکر، عمر، عثمان، جعفر، عبداللہ کی لاشیں دیکھ سکتی ہوں میں عون محمد کی قربانی دیکھ سکتی ہوں میں عباس کے بازو کٹتے دیکھ سکتی ہوں میں مدینہ مکہ چھوڑ سکتی ہوں میں عابد کے پاؤں میں زنجیریں دیکھ سکتی ہوں میں خود بھی شام کی قیدن بن سکتی

Marfat.com

ہوں، حسین تیرا سر بھی نیزے کی نوک پر دیکھ سکتی ہوں پر نانے کے دین کا پرچم سرنگوں نہیں دیکھ سکتی۔ اسلام کا پرچم جھکا ہوا نہیں دیکھ سکتی۔ سبحان اللہ امام عالی مقام نے فرمایا: زینب رضی اللہ عنہا فاطمہ کی بیٹی ہونے کا فاطمہ کی لخت جگر ہونے کا حق ادا کر دیا ہے۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے عرض کی بھائی حسین اب آپ کا پروگرام کیا ہے؟ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زینب فی الحال تو ارادہ یہ ہے کہ مدینہ شریف چھوڑ کر مکہ شریف چلا جاؤں اللہ تعالیٰ کے مقدس گھر چلا جاؤں تا کہ نانے کا روضہ چھوٹے تو اللہ تعالیٰ کے گھر کا قرب نصیب ہو جائے ماں کی قبر چھوٹ جائے تو نانی خدیجۃ الکبریٰ کی قبر نصیب ہو جائے۔ پھر اللہ عزوجل مالک ہے؟ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے بھائی حسین رضی اللہ عنہ کے قدم پکڑ کر عرض کی آقا اگر حکم ہو تو میں بھی تیاری کروں؟ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زینب تو عورت ذات ہے تو نے میرے ساتھ جا کر کیا کرنا ہے پتہ نہیں میری قسمت میں کہاں کہاں کا سفر ہے تو کیوں پریشان ہوتی ہے تو یہیں رہو ہر روز نانے کے روضے کی زیارت کرنا، ماں فاطمہ کے روضے پر جھاڑو دینا بھائی حسن کے مزار پر سلامی کرنا۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کی آہیں نکل گئیں رو کر کہا بھائی جی میں ضرور ساتھ چلوں گی امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آخر وجہ کیا ہے؟ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے عرض کی لالہ جی آج نانا ہوتے تو ساتھ چلتے، بابا علی ہوتے تو ساتھ چلتے، ماں ہوتی تو ساتھ چلتی پر ان میں سے کوئی بھی نہیں فکر نہ کرو زینب رضی اللہ عنہا سارے ارمان پورے کر کے آپ کے ساتھ چلے گی۔ مجالس حسین۔

تسیں صاحب سمجھ دے بیٹھے ہو تے کوئی میرا اک وی سوال اے
حسین دا ٹرنا تے ضروری تھا کیوں ٹر پئی زینب نال اے
یارو ڈردیاں ویکھ کے ویرن نوں تے آیا بہن نوں دل وچ خیال اے
متاں ملاح بیڑے دا نہ ماریا ونجے تے نہ رلن ویرن دے بال اے

Marfat.com

اک اٹھی اندھیری شام دے وچوں تے ونج باغ بتول تے گھلی
کوئی ایہو جئی ہوا مخالف آہی تے رکھی کوئی کلی نہ کلی
کوئی کلی شام شہر وہ رلی، تے کوئی کربلا وچہ رلی
رل دیاں ویکھ کے مالی نوں تے یارو قبر رسول دے ہلی

حسین اور دین

حضرات سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور اللہ تعالیٰ کے دین کا تعلق بڑا پرانا ہے۔ دین کو لانے والا بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، آقا حسین رضی اللہ عنہ کو لانے والا بھی میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، دین بھی مدینے میں پل کر جوان ہوا، امام حسین رضی اللہ عنہ بھی مدینے میں پل کر جوان ہوا، امام حسین رضی اللہ عنہ جب یزید کی بیعت کا انکار کر کے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو فرمایا: علی کی بیٹی عرض کی جی میرے بھائی حسین! امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زینب رضی اللہ عنہا میں تم سے ایک ضروری مشورہ کرنے آیا ہوں اور تم اچھی طرح جانتی ہو جب بھی میں نے کوئی اہم مشورہ کرنا ہوتا ہے وہ تم ہی سے کرتا ہوں۔ سیّدہ رضی اللہ عنہا نے بڑے پیار سے فرمایا لالہ جی وہ کون سا مسئلہ ہے وہ کون سا مشورہ ہے؟ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زینب مشورہ بڑا عجیب ہے بات بڑی عجیب ہے۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے عرض کی بھائی جی وہ بات کون سی ہے جس کے بارے میں مجھ سے مشورہ کرنے آئے ہو؟ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج دین میرے دروازے پر آیا ہے اور کہتا ہے حسین میں تیرے نانے کا دین ہوں ہم دونوں اکٹھے جوان ہوئے ہیں ہم دونوں کو لانے میں کملی والے کا ہاتھ ہے۔ حسین میں بیمار ہوگیا ہوں مجھے یزدیت کی بیماری لگ گئی ہے میں بڑا کمزور ہوگیا ہوں میں بڑا لاغر ہوگیا ہوں میں نے لوگوں کو بڑی آوازیں ماری ہیں مجھے کسی نے سینے سے نہیں لگایا میں نے سوچا وہاں جاؤں جہاں سے نکل کر دنیا میں آیا ہوں۔ حسین مجھے بچالے، حسین مجھے یزید سے بچالے۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے کہا بھائی جی دین

Marfat.com

ٹھیک کہتا ہے آپ نبی کے نواسے ہیں علی کے لال ہیں فاطمۃ الزہرا کے لخت جگر ہیں آپ دین نہیں بچائیں گے تو اور کون بچائے گا؟ بھائی جی ایسے کرو حج کا موسم قریب آرہا ہے مکہ شریف چلے جاؤ ہاں لاکھوں حجاج کرام آئیں گے حاجیوں سے خون لے کر دین کو دے دینا دین بچ جائے گا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے فرمایا باجی زینب رضی اللہ عنہا ٹھیک ہے وہاں لاکھوں حاجی آئیں گے پر ایک مجبوری ہے۔ سیّدہ نے عرض کی بھائی جی کون سی مجبوری امام نے فرمایا: تم اچھی طرح جانتی ہو کہ ہر مریض کو ہر بندے کا خون نہیں لگ سکتا اسی کا خون لگتا ہے جس کا گروپ ملتا ہو جس کا گروپ ایک ہو۔ سیّدہ نے عرض کی بھائی جی پھر دین کو اسلام کو کس کا خون ملتا ہے، کس کا گروپ دین سے ملتا ہے؟ امام نے سنا تو اتھرو ڈل گئے فرمایا زینب دین کو میرا خون ملتا ہے، بھائی عباس ، بھائی ابوبکر، بھائی عثمان (رضی اللہ عنہم) کا خون ملتا ہے۔ اکبر، قاسم، علی اصغر (رضی اللہ عنہم) کا خون ملتا ہے۔ سیّدہ نے عرض کی بھائی جی پھر ماں فاطمہ رضی اللہ عنہا کی چادر کا واسطہ خون دے کر دین ضرور زندہ کرنا۔ خون دے کر اسلام کو ضرور بچا لینا۔ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زینب میں پکا وعدہ کر کے آیا ہوں میرا کچھ رہے یا نہ رہے مگر اسلام کو دین کو ضرور زندہ کروں گا۔

تبلیغ اسلام دی مٹ ویندی جے خاتون دا لال نہ ہوندا
نہ بچدا دین محمد ﷺ دا جے شاہ لجپال نہ ہوندا
تائید دے کیتے زینب دا جے محمل نال نہ ہوندا
قرآن شریف تے کعبے دا وت ایہہ اقبال نہ ہوندا
جے اسلام دے بیڑے تے نہ پتر علی دا چڑدا
گھٹ ویندا زور اسلام دا یارو تے ودھ ویندا زور کفر دا
باجھ حسین نبیاں دے بھلا کون شناخت کردا
ایہہ کھیر بتول دا صدقہ اے ودا ہر کوئی کلمہ پڑھدا

Marfat.com

ہوسکتا ہے کوئی کہے اسلام کیسے کمزور ہوسکتا ہے دین کیسے مدد کے لئے کسی کو پکار سکتا ہے حضرات یہ عقل میں آنے والی تو بات نہیں مگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ایسے بھی کرسکتا ہے اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اپنے یاروں کے صدقے دین کی اسلام کی مدد فرما سکتا ہے۔ محبوب سبحانی قطب ربانی سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک لقب ہے محی الدین دین کو زندہ کرنے والا ایک مرتبہ آپ کے ایک مرید نے جب آپ کا یہ لقب سنا تو بڑا حیران ہوا کہ میرے پیر محی الدین ہیں۔ دین کو زندہ کرنے والے ہیں ایک دن وہ غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا عرض کی حضور لوگ آپ کو محی الدین کے نام سے پکارتے ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟ تو محبوبِ سبحانی مسکرا پڑے فرمایا میں جب ۵۱۱ھ میں ننگے پاؤں چلہ کشی کرکے بغداد شریف کی طرف آرہا تھا تو راستے میں مجھے ایک بندہ ملا جو بیمار تھا بڑا کمزور اور لاغر تھا چہرے کی رنگت بدلی ہوئی تھی اس نے میرا نام لے کر مجھے سلام کیا اور کہا اے عبدالقادر ذرا میرے قریب آؤ میں جب قریب گیا تو اس نے کہا مجھے سہارا دے کر ذرا کھڑا تو کرو جب میں نے اس بیمار کو اس لاغر بندے کو پکڑ کر کھڑا کیا تو وہ کھڑے ہوتے ہی بالکل صحت مند ہوگیا۔ اس کی ساری بیماری جاتی رہی دیکھتے ہی دیکھتے اس کے رنگ میں روپ میں نکھار آگیا۔ غوث پاک فرماتے ہیں میں اس بندے کی یہ کیفیت دیکھ کر ڈر گیا کہ یہ ہے کون جو چند سیکنڈ میں ٹھیک بھی ہوگیا ہے اور روپ میں نکھار بھی آگیا ہے؟ اس آدمی نے مجھے کہا اے عبدالقادر مجھے جانتے ہو میں ہوں کون؟ میں نے کہا میں نہیں جانتا اس نے آگے سے جواب دیا اَنَا الدِّیْنُ عبدالقادر ڈرو نہیں میں دین اسلام ہوں میں اللہ تعالیٰ کا دین ہوں۔ کُنْتُ قَدِمْتُ وَدَنَرْتُ اے عبدالقادر میں مرنے والا تھا میں موت کے قریب پہنچ گیا تھا فَاَحْیَانِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِکَ بَعْدَ مَوْتِیْ۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہارے صدقے سے دوبارہ زندہ کیا ہے۔ سبحان اللہ۔ محبوب سبحانی فرماتے ہیں میں اس

Marfat.com

بندے کو چھوڑ کر جب جامع مسجد میں پہنچا تو مجھے ایک اور بندہ ملا اس نے میرے ہاتھ سے جوتے پکڑ لئے اور کہنے لگا یَا سَیِّدِیْ مُحَیَّ الدِّیْنِ پھر جب میں نماز پڑھنے لگا تو بے شمار لوگ جمع ہو گئے اور یُقَبِّلُوْنَ یَدِیْ باری باری میرے ہاتھ چومنے لگے اور یَا مُحَیُّ الدِّیْنَ کے نعرے لگانے لگے اس دن سے پہلے مجھے کسی نے اس لقب سے نہیں پکارا تھا۔

لکھ ہزار بہار حسن دی تے اندر خاک سمانی
اجہی پریت لگاوے محمد تے جگ وچہ رہ کہانی

مقدمہ الجواہر صفحہ ۵۷، نفحات الانس صفحہ ۲۶۰، بہجۃ الاسرار صفحہ ۵۴، خزینۃ الاصفیاء صفحہ ۹۴ جلد ا نزہۃ الخاطر الفاتر صفحہ ۵۱، سفینۃ الاولیاء صفحہ ۶۱، غوث الثقلین صفحہ ۸۱، ۸۲)

تو حسین حسنی کیوں نہ محی الدین ہو اے خضر مجمع بحرین دریا تیرا

حضرات توجہ فرمائیں غوث پاک امام حسین رضی اللہ عنہ کے باغ کے ایک پھول ہیں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کے بچڑوں کے بچڑے ہیں۔ جب امام حسین رضی اللہ عنہ کے بچڑوں کے صدقے سے اللہ تعالیٰ دین کو اسلام کو دوبارہ زندہ کرسکتا ہے تو کیا غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے نانے حسین رضی اللہ عنہ پاک کے صدقے سے اسلام کو دوبارہ زندگی نہیں دے سکتا؟ پھر آیئے سارے مل کر آقا حسین رضی اللہ عنہ کے ترانے گن گنایئے شاید انہی ترانوں کے صدقے سے اللہ تعالیٰ ہم پر نگاہ کرم فرما کر ہم سب کا بیڑا پار فرما دے۔ مل کر پڑھیئے کہ:

وہ دارین کا سلطان ابن علی رضی اللہ عنہما ہے وہ دارین کا سلطان ابن علی رضی اللہ عنہ ہے

کوئی پاکستان کا سلطان ہے، کوئی ہندوستان کا سلطان ہے، کوئی افغانستان کا سلطان ہے، کوئی ایران کا سلطان ہے، کوئی امریکہ کا سلطان ہے، کوئی روس کا سلطان ہے، کوئی چین کا سلطان ہے، کوئی کسی ملک کا کوئی کسی ملک کا پر لوگوں تم جس کی محفل سجا کے بیٹھے ہو وہ کسی ایک علاقے کا سلطان نہیں بلکہ:

Marfat.com

وہ دارین کا سلطان حسین ابن علی رضی اللہ عنہما ہے
اور اک بولتا قرآن حسین ابن علی رضی اللہ عنہما ہے

حضرات اس محفل میں بڑے بڑے حافظ بیٹھے ہیں، قاری بیٹھے ہیں۔قرآن میں بھی پڑھتا ہوں قرآن آپ بھی پڑھتے ہیں۔کوئی گھر میں قرآن پڑھتا ہے کوئی دوکان میں قرآن پڑھتا ہے کوئی مسجد میں قرآن پڑھتا ہے کوئی کعبہ میں قرآن پڑھتا ہے کوئی مسجد نبوی میں قرآن پڑھتا ہے پر لوگو زینب رضی اللہ عنہا کے ویر نے علی کے لال نے شہید ہونے کے بعد نیزے کی نوک پر بھی قرآن پڑھا ہے۔موصل کا بازار ہے امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر نیزے پر سوار ہے۔شمر پلید نے پیر سجاد کو کہا سجاد تیرا بابا قتل ہوگیا ہے ماتم کیوں نہیں کرتا، پیٹتا کیوں نہیں، سیّدنا سجاد نے فرمایا شمرا ماتم تو تب کروں جب میرا بابا ہر گیا ہو یا مر گیا ہو میرا بابا ہریا بھی نہیں مریا بھی نہیں۔شمر نے کہا ابھی نہیں مراد دیکھ سر نیزے کی نوک پر ہے سیّد نے فرمایا ظالم سر اٹھا کر دیکھ میرا بابا نیزے کی نوک پر بھی قرآن پڑھ رہا ہے۔پلیداں مرنے والے کبھی قرآن نہیں پڑھتے کیونکہ:

اک بولتا قرآں حسینِ ابن علی رضی اللہ عنہما. ہے
اک بولتا قرآں حسین ابن علی رضی اللہ عنہما ہے
مانا کہ مسلمان کی پہچان ہے کلمہ
پر کلمہ کی بھی پہچان حسین ابن علی رضی اللہ عنہما ہے

شرم نہ کرو یہ بڑا کریم اور لجپال گھرانہ ہے آج حسین رضی اللہ عنہ کے گیت گاؤ گے کل حسین رضی اللہ عنہ کا نانا اپنے سینے سے لگا کر جنت میں لے جائے گا پڑھیئے کہ:

مانا کہ مسلمان کی پہچان ہے کلمہ
پر کلمہ کی بھی پہچان حسین ابن علی رضی اللہ عنہما ہے

Marfat.com

محمد بن حنفیہ سے مشورہ

سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اپنی ہمشیرہ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا سے مشورہ کرنے کے بعد محمد بن حنفیہ کے پاس تشریف لے گئے حضرت محمد بن حنفیہ مولا علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے آپ حضرت خولہ بنت جعفر کے بطن سے پیدا ہوئے۔ بہت بڑے عالم اور زمانے کے قلندر تھے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ سے عمر میں چھوٹے تھے مگر بڑے عقلمند اور دور کی نگاہ رکھنے والے تھے۔ جب حضرت محمد بن حنفیہ نے آقا حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو بڑی محبت سے پیار سے استقبال کیا۔ بڑی عزت سے بٹھایا حضرت محمد بن حنفیہ نے دیکھا علی کا لال فاطمۃ الزہرا کا لخت جگر اداس اداس ہے چہرۂ انور کملایا ہوا ہے حضرت محمد بن حنفیہ نے عرض کی بھائی جی خیر تو ہے آج اداس اداس نظر آرہے ہو امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھائی شاید آپ کو پتہ ہے کہ نہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ انتقال فرما گئے ہیں آپ کی وفات کے بعد یزید برسر اقتدار آگیا ہے یزید نے مدینہ پاک کے گورنر کو لکھا ہے کہ وہ حسین رضی اللہ عنہ سے بیعت لے ولید نے مجھے شام کو اپنے دربار میں بیعت کے لئے بلایا تھا۔ حضرت محمد بن حنفیہ نے عرض کی حضور پھر آپ نے یزید کی بیعت کے متعلق کہا کیا؟ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تو صاف جواب دے دیا ہے کہ میں یزید کی بیعت ہرگز نہیں کروں گا۔ حضرت محمد حنفیہ نے عرض کی حضور آپ نے بالکل ٹھیک جواب دیا ہے اور یہی جواب آپ کی شایان شان تھا۔ اس معاملے میں آپ کی رائے سے بالکل متفق ہوں صرف میں ہی نہیں بلکہ پورا قبیلہ بنی ہاشم بھی آپ کے ساتھ ہے حضور صبح تو ہو لینے دو دیکھنا سارا مدینہ آپ کے ساتھ ہوگا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھائی اب مجھے مشورہ دو کہ میں کیا کروں؟ مدینہ پاک رہوں یا مدینہ سے چلا جاؤں؟ اگر میں مدینہ پاک میں رہا تو ولید مجھے یزید کی بیعت کے لئے مجبور کرے گا بار بار اصرار کرے گا میں نے یزید کی بیعت کرنی نہیں یہ نہ ہو لڑائی ہو جائے نانے کے مقدس شہر کی بے

Marfat.com

ادبی نہ ہو جائے۔ حضرت محمد حنفیہ نے عرض کی حضور آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے مدینہ پاک آپ رہے تو جھگڑا تو ضرور ہوگا میرا مشورہ ہے آپ مکہ شریف چلے جائیں وہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے، امن کا گھر ہے، وہاں جا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگ جانا لیکن ابھی نہیں چند دن بعد۔ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھائی وہ کیوں؟ حضرت محمد بن حنفیہ نے عرض کی حضور میں بیمار ہوں میری طبیعت صحیح نہیں چند دن کے بعد میری طبیعت ٹھیک ہو جائے گی انشاء اللہ میں بھی آپ کے ساتھ مکہ شریف چلوں گا۔ حضرت محمد بن حنفیہ نے امام حسین رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر پیار سے فرمایا بھائی حسین آپ جانتے ہیں مجھے سارے قبیلے میں سے سب سے زیادہ اگر پیارے ہیں تو آپ ہیں آپ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر مجھے کوئی محبوب نہیں۔ بھائی حسین اگر مجھے اپنی جان بھی آپ کے قدموں پر قربان کرنا پڑے تو یہ سودا مہنگا نہیں سستا ہے میں آپ کے قدموں پر جان بھی قربان کرنے کے لئے تیار ہوں۔ سبحان اللہ۔

(حیات الحی جلد۲ صفحہ۲ شہادت نواسہ سیّد الابرار صفحہ ۵۷۰، ۵۷۱)

حضرات پتہ چلا سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کے بارے جو نظریہ پیش فرمایا سیّدنا محمد بن حنفیہ نے اس سے مکمل اتفاق فرمایا۔ حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہما کا بھی یزید کے بارے میں وہی نظریہ تھا جو فاطمہ کے لال کا تھا۔ مگر فاضل دیوبند جناب عطاء اللہ بندیالوی واقعہ کربلا اور اس کا پس منظر صفحہ ۱۰۵، ۱۰۶ میں انصاف کا خون کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اس موقع پر کسی مسلمان نے بھی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا ساتھ نہ دیا حتیٰ کہ آپ کے دوسرے قریبی رشتہ داروں کے علاوہ آپ کے چھوٹے بھائی حضرت محمد بن علی حنفیہ رضی اللہ عنہ نے اور چچا زاد بھائی اور بہنوئی حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے بھی آپ کے موقف کی مخالفت کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت سیّدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے اس اقدام کا پس منظر اور سبب یزید کا کردار اس کا فسق و فجور اور اسلام کی سربلندی نہیں تھا۔ میں بڑی معذرت

Marfat.com

کے ساتھ مولوی صاحب سے پوچھنا چاہوں گا اگر حضرت محمد بن حنفیہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے موقف کے حامی نہیں تھے تو آپ نے امام حسین رضی اللہ عنہ سے کیوں کہا تھا کہ آپ نے ولید کو صحیح جواب دیا ہے؟ آپ نے کیوں کہا کہ حضور آپ ابھی نہ جائیں میں صحت مند ہو جاؤں تو پھر جانا؟ اگر حضرت عبداللہ بن جعفر امام حسین رضی اللہ عنہ کے موقف کے حامی نہیں تھے تو اپنی بیوی سیّدہ زینب بنت علی رضی اللہ عنہما کو امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ جانے کی اجازت کیوں دی۔ چلو سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کو امام حسین رضی اللہ عنہ کی بہن سمجھ کر اجازت دے بھی دی تو اپنے شہزادوں عون اور محمد کو امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ جانے کی اجازت کیوں دی۔ علامہ صاحب اتنی دنیا اندھی نہیں اتنی عوام بے وقوف نہیں جتنی آپ نے سمجھ رکھی ہے۔ اگر کتاب لکھنے کا شوق آ ہی گیا تھا تو کم از کم اس ٹاپک پر اس موضوع پر مطالعہ تو فرما لیتے تو حضرات عرض یہ کر رہا تھا کہ حضرت محمد بن حنفیہ نے عرض کی آقا حسین اگر مدینہ شریف چھوڑ کر جانا ہی ہے تو کرم فرماؤ ابھی نہ جاؤ بلکہ چند دن رُک جاؤ تا کہ میں بھی ٹھیک ہو جاؤں پھر میں بھی آپ کے ساتھ مکہ شریف چلوں گا۔ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے حضرت محمد حنفیہ سے فرمایا بھائی جی اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کلی عطا فرمائے میں مکہ شریف چلا جاتا ہوں آپ مدینہ پاک میں ہی قیام فرمائیں آپ یہیں رہیں آپ کا یہاں رہنا بہت ضروری ہے۔ حضرت محمد بن حنفیہ نے عرض کی یا امام وہ کیوں امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھائی جی آپ یہاں رہ کر حالات کا جائزہ لیتے رہیں اور یہاں کے حالات کی خبر مجھے مکہ شریف میں دیتے رہنا اگر آپ بھی میرے ساتھ مکہ شریف آ گئے تو مجھے یہاں کے حالات سے باخبر کون کرے گا لہٰذا میرا مشورہ ہے آپ یہیں رہیں اللہ تعالیٰ آپ کو صحت عطا فرمائے۔ (الحیات الٰہی جلد۲ صفحہ۲)

حضرات پتہ چلا سیّدنا محمد بن حنفیہ مدینہ میں رہے کیوں رہے؟ اس لئے نہیں کہ آپ امام حسین رضی اللہ عنہ کے نظریہ کو صحیح نہیں سمجھتے تھے نہیں بلکہ امام حسین رضی اللہ عنہ خود

Marfat.com

آپ کو مدینہ پاک میں چھوڑ کر آگئے تھے۔ ایک تو آپ بیمار تھے دوسرا آپ کا مدینہ پاک میں رہنا بہتر تھا۔ اگر یہ وجہ نہ ہوتی تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کہ علی کا بہادر بیٹا حضرت محمد حنفیہ فاطمۃ الزہرا کے لخت جگر کو اکیلا مدینہ پاک سے جانے دیتا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھائی محمد بن حنفیہ اگرچہ میں عمر میں تم سے بڑا ہوں مگر تم بھی مولا علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہو بھائی میں مدینہ پاک چھوڑ کر کسی وقت بھی چلا جاؤں گا کوئی بات ہوگئی ہو تو مجھے معاف کر دینا۔ سیّدنا محمد حنفیہ نے سنا تو آپ کی چیخیں نکل گئیں۔ آقا حسین رضی اللہ عنہ کے گلے سے چمٹ کر زار و قطار رونے لگے۔ جب حضرت محمد حنفیہ روئے تو فاطمۃ الزہرا کا لخت جگر بھی رونے لگا۔ سیّدنا محمد حنفیہ روتے بھی جاتے اور عربی میں درد بھرے اشعار بھی پڑتے جاتے جس کا مطلب یہ تھا۔ یہ پیارا مسافر جو مدینہ پاک چھوڑ کر جا رہا ہے میں نہیں جانتا زمانہ اس کے ساتھ کیا سلوک کرے گا وہ اللہ عزوجل جو ہم کو ایک دوسرے سے جدا کر رہا ہے وہی خالق کائنات ہم کو پھر ملائے گا۔ ویسے میرا دل حسین رضی اللہ عنہ کی جدائی برداشت نہیں کر سکتا۔ (الحیات الحی جلد۲ صفحہ۳ شہادت نواسہ سیّد الابرار صفحہ۵۷۱،۵۷۲)

سیّدنا محمد حنفیہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے ہاتھ بھی چومتے جاتے اور یہ بھی کہتے جاتے کہ:

لے او ویر حوالے رب عزوجل دے تے لمی پئی جدائی
قسمت ہوئی تے آن ملا گے نئیں تے ہور امید نہ کائی
لے او ویر حوالے رب عزوجل دے تے میلے چار دناں دے
اس دن عید مبارک ہو سی جس دن ویر ملاں گے

آقا حسین مسجد نبوی میں

امام حسین رضی اللہ عنہ نے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا سے مشورہ کرنے کے بعد اور سیّدنا محمد حنفیہ سے رائے لینے کے بعد اب پکا ارادہ کر لیا کہ اب مدینہ پاک چھوڑ دوں گا

Marfat.com

اب میں مدینہ میں نہیں رہوں گا یہ بات سوچنے کے بعد آپ مسجد نبوی میں تشریف لائے اور آ کر نوافل پڑھنے شروع کر دیئے۔ کافی دیر تک نفل پڑھتے رہے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ کے پیار میں اللہ تعالیٰ کی محبت میں روتے رہے جب نوافل سے فارغ ہوئے تو میرے آقا حسین رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی کہ اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا قَبْرَ نَبِیِّكَ وَاَنَا بِنْتِ نَبِیِّكَ اے خالق کائنات تو اچھی طرح جانتا ہے یہ سامنے تیرے پیارے نبی کی قبر انور ہے اور میں تیرے نبی کی بیٹی کا بیٹا ہوں۔ وَحَضَرَنِیْ مِنَ الْاَمْرِ مَا قَدْ عَلِمْتَ اور میں جن مجبوریوں کی وجہ سے جن حالات کی وجہ سے مدینہ چھوڑ کر جا رہا ہوں تو یہ بھی جانتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَاُنْكِرَ وَالْمُنْكَرَ اور میں نیکی کو پسند کرتا ہوں اور بدی سے دور رہنے کو پسند کرتا ہوں وَاَسْئَلُكَ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام بِحَقِّ الْقَبْرِ وَمَنْ فِیْهِ اے رب ذوالجلا میں تیری بارگاہ میں کملی والے کی قبر کا واسطہ پیش کرتا ہوں کہ میرے لئے وہ راستہ پیدا فرما: مَا هُوَ لَكَ رَضًی وَلِرَسُوْلِكَ جس میں تیری اور تیرے رسول کی رضا ہو۔

(حیات الحی جلد ۲ صفحہ ۲۷، شہادت نوا سہ سید الابرار صفحہ ۵۶۷)

جانن غیب دے رازاں نوں تے ہے ورثہ ذات جلی دا
ایہہ تربت پاک رسول دی ہے تے میں ہاں فرزند نبی دا
معلم تیری ذات نوں ہے تے سب حال جوان علی دا
پابند آمر تقدیر دا ہاں تے جیویں منشا ذات جلی دا

سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے جب فارغ ہوئے تو گھر تشریف لائے کیا دیکھا سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بھی تشریف فرما ہیں سیّدہ نے اٹھ کر بھائی حسین رضی اللہ عنہ کا استقبال کیا۔ عرض کی لالہ جی کہاں گئے تھے فرمایا زینب مسجد نبوی میں اللہ تعالیٰ کو منانے گیا تھا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی حاجتیں پیش کرنے

Marfat.com

گیا تھا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زینب عرض کی جی حضور فرمایا حالات بتا رہے ہیں مدینہ ہم سے چھوٹنے والا ہے ا دونوں بہن بھائی جی بھر کے نانے کو آخری سلام کر آئیں پتہ نہیں پھر نانے کا روضہ اپنے نصیب میں ہو یا نہ ہو۔ اس لئے اٹھو اور چلو سلام بھی کر آئیں مدینہ پاک کی در و دیوار کو بھی آخری بار چوم آئیں گنبد خضریٰ کی زیارت بھی کر آئیں نانوں جان سے مدینہ چھوڑنے کی اجازت بھی لے آئیں۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے سر پر چادر تطہیر اوڑھی اپنے دونوں بچوں عون و محمد کو بھی ساتھ لیا اور ویر حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل پڑیں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے بھی سیّدہ سکینہ کو ساتھ لیا اور نانے کے روضے کی طرف چل پڑے کیوں؟ تا کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے مدینہ چھوڑنے کی اجازت لے آئیں۔ کونسا مدینہ جہاں علی کا لال پیدا ہوا تھا، کون سا مدینہ جہاں فاطمہ کا لخت جگر پل کر جوان ہوا تھا۔ کون سا مدینہ جہاں آقا حسین رضی اللہ عنہ کے نانا ناز اٹھاتے تھے۔ کون سا مدینہ جہاں اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ تھا۔ جس روضہ پر ستر ہزار فرشتے صبح سلامی کے لئے حاضر ہوتے ہیں ستر ہزار شام کو حاضر ہوتے ہیں۔ پھر جو فرشتہ ایک بار آجائے اس کی قیامت تک باری نہیں آسکتی۔ کون سا مدینہ جہاں ہر عاشق جانے کے لئے تڑپتا ہے اور دعا کر کے کہتا ہے کہ:

مولا پیارے حبیب دا واسطہ ای تے درد پیارے حبیب دا گفت کردے
چم دا رہاں نعلین حضور دی میں، میرے دل نوں سوہنے لئی لفٹ کردے
میرے بخت دا کھردرا پن مولا نظر کرم دے نال سوفٹ کردے
ناصر شاہ دا ایتھے نمیں دل لگدا مینوں در رسول تے شفٹ کردے

مدینہ چھوٹنے کا غم پوچھنا چاہتے ہو تو ان حاجیوں سے پوچھو جو چالیس نمازیں پوری کرنے کے لئے مدینہ جاتے ہیں سرکار کا دیدار کر کے جب نمازیں مکمل کرتے ہیں تو منادی اعلان کرتا ہے حاجیوں تیاری کرو فلاں وقت ہم نے

Marfat.com

مدینہ چھوڑ کر فلاں منزل کی طرف جانا ہے۔ عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ جب یہ اعلان سنتے ہیں تو ان کی چیخیں نکل جاتی ہیں آنسوؤں کے سیلاب آجاتے ہیں ہر عاشق ہر حاجی رو کر کہتا ہے سوہنا تیرا در چھوڑ کر جانے کو جی نہیں چاہتا لیکن مجبور ہیں آقا کرم کرنا پھر یہ سعادت نصیب میں کرنا۔ حضرات اللہ تعالیٰ ہم سب کو مدینہ پاک کی حاضر نصیب فرمائے وہ جالیاں دیکھیں جن جالیوں کے اندر سرکار تشریف فرما ہیں۔ وہ ریت کے ذرے دیکھیں جن ذرّوں نے سرکار ﷺ کے قدموں کے بوسے لئے ہیں وہ پتھر دیکھیں جن پتھروں کے پاس سے سرکار گزرتے تھے وہ پتھر بھی محبت سے پڑھتے تھے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ۔ حضرات کائنات میں بڑے بڑے خوبصورت اور حسین شہر موجود ہیں پر مدینہ جیسا کوئی خوبصورت شہر موجود نہیں۔ پوری دنیا کے شہروں کی رنگینیاں اور بہاریں کملی ﷺ والے کے مقدس شہر کی گلیوں پر قربان کیونکہ یہ وہ شہر ہے جن کی گلیوں کی قسمیں اللہ تعالیٰ قرآن میں اٹھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ۔ خالق کائنات فرماتا ہے محبوب مجھے قسم ہے اس شہر کی جس شہر میں تو تشریف فرما ہے۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ اکثر مفسرین فرماتے ہیں کہ اس شہر سے مراد مکہ شریف ہے مگر بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ اس سے مراد مدینہ شریف ہے۔ (جذب القلوب صفحہ ۱۶)

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلام مجید نے کھائی شہا تیرے شہر و کلام و بقا کی قسم
رب آکھیا سوہنا محبوبا تیرے سو سو ناز اٹھانا ہاں
لوکی میریاں قسماں کھاندے نے میں تیریاں قسماں کھاندا ہاں

پاکستان کے ایک مفتی تھے جن کا نام تھا مفتی محمد یونس یہ حج پر تشریف لے گئے یہ اس زمانے کی بات ہے جب سعودی عرب میں تیل کے ذخائر تیل کے

Marfat.com

کنوئیں نہیں نکلے تھے ابھی پہاڑوں کے سونا چاندی کے خزانے ظاہر نہیں ہوئے تھے سعودی عرب میں غربت عام تھی لوگوں کو بڑی مشکل سے دو وقت کی روٹی نصیب ہوتی۔ مفتی صاحب جب حج کر کے واپس آئے تو لوگ ملنے کے لئے آئے لیکن مفتی صاحب کی یہ کیفیت ہے کہ زار و قطار روتے جاتے ہیں ملنے والوں نے کہا حضور آپ روتے کیوں ہیں؟ کیا وجہ ہے؟ مفتی صاحب نے فرمایا لوگو مجھے مدینہ پاک میں رہنے والے ایک بچے کی بات یاد آتی ہے تو بے ساختہ آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ زیارت کرنے والوں نے کہا حضور وہ کون سی بات؟ مفتی صاحب کہنے گے دوستو جب میں حج کر کے مدینہ شریف پہنچا تو میں نے سرکار ﷺ کے روضے کے قریب ایک مکان کرایہ پر لیا ایک دن میں اپنے مکان میں گوشت بھون کے کھا رہا تھا دروازہ کھلا تھا میں گوشت کھا کے ہڈیاں جب باہر پھینکنے لگا تو اچانک میں نے کیا دیکھا ایک بچہ جس کی عمر بارہ یا چودہ سال کی ہوگی کپڑے پھٹے ہوئے بال بکھرے ہوئے پیروں میں جوتیاں کوئی نہیں سارا بدن میل سے بھرا ہوا وہ آیا اس نے وہ ہڈیاں اٹھا کر چوسنی شروع کر دیں جب میں نے یہ منظر دیکھا تو میری چیخ نکل گئی میں نے سوچا یہ بچہ اتنا بھوکا ہے میں باہر گیا میں نے بڑی عزت کے ساتھ بڑی محبت کے ساتھ بچے کو اندر لے آیا پیار کیا اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلایا جب بچہ کھانا کھا کر فارغ ہوا تو میں نے کہا بیٹا کیا آپ کو اتنی بھوک لگی ہوئی تھی۔ کہنے لگا مولوی صاحب میں کئی دنوں کا بھوکا تھا کھانے کی کوئی چیز نہیں ملی۔ ہڈیاں دیکھیں سوچا ان کو چوس لیتا ہوں کچھ تو سکون مل جائے گا۔ مفتی صاحب نے فرمایا بیٹا تمہارے والدین کوئی نہیں؟ بچہ رو کر کہنے لگا مولوی صاحب اگر والدین ہوتے تو میں اس طرح ہڈیاں اٹھا کر چوستا ماں باپ ہوتے تو میرا یہ حال ہوتا۔ مولوی صاحب میرے والدین بھی نہیں کوئی بہن بھائی نہیں کوئی چاچا ماما نہیں کوئی رشتہ دار نہیں۔ مولوی صاحب میں یتیم مسکین

Marfat.com

ہوں۔ مفتی صاحب کہتے ہیں میں نے اس بچے کو سینے سے لگالیا۔ میں نے کہا بیٹا تیرا کوئی نہیں تو آ میرے ساتھ پاکستان چل میں تمہیں ساتھ لے چلوں گا۔ تجھے اپنا بیٹا بناؤں گا میری بیوی تیری ماں بنے گی میرے بچے تیرے بھائی بہن بن جائیں گے ساری جائیداد میں سے برابر کا حصہ بھی ملے گا۔ ماں کی محبت ملے گی باپ کا پیار ملے گا بھائیوں کی شفقت ملے گی مفتی صاحب فرماتے ہیں بچے نے بڑی محبت سے میری باتیں سنیں پھر اٹھ کر کھڑا ہوگیا کہنے لگا مولوی صاحب ذرا میرے ساتھ باہر تو آؤ مفتی صاحب فرماتے ہیں میں باہر نکلا وہ بچہ میرا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا اگر میں آپ کے ساتھ پاکستان جاؤں تو باپ کا پیار ملے گا میں نے کہا ضرور ملے گا، ماں کی محبت بھی ملے گی۔ میں نے کہا ضرور ملے گی بھائیوں کا لاڈ بھی ملے گا میں نے کہا ضرور ملے گا وہ بچہ پھر مجھے سبز گنبد کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا مولوی صاحب پاکستان میں یہ سبز گنبد بھی ملے گا؟ مفتی صاحب نے رو کر فرمایا بیٹا پاکستان میں اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت ملے گی لیکن یہ روضہ وہاں نہیں ملے گا۔ بچہ نے رو کر کہا مولوی صاحب پھر چلے جاؤ مجھے بھوک منظور ہے دکھ منظور ہیں پر گنبد والے کی جدائی منظور نہیں۔ (صدائے محراب جلد ا صفحہ ۳۶، ۳۷، خطیب صفحہ ۴۰۱، ۴۰۲)

بچہ نے کہا مولوی صاحب اگر سرکار کا گنبد خضرا پاکستان میں نہیں تو میں نہیں جاتا فرمایا بیٹا کیوں؟ عرض کی کہ:

آیا ذکر صل علیٰ میں تے بہوں اے
میں بیمار ہاں ایہہ دوا میں تے بہوں اے
میں دید راتیں صل علی پڑھدا راہساں
ایہہ بن جائے روح دی غذا میں تے بہوں اے
اور بہشتاں دی میکوں ضرورت نہ کوئی
مدینے دی مٹھڑی ہوا میں تے بہوں اے

Marfat.com

مولوی صاحب نے مفتی صاحب نے فرمایا بیٹا پاکستان بڑا سرسبز علاقہ ہے بڑی ہریالیاں ہیں بڑے باغ باغیچے ہیں بڑا پیارا علاقہ ہے۔ بچے نے کہا ٹھیک ہے سب کچھ ہے پر حسین رضی اللہ عنہ کے نانے کا روضہ تو کوئی نہیں۔

سیر گلشن کون دیکھے دشت طیبہ چھوڑ کر
سوئے جنت کون جائے در تمہارا چھوڑ کر
سرگزشت غم کہوں کس سے تیرے ہوتے ہوئے
کس کے در پر جاؤں تیرا آستانہ چھوڑ کر
مر بھی جاؤں میں اگر اس در سے جاؤں دو قدم
کیا بچے بیمار غم قرب مسیحا چھوڑ کر
ایسے جلوؤں پر کروڑوں لاکھ حوروں کو نثار
کیا غرض کیوں جاؤں میں جنت مدینہ چھوڑ کر

حضرات پتہ چلا مدینہ شریف چھوڑنا یہ بڑا مشکل کام ہے جو حاجی آٹھ دن مدینہ شریف رہیں ان کا جی مدینہ شریف چھوڑنے کو نہیں چاہتا خیال کرو اس پاک حسین رضی اللہ عنہ نے کیسے مدینہ چھوڑا ہوگا جس کی ساری زندگی مدینہ پاک کی گلیوں میں گزری تھی حسین پاک نانے جان کے روضے پر زیارت کے لئے تشریف لائے کیوں؟ تاکہ سلام بھی کر آئیں اور نانے پاک سے مدینہ چھوڑنے کی اجازت بھی لے آئیں۔ وہ مدینہ جو فرشتوں کی جائے نزول ہے وہ مدینہ جہاں حسین پاک کی اماں کا مزار ہے وہ مدینہ جو اللہ تعالیٰ کے یار کا ٹھکانہ ہے وہ مدینہ جہاں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ' فاروق اعظم رضی اللہ عنہ' عثمان غنی رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں وہ مدینہ جہاں ہزاروں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مزارات پاک ہیں وہ مدینہ جہاں بخشش کی ڈگریاں ملتی ہیں وہ مدینہ جس کی خاک خاک شفا ہے وہ مدینہ جہاں ہر وقت رحمت کی برسات ہوتی ہے وہ مدینہ جہاں جانے کو ہر مومن کا دل ترستا ہے وہ

Marfat.com

مدینہ جس کے دیکھنے کے لئے ہر مسلمان کہتا ہے کہ:

الٰہی دِکھا دے وہ مدینہ کیسی بستی ہے
جہاں دن رات یا مولا تیری رحمت برستی ہے

جب امام حسین رضی اللہ عنہ اور سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نانے پاک کے روضے پر پہنچے تو نانے کا روضہ دیکھ کر آنسو آگئے اس وقت خدا عزوجل ہی جانتا ہے امام حسین رضی اللہ عنہ کے دل پر کیا گزری ہوگی۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے نانے کے روضہ کو چوم کر عرض کی:

سلام اے جد امجد اے میرا منہ چومنے والے
مجھے دوشِ نبوت پر اٹھا کر گھومنے والے
ذرا نظریں اٹھا کر دیکھ کس کا نور عین آیا
اٹھ اے نانا تیرے در پر حسین آیا
میری منزل کٹھن ہے اور مسافر بے نواں ہوں میں
مدد اے رہبر کامل کہ تنہا رہ گیا ہوں میں
تیرے قدموں سے دنیا اب مجھے بھی دور کرتی ہے
کسی فاسق کی بیعت پر مجھے مجبور کرتی ہے
اسے ضد ہے کہ میں بیعت کروں ایمان دے ڈالوں
میری خواہش یہ ہے کہ ایماں میں بچالوں جان دے ڈالوں
نانا دعا کیجئے کہ مالک ہم کو صبر و استقامت دے
حَسن کی بُردباری اور حیدر کی شجاعت دے

سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نانے کے روضہ کو چوم کر رو کر سلام بھی عرض کرتے ہیں اور ہاتھ جوڑ کر عرض بھی کرتے ہیں کہ:

ہتھ جوڑ امام نے عرض کیتی تے تیرا پیارا حسین ذی شان چلیا
تیری مہر نبوت تے بہن والا چڑھ کے نیزے تے پڑھن قرآن چلیا

Marfat.com

نانا ویکھ زینب سکینہ تے شہر بانو نالے اکبر عباس جوان چلیا
آساں فیر مسافراں آونا نکیں تیرے دین توں ہون قربان چلیا

سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے نانا جان کو عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اے اللہ تعالیٰ کے مقدس رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر حسین رضی اللہ عنہ کا سلام ہو۔ نانا جان دیکھیئے آپ کے روضے پر کون آیا ہے؟ یہ حسین آیا ہے کون حسین؟ آپ کی بیٹی فاطمہ کا بیٹا حسین، وہ حسین آیا ہے جس کے لئے آپ آغوش نبوت کھول دیا کرتے تھے جس کو کندھوں پر بٹھا کر مدینہ کی گلیوں میں پھرا کرتے تھے جس کی خاطر آپ نماز کے سجدے لمبے فرما دیا کرتے تھے جس کو آپ نے جنت کا سردار فرمایا تھا جس کو آپ نے جنت کا پھول فرمایا تھا جس کے جسم کو سونگھ کر آپ جنت کی خوشبو سونگھا کرتے تھے جس کے رونے سے آپ تڑپ جایا کرتے تھے۔ جس کو آپ اپنی یوحی والی زبان چسایا کرتے تھے جس کی محبت کے لئے آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کیا کرتے تھے نانا میں وہی حسین ہوں جس کے بارے آپ فرمایا کرتے تھے کہ حسین مجھ سے ہے میں حسین رضی اللہ عنہ سے ہوں۔ جس نے حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی جس نے حسین کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔ نانا آج وہی حسین تیرے نازوں کا پالا حسین تجھ سے تیرا مقدس شہر چھوڑنے کی اجازت مانگنے آیا ہے وہ مدینہ چھوڑنے کی اجازت مانگ رہا ہے جو مجھے سب سے زیادہ پیارا ہے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ نانا جان میرا دل نہیں کرتا میں مدینہ چھوڑ کے چلا جاؤں تیرے روضے سے دور ہو جاؤں لیکن کیا کروں مجبور ہوں۔ یہ مجبوری ذاتی مجبوری نہیں شریعت کی مجبوری ہے آپ کے دین کی خاطر مجبور ہوں۔ پھر امام حسین رضی اللہ عنہ نے دست بستہ عرض کی یا سیدی یارسول اللّٰہ اے میرے سردار اے اللہ تعالیٰ کے مقدس رسول یَا جَدِّیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اے میرے پیارے نانا جان اے اللہ تعالیٰ کے

Marfat.com

حبیب آپ پر میرے ماں باپ قربان لَقَدْ خَرَجْتَ جَوَارِكَ كَرْهًا میں بڑا مجبور ہو کر آپ کا پڑوس چھوڑ کر جا رہا ہوں فَرَّقَ بَيْنِيْ وَ بَيْنِكَ نانا یہ جدائی ظاہری جدائی ہے عارضی جدائی ہے اور یہ جدائی بھی اس لئے ہے کہ اَنْ اُبَايِعَ يَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ شَارِبَ الْخَمْرِ۔ مجھے مجبور کیا جا رہا ہے کہ میں یزید کی بیعت کروں جو فاسق و فاجر شرابی ہے اگر ایسے شخص کی بیعت کروں تو تیرا دین ختم ہوتا ہے تیری شریعت ختم ہوتی ہے اور اگر انکار کرتا ہوں تو میں قتل ہوتا ہوں آپ کا مقدس شہر چھوڑنا پڑتا ہے۔ نانا جان میں نے ارادہ کرلیا ہے مدینہ چھوڑ دوں گا مکہ چھوڑ دوں گا بچے بھتیجے بھانجے بھائی قربان کرادوں گا خود بھی نیزے کی نوک پر چڑھ جاؤں گا مگر تیرے دین کا تیری شریعت کا پرچم نیچے نہیں ہونے دوں گا۔ نانا جان میرا یہ پروگرام ہے اب ذرا قبر انور سے اٹھیئے اور اپنے حسین کو سینے سے لگائیے اور زبانِ اقدس سے فرمائیے کہ حسین جاؤ میری طرف سے اجازت ہے ضرور جاؤ تا کہ مجھے حوصلہ ہو جائے میرے دل کو تسلی ہو جائے مجھے سکون مل جائے کہ میرے نانے نے مجھے دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمایا ہے۔ سبحان اللہ۔

(الحیات اُلحی جلد۲ صفحہ۳۲، آل رسول جلد۲ صفحہ۲۶۲، شہادت نواسہ سید الابرار۵۷۲، ۵۷۵، فردوس آمنہ صفحہ ۲۸۴)

مزار مصطفیٰ پر شام ہوتے ہی امام آئے
اجازت کی غرض سے آخری کرنے سلام آئے
کہا رو کر سلام اے تاجدار عالم امکاں
سلام اے سیّد عالم اے سرور ذیشاں
ذرا دیکھو تو چہرہ سے اٹھا کر گوشہ داماں
حسین ابن علی پر تنگ ہیں طیبہ کی اب گلیاں
ذرا حجرہ سے نکلو اے مسکین گنبد خضرا

Marfat.com

ذرا دیکھو تو اہل بیت پر ہیں سختیاں کیا کیا
یزیدی دور ہے اسلام ہے سرکار خطرے میں
نواسہ آپ کا اس وقت ہے دشمن کے نرغے میں
ہماری بے کسی درماندگی کی لاج رکھ لینا
ہمیں اپنی نظروں میں اے صاحب معراج رکھ لینا
مجھ کو نانا دیکھیئے میں آپ کی تصویر ہوں
جس کو کندھوں پر اٹھاتے تھے میں وہی شبیر ہوں
نانا ترے کرم کے خزینے کی خیر ہو
دے بھیک ترے مدینے کی خیر ہو
میں جا رہا ہوں چھوڑ کر آنکھوں کے چین کو
اٹھ کر گلے سے لگایئے اپنے حسین کو
بس اب قبلہ دیں مجھ کو جانے کی اجازت دو
لب اطہر سے فرما دو حسین اب جاؤ رخصت ہو

سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نانے پر درود و سلام بھی پڑھتے جاتے ہیں اور رو رو کر نانا سے مدینہ چھوڑنے کی اجازت بھی مانگ رہے ہیں۔ روتے روتے فاطمہ کے لال نے نانے کے روضہ کو کلاوہ ڈال لیا جب کلاوہ ڈالا تو آقا حسین کو سکون آ گیا قرار آ گیا علی کے لال نے جب آنکھیں بند کیں تو کیا دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سامنے کھڑے ہیں آمنہ کے لال کی زیارت ہوگئی۔۔ سرکار کی دائیں اور بائیں طرف فرشتے بھی بڑی تعداد میں خادمانہ حیثیت سے کھڑے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو سینے سے لگا لیا سرکار کبھی حسین رضی اللہ عنہ کا سر انور چومتے ہیں کبھی چہرے پر بوسے دیتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو سینے سے لگا کر فرمایا بیٹا حسین عرض کی جی نانو جان فرمایا بیٹا حَبِیْبِیْ یَا حُسَیْنَ رضی اللہ عنہ کَاَنِّیْ اَدْرَاکَ

Marfat.com

اے پیارے حسین میں نگاہ نبوت سے تمہیں دیکھ رہا ہوں عنقریب تو میدان کربلا میں قتل کردیا جائے گا تو خاک اور خون میں تڑپے گا بیٹا تو اپنے ساتھیوں کے ساتھ زمین کربلا میں بے گناہ شہید کردیا جائے گا ظالم یزیدی تجھ پر اور تیرے ساتھیوں پر پانی بند کردیں گے ساری دنیا پانی پیئے گی مگر تجھے اور تیرے ساتھیوں کو پانی نہیں ملے گا۔ بیٹا تیرے قاتل تیرے ساتھیوں کے قاتل یَرْجُوْنَ شَفَاعَتِیْ میری شفاعت کے امیدوار بھی ہوں گے۔ حسین گھبرا نہیں لَا اَنَا لَھُمُ اللّٰہُ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ اللہ تعالیٰ کی عزت کی قسم ان کو میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی۔ بیٹا جنت میں تیری امی اور تیرے ابو تیرا انتظار کررہے ہیں چند دنوں کے بعد تیری ان سے بھی ملاقات ہو جائے گی۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے نانے پاک کے قدم چوم کر عرض کی نانا خدا عزوجل کے لئے مجھے ابھی اپنے قدموں میں جگہ دے دو۔ وَاَدْخِلْنِیْ فِیْ قَبْرِکَ مجھے ابھی اپنے ساتھ قبر انور میں تھوڑی سی جگہ دے دو۔ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹا تم ضرور میرے پاس آؤ گے لیکن ابھی تمہارا وقت نہیں آیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں شہادت کا درجہ عطا فرمانا ہے۔ مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَکَ فِیْھَا مِنَ التَّوَّابُ الْعَظِیْم۔ جو اللہ تعالیٰ نے تیرے مقدر میں لکھ دیا ہے۔ شہادت ایک بہت بڑا انعام ہے جو تمہیں ملنے والا ہے۔

(حیات الحی جلد۲ صفحہ ۲۸ شہادت نواسہ سید الابرار صفحہ ۵۶۸، ۵۷۰، آل رسول دوم صفحہ ۲۶۸، روضۃ الشہداء جلد۲ صفحہ ۳۹، فردوس آسیہ صفحہ ۲۸۵)

تیرا پیارا پتر حسین ہاں نانا تے آج آیاں کرن سوال اے
تیری باغی رعیت رہن نیں دیندی مینوں تیرے شہر وچالے
میتھوں منگن بیعت باغی دی تے میرے واسطے کرن محال اے
ایہو منگن آیا مینوں دے چا نانا تے جاہ قبر دی اپنے نالے

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسین مدینہ چھوڑ دینا، مکہ چھوڑ دینا مگر صبر کا دامن

Marfat.com

نہ چھوڑنا۔ بیٹا میدان کربلا میں تمہیں ایک بہت بڑے امتحان سے گزرنا پڑے گا بیٹا وہاں تیروں کی بارش بھی ہوگی تیروں کا مینہ بھی برسے گا تلواروں کی بجلیاں بھی چمکیں گی۔ مصیبتوں کے پہاڑ بھی ٹوٹیں گے۔ تمہاری آنکھوں کے سامنے ابوبکر، عمر، عثمان عباس رضی اللہ عنہم کی لاشوں کے ٹکڑے ہوں گے۔ عون ومحمد واکبر واصغر رضی اللہ عنہم کی لاش پر گھوڑے بھی دوڑیں گے۔ تمہارا سر بھی نیزے کی نوک پر چڑھ جائے گا مگر بیٹا تمہارے صبر میں فرق نہ آئے نبی کے نواسے ہو نبوت کی آبرو رکھنا بہادر کے بیٹے ہو شجاعت کی لاج رکھنا۔ بیٹا جب تم شہید ہو کر آؤ گے تو جنت تمہارے لئے سجائی جائے گی میں دعا کرتا ہوں کہ اَللّٰھُمَّ اَعْطِی الْحُسَیْنَ صَبْرًا وَّاَجْرًا۔ اے خالق کائنات اے پیارے رب العالمین میرے حسین کو صبر بھی دینا اور شہادت پر اجر بھی دینا۔ (الحیات النبی، جلد۲ صفحہ۳۲، شہادت نواسہ سید الابرار صفحہ۵۷۵)

بیٹا سب کچھ لٹوا دینا لیکن فاسق فاجر کی بیعت نہ کرنا۔

چڑھ جائے کٹ کے سر ترا نیزے کی نوک پر
لیکن یزیدیوں کی بیعت نہ کر قبول

کیوں کہ:

حالات کے قدموں میں مرد قلندر نہیں گرتا
ستارہ ٹوٹ بھی جائے تو زمین پر نہیں گرتا
دریا تو سمندر میں گرا کرتے ہیں اکثر
سمندر کبھی دریا میں لیکن نہیں گرتا

حضرات سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے جب نانے کی محبت بھری یہ گفتگو سنی تو دل کو سکون آ گیا۔ قلب کو قرار آ گیا چہرہ پر نکھار آ گیا، سینے میں نانے کا پیار آ گیا۔ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ نے عرض کی نانوں جان آپ فکر نہ کریں میں حسین ہوں، میں فاطمہ کا لخت جگر ہوں میں علی کا لال ہوں میں آپ کی مقدس زلفوں سے کھیلنے والا

Marfat.com

حسین ہوں۔ نانا جان ایسے صبر کروں گا صبر بھی حسین پر ناز کرے گا، ایسے قربانی دوں گا جہاد بھی حسین پر فخر کرے گا، ایسے قرآن پڑھوں گا ساری دنیا کے قاری مجھ پر ناز کریں گے اور ایسی نماز پڑھوں گا قیامت تک کے نمازی میری نماز کی مثال دیا کریں گے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے جب آنکھیں کھولیں تو چہرے پر مسکراہٹ تھی علی کا لال مسکرا رہا تھا۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے عرض کی بھائی جان مسکرا کیوں رہے ہو فرمایا زینب کیا بتاؤں مجھے نانے پاک کی زیارت ہوگئی ہے نانے نے مجھے جنت کی خوشخبری بھی سنائی ہے اور سینے سے لگا کر مدینہ پاک سے جانے کی اجازت بھی عطا فرمائی ہے۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے سنا تو فاطمہ کی بیٹی نے بھی نانے پاک کے روضے کو چومنا شروع کر دیا اور۔

رات پئی تے عون محمد لے کے آئی روضے پاک دے چھاویں
ویرن ٹور کے دس کت ول جاواں میرا بابل تے نہ ماں ایں

نانے پاک کی طرف سے جواب آیا کہ:

روز ازل تو لکھی گئی تے تری ذات دے لئی تحریر اے
جت دل ٹرسی ویر تیرا تے ادے ٹرسی دکھی ہمشیر اے

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے عرض کی پیارے نانوں جان میری طرف بھی نگاہ رحمت فرمایئے میں بھی فاطمہ کی بیٹی ہوں میں بھی علی کی لخت جگر ہوں میں بھی آپ کی گودی میں کھیلنے والی زینب ہوں نانوں جان میں بھی مدینہ چھوڑ کر ویر حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ دینے کربلا کی طرف جا رہی ہوں۔ پیارے نانوں جان میرے لئے بھی دعا کرنا تاکہ میں بھائی کے دکھوں میں برابر کی شریک ہوسکوں۔

صلوٰۃ سلام نوں پڑھ زینب تے کیتا نانے نال کلام اے
مینوں سفراں دی کوئی فکر نئیں تے میرے نال جو ویرا امام اے

Marfat.com

میں وہ درباراں خطبے پڑھساں تے جتھے ہوسی بلوہ عام اے
چا مدد کریں پردیسن دی نانا تے تبلیغ دا مرکز شام اے

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے رو کر صلوٰۃ وسلام کے نذرانے جب پیش کر لئے تو معصوم سکینہ نے بھی نانے جان کے روضہ پر صلوٰۃ وسلام کی لڑیاں نچھاور کیں پھر نانے کے روضہ کو چوم کر رو کر عرض کی نانا جان حسین رضی اللہ عنہ کی بیٹی کا سلام بھی قبول فرمایئے۔

جالی چم کے روضے والی تے کردی عرض سکینہ
کملی والیا چھٹ چلیا ای تے تیرا شہر مدینہ

پھر عون و محمد نے نانے کے روضہ پر صلوٰۃ و سلام عرض کیا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ جب نانے کے روضہ پر حاضری دے چکے صلوٰۃ وسلام کے گجرے پیش کر چکے نانے پاک سے مدینہ پاک چھوڑنے کی اجازت لے چکے تو آخر میں سیّدنا صدیق اکبر سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ اقدس میں سلام عرض کیا۔ جو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لیٹے ہوئے ہیں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے میرے نانے کے سچے نائبین آپ پر حسین رضی اللہ عنہ کا سلام ہو۔ اللہ تعالیٰ نانے کے صدقے تم پر کروڑہا رحمتوں برکتوں کا نزول فرمائے حسین جا رہا ہے حسین رضی اللہ عنہ کے لئے دعا کرنا اللہ تعالیٰ قدم قدم پر استقامت عطا فرمائے۔

آقا حسین ماں کے مزار پر

امام حسین رضی اللہ عنہ نانے کی بارگاہ میں سلام عرض کرنے کے بعد اپنی بہن زینب کو لے کر جنت البقیع میں اپنی والدہ کی قبر پر تشریف لائے۔ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ ماں کے قدموں میں کھڑے ہوگئے۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا ماں کے سرہانے کھڑی ہوگئیں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے ماں کے قدموں کو چوما سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے ماں کی پیشانی کو چوما۔ آقا حسین رضی اللہ عنہ کے آنسو نکل آئے سیّدہ

Marfat.com

زینب رضی اللہ عنہا کی آہ نکل گئی۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے امی کو مخاطب کر کے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اُمَّاهُ حُسَيْنُكَ اے امی جان غریب بیٹے کا سلام ہو۔ جَاءَ يُوَدِعُكَ وَهٰذِهٖ آخِرُ زِيَارَةَ اِيَّاكَ پیاری امی تیرا حسین تجھے آخری سلام کرنے آیا ہے یہ تیری آخری زیارت ہے۔ پھر رو کر کہا کہ (روضۃ الشہداء جلد ۲ صفحہ ۴۰)

لے اماں آج چھوڑ کفن نوں تے ویکھ توں حال غریباں
ٹر لے پردیسی ایتھوں تے ملنا ای نال نصیباں
جے رب مینوں خیریں آندا تے کرساں آن سلامی
مت مر جاواں تاں بخشاواں تے بخشو حق تمامی
پڑھ کے فاتحہ ماں دی قبر اتے تے شاہ امام حسین رضی اللہ عنہ پکار دا اے
میرا بولیا چالیا معاف کرنا ایہہ سلام ہن آخری واردا اے
تیری گود اندر لکھاں سکھ پائے ہن دکھاں دا بھار پیا مار دا اے
میرے خون دی دین نوں لوڑ پے گئی تائیوں کربلا قصداً سوار دا اے

امام حسین رضی اللہ عنہ ماں کی قبر انور سے چمٹ گئے رو کر کہا امی جان رضی اللہ عنہا دیکھیے آپ کی قبر انور پر کون آیا کھڑا ہے۔ اماں جان رضی اللہ عنہا یہ حسین آیا ہے کون حسین رضی اللہ عنہا؟ جس کو قرآن کی لوریاں دے کر سلاتی تھی جس کو درود پڑھ کر جگایا کرتی تھی جس کا جھولا جبرئیل جھلایا کرتے تھے۔ امی جان آپ کے نازوں کا پالا حسین آیا ہے آپ کی آنکھوں کا نور حسین آیا ہے آپ کے دل کا سرور حسین آیا ہے وہ حسین آیا ہے جس کی ذرہ بھی آپ تکلیف برداشت نہیں کر سکتی تھیں۔ اماں حسین آج مدینہ چھوڑنے کی اجازت مانگنے آیا ہے۔ اماں جان کوئی غلطی ہوگئی ہو تو اپنے حسین کو معاف کر دینا۔ امی جان پہلے جب دل گھبراتا تھا تیرے در پر آ کر دل کو تسلی دے لیا کرتا تھا لیکن افسوس آج تیرا روضہ بھی آنکھوں سے اوجھل ہو رہا ہے۔ اماں دل نہیں کرتا کہ تیرا روضہ چھوڑ کر یہاں سے چلا جاؤں۔ لیکن آپ

Marfat.com

اچھی طرح جانتی ہیں میں مجبور ہوں۔ امی آپ کے حسین رضی اللہ عنہ کی آزمائش کا وقت قریب آگیا ہے۔ دعا کرنا اللہ تعالیٰ مجھے ہر قدم پر کامیاب فرمائے۔ میری جان لی جائے مگر نانے کے دین پر حرف نہ آئے۔ امی جان اب مجھے اجازت دیں۔

(حیات الحی جلد۲ صفحہ۳۲، شہادت نواسہ سیّد الابرار صفحہ۵۷۶)

سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی گفتگو سن کر فاطمہ رضی اللہ عنہا کی قبر انور سے آواز آئی بیا حسین ماں فاطمہ کا سلام ہو بیٹا پریشان نہ ہو رو نہیں جا میری دعا ہے اللہ تعالیٰ تجھے ہر قدم پر کامیابی عطا فرمائے۔ بیٹا میں وعدہ کرتی ہوں جب تو میدان کربلا میں گھوڑے سے زخمی ہو کر گرنے لگے گا تو ماں کی جھولی کھلی ہوگی تو زمین کربلا پر نہیں گرے گا ماں تمہیں جھولی میں اٹھالے گی۔ بیٹا میں اکیلی نہیں آؤں گی تیرا امتحان تیری شہادت دیکھنے تیرا مقدس نانا صلی اللہ علیہ وسلم بھی آئے گا، تیرا بابا رضی اللہ عنہ علی بھی آئے گا اللہ تعالیٰ کے معصوم فرشتے بھی آئیں گے۔

میرے لال شالہ خیر ہووے کامیاب ہوویں امتحان اندر
بیڑا نانے دیے دین دا تار دیویں کربلا دے خونی میدان اندر
فاتح خیبر دی تیغ دی لاج رکھیں رکھیں مولانوں سنا دھیان اندر
اللہ کرنے تینوں سرخرو بیٹا کمی کریں ناں امی دی شان اندر
اے میرے چاند ہر اک وار کو ذرا سینے سے لگا لینا
میری عزت ہے تیرے ہاتھ میں ذرا اس کو بچا لینا
نماز عشق پڑھنے کے لئے خون سے وضو کرنا
مجھے اب سامنے نانا کے بیٹا سرخرو کرنا

سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بیٹے حسین کو اجازت دی فرمایا بیٹا جاؤ اللہ تعالیٰ کے حوالے۔ اللہ تعالیٰ تیری آپ حفاظت کرے گا۔ بیٹا پریشان نہ ہونا گھبرانا نہیں جو جو مقام اور شان اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے تیار کی ہوئی ہے جب جنت میں جائے

Marfat.com

گا تو تجھے پتہ چلے گا۔

روندی تے کرلاندی بی بی نے بیٹا ودیاں کیتا
رب دا دتا سیر تے سہہ گئی تے صبر پیالہ پیتا

جب امام حسین رضی اللہ عنہ ماں سے اجازت لے کر رخصت ہونے لگے تو سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے بھی ماں کی قبر کو کلاوے میں لے لیا۔ اپنے دونوں بازوؤں میں لے لیا اور عرض کی امی جان دیکھیئے میں تیری بیٹی زینب رضی اللہ عنہا ہوں میں بھی ویر کا ساتھ نبھانے ے لئے ساتھ جا رہی ہوں۔ اماں میں دیس کو چھوڑ کر پردیس جا رہی ہوں میں مدینہ چھوڑ کر کربلا جا رہی ہوں امی جان دنیا والوں کا رواج ہے جب بیٹیاں پردیس جاتی ہیں تو مائیں وداع کرنے کے لئے ساتھ جاتی ہیں منہ ماتھا چومتی ہیں گلے لگاتی ہیں امی میں بھی پردیس جا رہی ہوں اٹھو اپنی بیٹی کو آخری بار مل لو پتہ نہیں پھر ملاقات ہو یا نہ ہو۔

چھہ مار کے ماں دی قبر اتے بی بی پاک زینب کرلان لگی
اٹھ کے دیو پیار تے کرو ودیا تیری دھی مدینوں جان لگی

جب سیّدہ نے رو کر ماں فاطمہ رضی اللہ عنہا کو آواز ماری تو تربت زہرا سے آواز آئی بیٹی جاؤ ضرور جاؤ بھائی کا ایسے ساتھ دینا کہ قیامت تک تیرا نام زندہ رہے۔ جہاں حسین رضی اللہ عنہ کے تذکرے ہوں وہاں تیری وفا کا ذکر بھی کیا جائے۔ جاؤ اللہ تعالیٰ تمہارا محافظ ہے۔ پھر امام حسین رضی اللہ عنہ جنت البقیع کی تمام مزارات پر باری باری حاضر ہو کر سلام کرنے لگ اماں عائشہ، اماں حفصہ، اماں زینب، اماں ماریہ، اماں ام حبیبہ (رضی اللہ عنہن) تمام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج پاک کے مزارات پر حاضری دی آخر میں اپنے بھائی امام حسن رضی اللہ عنہ کے مزار پاک پر حاضر ہوئے سلام کر کے عرض کی کہ:

لے او ویر حوالے رب دے اج لگیاں ہون جدائیاں
میرے وی کجھ وس نہ ویرن تے تیرے ویر مہاراں چائیاں

Marfat.com

باجھ بھراواں بنی مصیبت تے کیڑا ہو سی دردی
سنگ تہاڈا چھوڑی جاندا تے ایہو رب عزوجل سوہنے دی مرضی

سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے مزار پاک سے آواز آئی بھائی حسین جاؤ میری طرف سے اجازت ہے ضرور جاؤ اللہ تعالیٰ تجھے ہر میدان میں کامیابی عطا فرمائے لیکن بھائی حسن رضی اللہ عنہ پر ایک احسان ضرور کرنا جب میدان کربلا میں اپنے اکبر کو شہادت کی اجازت دینا علی اصغر کو شہید کرانا وہاں میرے بیٹے ابوبکر، عمر عبداللہ قاسم رضی اللہ عنہم کو بھی سینے پر برچھیاں کھانے کی اجازت ضرور دینا تاکہ میدان کربلا میں میرا حصہ بھی شامل ہو جائے میں بھی کربلا کے شہیدوں کی فہرست میں آجاؤں۔

کریں احسان میرے تے ویرا تے جد اوہ ویلا آوے
قاسم تیرے اکبر نالوں وتے پہلوں برچھی کھاوے
جاؤ دین نانے دا ویرا تے جاناں وار بچاؤ
دے قربانی حکم شرع دے تے نافذ پھیر کراؤ

حضرات امام حسین رضی اللہ عنہ نانے کے روضے پر گئے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ' فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' ماں فاطمہ اور بھائی حسن رضی اللہ عنہ کے مزارات پر گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج پاک رضی اللہ عنہن اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے' تمام مقدس ہستیوں نے دعاؤں اور اجازتوں سے رخصت کیا۔ ہوسکتا ہے یہاں کوئی اعتراض کرے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ تو ظاہری حیات کے ساتھ تھے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، امام حسن رضی اللہ عنہ تو قبروں میں تشریف فرما تھے وہ کیسے بولے؟ انہوں نے کیسے اجازتیں دیں؟ کیسے پیار سے رخصت کرلیا؟ حضرات! یاد رکھیں اہلسنّت و جماعت اصلی سنی حنفیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی قبر انور میں زندہ ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ پیر فقیر غوث قطب قلندر ابدال علماء حق اور قرآن کے قاری بھی اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اللہ تعالیٰ کی

Marfat.com

عطا سے قبروں میں سنتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتو قبر پر آنے والوں کو جواب بھی عطا کر سکتے ہیں۔ اس میں کسی سنی مسلمان کا کوئی اختلاف نہیں۔ البتہ دو نمبر سنی بناوٹی سنی مصنوعی سنی نبیوں ولیوں کو قبروں میں زندہ نہیں مانتے۔

نبی شہید ولی زندہ ہیں

خالق کائنات قرآن مجید کے (پ ۲۵ سورۃ زخرف آیت نمبر ۴۵) میں ارشاد فرماتا ہے: وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا اَجْعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ۔ اے میرے حبیب ﷺ آپ پوچھیں ان رسولوں سے جو ہم نے آپ سے پہلے بھیجے ہیں کیا ہم نے رحمٰن کے سوا کچھ اور بھی خدا ٹھہرائے ہیں جو پوجے جاتے ہیں۔ حضرات قرآن مجید کی اس آیۃ کریمہ پر غور فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کو فرما رہا ہے بجناں آپ ان رسولوں سے سوال کرو ان رسولوں سے پوچھو جو آپ سے پہلے دنیا میں تشریف لائے تھے۔ اگر نعوذ باللہ نبی قبروں میں ختم ہو چکے ہیں قبریں ہیں ہی خالی تو اللہ تعالیٰ یار کو کیوں فرما رہا ہے نبیوں سے پوچھو۔ حضرات پوچھا اس سے جاتا ہے جو سنتا بھی ہو اور جواب بھی دیتا ہو۔ پتہ چلا سارے نبی سارے پیغمبر سارے رسول اپنی اپنی قبروں میں زندہ اور حیات ہیں۔ آدم صفی اللہ بھی قبر میں زندہ، نوح نجی اللہ بھی قبر میں زندہ، ابراہیم خلیل اللہ بھی قبر میں زندہ، اسماعیل ذبیح اللہ بھی قبر میں زندہ، موسیٰ کلیم اللہ بھی قبر میں زندہ۔ اللہ تعالیٰ کے سارے نبی زندہ، حضرات ایمان سے بتانا جب قبر میں کلیم اللہ زندہ ہے کیا حبیب اللہ زندہ نہیں ہوگا۔ جب اللہ تعالیٰ کا کلیم زندہ ہے تو اللہ تعالیٰ کا حبیب بھی زندہ ہے تو پھر سارے میرے ساتھ مل کر پڑھیئے کہ:

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ — میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے
چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے — میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے
رہے گا یونہی ان کا چرچا رہے گا — پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

Marfat.com

حضرت ابودرداءؓ فرماتے ہیں کہ حضورﷺ نے فرمایا کہ لوگو جمعہ والے دن میری ذات پر زیادہ سے زیادہ درود وسلام پڑھا کرو کیونکہ جمعہ والے دن فرشتے زمین پر شدت سے آتے ہیں فرشتوں کے نزول کا دن ہے جو انسان مجھ پر درود وسلام پڑھتا ہے اس کا درود میری بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ قُلْتُ بَعْدَ الْمَوْتِ حضرت ابودرداءؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کی آقا بعد وفات کے بھی آپ کی بارگاہ میں کوئی درود پڑھے گا تو اس کا درود بھی آپ کی بارگاہ میں پیش ہوتا رہے گا؟ میرے آقا نے فرمایا بالکل کیونکہ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ۔ اللہ تعالیٰ نے زمین پر نبیوں کا جسم کھانا حرام فرما دیا ہے اور یقین رکھو اللہ تعالیٰ کا ہر نبی اپنی قبر میں زندہ ہے اور اسے جنتی رزق عطا کیا جاتا ہے۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۱۱۹، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۳۲، ابوداؤد شریف جلد ۱ صفحہ ۱۵۰، نسائی شریف جلد ۱ صفحہ ۱۵۴)

اس حدیث کے متعلق حافظ الحدیث منذری فرماتے ہیں۔ رواہ ابن ماجۃ باسناد جید۔ ابن ماہ نے اس حدیث کو جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

(الترغیب والترہیب جلد ۲ صفحہ ۵۰۳)

حافظ الحدیث علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قُلْتُ رِجَالُہٗ ثِقَاتٌ کہ میں یہ بات تحقیق سے کہتا ہوں اس حدیث کے سارے راوی ثقہ ہیں۔

(تہذیب التہذیب جلد ۳ صفحہ ۲۲۴)

حضرات قرآن مجید کی آیہ مبارکہ سے اور صحیح حدیث مبارک سے ثابت ہوا اللہ تعالیٰ کے سارے نبی اپنے اپنے مزارات میں حیات اور زندہ ہیں۔ خالق کائنات قرآن مجید کے (پ ۲ سورۃ بقرہ آیت ۱۵۴) میں ارشاد فرماتا ہے: وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ۔ اور جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں

Marfat.com

خبر نہیں۔ حضرات اس آیہ کریمہ سے پتہ چلا جو بندہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل ہو جائے اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر شہید ہو جائے وہ قبر میں جا کر بھی حیات ہے اور زندہ ہے۔ وہابیوں کے بہت بڑے عالم قاضی شوکانی اس آیہ کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ وَوَرَدَ النَّصُّ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ فِیْ حَقِّ الشُّھَدَاءِ۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن میں شہداء کے حق میں نص وارد ہوئی ہے آیہ کریمہ نازل ہوئی ہے۔ اَنَّھُمْ اَحْیَاءٌ یُّرْزَقُوْنَ کہ شہید مر کر بھی زندہ ہیں۔ وَاَنَّ الْحَیَاۃَ فِیْھِمْ مُتَعَلِّقَۃٌ بِالْجَسَدِ اور شہداء کو رزق بھی دیا جاتا ہے اور ان کی زندگی جسمانی ہوتی ہے فَکَیْفَ بِالْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ۔ جب عام شہید اپنے جسم کے ساتھ زندہ ہیں تو خیال کرو نبیوں اور رسولوں کی حیات کا کیا عالم ہوگا۔ سبحان اللہ۔

(نیل الاوطار جلد ۳ صفحہ ۲۸۲)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن شہدائے اُحد کے مزارات پر ان کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے جب حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے مزارات پر پہنچے تو آپ نے ان کی قبروں پر کھڑے ہو کر فرمایا: اَشْھَدُکُمْ اَنَّکُمْ اَحْیَاءَ عِنْدَ اللّٰہِ۔ اے اُحد کے شہیدو! بیشک میں گواہی دیتا ہوں تم اللہ تعالیٰ کے نزدیک زندہ اور حیات ہو تمہیں اللہ تعالیٰ نے بڑا بلند مرتبہ اور مقام عطا فرمایا ہے۔ پھر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو فرمایا: زُوْرُوْھُمْ وَسَلِّمُوْا عَلَیْھِمْ۔ اے میرے غلامو! اُحد کے شہیدوں کی زیارت کیا کرو اور ان کی قبروں پر آ کر سلام عرض کیا کرو۔

فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُسَلِّمُ عَلَیْھِمْ اَحَدٌ اِلَّا رُدُّوْا عَلَیْہِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔ مجھے قسم ہے اس خالق کائنات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو بندہ ان کو سلام دے گا یہ قبر میں لیٹے لیٹے اس کا جواب دیتے رہیں گے۔

(طبرانی شریف شرح الصدور صفحہ ۱۸۶)

Marfat.com

حضرت ہاشم فرماتے ہیں ایک دن میں اپنے والد جناب محمد عمری کے ساتھ احد کے شہداء کی زیارت کرنے کے لئے گیا جمعہ کا دن تھا صبح صادق کا وقت تھا حضرت ہاشم فرماتے ہیں جب ہم شہدائے اُحد کے مزارات پر پہنچے تو میرے والد نے بلند آواز سے فرمایا: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَ الدَّارِ۔ سلام ہو تم پر اے احد کے شہیدو۔ اس مصیبت پر جس پر تم نے صبر کیا کتنا بہترین ہے یہ آخرت کا گھر۔ حضرت ہاشم فرماتے ہیں قبر سے جواب آیا وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ يَا اَبَا عَبْدَاللّٰهِ۔ اے ابا عبداللہ تم پر بھی ہمارا سلام ہو۔ سلام کا جواب سن کر میرے والد نے میری طرف مڑ کر دیکھا اور فرمایا بیٹا یہ سلام کا جواب تم نے دیا ہے؟ حضرت ہاشم فرماتے ہیں میں نے عرض کیا ابو جی میں نے تو کوئی جواب نہیں دیا۔ حضرت ہاشم فرماتے ہیں میرے والد نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے دائیں طرف کر کے پھر سلام کیا۔ شہدا احد کے مزارات سے پھر سلام کا جواب آیا۔ میرے والد نے پھر تیسری مرتبہ سلام کیا تو شہداء احد کے مزارات سے پھر سلام کا جواب آیا۔ حضرت ہاشم فرماتے ہیں جب میرے والد نے تیسری مرتبہ سلام کا جواب سنا تو اللہ تعالیٰ کے حضور سجدے میں گر پڑے اور زبان حال سے عرض کیا: صَدَقْتَ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔ صَدَقْتَ يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ۔ اے خالق کائنات تیرا فرمان بھی سچا ہے اور رحمت کائنات آپ کا فرمان بھی سچا ہے کہ شہداء زندہ ہیں۔ (بیہقی شریف، شرح صدور صفحہ ۱۹۳)

حضرات قرآن مجید کی آیہ کریمہ سے اور حضور ﷺ کے فرمان سے پتہ چلا کہ سارے شہید بھی اپنی اپنی قبروں میں زندہ اور حیات ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل ہو جائے تو شہداء کرام اپنی قبروں میں لیٹے لیٹے آنے والوں کو سلام کا جواب بھی عطا کرتے ہیں۔ عارف کامل مفسر قرآن قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ شہید زندہ ہیں یہ حکم صرف شہداء کے لئے ہی خاص نہیں بلکہ یہ حکم نبیوں، صدیقوں کے لئے بھی ہے کیونکہ نبیوں

Marfat.com

صدیقوں کا درجہ مرتبہ شہداء کرام سے اعلیٰ اور افضل ہوتا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ولی بھی اس آیت میں شامل ہیں کیونکہ شہید تلوار پکڑ کر کافروں سے جہاد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ولی روحانی تلوار پکڑ کر اپنے نفس سے جہاد کرتے ہیں۔ (تذکرۃ الموتی والقبور صفحہ ۷۵)

خالق کائنات قرآن مجید فرقان حمید کے (پ ۱۴ سورۃ نحل آیت ۹۷) میں ارشاد فرماتا ہے: مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً۔ جس نے نیک عمل کیئے چاہے وہ مرد ہو یا عورت شرط یہ ہے کہ ہو مسلمان تو ہم اس کو پاکیزہ زندگی کے ساتھ زندہ رکھیں گے۔ حضرات خالق کائنات نے اس آیہ کریمہ میں مومنوں کی پاک زندگی کا ذکر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو ہمارا ہو جاتا ہے ہم اسے مرنے نہیں دیتے وہ دنیا میں بھی شان سے زندہ رہے گا اور بعد وفات کے قبر میں بھی زندہ رہے گا۔ علامہ ابوغسان فرماتے ہیں مجھے حضرت شریک نے بتایا کہ ایمان والے قبر میں بھی زندہ رہتے ہیں۔

(زاد المسیر جلد ۴ صفحہ ۴۸۹، تبیان القرآن جلد ۶ صفحہ ۵۲۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سرکار کے بڑے عظیم صحابی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ دنیا چھوڑ کر قبر میں چلا جاتا ہے تو فرشتے اس سے سوال کرتے ہیں اگر مرنے والا سوالات کا صحیح جواب دے دیتا ہے تو پھر خالق کائنات فرشتوں کو حکم فرماتا ہے کہ ثُمَّ يَفْسَحُ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِيْ سَبْعِيْنَ۔ اے فرشتو اس کی قبر کو ستر گز ستر گز میں کشادہ کردو یعنی ستر گز لمبی، ستر گز چوڑی۔ اگر ستر کو ستر سے ضرب دیں تو چار ہزار نو سو گز بنتی ہے۔ پر فرشتے اس قبر والے کو کہیں گے نَمْ كَنَوْمَةِ الْعُرُوْسِ اے پیارے قبر میں ایسے سو جا جیسے پہلی رات کی دلہن سوتی ہے۔

(ترمذی شریف، مشکوۃ شریف صفحہ ۲۵، مراۃ شرح مشکوۃ جلد ۱ صفحہ ۱۳۴)

Marfat.com

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضور ﷺ کے ایک صحابی نے بے خبری میں ایک قبر پر خیمہ لگا دیا جب رات کو وہ اپنے خیمے میں آرام فرما ہوئے تو قبر میں سے سورۃ تبارک الذی پڑھنے کی آواز آئی۔ قبر والا قبر میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا قرآن پڑھ رہا ہے۔ سبحان اللہ۔ ہے مزار میں مگر پڑھتا قرآن ہے گویا نبی کے غلام نے یہ بات بتا دی کہ:

جنان عشق نمازاں پڑھیاں تے اوکدی وی نئیں مردے
شک ہووی تے آجا تک لے اج وی دیوے بلدے

اس صاحب قبر نے قبر میں بیٹھ کر پوری سورۃ ملک پڑھی۔ حضور ﷺ کے صحابی زمین پر خیمے میں بیٹھے لیٹے قبر والے کی سورۃ سن رہے ہیں۔ جب صاحب مزار نے سورۃ ملک مکمل پڑھ لی تو وہ خاموش ہوگیا۔ حضور ﷺ کے صحابی کو بڑا تعجب ہوا کہ مرنے کے بعد بھی کیا قبر والا قرآن پڑھ سکتا ہے؟ جب حیرانگی ہوئی تو سوچا کہ چلو اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھ لیتے ہیں فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ۔ وہ صحابی حضور ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوا اور سرکار کی خدمت میں ساری بات بتائی تو میرے آقا ﷺ نے یہ نہیں فرمایا اے میرے صحابی یہ کیا کہہ رہے ہو مرنے والا مر گیا بس ختم ہوگیا تم کیسے کہتے ہو کہ قبر سے سورۃ ملک کی آواز آرہی ہے۔ ناں سرکار نے یہ نہیں فرمایا بلکہ میرے آقا ﷺ نے سن کر فرمایا: فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ھِیَ الْمَانِعَۃُ ھِیَ الْمُنْجِیَۃُ تُنْجِیْہِ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ۔ اے میرے صحابی پریشان کیوں ہو حیرانگی کا اظہار کیوں کر رہے ہو یہ سورۃ ملک اللہ تعالیٰ کا عذاب روکنے والی ہے نجات دینے والی ہے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے والی ہے۔

(ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۸۷، مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۳ صفحہ ۲۴۸)

Marfat.com

حضرات قرآن مجید اور حضور ﷺ کے فرمانات سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے بعد وفات کے بھی اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور حیات ہیں۔ نبی ولی تو ایک طرف میاں جس پر مدینے والے کی نگاہ کرم ہو جائے وہ بھی بعد وفات کے زندہ ہے۔

آکھیں سوہنے نوں وائے نی جے تیرا گزر ہووے
میں مر کے وی نئیں مرنا جے تیری نظر ہووے
دم دم نال ذکر کراں میں تیریاں ثناناں دا
تیرے نام توں وار دیواں جنی میری عمر ہووے
جے جین دا چاء رکھناں توں راہیا مدینے دیا
سوہنے دے دوارے تے مر جاویں جے مر ہووے

پتہ چلا سرکار بھی زندہ ہیں سرکار کے نعرے مارنے والے بھی زندہ ہیں۔

علامہ قرطبی تفسیر قرطبی میں فرماتے ہیں: اَنَّ الْاَرْضَ لَا تَاْكُلَ الْاَنْبِيَآءَ وَالشُّهَدَآءَ وَالْعُلَمَاءَ وَالْمُؤَذِّنِيْنَ الْمُحْتَسِبِيْنَ وَ حَمَلَةِ الْقُرْآنَ۔ کہ زمین کی مٹی پانچ ہستیوں کے جسم کو نہیں کھا سکتی۔ (۱) انبیاء کرام علیہم السلام۔ (۲) شہدائے کرام (۳) علماء کرام (۴) اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اذان دینے والے۔ (۵) اور قرآن کے قاری۔ (تفسیر قرطبی جلد ۳، صفحہ ۳۰۔ حیات رسول صفحہ ۳۸)

اب وہ لوگ جو کہتے ہیں معاذ اللہ نبی مر کے مٹی میں مل گئے ہیں وہ بھی سچے ہیں اور ہم یا رسول اللہ کے نعرے مارنے والے نبیوں ولیوں کو زندہ ماننے والے بھی سچے ہیں کیسے؟ اس لئے کہ وہ خود مردہ ہیں ان کے دل مردہ ہیں ان کے ضمیر مردہ ہیں اس لئے وہ نبیوں ولیوں کو مردہ سمجھتے ہیں۔ انشاء اللہ ہم زندہ ہیں ہمارے دل زندہ ہیں ہمارا ضمیر زندہ ہے اس لئے ہم نعرے لگاتے ہیں کہ سوہنا نبی تو بھی زندہ ہے تیرے غلام بھی زندہ ہیں۔

Marfat.com

مرگئے جنہاں دے مرگئے اوہرای کہن مرگئے ساڈا تے ہے ہراک تاجدار زندہ
مولاعلی زندہ غوث جلی زندہ ہند الولی اے میری سرکار زندہ
صابر پاک تے بابا فرید زندہ داتا صاحب دا پاک دربار زندہ
مہر علی تے احمد رضا زندہ حضرت بابا فقیر دلدار زندہ
اٹ اٹ دسے جامع رضویہ دی ہے سردار زندہ ہے سردار زندہ
صائم ولیاں دی گل تے اک پاسے رہن ولیاں دے خدمت گار زندہ

حضرات جب سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا تمام مزارات سے حاضری دے کر واپس گھر تشریف لائے تو امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنی مظلوم بہن سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کو فرمایا زینب عرض کی جی بھائی جی فرمایا ہوسکتا ہے کسی وقت بھی ہم مدینہ شریف چھوڑ کر پردیس چلے جائیں تو گھر سے اجازت لے آ اگر گھر والے بخوشی اجازت دیں تو آنا نہیں تو کوئی مجبوری نہیں جو سر پر آئے گی حسین خود سہہ لے گا۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بھائی کا حکم سن کر اپنے گھر تشریف لے آئیں۔

اجازت

حضرات سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا امام حسین رضی اللہ عنہ سے عمر مبارک کے لحاظ سے ایک سال چھوٹی ہیں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ چار ہجری میں پیدا ہوئے تھے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا پانچ ہجری پانچ جمادی الاوّل کو مدینہ پاک میں پیدا ہوئی تھیں۔ جیسے سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گودی میں کھیل کر بڑے ہوئے تھے اس طرح سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بھی نانے جان کی گودی میں پل کر بڑی ہوئی تھیں۔ جیسے امام حسین رضی اللہ عنہ کی خاطر والی کائنات سجدے لمبے کردیتے تھے اسی طرح سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کی خاطر بھی اللہ تعالیٰ کا حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں سجدے لمبے فرمادیا کرتا تھا۔ جب سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا جوان ہوئیں تو مولاعلی رضی اللہ عنہ نے آپ کا نکاح حضرت عبداللہ ابن جعفر طیار سے فرمایا جو مولاعلی رضی اللہ عنہ کے بھتیجے تھے اور رشتے میں سیّدہ

Marfat.com

زینب رضی اللہ عنہا کے چچا زاد بھائی لگتے تھے۔ حضرت عبداللہ اور حضرت زینب کا آپس میں بڑا ہی پیار تھا۔ ساری زندگی حضرت زینب نے حضرت عبداللہ کی کبھی نافرمانی نہیں کی۔ بڑی ہی عزت ادب احترام کیا کرتی تھیں حضرت عبداللہ نے بھی ساری زندگی کبھی سیّدہ کی دل شکنی نہیں فرمائی تھی۔ دونوں میاں بیوی کا وقت بڑا ہی اچھا گزر رہا تھا۔ جب امام حسین رضی اللہ عنہ نے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کو اجازت لینے کے لئے گھر بھیجا تو سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا اپنے مجازی خدا حضرت عبداللہ کے پاس تشریف لے آئیں۔ سلام کر کے خاوند کے قدموں کے پاس بیٹھ گئیں۔ بجائے اجازت مانگنے کے فاطمہ کی لخت جگر نے رونا شروع کر دیا۔ جب حضرت عبداللہ نے ثانی زہرا کو روتا دیکھا تو حضرت عبداللہ کے بھی آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت عبداللہ نے درد بھری آواز میں فرمایا عون و محمد کی اماں آج ایسے درد کے ساتھ کیوں رو رہی ہو خیر تو ہے؟ سیّدہ بولی کوئی بات نہیں حضرت عبداللہ نے پھر پوچھا تو سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے کہا اے میرے مالک اے میرے سرتاج میرا بھائی حسین نانے کے دین کی احیاء کی خاطر نانے کا دین بچانے کی خاطر مدینہ پاک چھوڑ کر پردیس جا رہا ہے میں چاہتی ہوں میں بھی بھائی حسین رضی اللہ عنہ کے دکھوں میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کروں۔ (الجواہر، تاریخ کربلا، شہادت نواسہ سیّد الابرار صفحہ ۹۱۱، ۹۱۲)

حضرت عبداللہ نے فرمایا زینب تمہیں ساتھ ضرور جانا چاہیے لیکن ابھی نہ جاؤ کیونکہ میں بیمار ہوں میری طبیعت صحیح نہیں میں وعدہ کرتا ہوں جب میں ٹھیک ہو گیا تو عون و محمد کو ساتھ لے کر تمہیں بھائی کے پاس ضرور پہنچا کے آؤں گا۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے جب دیکھا کہ میرا مالک اجازت نہیں دیتا تو اٹھ کر حضرت عبداللہ کے قدم چوم لئے اور ہاتھ باندھ کر کہا کہ:

مینوں دے اجازت اے عبداللہ تے کوئی دیر نہ کر اک لحظہ
کیونکہ لحظے تائیں میرے پیکے گھر دا تے بند ہو وی دروازہ

Marfat.com

جے مینوں نال بھرا دے ونجن نہ دتا تے رکھو دل وچہ اے اندازہ
ویر حسین روانہ ہوسی تے ہوسی میرا نال جنازہ

جب ثانی زہرا نے حضرت عبداللہ کے قدم پکڑ لئے تو حضرت عبداللہ نے فرمایا زینب تم فاطمۃ الزہرا کی لخت جگر ہو میرے قدموں کو نہ پکڑو تمہیں اجازت ہے چلی جاؤ جب سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا چلنے لگی تو حضرت عون ومحمد رو پڑے۔ حضرت عبداللہ نے آواز ماری زینب ذرا ٹھہر جا سیّدہ ٹھہر گئی سمجھی کہ کہیں ارادہ بدل تو نہیں گیا۔ سیّدہ نے عرض کی میرے مالک خود اجازت دے کر پھر کیوں روک لیا ہے؟ حضرت عبداللہ نے فرمایا روک نہیں رہا بلکہ کہنا یہ ہے کہ اکیلی جا رہی ہو تیرے بھائی کیا کہیں گے ہماری بہن کو عبداللہ نے خالی بھیج دیا ہے کوئی چیز تو ساتھ لے جا، سیّدہ اندر گئی صندوق کھولا ایک گٹھڑی کپڑوں والی لی ایک ماں فاطمہ رضی اللہ عنہا کی چادر لی پھر حضرت عبداللہ کو سلام کر کے کہنے لگی میرے وارث دیکھ لے تیرے پورے گھر سے ایک ماں فاطمہ رضی اللہ عنہا کی چادر ہی لی ہے۔ حضرت عبداللہ رو پڑے۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بیٹوں نے عرض کی اماں یہ گٹھڑی میں کیا ہے؟ سیّدہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تمہارے کرتے لئے ہیں۔ اماں وہ کیوں؟ فرمایا: بیٹا جب پردیس میں دل اداس ہوگا تو مدینہ پاک کی طرف منہ کر کے کہوں گی عون ومحمد ماں پردیس میں رل گئی ہے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا زینب رو نہیں بچوں کو بھی ساتھ لے جا۔ عرض کی میرے آقا تیرا گھر اجڑ جائے گا فرمایا میرا گھر اجڑتا ہے تو اجڑ جائے کملی والے کا دین بچ جائے۔ سبحان اللہ۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا حضرت عبداللہ سے اجازت لے کر عون ومحمد کو ساتھ لے کر امام حسین رضی اللہ عنہ کی بارگاہ عالیہ میں پہنچ گئیں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا تو فرمایا: زینب آ گئی ہو اجازت مل گئی ہے؟ سیّدہ نے عرض کی بھائی جی اجازت مل گئی ہے۔ مجالس حسین۔

Marfat.com

مسافرین کربلا

سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عباس رضی اللہ عنہ عرض کی جی میرے آقا رضی اللہ عنہ فرمایا جن حضرات نے ہمارے ساتھ جانا ہے ان کے ناموں کی فہرست تیار کروان کے نام لکھو۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کاغذ لے کر نام لکھنے شروع کردیئے سب سے پہلے مولاعلی رضی اللہ عنہ کے بچوں کے نام لکھے (۱) سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ۔ (۲) حضرت عباس رضی اللہ عنہ۔ (۳) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔ (۴) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ۔ (۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ۔ یہ چاروں بھائی مولاعلی رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت ام البنین کے بطن سے تھے۔ (۶) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ (۷) حضرت محمد رضی اللہ عنہ۔ یہ دونوں مولاعلی رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت لیلیٰ کے بطن میں سے تھے۔ مولاعلی رضی اللہ عنہ کی اولاد کے بعد حضرت عباس نے حضرت عقیل کی اولاد کے نام لکھے۔ (۸) حضرت جعفر۔ (۹) حضرت عبدالرحمٰن۔ (۱۰) حضرت موسیٰ۔ (۱۱) حضرت علی۔ (۱۲) حضرت عون۔ (۱۳) حضرت مسلم۔ (۱۴) حضرت محمد بن سعید بن عقیل۔ حضرت عقیل کی اولاد کے بعد حضرت مسلم بن عقیل کے بچوں کے نام لکھے۔ (۱۵) حضرت محمد۔ (۱۶) حضرت ابراہیم۔ (۱۷) حضرت عبداللہ۔ (۱۸) حضرت محمد اصغر۔ حضرت مسلم کے بچوں کے نام لکھنے کے بعد حضرت جعفر طیار کے پوتوں کے نام لکھے گئے۔ (۱۹) حضرت عون۔ (۲۰) حضرت محمد۔ حضرت جعفر طیار کے پوتوں حضرت عبداللہ کے بیٹوں کے نام لکھنے کے بعد سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے بچوں کے نام لکھے گئے۔ (۲۱) حضرت ابوبکر۔ (۲۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔ (۲۳) حضرت عبداللہ۔ (۲۴) حضرت قاسم۔ (۲۵) حضرت احمد۔ (۲۶) حضرت عبداللہ اصغر۔ سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد لکھنے کے بعد سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے بچوں کے نام لکھے گئے۔ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں پانچ شادیاں فرمائی تھیں۔ (۱) حضرت ام الساق کے ساتھ ان کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بچی عطا فرمائی تھی جس کا نام

Marfat.com

میرے آقا نے فاطمہ صغریٰ رضی اللہ عنہا رکھا تھا۔ دوسری بیوی حضرت قفاعیہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بطن سے میرے آقا کو ایک بیٹا عطا فرمایا تھا جس کا نام جعفر رکھا۔ یہ بچپن میں وصال فرما گئے تھے۔ تیسری بیوی کا نام تھا حضرت رباب۔ اللہ تعالیٰ نے میرے آقا کو ان کے بطن سے ایک بچی عطا فرمائی جس کا نام رکھا سکینہ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت رباب سے ایک لڑکا عطا فرمایا جس کا نام رکھا عبداللہ اور لقب رکھا علی اصغر۔ چوتھی بیوی کا نام تھا حضرت لیلیٰ۔ اللہ تعالیٰ نے میرے آقا کو حضرت لیلیٰ سے ایک بیٹا عطا فرمایا جس کا نام رکھا علی اکبر۔ پانچویں بیوی کا نام تھا حضرت شہر بانو یہ ایران کے بادشاہ یزدجرد کی بیٹی تھیں۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لونڈی بن کے دربار فاروقی میں پیش کی گئیں۔ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے شہر بانو کا نکاح سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے پڑھوایا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے آقا کو شہر بانو کے بطن سے ایک لڑکا عطا فرمایا جس کا نام رکھا۔ علی۔ لقب تھے سجاد، زین العابدین۔ حضرت عباس نے سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد کے نام لکھنے کے بعد سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے بچوں کے نام لکھے۔ (۲۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ۔ المعروف زین العابدین۔ (۲۸) حضرت علی اکبر رضی اللہ عنہ۔ (۲۹) حضرت عبداللہ المعروف علی اصغر۔ مردوں کے نام لکھنے کے بعد حضرت عباس نے پاک بیبیوں کے نام لکھنے شروع کیئے۔ سب سے پہلے مولا علی رضی اللہ عنہ کی بیٹیوں کے نام لکھے۔ (۱) حضرت زینب۔ (۲) حضرت ام کلثوم۔ (۳) حضرت رقیہ۔ (۴) حضرت ام ہانی۔ (۵) حضرت زینب جعفری۔ (۶) حضرت رملۃ۔ (۷) حضرت رقیہ صغریٰ۔ (۸) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا۔ پھر مولا علی رضی اللہ عنہ کی () کے نام لکھے۔ (۹) حضرت ام حبیبہ۔ (۱۰) ام سعید۔ (۱۱) حضرت لیلیٰ۔ پھر مولا علی رضی اللہ عنہ کی لونڈیوں کے نام لکھے۔ (۱۲) حضرت ام زینب۔ (۱۳) حضرت ام خدیجہ۔ (۱۴) حضرت ام رقیہ۔ (۱۵) حضرت ام فاطمہ۔ پھر امام حسن رضی اللہ عنہ کی بیبیوں کے نام لکھے۔

Marfat.com

(۱۶)حضرت رملہ۔ (۱۷) حضرت ام بشر۔ پھر امام حسن رضی اللہ عنہ کی بچیوں کے نام لکھے گئے۔ (۱۸) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا۔ حضرت زین العابدین کی بیوی امام محمد باقر کی والدہ۔ (۱۹) حضرت ام الحسن۔ (۲۰) حضرت ام عبداللہ۔ پھر امام حسین رضی اللہ عنہ کی ازواج کا نام لکھا گیا۔ (۲۱) حضرت شہربانو۔ (۲۲) حضرت رباب۔ (۲۳) حضرت لیلیٰ پھر امام حسین رضی اللہ عنہ کی کنیزوں کے نام لکھے گئے۔ (۲۴) حضرت میمونہ۔ (۲۵) حضرت فاکھہ۔ (۲۶) حضرت حسینہ۔ (۲۷)حضرت کبشہ۔ (۲۸) حضرت ملیکہ۔ (۲۹) حضرت فضہ۔ (۳۰) حضرت قفیزہ۔ (۳۱) حضرت روضہ۔ (۳۲) حضرت ام رافع پھر امام حسین رضی اللہ عنہ کی بچیوں کے نام لکھے گئے۔(۳۳) حضرت فاطمہ صغریٰ رضی اللہ عنہا۔ (۴۳) حضرت سکینہ۔ آخر میں امام حسین رضی اللہ عنہ کے غلاموں کے نام لکھے گئے۔ (۱) حضرت قارب۔ (۲)حضرت حرث۔ (۳) حضرت منج (۴) حضرت سعد۔ (۵) حضرت نصر۔ (۶) حضرت جون۔ (۷) حضرت اسلم۔ (۸) حضرت عقبہ۔ (۹) حضرت علی۔ (رضی اللہ عنہم)

(مجالس امام حسین رضی اللہ عنہ صفحہ ۳۵، ۴۳، شہادت نواسہ سید الابرار صفحہ ۴۰۶، ۴۰۸، ۴۷۸، ۴۸۱۔ شام کربلا صفحہ ۲۱۵، ۲۱۶، نورالابصار جلد ا صفحہ ۴۴۰، ۴۸۹)

جب حضرت عباس نے فہرست تیار کرلی تو امام حسین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کی۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فہرست پر نظر فرمائی سارے نام باری باری پڑھنے شروع کردیئے۔ نام پڑھتے پڑھتے جب حضرت فاطمہ صغریٰ رضی اللہ عنہا کے نام پر پہنچے تو آپ نے حضرت فاطمہ صغریٰ رضی اللہ عنہا کے نام پر لکیر کھینچ دی۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غازی عباس عرض کی جی میرے آقا فرمایا جا اور جا کر میری بیٹی صغریٰ کو جا کر کہہ دے کہ تو ہمارے ساتھ نہیں جائے گی تو مدینہ شریف رہے گی۔ حضرت عباس نے عرض کی حضور میں غلام ہوں میں تیری اولاد چپ کرانے والا ہوں

Marfat.com

رلانے والا نہیں مجھے قسم ہے کملی والے کی جب میں فہرست تیار کر رہا تھا تو میں سیّدہ صغریٰ رضی اللہ عنہا کے کمرے کے پاس سے گزرا تو سیّدہ صغریٰ رضی اللہ عنہا سارا گھر کا سامان نکال کے بیٹھی تھی پاس سیّدہ کی سہیلیاں بھی بیٹھی تھیں۔ حضرت صغریٰ سہیلیوں کو باری باری تسلی دے رہی تھیں۔ کسی سہیلی کو کہہ رہی تھی کہ جب ویرا اکبر دولہا بنے گا تو تجھے یمنی چادر کا تحفہ دوں گی کسی سہیلی کو کہہ رہی تھی تجھے انگوٹھی کا تحفہ دوں گی کسی کو کہہ رہی تھی تجھے قیمتی سوٹ کا تحفہ دوں گی۔ حضور میں کس زبان سے جا کر کہوں کہ صغریٰ تو نے ساتھ نہیں جانا۔ امام نے جب یہ بات سنی تو فرمایا: اکبر! عرض کی جی بابا فرمایا چچا عباس کے ساتھ جاؤ اور جا کر صغریٰ کو منع کر آؤ کہ تو تیاری نہ کر تو نے ساتھ نہیں جانا۔ علی اکبر غازی عباس کو ساتھ لے کر حضرت سیّدہ صغریٰ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر پہنچے تو سہیلیوں نے کہا صغریٰ اٹھ دیکھ تجھے تیرا ویرا اکبر لینے آیا ہے۔ جب سیّدہ صغریٰ رضی اللہ عنہا نے بھائی کا نام سنا تو اپنی کپڑوں والی گٹھڑی سر پر رکھ کر کہنے لگی اچھا میری بہنوں خدا عزوجل حافظ میرا ویر مجھے لینے آیا ہے۔ غازی عباس نے جب یہ سنا تو رو کر فرمایا صغریٰ اکبر لینے نہیں آیا اکبر تو تجھے روکنے آیا ہے جب سیّدہ نے یہ سنا تو گٹھڑی سر سے نیچے گر پڑی رو کر فرمایا اکبر سارے جانے سے روکتے پر توں تو نہ روکتا۔

تیاری

جب ساتھ جانے والوں کی فہرست تیار ہوگئی تو امام حسین رضی اللہ عنہ نے تیاری کرنے کا حکم دیا۔ کئی اونٹوں پر خیمے لادے گئے، کئی اونٹوں پر کھانے پکانے کے چھوٹے بڑے برتن اور خوراک کا سامان لادا گیا۔ کئی اونٹوں پر پانی کے مشکیزے لادے گئے کیونکہ اس زمانے میں پانی کی بڑی قلت ہوتی تھی جگہ جگہ نلکے نہیں ہوتے تھے ٹیوب ویل اور نہری نظام نہیں تھا۔ کئی کئی میل تک پینے کے لئے پانی نہیں ملتا تھا کئی اونٹوں پر اس زمانے کے پیسے درہم اور دینار سونا چاندی پوشاکیں

Marfat.com

یمنی چادریں خوشبویں اور عام کپڑے لادے گئے۔ بچوں بیبیوں اور نوجوانوں کے بیٹھنے کے لئے ستر اونٹ مخصوص کیئے گئے۔ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے لئے گھوڑا لایا گیا جس کا نام مُہر تجز تھا یہ وہ گھوڑا تھا جس پر اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سواری فرمایا کرتے تھے اسی گھوڑے پر سوار ہو کر میرے آقا حسین رضی اللہ عنہ نے دس محرم شریف کو یزیدیوں کے ساتھ جنگ کی تھی اس کے علاوہ اور بھی گھوڑے تیار کیئے گئے جن پر ہاشمی جوان سوار ہو کر مدینہ پاک سے مکہ شریف کی طرف تشریف لے گئے تھے پھر امام حسین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک تلوار پیش کی گئی جس کا نام تبار تھا اس تلوار پر یہ شعر لکھا ہوا تھا۔

فِی الْجُبْنِ عَارٌ وَ فِی الْاِقْدَامِ مَکْرَمَۃٌ
وَالْمَرْءُ بِالْجُبْنِ لَا یَنْجُوْا مِنَ الْقَدَرِ

بزدلی میں ذلت ہے قدم بڑھانے میں عزت اور قدر ہے اور بزدلی کی وجہ سے انسان اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے نہیں بچ سکتا۔ پھر امام حسین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں زرہ پیش کی گئی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ مبارک پیش کیا گیا جس کا نام سحاب تھا۔ یہ وہ عمامہ تھا جو میرے آقا بدر اور حنین کی جنگ میں پہن کر کافروں سے جہاد کیا تھا۔ پھر امام حسین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عصا مبارک پیش کیا گیا جس کا نام تھا عَنْزَۃ۔ (مجالس حسین صفحہ ۳۱، ۳۳)

جب تیاری مکمل ہوگئی تو سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے گھروں کو تالے لگانے شروع کردیئے کون سے گھروں کو؟ ان گھروں کو جہاں قرآن کی آیتیں نازل ہوتی تھیں، جہاں کبھی جبرئیل آیا کرتے تھے، جہاں مدینہ کا سلطان صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لایا کرتا تھا، جہاں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا قرآن پڑھا کرتی تھیں، جہاں مولا علی رضی اللہ عنہ نفل پڑھا کرتے تھے، جہاں جنت کی حوریں سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی چکی چلایا کرتی تھیں، جہاں فرشتے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا جھولا جھلایا کرتے تھے، یہاں ہر طرف بہاریں

Marfat.com

ہوا کرتی تھیں لیکن آج وہی گھر بے آباد ہو رہے تھے۔

جندرے مارے گھراں نوں زینب تے کردی گریہ زاری
وطناں والیو خیریں وسو تے ساڈی کربل کوچ تیاری
میں ٹر چلی آں چھوڑ مدینہ تے بھائی پتر بھتیجے لے کے
میں دین نبی دی آن بچیساں تے سر پتراں دے کے
سن لو شہر مدینے دیو لوکو تے مینوں پے گیا عمر دا رونا
مڑ مین جد وطناں ول آساں تے میرے نال کسے نئیں ہونا

لوکو آج جا رہی ہوں تو سات بھائی ساتھ ہیں بیٹے بھتیجے ساتھ ہیں اکبر اصغر ساتھ ہیں عون و محمد ساتھ ہیں مگر جب واپس آؤں گی تو نہ اکبر ہوگا نہ اصغر، نہ عباس ہوگا نہ بھائی حسین پھر وہ بھی وقت آ گیا کہ نبی کی بیٹیاں علی کی لاڈلیاں مدینہ چھوڑ کر جانے لگیں:

آخر کار او وقت بھی آن پہنچا تے لکھیا جو تقدیر نوشتیاں نے
دھیاں جدوں رسول دیاں باہر آیاں لیاں اکھیاں میٹ خوشیاں نے
پنچھی مار اڑاریاں غیب ہوگئے تے حوراں تڑفیاں عرش عظیم کمبیا
بندے بشر کی پتھر بھی رون لگ پئے تے نالے روضہ در یتیم کمبیا

مدینہ پاک والوں کو امام حسین رضی اللہ عنہ کا اس وقت پتہ چلا جب علی کے لال نے جانے کی مکمل تیاری کر لی مدینہ کے مردوں نے عورتوں نے بوڑھوں نے بچوں نے سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی حضور آپ بھی ہمیں چھوڑ کے جا رہے ہیں۔ یا امام جب ہمیں سرکار کی یاد آتی تھی ہم آپ کو دیکھ کر دیدار کی پیاس بجھا لیتے تھے آپ چلے گئے تو ہم تصویر رسول کہاں سے تلاش کریں گے۔ ہم نبی پاک کے خطبے کس سے سنیں گے ہم قرآن کی تفسیر کس سے سنیں گے۔ ہمیں کملی والے کی حدیث کا درس کون سنائے گا منبر پر بیٹھ کر ہمیں درس قرآن کون دے گا۔

Marfat.com

پھر مدینہ والوں کی آہیں نکل گئیں آنکھوں سے آنسوؤں کے سیلاب بہنے لگے ہر طرف اداسی اور غم کی ہوائیں چلنے لگیں۔ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے جب مدینہ والوں کو روتا دیکھا تو فرمایا: میرے نانے کے غلاموں تمہاری عقیدت، تمہاری محبت، تمہاری عزت کا شکریہ۔ تمہاری ہمدردی اور تمہارے پیار کا شکریہ، تمہارے آنے اور تمہارے رونے کا شکریہ لیکن حسین رضی اللہ عنہ کا مدینہ پاک میں رکنا بڑا مشکل ہے کیونکہ:

کسی کے رونے سے ابن حیدر رک نہیں سکتا
یہ سر کٹ سکتا ہے مگر باطل کے آگے جھک نہیں سکتا
مجھے جانا پڑے گا عظمت قرآن کی خاطر
تمہارا دین میری غیرت ایمان جاتی ہے
میں جاتا ہوں کہ دنیا میں وفا کا نام رہ جائے
میرا کچھ نہ رہے لیکن خدا عزوجل کا نام رہ جائے

مدینہ والوں نے کہا حضور آخر کون سی مجبوری ہے جس کی وجہ سے آپ مدینہ شریف چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بابا کے مریدو سنو میں کیوں جا رہا ہوں؟ یزید برسر اقتدار آ گیا ہے وہ مجھ سے بیعت مانگتا ہے میں نے یزید کی بیعت کرنی کوئی نہیں کیونکہ وہ شرابی ہے، زانی ہے، دین کا دشمن ہے، حرام کو حلال کرنے پر تلا ہوا ہے اور حلال کو حرام کے فتوے دے رہا ہے۔ میرے نانے کے سچے مریدو میں نے پکا ارادہ کر لیا ہے مدینہ چھوڑ دوں گا مکہ چھوڑ دوں گا حتیٰ کہ دنیا بھی چھوڑ دوں گا مگر اس جیسے فاسق وفاجر انسان کی بیعت نہیں کروں گا کیونکہ:

ہم بندے خدا کے ہیں ہمارا خدا اللہ عزوجل
نہیں ہے قادر مطلق کوئی بھی ماسوا اللہ

Marfat.com

حفاظت بھی اسی کی ہے حکومت بھی اسی کی ہے
اطاعت بھی اسی کی ہے ریاضت بھی اسی کی ہے
شریعت میں کبھی بھی بالجبر بیعت لی نہیں جاتی
مسلمانوں پہ طاقت سے حکومت کی نہیں جاتی

جب سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے دیکھا مدینہ والے مجبور کر رہے ہیں مدینہ پاک سے جانے نہیں دیتے تو سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے امام حسین رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ:

نہ ترک ارادہ کریں وے ویرن تے توڑے لکھ سجن پیا کوئی ہوڑی
خلد بریں دی قیمت وہ تے تیری مدد کرسیاں میں دوڑی ۔
ابراہیم خلیل اللہ توں تے نئیں ہمت حسین دی تھوڑی
روح حاجرہ دا حیران تھیں ویسیں تے جدوں پیش کریساں جوڑی

جب امام پاک جانے لگے تو کسی نے سوال کیا یا حسین اتنی بڑی فوج کے مقابلے میں اتنے تھوڑے ساتھی لے کر جا رہے ہو دیکھنا وہاں بھائی بھتیجے بھانجے ساتھی شہید ہو کر خود بھی نیزے کی نوک پر سوار ہو جاؤ گے فرمایا بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو ایسے ہی ہوگا۔ عرض کی پھر بھی جا رہے ہو فرمایا ہاں عرض کی وجہ کیا ہے؟ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا؛ بات یہ ہے کہ:

جب تک نہ جلے دیپ شہیدوں کے لہو سے
سنتے ہیں کہ جنت میں چراغاں نہیں ہوتا

مدینہ کے مردوں نے روکا، عورتوں نے روکا، بوڑھوں نے روکا، بچوں نے روکا مگر علی کا لال رکا نہیں فاطمہ کے لخت جگر نے ہمت نہیں ہاری علی کے لال نے حوصلہ نہیں ہارا اپنی بات پر پکے رہے۔

لوکاں رو کیا عقل نے ہتھ بندھے پر عشق نے پیش نہ جان دتی
جتھے جتھے حسین دا خون ڈلیا تے ذرے ذرے نے اوتھے اذان دتی

Marfat.com

کون کوئی اکھیاں نوں روکے تے کروند گریہ زاری
ویکھ توں اج جاندے دلبر تے پھر رونا ہے عمراں ساری

شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم ملا باقر مجلسی جلاء العیون میں لکھتے ہیں کہ جب امام حسین رضی اللہ عنہ مدینہ پاک چھوڑنے لگے تو آسمانوں سے فرشتے بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سلام عرض کرنے کے بعد عرض کی حضور ہم اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں ہمیں یہ اعزاز حاصل ہے کہ ہم نے کئی مقامات پر میدان جنگ میں آپ کے پیارے نانا جان سیّدنا مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالیٰ کی عطا سے مدد کی ہے اور اب اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ کی خدمت میں بھی حاضر ہوئے ہیں۔ اگر ہماری خدمت کی ضرورت ہے تو ہم حاضر ہیں۔ اگر کسی سے آپ کو خطرہ ہے تو ہم آپ کے ساتھ چلتے ہیں۔ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرشتوں کو فرمایا اے اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق آپ کی بڑی مہربانی میں آپ کا بڑا مشکور ہوں کہ آپ میری حوصلہ افزائی کے لئے تشریف لائے فی الحال مجھے آپ لوگوں کی مدد کی کوئی ضرورت نہیں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کا جواب سن کر سارے فرشتے واپس لے گئے۔ جب فرشتے لے گئے تو جنوں کا ایک گروہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کی حضور ہم آپ کے شیعہ ہیں اور آپ کی مدد کے لئے آئے ہیں۔ آپ حکم فرمائیں ہم آپ کے دشمنوں کو اسی وقت تباہ و برباد کردیں؟ امام حسین رضی اللہ عنہ مسکرا پڑے آپ نے جنات کا شکریہ ادا کیا۔ فرمایا اے جنوں کے گروہ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں اتنی طاقت عطا فرمائی ہے تو میں بھی حسین ہوں میں بھی علی کا لال ہوں میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں پر کھیلنے والا ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی بڑی طاقت اور قوت عطا فرمائی ہے میں بھی دعا کرکے اپنے دشمنوں کو تباہ و برباد کرسکتا ہوں لیکن بددعا کرنی نہیں جنوں نے عرض کی حضور وجہ کیا ہے؟ فرمایا: میں بتانا چاہتا ہوں کہ یزید کے ظلم کی انتہا کتنی ہے اور

Marfat.com

حسین رضی اللہ عنہ کے صبر کی معراج کتنی ہے۔ (جلاء العیون جلد۲ صفحہ ۱۸۷، ۱۸۸)

طاقت ہے پر زور نئیں لانا متاں صبر وچہ خلل نہ آوے
صبر دا دامن چھڑنا ناعیں. تے بھاویں ظالم ظلم کماوے
دکھڑے سہسا تے پیاسن بھی جھلساں بھاوے پانی بند ہوجاوے
کوئی پرواہ نئیں گھر دی لٹ جائے بچ دین نبی دا جاوے

سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے جب فرشتوں اور جنوں کا شکریہ ادا کرلیا تو آپ اپنی نانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے آخری ملاقات کے لئے گھر تشریف لے گئے۔

سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے آخری ملاقات

سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا اصلی نام ہے ہند بنت ابی امیہ یہ پہلے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ جنگ اُحد میں شدید زخمی ہوگئے تھے پھر انہی زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چار ہجری میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے۔ آپ کی وفات کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے شوال چار ہجری میں آپ سے نکاح فرمایا۔ آپ کی وفات ۶۲ ہجری میں ہوئی۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے ایک سال بعد۔

(جلاء الافہام صفحہ ۱۳۴، مدارج النبوت جلد۲ صفحہ ۶۰۷)

سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اس وقت ضعیف تھیں امام حسین رضی اللہ عنہ جب نانی پاک سے ملنے کے لئے تشریف لے گئے تو سلام عرض کرکے کہا نانی جان میں آخری بار آپ سے ملنے آیا ہوں آخری بار آپ کی زیارت کرنے آیا ہوں آج جی بھر کے علی کے لال کو دیکھ لو فاطمۃ الزہرا کے لخت جگر سے باتیں کرلو شاید پھر ملاقات نہ ہو سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے سنا تو پریشانی کے عالم میں چارپائی سے اٹھ کے بیٹھ گئیں فرمایا بیٹا حسین یہ کیا کہہ رہے ہو؟ امام حسین رضی اللہ عنہ نے عرض کی نانی جان

Marfat.com

ٹھیک کہہ رہا ہوں یزید اور یزید کے حامی مجھے مدینہ نہیں رہنے دیتے میرا ارادہ ہے مدینہ شریف چھوڑ کر مکہ شریف چلا جاؤں۔ مکہ شریف اللہ تعالیٰ کا حرم ہے مکہ شریف میں اللہ تعالیٰ کا مقدس گھر کعبہ شریف ہے میرا پروگرام ہے وہیں جا کر زندگی کے دن پورے کروں اپنے سوہنے رب العالمین کے پیار میں زندگی بسر کروں نانی جان دعا کرنا یزید اور اس کے ساتھی مجھے مکہ شریف میں امن سے رہنے دیں، چین سے جینے دیں۔ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے سنا تو آنکھوں میں آنسو آگئے رو کر فرمایا بیٹا حسین تم مکہ نہیں جا رہے بلکہ تم شہید ہونے کربلا جا رہے ہو تم عراق جا رہے ہو امام حسین رضی اللہ عنہ نے عرض کی نانی جان یہ کیا فرما رہی ہو سیّدہ نے فرمایا بیٹا سچ کہہ رہی ہوں۔ لَا تُحْزِنِیْ بِخُرُوْجِكَ اِلَی الْعِرَاقِ بیٹا حسین عراق کا سفر کر کے اپنی نانی کو پریشان نہ کر کیونکہ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ جَدَّكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ میں نے خود تیرے پیارے نانا سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سنا تھا سرکار فرما رہے تھے کہ يُقْتَلُ وَلَدِی الْحُسَيْنِ بِاَرْضِ الْعِرَاقِ فِیْ اَرْضٍ يُقَالُ لَهَا كَرْبَلَا۔ لوگو میرا بیٹا حسین عراق کے علاقہ میں شہید ہوگا جس جگہ شہید ہوگا اس زمین کو کربلا کہا جائے گا۔ بیٹا حسین جس جگہ تو نے شہید ہونا ہے اس جگہ کی مٹی بھی میرے پاس موجود ہے جو تیرے پاک نانے نے مجھے عطا فرمائی تھی اور مجھے حکم دیا تھا اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا یہ خاک سنبھال کے رکھنا جس دن یہ مٹی خون بن جائے سمجھ لینا میرا حسین میدان کربلا میں شہید ہوگیا ہے۔ میرے لال مجھے یقین ہے تو میدان کربلا میں شہید ہوگا کیونکہ یہ بات اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ اقدس سے نکل چکی ہے بیٹا دنیا ادھر کی ادھر ہوسکتی ہے پر میرے نبی کی بات نہیں بدل سکتی۔ کیونکہ:

جدے پاک پسینہ دی مہک وچوں دوہاں عالماں دا گلستان بنیا
جدی پیروی باجھ جہان اندر کوئی بندہ نہ صاحب ایمان بنیا

Marfat.com

حکم جے سرکار ﷺ فرما دتا ہر اک پتھر وی صاحب زبان بنیا
جے اوہ بولیا رب عزوجل دی سونہہ ناصر یا حدیث بن گئی یا قرآن بنیا

سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹا تم مکہ شریف نہیں کربلا کی طرف جا رہے ہو۔ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے جب نانی جان کی یہ باتیں سنیں تو نانی جان کے ہاتھ چوم کر کہا: یَا اُمَّاہُ اَنِّیْ اَعْلَمُ مَقْتُوْلٌ مَذْبُوْحٌ ظُلْمًا وَّعُدْوَانًا۔ اے امی جان اے پیاری نانی جان مجھے بھی اچھی طرح پتہ ہے کہ مجھ پر ظلم اور جفا کی آندھیاں چلیں گی۔ جبر و جفا کے تیر بھی برسیں گے میں بڑی مظلومی کے ساتھ میدان کربلا میں شہید ہو جاؤں گا۔ (حیات الحی جلد۲ صفحہ۳۲، شہادت نواسہ سیّد الابرار صفحہ۵۷۲، ۵۷۴)

امی جان مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ میں کس دن شہید ہوں گا میں اللہ تعالیٰ کی عطا سے یہ بھی جانتا ہوں مجھے شہید کون کرے گا۔ میں کس وقت شہادت کا جام پیوں گا میرا مزار کہاں بنے گا مجھے یہ بھی پتہ ہے میرے ساتھ کس کس ساتھی نے شہادت کا جام پینا ہے۔ امی جان اگر آپ حکم فرمائیں تو میں آپ کو وہ جگہ یہاں بیٹھے بیٹھے نہ دکھا دوں جہاں میں نے اور میرے بھائیوں نے میرے بھتیجوں بھانجوں نے میرے ساتھیوں نے شہادت کا جام پینا ہے؟ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹا ضرور دکھاؤ! سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے اسم اعظم پڑھا پھر کربلا کی طرف اشارہ کیا خالق کائنات نے سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی دعا کے صدقے سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی نظروں سے پردے ہٹا دیئے آپ نے مدینہ پاک میں بیٹھے بیٹھے میدان کربلا میں وہ سب منظر دیکھ لیا جو دس محرم کو ہونے والا تھا۔ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ کربلا کا میدان ہے شدت کی گرمی پڑ رہی ہے نبی کی پاک بیٹیاں خیموں میں پریشان بیٹھی ہیں بچے پیاس کی شدت سے تڑپ رہے ہیں۔ پھر سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ کبھی حضرت حر شہید ہو رہے ہیں کبھی حضرت عبداللہ کلبی شہید ہو رہے ہیں کبھی حضرت انس بن حارث شہادت کا جام پی رہے ہیں کبھی حضرت سعد شہید

Marfat.com

ہو رہے ہیں کبھی حضرت زہیر شہید ہو رہے ہیں کبھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عباس، حضرت قاسم، حضرت عون، محمد، حضرت علی اکبر، حضرت علی اصغر (رضی اللہ عنہم) شہادت کے جام پی رہے ہیں کبھی شہیدوں کا سلطان سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ شہادت کا جام پی کر نیزے کی نوک پر چڑھ کر قرآن پڑھ رہے ہیں۔ پھر نبی کی آل کو قیدی بنا کے کوفہ اور دمشق کے بازاروں میں پھرایا جا رہا ہے۔ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے جب یہ سارا منظر دیکھا تو مومنوں کی ماں کی آہیں نکل گئیں۔ حضرات ہوسکتا ہے کوئی اپنی عقل پر ناز کرنے والا یہاں اعتراض کرے کہ ابھی امام حسین رضی اللہ عنہ کربلا پہنچے نہیں پانی بند ہوا نہیں شہادت کے جام پیئے نہیں آلِ نبی کا کنبہ قیدی ہوا نہیں پھر یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے پہلے ہی منظر دیکھ لیا۔ حضرات بات بالکل ٹھیک ہے لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے وہ اپنے خاص بندوں کو کام ہونے سے پہلے ہی وہ منظر دکھا سکتا ہے میرے اور آپ کے نزدیک تو یہ بات مشکل ہے مگر خالق کائنات جو علی کل شئی قدیر ہے اس کے نزدیک یہ بات کوئی مشکل نہیں۔ دیکھیئے حدیث پاک میں یہ بات موجود ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج کر کے مکہ پاک میں تشریف لائے تو والی کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بلال عرض کی جی میرے آقا فرمایا تم کون سا نیک عمل کرتے ہو عرض کی آقا صلی اللہ علیہ وسلم وجہ کیا ہے؟ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو جب میں معراج پر گیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام مجھے جنت کی سیر کے لئے جنت میں لے گئے جب میں جنت میں گیا تو فَاِنِّیْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَیْكَ بَیْنَ یَدَیَّ فِی الْجَنَّةِ میں نے اپنے آگے جنت میں تیری جوتیوں کی آواز سنی۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۱۷)

محدثین کرام! نے اس حدیث کے بعد بڑی پیاری پیاری تشریح فرمائی ہے۔ ایک وجہ یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ حضرت بلال تھے زمین پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھے

Marfat.com

جنت میں سرکار نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی آواز اپنے آگے جنت میں کیسے سن لی؟ محدثین فرماتے ہیں کہ قیامت والے دن جنت میں داخل ہونے کے بعد جو چلنے کی آواز آنی تھی وہ اللہ تعالیٰ نے اپنے یار کو معراج کی رات جنت میں سنا دی حضرت بلال چلیں گے قیامت کے بعد جنت میں مگر خالق کائنات ہزاروں سال پہلے یار کو حضرت بلال کے جوتوں کی آواز سنا رہا ہے۔ یہ شان ہے میرے پیارے رب العالمین کی جیسے اللہ تعالیٰ نے یار کو ہزاروں سال پہلے کی آواز جنت میں سنا دی اس طرح اللہ تعالیٰ نے امام حسین رضی اللہ عنہ کی دعا کی برکت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ پاک کو چھ مہینے پہلے کا سارا منظر دکھا دیا ہے۔

جب سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے میدان کربلا کا یہ منظر دیکھا تو فرمایا: حسین لگتا ہے تیری شہادت کا وقت قریب آگیا ہے۔ بیٹا جب تو پیدا ہوا تھا تیرے نانا جان نے تیری قبر کی مٹی میدان کربلا کی خاک مجھے عطا فرمائی تھی اور مجھے فرمایا تھا اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا یہ خاک یہ مٹی سنبھال کے رکھنا جس دن یہ مٹی خون بن جائے گی میرا حسین میدان کربلا میں شہید ہو جائے گا۔ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے سنا تو مسکرا پڑے آپ نے ہاتھ آگے بڑھایا اللہ تعالیٰ کی قدرت سے آپ کا ہاتھ زمین کربلا میں پہنچ گیا آپ نے زمین کربلا سے مٹی اٹھائی اور نانی جان کی بارگاہ میں پیش کر کے عرض کی نانی جان یہ مٹی بھی میدان کربلا کی ہے سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے جب اس خاک کو اس مٹی کو پہلے والی مٹی سے ملایا تو دونوں کی شکل وصورت ایک جیسی تھی۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی نانی اماں یہ خاک یہ مٹی بھی اس کے ساتھ سنبھال کر رکھ لو جس دن یہ مٹی اور وہ مٹی خون بن جائیں سمجھ لینا تیرا نواسہ علی کا لال زینب کا ویر فاطمہ کا لخت جگر میدان کربلا میں شہید ہو گیا ہے۔ فَاِذَا فَاضَتْ دَمًا فَاعْلَمِیْ اِنِّیْ قُتِلْتُ۔ امی جان جس دن یہ مٹی خون بن جائے سمجھ لینا میں قتل ہو گیا ہوں۔ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی آہ نکل گئی فرمایا بیٹا حسین

Marfat.com

اگر تم جانا بھی چاہتے ہو تو اکیلے جاؤ معصوم بچوں کو ساتھ نہ لے جاؤ میری بیٹیوں اور بہوؤں کو یہیں چھوڑ جاؤ بیٹا کہیں جنگلوں میں تیری شہادت کے بعد یہ رل نہ جائیں یہ بے آسرا اور بے سہارا نہ ہو جائیں۔ سیّد نے نانی کے ہاتھوں کو بوسہ دے کر عرض کیا نانی اماں یہ سارے بچے یہ ساری بیبیاں میرے ساتھ جائیں گی اللہ تعالیٰ کا حکم اور منشا یہی ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ جب میں مظلوم ہو کر مجبور ہو کر بھوکا پیاسا میدان کربلا میں شہید ہو جاؤں تو میرے گھر والے یہ سارا منظر دیکھیں پھر یہ دکھوں اور مصیبتوں اور پریشانیوں میں مبتلا ہو کر جب مدد کے لئے کسی کو بلائیں تو ان کا ناصر کوئی نہ ہو ان کی مدد کرنے والا کوئی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ ان کو ان پریشانیوں اور دکھوں پر صبر کرنے کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے سنا تو رو کر فرمایا بیٹا اگر یہ بات ہے تو پھر جاؤ اللہ تعالیٰ تمہارا حافظ اور ناصر ہے بیٹا میری دعا ہے اللہ تعالیٰ تجھے ہر قدم پر کامیابی عطا فرمائے۔

(حیات الحنی جلد ۲ صفحہ ۳۲، شہادت نواسہ سیّد الابرار صفحہ ۵۷۲، ۵۷۴، جلاء العیون جلد ۲ صفحہ ۱۹۱، ۱۹۲)

امام حسین رضی اللہ عنہ نے پھر نانی کے ہاتھ چوم کر عرض کی نانی جان پتہ نہیں پھر آپ کی زیارت ہو یا نہ ہو اگر کوئی غلطی ہوگئی ہو تو اپنے حسین کو معاف کرنا سیّدہ نے رو کر حسین کو سینے سے لگا لیا فرمایا بیٹا حسین ایسی باتیں نہ کرو۔ دنیا میں بڑے باوفا اور باادب لوگ آئیں گے پر حسین تیرے جیسا باادب ماں کوئی جن سکتی ہی نہیں۔ پھر امام حسین رضی اللہ عنہ نے عرض کی نانی اماں میں صغریٰ کو اللہ تعالیٰ کے سہارے پر اور آپ کے سہارے پر چھوڑ کر جا رہا ہوں اس کا خیال رکھنا اس کو پریشان نہ ہونے دینا اس کو میری یاد نہ آنے دینا یہ روئے تو اس کو ماں بن کر سہارا دینا۔ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹا تو گھبرا نہیں میں پوری کوشش کروں گی کہ فاطمہ صغریٰ رضی اللہ عنہا کو ماں بن کے دکھاؤں ماں والا پیار دوں۔

Marfat.com

سیّدہ صغریٰ رضی اللہ عنہا مدینے میں

سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ جب قافلہ لے کر مدینہ پاک سے چلنے لگے تو اپنی
سیّدہ صغریٰ رضی اللہ عنہا کا ماتھا چوم کر فرمایا بیٹی صغریٰ عرض کی جی ابو فرمایا بیٹی آخری با
اپنے باپ کے سینے سے لگ جا ہم مدینہ شریف چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے جا رہے
ہیں۔ سیّدہ صغریٰ رضی اللہ عنہا نے عرض کی ابو کیا میں آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گی؟ اما
حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیٹی تو ساتھ نہیں جائے گی بلکہ مدینہ پاک میں ہی رہے گی۔
سیّدہ صغریٰ رضی اللہ عنہا نے روتے ہوئے عرض کی ابو میرا جرم کیا ہے، میرا قصور کیا ہے
ماں ساتھ جائے میری پھوپھی ساتھ جائے میرے ویر ساتھ جائیں سارے گھ
والے ساتھ جائیں میں ساتھ نہ جاؤں؟

کہدے آسرے تے چھڈ چلیا ایں — ایتھے کون میرا غم خوار
بعد مرن دے چندرے وجدے نیں — تے توں جیوندیاں ای چلیاں مار بابا
روندی رہواں گی ویراں نوں یاد کر کے — کون دیوے گا مینوں پیار بابا
چکی جاواں گی جا نماز تیرا — کرلے باندیاں وچہ شمار بابا

امام حسین رضی اللہ عنہ نے بیٹی کی بات سن کر فرمایا صغریٰ تیرا جرم کوئی نہیں تیرا قصو
کوئی نہیں عرض کی پھر ساتھ کیوں نہیں لے جاتے فرمایا بیٹی اس کی چند وجوہات
ہیں پہلی وجہ یہ ہے کہ تو شادی شدہ ہے تو حضرت حسن مثنیٰ کی بیوی ہے تیرا خاو
تجارت کی غرض سے باہر گیا ہوا ہے بیٹی میرے نانے کا فرمان ہے جب تک
خاوند اجازت نہ دے تو بیوی گھر سے باہر نہیں جا سکتی۔ بیٹی میں شرعاً مجبور ہوں
میں تمہیں ساتھ نہیں لے جا سکتا۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ صغریٰ رضی
کا نکاح خود امام حسن رضی اللہ عنہ کے بیٹے امام حسن مثنیٰ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے امام حس
مثنیٰ سے سیّدہ فاطمہ جعفری کو تین لڑکے حضرت عبداللہ، حضرت ابراہیم، حضر
حسن عطا فرمائے اور ایک لڑکی حضرت زینب عطا فرمائی۔ حضرت حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

فات کے بعد سیّدہ فاطمہ صغریٰ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عثمان رضی اللہ عنہ سے کاح فرمایا۔ سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پوتے سے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹے حضرت قاسم اور حضرت محمد عطا فرمائے۔

(طبقات ابن سعد جلد ۸، صفحہ ۴۷۳، تہذیب التہذیب جلد ۱۲، صفحہ ۴۲۳، شرح صحیح مسلم جلد ۶ صفحہ ۱۰۶۷)

فرمایا بیٹی دوسری وجہ یہ ہے کہ تو بیمار ہے، بیٹی تیسری وجہ یہ ہے کہ ہم نے سواریاں اتنی ہی تیار کی تھیں جس میں علی کے گھرانے کی مستورات بیٹھ سکتی تھیں سب بیٹھ گئی ہیں اب مزید سواری میں کسی کے بیٹھنے کی گنجائش نہیں۔ سیّدہ صغریٰ رضی اللہ عنہا نے امام حسین رضی اللہ عنہ کا دامن پکڑ لیا ہے عرض کی ابو جی مجھے سواری کی کوئی ضرورت نہیں جس سواری پر میرا ویر اصغر سوار ہوگا میں اس کے آگے آگے دوڑتی جاؤں گی کوئی پوچھے گا بی بی تو کون ہے؟ تو میں جواب دیتی جاؤں گی میں علی کی خادمہ ہوں میں فاطمۃ الزہرا کی کنیزہ ہوں میں حسین رضی اللہ عنہ کی لونڈی ہوں ابو مجھے چھوڑ کر نہ جاؤ۔

لے چلی بابل نال مینوں تے میں ہرگز موڑ نہ دسیاں
تے گھوڑے دا اسواروی ہوسیں تے میں پیدل چلدی وسیاں
جے کوئی پچھی کون ہیں بی بی میں باندی نام رکھیاں
علی اصغر جیئے شہزادیاں نوں میں لوری وچہ کھڑیساں

ابو جی مجھے سواری کی کوئی ضرورت نہیں میں پیدل چلتی جاؤں گی بابا خدا عزوجل گواہ ہے میں راستے میں آپ کو تنگ نہیں کروں گی۔

تجھ سے کوئی سواری نہ لوں گی کربلا تک میں پیدل چلوں گی
اپنا دکھ نہ بتاؤں گی تجھ کو راہ میں نہ ستاؤں گی تجھ کو
جب کبھی دل گھبرائے گا میرا دیکھ لوں گی میں اصغر کا چہرہ
خالی جھولا جھلاؤں گی کس کو لوریاں دے کے سلاؤں گی کس کو

Marfat.com

میری امید نہ توڑ بابا نہ اکیلی مجھے چھوڑ بابا

امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیٹی تو کیوں پریشان ہے؟ گھبرا نہیں ایک مہینے کے بعد تیرا ویرا اکبر آئے گا تیرے خاوند سے اجازت لے کر تجھے ساتھ لے جائے گا۔ اتنی دیر میں تو ٹھیک بھی ہو جائے گی۔ جب سیّدہ فاطمہ صغریٰ رضی اللہ عنہا نے دیکھا بابا کسی صورت میں ساتھ نہیں لے جاتا تو عرض کی ابوذرا علی اکبر کو تو میری طرف بھیجو میں ایک تنہائی میں بات کرنا چاہتی ہوں آقا حسین رضی اللہ عنہ نے علی اکبر کو اشارہ فرمایا کہ اکبر جا جا کر اپنی بہن کی بات سن یہ کیا کہنا چاہتی ہے؟ سیّدنا علی اکبر رضی اللہ عنہ سیّدہ صغریٰ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے سیّدہ نے علی اکبر کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اکبر فرمایا کیا بات ہے سیّدہ صغریٰ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بھائی میں تیرے حصہ کی بہن ہوں بہنوں کو بھائیوں پر بڑے ناز ہوتے ہیں بھائی ساری بہنیں اپنے اپنے بھائیوں کے ساتھ جا رہی ہیں لیکن اکبر تیری بہن صغریٰ تیرے ساتھ نہیں جا رہی بھائی ابو تیرے ساتھ بڑا پیار کرتے ہیں کہ تیری شکل نانے مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتی ہے۔ ساری زندگی ابو نے تیری بات کبھی نہیں موڑی بھائی ابو سے تم سفارش کرو کہ میری بہن صغریٰ کو بھی ساتھ جانے کی اجازت دو شاید ابو تیری بات مان جائے علی اکبر کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے۔ فرمایا صغریٰ تو بابے کا مزاج اچھی طرح جانتی ہے بابا جس بات کا فیصلہ کر لے وہ اٹل ہوتا ہے۔ اس میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ چلو تم کہتی ہو تو میں بھی بابے کی بارگاہ میں عرض کر دیتا ہوں سیّدنا علی اکبر رضی اللہ عنہ صغریٰ کو ساتھ لے کر چل پڑے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر بڑے ادب سے عرض کی ابو ناراض نہ ہونا ایک بات عرض کروں؟ فرمایا: ہاں بیٹا کہو کیا کہنا چاہتے ہو علی اکبر نے عرض کی ابو آپ کی بہن زینب ساتھ جا رہی ہے پر کیا وجہ ہے میری بہن کو ساتھ جانے سے کیوں روکا جا رہا ہے۔

Marfat.com

اے مالک کل مسافراں دا تے شالا ہووی بخت زیادہ
جے حکم کریں ہک عرض کراں ایویں کردا دل اکبر دا
تیریا ترے بہنیں پیاں نال ویندیاں تے قصور کیڑا ای صغریٰ دا
میرا دل آندا نہ توڑو ہاں اج ساگاں بہن بھرا دا

امام عالی مقام نے جب بیٹے کی بات سنی تو آپ کے آنسو آگئے فرمایا بیٹا صغری کو ساتھ نہ لے جانے کی مجبوری ہے۔ عرض کی ابو کون سی مجبوری فرمایا:

تیرے بابے دی مجبوری ہے تے شبیر کھڑا فرماوے
ہر ایک بی بی وچوں کربل دے تے ویسی شام نوں کڑیاں پا اے
شکل کنوں تیری بہن اکبر تے تیرے پیر مظلوم دی ماں اے
ودا ہر کوئی آکھی شکل زہرا دی آئی شام وچہ کڑیاں پا اے

امام عالی مقام نے فرمایا: بیٹا ٹھیک ہے میری ہمشیرہ ساتھ جا رہی ہے تیری نہیں جا رہی مگر میری بہن علی کی بیٹی ہے تیری ہمشیرہ حسین رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہے۔ میری ہمشیرہ نے دودھ پیا ہے فاطمۃ الزہرا کا تیری ہمشیرہ نے دودھ پیا ہے ام الحاق کا۔ بیٹا تیری ہمشیرہ اور میری ہمشیرہ کا کیا مقابلہ۔ میری بہن نے تو میدان کربلا میں اپنے بچے شہید کرانے ہیں اپنے بھائی شہید کرانے ہیں اپنے بھانجے بھتیجے قربان کرا کے صبر اور ہمت کا مظاہرہ کرنا ہے۔ بیٹا تیری ہمشیرہ یہ کام نہیں کر سکے گی۔ اللہ اکبر ابھی امام حسین رضی اللہ عنہ علی اکبر سے بات فرما رہے تھے کہ سیّدہ صغریٰ رضی اللہ عنہا ایک اونٹ کے کجاوے پر چڑھ کے بیٹھ گئیں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غازی عباس ذرا صغریٰ کو میرے پاس بلاؤ غازی نے عرض کی حضور وہ تو ایک اونٹ پر چڑھ کے بیٹھ گئی ہے امام نے فرمایا: جاؤ اسے اونٹ سے اتار دو۔ غازی نے عرض کی حضور میں غلام ہوں میں کیسے حسین رضی اللہ عنہ کی بچی کو اتار سکتا ہوں امام نے فرمایا: اکبر! جی بابا۔ فرمایا: جاؤ تم صغریٰ کو اونٹ سے اتار کر نیچے لے آؤ علی اکبر چل پڑے روتے

Marfat.com

بھی جاتے ہیں اور کہتے بھی جاتے ہیں بابا بادشاہ جو ہوئے۔ صغریٰ بہن بھی میرے حصے کی اور اتاروں بھی میں؟ سیّدنا علی اکبر رضی اللہ عنہ گئے جس کجاوے پر سیّدہ صغریٰ رضی اللہ عنہا بیٹھی تھی علی اکبر اس کجاوے کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے یہ نہیں کہتے صغریٰ نیچے اترو۔ ایک بی بی نے جب سیّدنا علی اکبر رضی اللہ عنہ کو کجاوے کے پاس روتے ہوئے دیکھا تو اس نے سیّدہ صغریٰ رضی اللہ عنہا سے کہا بیٹی نیچے دیکھ تیرا ویر تیرا کجاوہ پکڑ کر رو رہا ہے سیّدہ صغریٰ رضی اللہ عنہا نے جب ویر کو روتے دیکھا تو تڑپ کر فرمایا کہ:

نہ رو اکبر میں ایہ آساں تے جے تیری اے منشا لے
پر آپ لہا چا اونٹ توں مینوں نہ بین تو کجھ شرما اے
او تیرے آکھن تے میں ٹرکٹ پوساں پر درد گیا اک کھا اے
میں ویکھ رہیاں کل پور دے وہ پر بہن دے نال بھرا اے

پھر قافلہ چل پڑا ہر بندہ جب سیّدہ صغریٰ رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزرتا تو سیّدہ کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتا ہاتھوں کو چومتا جب سیّدہ صغریٰ رضی اللہ عنہا کی والدہ حضرت ام الحاق گزرنے لگی تو سیّدہ صغریٰ رضی اللہ عنہا نے ماں کا دامن پکڑ کر عرض کیا اماں تو بھی چھوڑ کر جا رہی ہے سیّدہ ام الحاق نے فرمایا بیٹا میں تو حسین رضی اللہ عنہ کی کنیز ہوں لونڈی ہوں اس میں میرا کیا اختیار ہے؟ جب سیّدہ ام رباب گزرنے لگیں تو سیّدہ صغریٰ رضی اللہ عنہا نے عرض کی امی رباب آخری بار اصغر تو مجھے دو تا کہ میں ویر کو آخری بار گلے لگا لوں۔ حضرت علی اصغر رضی اللہ عنہ جب بہن صغریٰ کی گودی میں تشریف لے گئے تو اپنے دونوں ہاتھ بہن کے گلے میں ڈال لئے۔ ماں بلاتی ہے پر اصغر آتا نہیں امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رباب دیر کیوں کر رہی ہو عرض کی حضور میری تو کوئی دیر نہیں اصغر دے بیٹھی ہوں وہ آتا ہی نہیں امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیٹی اصغر کیوں نہیں دیتی عرض کی ابو میں تو دیتی ہوں اصغر خود ہی نہیں جاتا اس میں

Marfat.com

میرا کیا قصور ہے؟ فرمایا: اچھا ایک بار اصغر کو میرے پاس لے آؤ میں نے اصغر سے ایک بات کرنی ہے اگر آ گیا تو ٹھیک ہے نہیں تو علی اصغر کو پاس ہی رکھ لینا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے علی اصغر کے کان میں آہستہ سے کوئی بات کی علی اصغر نے بہن کو چھوڑ دیا اور آقا حسین رضی اللہ عنہ کی گودی میں آ گئے سیّدہ صغریٰ رضی اللہ عنہا نے عرض کی ابو آپ نے بھائی اصغر کو کیا کہا ہے کہ میری گودی چھوڑ کر آپ کی گودی میں آ گیا ہے؟ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیٹا میں نے تیرے بھائی کو کہا ہے اصغر تو جو نہیں آ رہا تیرے حصہ کا کربلا میں تیر کون کھائے گا؟ (مبلغ اعظم صفحہ ۶۰، ۶۱، مجالس حسین)

آخری سلام

حضرات جب امام حسین رضی اللہ عنہ کی بچی سیّدہ صغریٰ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ ابو مجھے کسی قیمت پر ساتھ نہیں لے چلتے اور مدینہ پاک چھوڑ کر مکہ شریف کی طرف جا رہے ہیں تو سیّدہ صغریٰ رضی اللہ عنہا نے برقعہ پہنا اور نانے جان کے روضے پر آ گئی۔ تالہ کھولا پھر کنڈی کھول کر نانے کے روضے کے پاس چلی گئی دروازہ اندر سے بند کر دیا اندر سے کنڈی لگا دی تا کہ کوئی غیر محرم اندر نہ آ جائے۔ دروازہ بند کر کے نانے کے روضے سے چمٹ گئیں رو کر عرض کی پیارے نانوں جان میں مجبور ہوں بابا حسین مجھے ساتھ نہیں لے جاتے آپ ہی حکم فرمائیں سیّدہ صغریٰ رضی اللہ عنہا نانے کے روضے سے چمٹ کر راز و نیاز اور دکھ بھری باتیں کر رہی ہیں ادھر امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غازی عباس عرض کی جی حضور فرمایا مدینہ شریف چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے جا رہے ہیں آ پھر آخری سلام کر لیں نانے کے روضے کو آخری بار جی بھر کے دیکھ لیں۔ غازی عباس امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل پڑے جب سرکار کے روضے پر پہنچے تو دروازہ اندر سے بند ہے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غازی عرض کی جی آقا فرمایا لگتا ہے اندر کوئی زیارتی موجود ہے پتہ نہیں کب دروازہ کھولے گا دستک دو اور کہو ہمیں بڑی جلدی ہے دروازہ کھولو۔ غازی عباس نے دروازے پر دستک دی

Marfat.com

کہ زیارتی دروازہ کھولو۔ سیّدہ صغریٰ رضی اللہ عنہا نے جب غازی کی آواز سنی تو سرکار کی بارگاہ میں عرض کی نانوں جان میرے ابواور چاچو آگئے ہیں دروازہ نہیں کھولا۔ غازی عباس نے جلال میں آکر فرمایا زیارتی دروازہ کیوں نہیں کھولتا تمہیں پتہ نہیں میں کون ہوں۔ میں غازی ہوں، سیّدہ صغریٰ رضی اللہ عنہا نے اندر سے آواز ماری چچا اگر غازی ہے تو میں بھی صغریٰ ہوں۔ تمہارا زور چلا تو نے میرا نام فہرست میں نہیں لکھا مسافرین کربلا میں نہیں لکھا۔ میں روضے کی مجاور ہوں میرا زور ہے میں دروازہ نہیں کھولتی۔ غازی نے رو کر عرض کی آقا یہ تو اندر صغریٰ ہے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غازی ہٹ جا میں صغریٰ کے مزاج کو جانتا ہوں میں دروانوہ کھلواتا ہوں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے دروازے پر سر انور رکھ کر فرمایا۔ صغریٰ میں تیرا غریب باپ ہوں ہمیشہ کے لئے مدینہ چھوڑ کر جارہا ہوں پھر نہیں آؤں گا۔ نانے کا واسطہ دروازہ کھول۔ صغریٰ نے جب بابے حسین رضی اللہ عنہ کی صدا سنی تو نانے کو کہنے لگی دیکھ نانا میرا ابا ابھی سے غریب بن گیا ہے۔ سیّدہ نے دروازہ کھولا۔ دروازہ کھول کے دروازے کے پیچھے کھڑی ہوگئی امام حسین رضی اللہ عنہ نے سیّدہ کو سینے سے لگا لیا۔ فرمایا بیٹی بابے سے ناراض ہو؟ سیّدہ صغریٰ رضی اللہ عنہا نے رو کر کہا بابا تیری بیٹیاں تو وہی تھیں جو تیرے ساتھ جارہی ہیں میں تو تیری بیٹی نہیں امام پاک نے فرمایا بیٹی میں مجبور ہوں۔ سیّدہ صغریٰ رضی اللہ عنہا نے عرض کی ابو آپ مدینہ شریف چھوڑ کر چلے گئے تو میں نے مر جانا ہے۔ ابو جب واپس مدینہ آؤ تو سارے میری قبر پر آنا پر چار آدمی میری قبر پر نہ آئیں۔ امام نے رو کر فرمایا کون سے آدمی تیری قبر پر نہ آئیں۔ عرض کی میری امی میری قبر پر نہ آئے، ویرا کبر میری قبر پر نہ آئے، چچا عباس میری قبر پر نہ آئے اور ابا آپ بھی میری قبر پر نہ آنا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے بیٹی کا ماتھا چوم کر فرمایا بیٹی میں تیرے ساتھ وعدہ کرتا ہوں کوئی تیری قبر پر آئے یا نہ آئے تیرا بابا تیری قبر پر نہیں آئے گا سیّدہ صغریٰ رضی اللہ عنہا بابے کی داڑھی چوم کر کہنے لگی بابا

Marfat.com

مجھے ابھی سے یتیم بنا رہے ہو۔ امام نے فرمایا:

تو جانے کے قابل نہیں میں رک نہیں سکتا　　جو بات ہے دل میں وہ کہہ نہیں سکتا
آگے تقدیر دے نئیں تدبیر چلدی　　نال صبر دے دکھاں نوں جھالنا ایں
میری ماں فاطمہ دی قبر اتے　　ہر شام جا کے دیوا بالناں ایں
بچیئے بچ جا تتیاں رستیاں توں کی لیناں ایں نال جا کے صغریٰ
تینوں دسویں محرم دی دس پوسی تے کیہڑے رنگ وچہ ہے علی دا لال صغریٰ

پھر امام پاک نے بیٹی کو پیار کیا پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگی کہ:

یا رب عزوجل یتیم و بے کس و تنہا کی خیر ہو
میں جا رہا ہوں میری صغریٰ کی خیر ہو

پھر آقا حسین رضی اللہ عنہ نے نانے کے روضے کی طرف دیکھ کر سلام عرض کر کے کہا کہ:

اللہ بیلی ہوویں نانا سائیں اسیں ویندے مدینہ چھوڑیں
آپ چھوڑ کر یندے ناسے نانا تے تیری امت چھوڑ ہندی ضروری
قہر پووے انہاں شامیاں تے تے جنہاں سنگت حسین دی توڑی
میں صدق ونجاں علی دے بچڑے توں تے جہدی کس گئی کربل جوڑی

امام حسین رضی اللہ عنہ کی دائی، دائی فضہ فرماتی ہیں کہ:

آہدی ہے فضہ ادھ رات دے ویلے تے کیتا کوچ بتول دے جانی
خاتون دے وسدے ویہڑے وچہ تے آ رکھیا قدم ویرانی
عباس آہدے ہر ہاشمی دی تھئی اس دم قتل جوانی
جدوں پا برقعہ زہراں دا تے گھروں ٹر پئی زہرا ثانی

حضرات جب سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ مدینہ پاک سے جانے لگے تو مدینہ پاک کی گلیاں اور در و دیوار آپ کی جدائی میں رونے لگیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ انور ہلنے لگا، قبر بتول مضطرب ہوگئی، مزار حسن کانپنے لگا، مسجد نبوی بے رونق ہوگئی، منبر

Marfat.com

رسول پریشان ہوگیا کیونکہ آج نازنین رسالت مدینہ چھوڑ کر جا رہا تھا۔ مولا مرتضٰی کا دل بند ہجرت فرما رہا تھا لخت جگر سیّدہ فاطمۃ الزہرا مدینہ شریف سے رخصت ہو رہا تھا صرف آقا حسین نہیں جا رہے تھے زہرا کی بیٹیاں بھی جا رہی تھیں، علی المرتضٰی کا کنبہ جا رہا تھا۔ امام حسن رضی اللہ عنہ کا گھرانہ جا رہا تھا ابوطالب کا سارا خاندان جا رہا تھا۔ حضرات میں پوچھتا ہوں آپ سے جب یہ قافلہ مدینہ پاک سے چلا ہوگا محلّہ بنی ہاشم اجڑ نہیں گیا ہوگا؟ برباد نہیں ہوگیا ہوگا؟ اس چمن میں خزاں نہیں چھا گئی ہوگی؟ سوچو، جن گھروں میں فرشتوں کا نزول ہوتا تھا، جہاں حوریں کنیزیں بن کے آتی تھیں، فرشتے چکیاں چلاتے تھے، ملائکہ جھولے جھلاتے تھے۔ جنت کی لوریاں سناتے جہاں فرشتے جنت کے کھانے اور لباس لاتے تھے۔ افسوس آج وہ گھر بند ہو رہے تھے آج ان مکانوں کو تالے لگ رہے تھے آج وہاں اداسی چھا رہی تھی۔ جب آقا حسین مدینہ پاک سے جانے لگے تو مدینہ پاک کے لوگوں نے سنا کہ مدینہ پاک کے در و دیوار سے آوازیں آ رہی تھیں خاک کے ذروں سے صدائیں بلند ہو رہی تھیں پتھر اور سنگریزے پکار رہے تھے کہ:

مسلمانوں نہ جانے دو نبوت کے خلاصے کو
خدا عزوجل را روک لو آ کر محمد کے نواسے کو

سیّدہ صغریٰ رضی اللہ عنہا نے جب دیکھا کہ بابا حسین مدینہ چھوڑ کر جا رہا ہے تو آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور کہا کہ:

مکے کو جانے والے حافظ ترا خدا ہو
راضی ہوں میں اس میں جس میں تری رضا ہو

سیّدہ صغریٰ رضی اللہ عنہا نے بھائی اکبر کی طرف چہرہ کر کے کہا کہ:

کیسے کروں میں الوداع کیسے تمہیں جدا کروں
آنے کا وعدہ تم کرو ملنے کی میں دعا کروں

Marfat.com

سیّدہ صغریٰ رضی اللہ عنہا رو بھی رہی ہے اور ابو کو بھائیوں کو وداع بھی کر رہی ہے روتی کیوں ہے؟ اس لئے کہ:

جناں دے دلبر جانی وچھڑن تے کون روئے مڑ تھوڑا
سب روگاں دا روگ محمد تے جس دا نام وچھوڑا
قسم خدا دی پناہ وی خدا دی تے برے عذاب جدائیاں
پچھلے لوگ جدائیاں کولوں تے دیندے گئے دوھائیاں

جب آقا حسین مدینہ پاک سے نکلے تو یوں محسوس ہوا کہ پھول سے خوشبو نکل کے جا رہی ہے جسم سے جان رخصت ہو رہی ہے۔

گلی گلی مدینے دی چیخ اٹھی تے جدوں کربلا دا شہسوار ٹریا
امید تے جگرا حسین دا جاندا اے کویں چھڈ کے بیٹی بیمار ٹریا
ٹردا کوئی نئیں گھراں چوں انج جویں آج فاطمہ زہرا دا لال ٹریا
روندا ہویا حسین ذی شان صائم جندرے اماں دے گھر نوں مار ٹریا
آج نانے پاک دی نگری توں کیتی پیر حسین تیاری اے
لجپال دی ویکھو تیاری نوں پئی روندی خلقت ساری اے
آجاں دن خوشیاں دے آوے سن آجاں قاسم سہرے پاونے سن
لجپال گھرانے ہر خواہش اس مالک ملک تو واری اے

مدینے سے شاہ کونین کا نور نظر نکلا
وطن سے بے وطن ہو کر وطن کا تاجور نکلا

حضرات مدینہ پاک چھوڑنا کوئی آسان نہیں مدینہ پاک سے چھوٹنے کا غم کسی عاشق مدینہ سے پوچھو کسی مرد قلندر سے پوچھو پیر سیال سے پوچھو پیر پٹھان سے پوچھو، مہر علی سے پوچھو، جماعت علی سے پوچھو، شیر ربانی سے پوچھو یا امام ربانی سے پوچھو، داتا علی سے پوچھو یا غوثِ جلی سے پوچھو، حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے

Marfat.com

پوچھو یا خواجہ اویس رضی اللہ عنہ سے پوچھو، حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھو یا مولا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھو۔ جب تک امام حسین رضی اللہ عنہ کا قافلہ سیّدہ صغریٰ رضی اللہ عنہا کو نظر آتا رہا تو سیّدہ صغریٰ رضی اللہ عنہا دروازے میں کھڑے ہو کر دیکھتی رہی اور دعائیں دیتی رہی جب قافلہ آنکھوں سے غائب ہو گیا تو سیّدہ صغریٰ رضی اللہ عنہا بابل کی جدائی ویروں کے وچھڑن کے غم میں بیہوش ہو کر گر پڑی کیوں گری؟ اس لئے کہ:

ٹر گئے اج دلدار دلاں تے تے وطنوں چُک مہاراں
اجڑی بستی نظریں آوے تے کنڈ کیتی جد یاراں
پردیسی شالا کوئی نہ ہووے تے وہ پردیس وا کلا
دیساں والیاں نوں مان وطن دا تے پردیسی دا بیلی اللہ
میں صدق ونجاں صغریٰ، توں ہر چُلّے بھا پئی بلّے
چھوٹے چھوٹے بال مدینہ تے نال ماواں دے رَلّے
میں صدق ونجاں صغریٰ توں تے جھڑی بیٹھی گھر وچہ اکلّے
کدی صغریٰ وی رَل کے باہندی آہی تے اکبر اصغر دے رَلّے

ادھر سیّدہ صغریٰ رضی اللہ عنہا ابو کے غم میں رو رہی ہے ادھر قافلے والے مدینے کی جدائی میں رو رہے ہیں۔

امکان دیاں شہزادیاں دا تے جدوں کوچ مدینوں تھیا
آھدن روای کئی میلاں تائیں تے پیو فضل دا روندا رہیا
آکھے ہائے قسمت وچہ دنیا توں تے عباس جیوندا مرگیا
میری زندگی وچہ خاتون دی دھی نوں تے ویکھو باہر آوَناں پیا

آقا حسین رضی اللہ عنہ نے مدینہ کیوں چھوڑا

حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے مدینہ پاک چھوڑ دیا پر دیکھنا یہ ہے کہ آپ نے نانے کا مقدس شہر چھوڑا کیوں ہے؟ کیا امام حسین رضی اللہ عنہ کو اپنا وطن پیارا نہیں

Marfat.com

تھا؟ کیا امام حسین رضی اللہ عنہ کو نانے کے شہر سے محبت نہیں تھی؟ امام حسین رضی اللہ عنہ مدینہ پاک سے بڑی ہی محبت فرماتے تھے بڑا ہی پیار کرتے تھے پھر چھوڑا کیوں؟

کیتی ترک سکونت کیوں پیوا کبر دے تے کوئی گاہل ایہو سمجھائے
کیا وطن عزیز حسین کوں ناہا یا رعیت دی ناہی منشائے
یا کہیں بدنظر دی نظر لگی یا ناہی اتھ قبر دی جائے
بے موسم ٹرپئے وطن کنوں کیوں روندے بھین بھرائے

ایک شاعر کہتا ہے کہ:

دشمن کو بھی اللہ عزوجل چھڑائے نہ وطن سے
جانے وہی بلبل جو بچھڑ جائے چمن سے
واقف ہے مسافر کا دل اس رنج و محن سے
چُھٹتا نہیں گھر جان نکل جاتی ہے تن سے
آرام کی صورت نہیں مسکن سے بچھڑ کر
طائر بھی پھڑکتا ہے نشیمن سے بچھڑ کر

جب امام حسین رضی اللہ عنہ مدینہ پاک سے محبت اور پیار فرماتے تھے پھر مدینہ پاک چھوڑنے کی وجہ کیا ہے؟ خارجی مولوی کہتے ہیں آلِ نبی کے دشمن کہتے ہیں کہ حسین رضی اللہ عنہ نے مدینہ اقتدار کے لئے چھوڑا کرسی کے لئے چھوڑا حسین چاہتے تھے میں یزید سے جنگ کر کے اقتدار چھین لوں گا پھر کرسی اور حکومت میری ہوگی۔ حضرات ان خارجیوں سے آلِ نبی کے گستاخوں سے سوال کرو کہ اگر بقول تمہارے حسین لڑنے کے لئے گئے تھے کرسی کی خاطر گئے تھے جنگ کرنے گئے تھے تو ساتھ مدینہ پاک سے فوجیں لے کر کیوں نہ گئے۔ مدینہ کے بہادر اور جنگجو ساتھ لے کر کیوں نہ گئے۔ بدنصیبوں اگر آقا حسین لڑنے جاتے تو چھ ماہ کا اصغر ساتھ لے کر نہ جاتے بہادروں کا لشکر لے کر جاتے۔ اگر امام حسین رضی اللہ عنہ لڑنے کے لئے

Marfat.com

جاتے تو چھ سال کی معصوم سکینہ ساتھ لے کر نہ جاتے پاک بیبیوں کو ساتھ لے کر نہ جاتے۔ وہ حسین جو نبی پاک کے کندھوں کا سوار تھا اسے اقتدار کی کیا ضرورت تھی جو نبی پاک کے مصلیٰ کا وارث تھا اسے کرسی کی کیا ضرورت تھی۔ جو منبر رسول کا وارث تھا اسے دنیاوی تخت کی کیا ضرورت تھی۔ حضرات اپنا ایمان رکھو امام حسین رضی اللہ عنہ کرسی کی خاطر نہیں گئے دین کی بقا کے واسطے گئے ہیں دین کی سربلندی کے لئے احیاء اسلام کے لئے گئے ہیں اور تحفظ خلافت راشدہ کے لئے گئے ہیں تا کہ دنیا والوں کو پتہ چل جائے کہ حسین رضی اللہ عنہ کے نزدیک خلافت راشدہ برحق تھی اور یزید کی حکومت غیر اسلامی تھی۔ اگر آقا حسین یزید کے مقابلے میں نہ جاتے تو لوگ کہتے کہ یزید بھی خلیفہ برحق تھا یزید کی حکومت بھی اسلامی تھی مگر علی کے لال نے یزید کے مقابلے میں آکر بتا دیا لوگو امیر ایسے نہیں ہوتے جیسے پلید یزید ہے امیر ایسے ہوتے ہیں جیسے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تھے، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تھے، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے، مولا علی رضی اللہ عنہ تھے۔ ان کی خلافت ٹھیک تھی ان کا زمانہ اسلامی تھا ان کا ہر فیصلہ شرعی فیصلہ تھا جن کی خلافت ٹھیک ہو ان کے مقابلے کے لئے کوئی نہیں آتا اگر یزید کی حکومت اسلامی ہوتی تو میں کبھی اس کے مقابلے میں نہ آتا جیسے میرا بابا علی رضی اللہ عنہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں نہیں آیا تھا لوگوں سن لو میں یزید کے مقابلے میں اس لئے آیا ہوں یزید زانی ہے، شرابی ہے، فاسق فاجر ہے، دین کا باغی ہے، بدمعاش اور عیاش ہے اور میرے نانے کا نافرمان ہے۔ لوگو اگر تم میں سے کوئی انسان کوئی غیر شرعی کام دیکھے تو اس کو ہاتھ سے روکے اگر ہاتھ سے نہیں روک سکتے تو زبان سے روکے اگر زبان سے نہیں روک سکتے تو دل سے برا جانے۔ لوگو سنو میں کوئی عام انسان نہیں میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور نظر ہوں میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کا دلبند ہوں میں حیدر رضی اللہ عنہ کا لخت جگر ہوں اس لئے میں اس کا فسق و فجور، زنا، شراب،

Marfat.com

بدمعاشی، عیاشی اپنے ہاتھوں سے روکوں گا کیونکہ یہ وہ ہاتھ ہیں جن کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چومتی رہیں جن کو مولا علی رضی اللہ عنہ سینے سے لگاتے رہے جن کو کملی والا صلی اللہ علیہ وسلم بوسے دیتا رہا جن کو سیّدنا صدیق، سیّدنا عمر، سیّدنا عثمان (رضی اللہ عنہم) پیار کرتے رہے۔

لوگو سن لو علی کا لال جان دے دے گا مگر دین کی کشتی کو کبھی ڈوبنے نہیں دے گا۔

جے کر ہستی رسول دے دوتہرے دی نہ کربلا آن قربان ہندی
نہ ایہہ حج زکوٰۃ نہ نماز روزہ نہ ایہہ دین اسلام دی شان ہندی
نہ کوئی منبراں اتے قرآن پڑھدا نہ ایہہ مسجداں وچہ اذان ہندی
ایہہ تے صدقہ حسین دے سجدیاں دا نیں تے ہستی دی ہستی ویران ہندی

اب امام حسین رضی اللہ عنہ چل پڑے ۴ شعبان تھا ۶۰ ہجری کا سال تھا۔ زبان پر قرآن پاک کی تلاوت تھی۔ امام حسین رضی اللہ عنہ سواری پر سوار ہو کر جا رہے ہیں زبان پر یہ آیت جاری ہے: قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ (سورۃ توبہ آیت ۵۰) اللہ تعالیٰ اپنے محبوب سے فرماتا ہے اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم! آپ فرما دیجئے ہمیں ہرگز کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکے گی مگر وہی جو ہمارے اللہ نے ہمارے لئے لکھ دی ہے اور اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے اہل ایمان کو ایک روایت میں آتا ہے آپ یہ آیۃ کریمہ پڑھتے ہوئے مدینہ پاک سے نکلے فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَّتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ۔ (پ ۲۰ ع ۴) وہ اس شہر سے نکلے ڈرتے ہوئے اس انتظار میں کہ اب کیا ہوتا ہے عرض کی اے میرے رب مجھے ظالم قوم سے نجات عطا فرما۔

ہاں نگاہ غور سے دیکھ اے گروہ مومن
جا رہا ہے کربلا خیر البشر کا جانشین
آسمان ہے لرزہ بر اندام جنبش میں زمین
فرق پر ہے سایہ افگن شبہ روح الامین

Marfat.com

اے شگوفو السلام اے خفتہ کہو الوداع
اے مدینہ کی نظر افروز گلیو الوداع

جب امام حسین رضی اللہ عنہ مدینہ پاک سے چلے تو راستے میں بہت سارے لوگ آپ سے ملے جو بھی ملتا پوچھتا حضور رضی اللہ عنہ آپ سارے بچے لے کر کہاں تشریف لے جا رہے ہیں آپ فرماتے مکہ شریف اللہ تعالیٰ کے مقدس گھر کی زیارت کرنے جا رہا ہوں۔ راستے میں آپ کا ایک مرید بھی آپ کو ملا جس کا نام تھا حضرت عبداللہ مطیع اس نے سلام عرض کرنے کے بعد عرض کی میرے آقا رضی اللہ عنہ کہاں کی تیاری ہے؟ فرمایا: عبداللہ فی الحال تو مکے پاک جا رہا ہوں جب وہاں پہنچوں گا تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں استخارہ کروں گا جہاں حکم ملا پھر وہاں چلا جاؤں گا۔ حضرت عبداللہ نے عرض کی حضور اللہ تعالیٰ آپ کو خیریت سے مکہ پاک لے جائے اور اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کے قدموں پر قربان کرے۔ حضور جب آپ مکہ شریف پہنچ جائیں تو پھر ہمیشہ مکہ پاک میں ہی رہنا مکہ پاک سے اور کسی علاقہ میں تشریف نہ لے جانا کیونکہ مکہ پاک کے لوگ آپ کے قدموں پر تن من دھن سب کچھ قربان کر دیں گے آپ عرب کے سردار ہیں مکہ شریف اور مدینہ شریف والے آپ کے برابر کسی اور انسان کو نہیں سمجھتے۔ حضور آپ مکہ پاک میں رہیں گے تو آپ کی بڑی عزت ہوگی کیونکہ پوری دنیا سے مسلمان طواف کعبہ کے لئے آتے ہیں جب لوگوں کو پتہ چلے گا تو وہ آپ کی بھی زیارت کے لئے ضرور آیا کریں گے کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے ہیں۔ حضور میں یہ بات اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ شاید کوفہ والوں کو آپ کا پتہ لگا تو وہ ضرور آپ کی خدمت میں خطوط لکھیں گے بندے بھیجیں گے لیکن میری عرض ہے کہ کوفہ ہرگز نہ جانا کیونکہ کوفہ کے لوگوں میں وفا نہیں کوفہ میں آپ کے والد رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا کوفہ میں آپ کے بھائی رضی اللہ عنہ کو زہر دے کر شہید کر دیا گیا۔ حضور اگر آپ کوفہ چلے گئے تو مجھے

Marfat.com

خطرہ ہے کہیں آپ بھی شہید نہ ہو جائیں اگر آپ شہید ہوگئے تو اسلام کو بڑا نقصان پہنچے گا۔ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ کی باتیں سن کر مسکرا پڑے بڑی دعائیں دیں پھر ان سے رخصت ہو کر مکہ پاک کی طرف چل پڑے۔ جب آپ مکہ کے قریب پہنچے تو مکہ والوں کو بھی پتہ چل گیا کہ والی کائنات کا نواسہ نبی پاک کے کندھوں پر کھیلنے والا حسین مکہ پاک میں آرہا ہے تو مکہ کے سارے لوگ آپ کے استقبال کے لئے شہر سے باہر آکر آپ کی قدم بوسی کرنے لگے اور ایک دوسرے کو مبارک بادی دینے لگے کہ لوگوں ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ آج ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کے مقدس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسہ تشریف لایا ہے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کی شان میں نعرے مارنے لگے، آپ کی محبت میں ترانے گانے لگے کہ:

جن سے روشن ہے مدینہ وہ قمر آتے ہیں
جن کا معدن ہے نجف میں وہ گہر آتے ہیں
حضرت سرور عالم کے پسر آتے ہیں
سیّدہ فاطمہ کے لخت جگر آتے ہیں
جن کا گھر عرش پر ہے وہ میرے گھر آتے ہیں
واہ قسمت کہ چراغ حرمین آتے ہیں
نخل بستان نبوت کے ثمر آتے ہیں
اے مسلمانو! مبارک ہو حسین آتے ہیں

(روضۃ الشہداء، جلد ۲ صفحہ ۴۱، ۴۴)

آقا حسین مکہ شریف میں

جب سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو آپ نے اس مکان میں آکر قیام فرمایا جس میں آقا حسین رضی اللہ عنہ کے نانے پاک کی ولادت ہوئی، سارے مکہ کے لوگ اردگرد کے رہنے والے باری باری آتے اور آقا حسین رضی اللہ عنہ

Marfat.com

سے ملتے اور مل کر خوشی کا اظہار کرتے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کا نواسہ تشریف لایا ہے جب سارے مکہ والے مل کر فارغ ہوئے تو حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما آپ کی خدمت میں تشریف لائے حضرت عبداللہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے قریبی رشتہ دار ہیں۔ حضرت عبداللہ کے والد حضرت زبیر حضور ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے اور حضرت عبداللہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے رضاعی بھائی بھی ہیں۔ حضرت عبداللہ نے امام حسین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی حضور آپ مکہ پاک میں کس نیت سے تشریف لائے ہیں؟ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھائی عبداللہ آپ سارے حالات سے اچھی طرح باخبر ہیں جیسے یزید نے آپ کو بیعت کے لئے تنگ کیا ہے ویسے ہی مجھے بھی تنگ کیا ہے اس لئے میں مدینہ پاک چھوڑ کر مکہ پاک میں آ گیا ہوں یہاں اللہ تعالیٰ کا مقدس گھر ہے امن کی جگہ ہے یہاں قاتل بھی آجائے تو امن میں آجاتا ہے یہاں کسی کی حکومت نہیں یہاں صرف اور صرف میرے خالق کائنات کی حکومت ہے یہاں اس لئے آیا ہوں کہ زندگی کے جتنے سانس ہیں وہ چین سے گزار سکوں اور پیارے رب العالمین کو منا سکوں۔ حضرت عبداللہ نے عرض کی حضور آپ امام الانبیاء کے بیٹے ہیں آپ خود بھی امام ہیں آپ یہاں عام بندے بن کر نہیں آئے بلکہ ہمارے سردار بن کے آئے ہیں آج کے بعد آپ ہمارے خلیفہ ہیں آپ ہمارے امیر بھی ہیں ہم آپ کے غلام ہیں کیونکہ حکومت پر یزید کا حق نہیں یہ آپ کا حق ہے یہ امارت کا منصب آپ کی شایان شان ہے اگر آپ اجازت فرمائیں تو ہم سارے مکہ والے آپ کے غلام اس خبیث سے جنگ کرنے کے لئے لڑنے مرنے کے لئے تیار ہیں۔ میرے آقا حسین سن کر مسکرا پڑے پھر فرمایا: وَتُرْبَةُ جَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اے ابن زبیر رضی اللہ عنہما مجھے قسم ہے اپنے نانے کی قبر پاک کی لَا اَكُوْنَ خَلِيْفَةً نہ میں اب خلیفہ ہوں وَلَا خِلَافَةً وَّلَا اُرِيْدُ اور

Marfat.com

نہ ہی آئندہ خلیفہ بننے کی تمنا ہے اور نہ ہی خلافت کے ارادے سے میں مکہ پاک آیا ہوں۔ میں تو چند دن یہاں گزارنے آیا ہوں یہاں تک کہ میری زندگی کے دن پورے ہو جائیں۔ میں چاہتا ہوں جیسے میرے نانے پاک نے بکریاں چرائی ہیں میں بھی بکریاں چراؤں جیسے میرے نانے نے ایک دن کھانا کھایا تین تین دن بھوکے گزارے میں بھی ایسے ہی گزاردوں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کی بات سن کر حضرت عبداللہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے رو کر عرض کی حَاشَاكَ وَحَاشَا اَهْلُ بَيْتِكَ مِنَ الْجُوْعِ توبہ توبہ آپ کو اور اہل بیت کو بھوک سے کیا تعلق۔ حضور آپ کے نانا جان کی تو شان وری الوریٰ ہے سرکار نے تو یہ سب کام امت کی خاطر امت کی سہولت کے لئے کیئے ہیں وگرنہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑا ارفع اور اعلیٰ مقام عطا فرمایا تھا۔ حضرت عبداللہ نے عرض کی یا امام ایسی باتیں نہ کریں آپ کے غلاموں کے لئے اور آپ کے گھرانے کے لئے یہاں ہر چیز کی سہولت موجود ہے۔ جب تک آپ نہیں کھائیں گے ہم پر کھانا حرام ہوگا جب تک آپ اور آپ کے گھر والے نہ پئیں گے ہمارے لئے وہ زہر ہوگا۔ جب تک آپ اور آپ کے گھر والے نہیں پہنیں گے ہمارا پہننا بیکار ہوگا۔ حضور آپ اشارہ فرمائیں ہماری جانیں آپ کے قدموں پر فدا ہو جائیں گی۔ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ کی باتیں سن کر بڑے ہی خوش ہوئے آپ نے حضرت عبداللہ کو بڑی دعائیں دیں۔ (اوراق غم صفحہ ۳۱۶، ۳۱۸)

سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے مکہ پاک میں چار مہینے شعبان، رمضان، شوال، ذیقعد بڑے سکون سے گزارے جب ذوالحج کا چاند چڑا تو میرے آقا حسین مکہ چھوڑ کر میدان کربلا میں چلے گئے۔ کربلا کا والی کربلا کیسے پہنچا انشاء اللہ اس کا تفصیلی ذکر ہم سلطان کربلا جلد ۳ میں عرض کریں گے۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

☆☆☆

Marfat.com

تیسرا وعظ مبارک

غم حسین رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ فَلْیَضْحَکُوْا قَلِیْلًا وَّلْیَبْکُوْا کَثِیْرًا جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ۔ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَ بَلَّغَنَا رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ۔

فَلْیَضْحَکُوْا قَلِیْلًا وَّلْیَبْکُوْا کَثِیْرًا ج جَزَآءًۢ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ۔ (پ۱۰، رکوع ۱۷، سورۃ توبہ آیت ۸۲)

ترجمہ: انہیں چاہیے کہ وہ تھوڑا ہنسیں اور زیادہ روئیں یہ سزا ہے جو وہ کمایا کرتے تھے۔

تمام حضرات بڑی ہی محبت اور پیار کے ساتھ سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ سیّدنا ومولانا محمد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ نازنین میں جھوم جھوم کر بلند آواز سے درود وسلام کا نذرانہ پیش فرمائیں۔ پڑھیئے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ وَ صَلِّ عَلَیْہِ۔ حضرات درود وسلام پڑھتے ہوئے شرم نہ کیا کریں بلکہ دیوانہ وار پڑھا کریں کیونکہ درود وسلام پڑھنے سے ہمارا اپنا فائدہ ہے۔ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدار مدینہ نے فرمایا جو بندہ میری ذات پر صرف ایک مرتبہ درود پاک

Marfat.com

پڑھتا ہے تو صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا۔ اللہ تعالیٰ اس بندے پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے: فَلْیَقُلْ عَبْدًا وَّلْیُکْثِرْ۔ اب یہ انسان کی مرضی ہے وہ درود پاک تھوڑا پڑھے یا زیادہ پڑھے۔ سبحان اللہ۔ (القول البدیع صفحہ ۱۰۷)

سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا آپ فرمارہے تھے مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کُنْتُ شَفِیْعَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ جو بندہ مجھ پر دنیا میں درود پڑھے گا میں قیامت والے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

(القول البدیع صفحہ ۱۲۱)

حضرت ابوکاہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ والی کائنات نے مجھے فرمایا اے ابوکاہل جو بندہ مجھ پر دن رات تین تین مرتبہ درود پاک پڑھے گا: کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اَنْ یَغْفِرَ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ تِلْکَ اللَّیْلَۃَ وَذٰلِکَ الْیَوْمَ اس بندے کے ایک دن اور ایک رات کے گناہ معاف فرمادے۔ سبحان اللہ۔

(الترغیب والترہیب جلد ۲ صفحہ ۵۰۲)

سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو انسان یہ چاہتا ہے کہ وہ جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہو تو اللہ تعالیٰ پہلے ہی اس سے راضی ہو تو اسے چاہیے فَلْیُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ وہ زیادہ سے زیادہ مجھ پر درود پڑھے۔ سبحان اللہ۔

(القول البدیع صفحہ ۱۲۲، کشف الغمہ صفحہ ۲۷۱، سعادۃ الدارین صفحہ ۷۹، آب کوثر صفحہ ۴۳، ۴۵)

حضرات ان احادیث مبارکہ سے پتہ چلا کہ درود وسلام پڑھنے کے بے شمار فائدے ہیں شرم نہ کریئے۔ بلند آواز سے جھوم کر پڑھیئے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

حمد وصلوٰۃ کے بعد قرآن مجید فرقان حمید کی ایک آیہ کریمہ حصول برکت کی

Marfat.com

خاطر آپ کی خدمت میں تلاوت کی ہے انشاء اللہ آج کی بابرکت محفل میں یہ عرض کرنا ہے کہ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا غم منانا اور آپ کے مصائب سن کر آنسو بہانا جائز ہے کہ نہیں اور غم حسین میں ماتم کرنا، سینہ کوبی کرنا یہ شرعاً کیسا ہے؟ دعا کرو خالق کائنات یار کی عزت وعظمت کے صدقہ ہمیشہ حق بیان کرنے حق سننے اور حق سن سنا کر عمل کی اور استقامت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

حضرات ہر سال جب بھی محرم شریف کا چاند نظر آتا ہے پورے ملک میں ایک غم کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ اہل ایمان کے دلوں میں ایک عجیب سا سوز و گداز پیدا ہو جاتا ہے۔ غلامان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں خود بخود اشکبار ہو جاتی ہیں۔ غیر مسلم کافر انگریز حضرات ہمیں طعنہ دیتے ہیں کہ یار تم لوگ عجیب انسان ہو۔ جب تمہارا اسلامی سال شروع ہوتا ہے تو تم مغموم ہو جاتے ہو تمہاری آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو جاتی ہیں لیکن ہمیں دیکھو جب ہمارا سال شروع ہوتا ہے تو ہم خوشیاں مناتے ہیں ہم خوشیوں میں مست ہو جاتے ہیں ہم نئے سال کی آمد میں اربوں ڈالر کروڑوں روپے خرچ کر دیتے ہیں۔ رقص اور سرور کی محفلیں سجتی ہیں، شرابیں پی جاتی ہیں، جنسی خواہش کی تکمیل کے لئے ہر حربہ استعمال کیا جاتا ہے کئی کئی دن تک قہقہے لگتے ہیں، رنگ رلیاں منائی جاتی ہیں۔ تم ہو کہ رونا دھونا شروع کر دیتے ہو آخر وجہ کیا ہے؟ تم روتے کیوں ہو؟ تم مغموم کیوں ہوتے ہو؟

رونے کی وجہ

حضرات ان بے ایمانوں کو، عیسائیوں کو، انگریزوں کو، ہندوؤں کو، غیر مسلموں کو خالق کائنات نے جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے: وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ۔ او بے ایمانوں بے شرموں کی طرح ہنستے ہو روتے نہیں ہو۔ وانتم سامدون۔ اور تم نے کھیل اور مذاق بنا رکھا ہے۔

(قرآن مجید پ ۲۷، سورۃ النجم، آیت ۶۰، ۶۱)

Marfat.com

حضرات توجہ فرمائیں خالق کائنات اس آیہ کریمہ میں بے ایمانوں کو مشرکوں کو جھڑک کر فرما رہا ہے کہ بدنصیبوں ہر وقت ہنستے رہتے ہو قہقہے لگاتے رہتے ہو روتے کیوں نہیں اپنی حالت دیکھ کر تمہیں رونا کیوں نہیں آتا۔

حضور ﷺ کے جلیل القدر صحابی حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب اس آیہ کریمہ کا نزول ہوا تو حضور ﷺ کے مدرسہ میں پڑھنے والے طلبہ جنہیں اصحاب صفہ کہا جاتا تھا ان کی زبان پر یہ کلمہ جاری ہوا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ پڑھ کے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونا شروع کردیا رونے کی وجہ سے ان کے چہرے آنسوؤں سے تر ہوگئے جب والی کائنات نے اپنے غلاموں کو روتے دیکھا تو رحیم کریم نبی نے بھی رونا شروع کردیا۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں جب آمنہ کے لال کی آنکھوں میں آنسو جاری ہوئے تو سارے صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی رونا شروع کردیا۔ حضور ﷺ نے روتے ہوئے فرمایا میرے صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کی جی آقا فرمایا جو بندہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے رو پڑے وہ کبھی جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔ سبحان اللہ۔ (ترمذی شریف بیان القرآن جلد ۱۱ صفحہ ۵۷۲)

حضرات قرآن اور حدیث سے پتہ چلا کہ رونا یہ ایمان والوں کی علامت ہے یہ صحابہ کی سنت ہے یہ آمنہ کے لال کی سنت ہے یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

بہتا ہاسہ مومن تائیں تے راس کدی نئیں آیا
تھوڑا ہسو بہتا روؤ تاہیوں پاک خدا فرمایا

کیوں روئیں کیوں آنسو بہائیں وجہ یہ ہے کہ:

رونا سینہ صاف بناوے تے زنگ اتارے دل دا
رودن دھون باہجھوں صائم تے یار کدی نئیں ملدا

خالق کائنات ایک دوسرے مقام پر بے ایمانوں کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: فَلْیَضْحَکُوْا قَلِیْلًا وَلْیَبْکُوْا کَثِیْرًا۔ اے میرے حبیب ﷺ

Marfat.com

ان بے ایمانوں منافقوں کو فرما دیجئے کہ یہ ہنسے تھوڑا اور روئیں زیادہ۔ نہیں تو قیامت والے دن انہیں رونا پڑے گا جب یہ روئیں گے تو خالق کائنات کی طرف سے آواز آئے گی اب روتے کیوں ہو جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۔ یہ تمہاری سزا ہے اس کی جو وہ کمایا کرتے تھے۔ (قرآن مجید پ۱۰ سورۃ التوبۃ آیت ۸۲)

حضور ﷺ کے عظیم صحابی حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خود اپنے کانوں سے سنا حضور ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو فرما رہے تھے کہ لوگو اللہ تعالیٰ کے ڈر سے رویا کرو اگر تمہیں رونا نہ آئے تو رونے والوں کی طرح اپنی شکل ضرور بنایا کرو کیونکہ قیامت والے دن دوزخی دوزخ میں اتنا روئیں گے کہ لگے گا کہ ان کے چہروں پر آنسوؤں کی چھوٹی نہریں بہہ رہی ہیں وہ اتنا روئیں گے کہ ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے پھر وہ خون کے آنسو رونا شروع کر دیں گے۔ وہ اتنا خون کے آنسو روئیں گے کہ اگر انسان اس خون میں کشتیاں چلانا چاہے وہ بھی چل پڑیں۔ (ابن ماجہ شریف مسند ابو یعلی، مجمع الزوائد، بیان القرآن جلد ۵ صفحہ ۲۱۶)

سیّدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو مومن اللہ تعالیٰ کے ڈر سے رو پڑے اور آنسو اس کی آنکھوں میں سے نکل آئیں چاہے وہ آنسو مکھی کے سر کے برابر ہوں اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ حرام فرما دے گا۔

(ابن ماجہ شریف، تفسیر مظہری جلد ۵ صفحہ ۳۷۵)

حضرت زید بن رفیع فرماتے ہیں قیامت والے دن جب دوزخی دوزخ میں داخل ہوں گے تو وہ کئی سال تک دوزخ میں روتے رہیں گے حتیٰ کہ ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے پھر وہ خون کے آنسو روئیں گے حتیٰ کے کئی سال تک خون کے آنسو روتے رہیں گے۔ ایک دن جہنم کے فرشتے ان کو کہیں گے اے بدنصیبو تم نے دنیا کی زندگی میں بدعملی، بدعقیدگی پر رونا چھوڑ دیا تھا دیکھو آج تم کتنا رو رہے ہو آج تمہیں چپ کرانے والا کوئی نہیں تمہیں دلاسہ دینے والا کوئی نہیں تمہاری مدد

Marfat.com

کرنے والا کوئی نہیں۔ اگر تم دنیا میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے روتے اللہ تعالیٰ کے ڈر سے روتے تو آج تمہیں اس طرح نہ رونا پڑتا۔ (تفسیر مظہری جلد ۵ صفحہ ۳۷۴)

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

عطار ہو رومی ہو رازی ہو غزالی ہو　　کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہ سحر گاہی

محمد اعظم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی بڑی پیاری بات فرمائی فرماتے ہیں کہ:

جہڑی لذت رون اندر اوہ وچ بیان نہ آوے
رونا دل دی میل اتارے نالے من دے روگ گووائے
رونا عشق دی شان ودھاوے نالے رٹھڑے یار مناوے
اعظم رون دھون والا کدی دوزخ وچہ نہ جاوے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثار صحابی حضرت قازم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غلاموں کے پاس تشریف فرما ہیں میرے آقا غلاموں کو وعظ و نصیحت فرما رہے ہیں سرکار کا وعظ سن کر والی کائنات کا ایک غلام اللہ تعالیٰ کے خوف سے خالق کائنات کے ڈر سے رو پڑا آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت قازم فرماتے ہیں اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ نازنین میں فرشتوں کا سردار سدرہ کا مکین حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے صلوٰۃ وسلام کے گجرے پیش کر کے سرکار کی خدمت میں بیٹھ گئے۔ پھر اس صحابی کو روتا دیکھ کر عرض کرنے لگے فَقَالَ مَنْ هٰذَا۔ آقا یہ رونے والا بندہ کون ہے؟ سرکار مدینہ نے فرمایا یہ فلاں بندہ ہے اس کا یہ نام ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی آقا جب آپ کے غلاموں کے نیک اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوتے ہیں تو میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمام نیک اعمال کو انصاف کے ترازو میں تولتا ہوں اِلَّا الْبُکَاءَ مگر جو بندہ اللہ تعالیٰ کے پیار میں روتا ہے یہ ایسا نیک اور بھاری عمل ہے جسے میں تولنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ آقا آپ کے غلاموں کی آنکھوں سے نکلنے والے آنسوؤں کی

Marfat.com

بڑی شان ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن آپ کے غلاموں کی آنکھوں سے نکلنے والے آنسوؤں سے جہنم کی آگ جو سمندروں کی طرح جل رہی ہوگی اس کو بجھا دے گا۔ (کتاب الزہد صفحہ ۲۷)

حضرات پتہ چلا جو بندہ اللہ تعالیٰ کے ڈر سے اللہ تعالیٰ کے پیار سے روتا ہے وہ آنسو بڑے قیمتی ہوتے ہیں۔ وہ بڑے وزنی ہوتے ہیں جن کو سیّدنا جبرئیل علیہ السلام بھی نہیں تول سکتے۔

حضرات جب تیرے میرے آنسوؤں کی یہ شان ہے تو اندازہ کیجئے کملی والے کے آنسوؤں کا کیا مقام ہوگا، تاجدار بریلی امام احمد رضا خان فاضل بریلوی فرماتے ہیں۔

اللہ عزوجل کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہوگا
رو رو کے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریا بہا دیئے ہیں

حضرت ابوذر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے پیارے صحابی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک دن مدینہ کے تاجدار نے فرمایا صحابہ عرض کی جی آقا فرمایا تم بھی دیکھتے ہو میں بھی دیکھتا ہوں تم بھی سنتے ہو میں بھی سنتا ہوں مگر تمہارے دیکھنے میں اور سننے میں بڑا فرق ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا وہ کیسے۔ سرکار نے فرمایا: اِنِّیْ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ۔ جو کچھ میں دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھتے جو میں سنتا ہوں تم نہیں سنتے۔ سبحان اللہ حضرات سرکار کے فرمان پر توجہ کیجئے میرے آقا کن کو خطاب فرما رہے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم کو سرکار فرما رہے ہیں میں جو دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھ سکتے جو میں سنتا ہوں تم نہیں سنتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سن کر اعتراض نہیں کیا کہ آقا آپ کیا فرما رہے ہیں۔ آپ بھی ہماری طرح انسان ہیں جیسے آپ کے دو کان ہیں ویسے ہی ہمارے بھی دو کان ہیں جیسے آپ کی دو آنکھیں ہیں ویسے ہی ہماری دو آنکھیں پھر آپ ہم سے زیادہ کیسے دیکھ سکتے ہیں اور سن

Marfat.com

سکتے ہیں۔ ہماری عقل میں نہیں آتا۔ ناں اللہ تعالیٰ کی عزت کی قسم کسی صحابی نے یہ نہیں کہا کوئی صحابی حضور ﷺ کے مثل نہیں بنا کسی نے مثلیت کا دعویٰ نہیں کیا۔ صدیق اکبر نے برابری کا دعویٰ نہیں کیا، فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ، عثمان غنی رضی اللہ عنہ، مولا علی رضی اللہ عنہ نے سرکار کی برابری کا دعویٰ نہیں کیا۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ نبی کی مثل نہیں بنے مگر یہ پندرہویں صدی کا ملاں یہ زکوتوں فطرانوں پر پلنے والا مولوی نبی کی مثل ہونے کا دعوے دار ہے۔ تمام دیوبندیوں وہابیوں اور اہلحدیثوں کا متفقہ امام مولوی اسماعیل دہلوی اپنی رسوائے زمانہ کتاب تقویۃ الایمان میں لکھتے ہیں کہ انبیاء، امام اور امام زادے پیر شہید جتنے بھی اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہیں اور بندے عاجز ہیں اور ہمارے بھائی ہیں۔ مگر اللہ نے ان کو بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہمیں ان کی فرماں برداری کا حکم کیا ہے ہم ان کے چھوٹے ہیں۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۵۶)

حضرات توجہ کیجئے صحابی نبی کی مثل نہیں بنا پر تماشہ دیکھیئے وہابی نبی کی مثل بن کر نبی کا چھوٹا بھائی بننے کا دعویٰ کر رہا ہے۔ افسوس ہے ایسی مسلمانی پر لعنت ہے ایسے انسان پر۔

پکے دوزخی لکھے گئے لوح اتے شان مصطفیٰ وچہ جھڑے شکی ہوگئے
ڈگے منہ دے بھار اوہ دوزخ پسدے رہے تے پس کے پھکی ہوگئے
یاد مکے مدینے نوں کرن والے اک نہ اک دن مدنی مکی ہوگئے
پیار جناں حضور دے نال کیتا ناصر سارے زمانے توں لکی ہوگئے

سرکار کے بے مثل ہونے پر فقیر کی تالیف ذوق خطیب حصہ ۳ دیکھیئے بڑی تحقیق سے سرکار کی بے مثلیت بیان کی ہے تو عرض کر رہا تھا میرے آقا نے فرمایا لوگو جو کچھ میں دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھتے جو میں سنتا ہوں تم نہیں سن سکتے۔ میرے آقا نے فرمایا: اَتَّحْتِ السَّمَاءُ میں زمین پر بیٹھ کر دیکھتا ہوں آسمان چرچراتا ہے

Marfat.com

وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَاَطَّ اور آسمان کا یہ حق ہے کہ وہ چرچرائے کیونکہ آسمان میں چار انگلی کے برابر بھی جگہ خالی نہیں جہاں فرشتے سر سجدے میں رکھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدے نہ کر رہے ہوں۔ وَاللّٰہِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ حضور ﷺ نے فرمایا صحابہ مجھے اللہ تعالیٰ کی عزت و جلالت کی قسم جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ سبحان اللہ۔ سرکار کے فرمان کی طرف توجہ کیجئے سرکار فرماتے ہیں صحابہ جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے پتہ چلا میرے نبی کے علم کی وسعت اتنی اعلیٰ ہے کہ کوئی صحابی میرے نبی کے علم کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ سرکار بیٹھے کہاں ہیں مدینہ پاک میں اور خبریں کہاں کی بتا رہے ہیں آسمانوں کی آسمانوں کی مسافت زمین سے کتنی ہے۔ کروڑوں میل دور حضرات جب کائنات کے والی نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو آسمانوں کی باتیں بتائیں کسی صحابی نے اعتراض نہیں کیا آقا یہ غیب کی خبریں ہیں آپ کو کیسے پتہ چل گیا۔ ناں کسی صحابی نے اعتراض نہیں کیا ہر صحابی کو یقین ہوگیا کہ ہمارا نبی اللہ تعالیٰ کی عطا سے زمین پر بیٹھ کر آسمانوں کی خبریں جان بھی سکتا ہے اور غلاموں کو بتا بھی سکتا ہے۔ یہ صحابہ کا عقیدہ تھا اب سپاہ صحابہ کا عقیدہ سنیئے۔ اب نام نہاد سنیوں کا عقیدہ سنیئے اب دو نمبر سنیوں کا عقیدہ سنیئے۔

دیوبندیوں کے امام مولوی خلیل احمد دیوبندی براہین قاطعہ میں لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کو دیوار کے پیچھے کی بھی خبر نہیں اور یہ بھی پتہ نہیں کہ قیامت والے دن نبی پاک کے ساتھ اللہ تعالیٰ کیا سلوک کرے۔ معاذ اللہ۔ (براہین قاطعہ صفحہ ۵۱)

او سنیو! او وہابیو! دیوبندیوں کے پیچھے نمازیں پڑھنے والو علیہ السلام او وہابیوں دیوبندیوں کو چندے اور ووٹ دینے والو! غور سے اس عبارت کو پڑھو تم کہتے ہو یہ مولویوں کے پیٹ کے جھگڑے ہیں آنکھیں کھول کر دیکھو یہ پیٹ کا جھگڑا ہے یا عزت مصطفیٰ ﷺ کا جھگڑا ہے۔ معاذ اللہ۔ دیوبندیوں کا امام کیا کہہ رہا ہے نبی کو دیوار کے پیچھے کا پتہ نہیں۔ ادھر صحیح حدیث پیش کر رہا ہوں سرکار غلاموں کو بتا رہے

Marfat.com

ہیں آسمان اللہ تعالیٰ کے خوف سے چرچرا رہا ہے۔ جو نبی کروڑوں میل کے فاصلے کی باتیں جانتا ہے کیا اس نبی کو دیوار کے پیچھے کا پتہ نہیں ہوگا؟ پر یہ بدبخت کیا کہتے ہیں معاذ اللہ نبی کو دیوار کے پیچھے کی خبر نہیں نبی کو اپنی عاقبت کا پتہ نہیں یہ سن کر نبی پاک کی روح نہیں تڑپتی ہوگی کہ میرے نام کے صدقے پلنے والے مولوی میرے بارے کیا لکھ رہے ہیں؟ پھر کیوں نہ کہوں کہ:

ایہہ ہے ازلی گستاخاں دا سب ٹولا — جناں چھڈیاں داڑھیاں لمبیاں نے
سن کے انہاندے بول گستاخانہ — روضے پاک دیاں کندھاں کمبیاں نے
جڑاں کٹن لئی شان حضور دیاں — پھڑیاں ہتھاں وچہ انہاں رمبیاں نے
ٹریڈ مارک نے انہاندے اے حافظ — سر گھونے تے اچیاں تمبیاں نے

تو میرے آقا نے کیا فرمایا میرے صحابہ رضی اللہ عنہم آسمان چرچراتا ہے اور اس کا حق ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے چرچرائے حضرات توجہ کیجئے زمین سے کروڑوں میل ہے آسمان کروڑوں میل سے آسمان چرچراتا ہے یوں سمجھئے آسمان اللہ تعالیٰ کے خوف سے روتا ہے آسمان اللہ تعالیٰ کے ڈر سے کانپتا ہے مگر صدقے جاؤں آمنہ کے لال کی سماعت پر میرا نبی کروڑوں میل دور بیٹھ کر آسمان کے چرچرانے کی آواز سن لیتا ہے حضرات ایمان داری سے بتانا جو نبی کروڑوں میل کے فاصلے سے آسمان کے رونے کی آواز سن سکتا ہے کیا وہ نبی دو ہزار کلومیٹر سے پاکستان والوں کا درود سلام نہیں سن سکتا؟ سن سکتا ہے ضرور سن سکتا ہے۔ مگر دیوبندی وہابی اہلحدیث حضرات کا عقیدہ ہے کہ مدینہ پاک میں بیٹھ کر سرکار کے روضے سامنے کھڑا ہو کر درود وسلام پڑھا جائے تو کملی والا خود درود وسلام سنتا ہے اگر مدینہ شریف سے دور صلوٰۃ وسلام پڑھا جائے تو فرشتے درود نبی پاک کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔ حضرات کیا عجب منطق ہے کہ مدینہ پاک میں نبی پاک خود سنتے ہیں دور سے فرشتے پہنچاتے ہیں۔ دیوبندیوں وہابیوں سے پوچھا جائے کہ یہ

Marfat.com

تقسیم آپ کیوں کرتے ہیں؟ جواب ملتا ہے کہ بندہ جب نبی سے دور ہو جائے تو نبی نہیں سن سکتا کیونکہ دور سے سننا یہ اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے۔ حضرات ان بے وقوفوں سے یہ پوچھا جائے کہ کیا اللہ تعالیٰ بندے سے دور ہے؟ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدُ ہم ہر بندے کی شہہ رگ سے زیادہ قریب ہیں۔ (قرآن مجید پ ۲۶، سورۃ ق آیت ۱۶)

حضرات جب اللہ تعالیٰ ہر بندے کی شہ رگ سے زیادہ قریب ہے تو دور سے سننا یہ اللہ تعالیٰ کا خاصہ تو نہ ہوا بلکہ دور سے سننا یہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے اللہ تعالیٰ کے محبوبوں کا طریقہ ہوا جو لکھتا ہے دور سے سننا یہ اللہ تعالیٰ کا طریقہ ہے وہ گمراہ ہے کیونکہ جب اللہ تعالیٰ دور نہیں تو دور سے سننا کیسا تمام دیوبندیوں، وہابیوں، تبلیغیوں کے امام مولوی زکریا سہارن پوری دیوبندی اپنی مشہور زمانہ کتاب تبلیغی نصاب میں لکھتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَکًا اَعْطَاهُ اَسْمَاءَ الْخَلَائِقِ فَهُوَ قَائِمٌ عَلٰی قَبْرِیْ اِذَا مِتُّ۔ لوگو جب میرا وصال ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو میرے روضہ انور پر کھڑا کرے گا اس فرشتے کی یہ شان ہوگی وہ ساری مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت رکھتا ہوگا فَلَیْسَ اَحَدٌ یُّصَلِّیْ عَلٰی صَلَاةً جب بھی کوئی انسان مجھ پر درود شریف پڑھے گا: اِلَّا قَالَ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ تو وہ فرشتہ کہے گا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر آپ کے فلاں امتی نے جس کا نام یہ ہے جس کے باپ کا یہ نام ہے اس نے آپ پر درود وسلام پڑھا ہے۔ سبحان اللہ۔ مولوی زکریا صاحب لکھتے ہیں کہ: فَلَا یُصَلِّیْ عَلٰی اَحَدٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ۔ جو بندہ قیامت تک مجھ پر درود پڑھتا رہے گا وہ فرشتہ مجھ کو اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر بتائے گا کہ حضور آپ کے فلاں غلام نے آپ پر درود پاک پڑھا ہے۔ (القول البدیع صفحہ ۱۱۲، الترغیب تبلیغی نصاب صفحہ ۶۹۶، ۶۹۷)

Marfat.com

حضرات توجہ فرمائیں جب فرشتے کی یہ شان ہے کہ وہ سرکار کے روضہ انور پر کھڑا ہو کر پوری دنیا کے انسانوں کا درود سن لیتا ہے صرف سن ہی نہیں لیتا بلکہ مدینہ شریف میں کھڑے کھڑے اس بندے کا نام اس بندے کے باپ کا نام بھی جان لیتا ہے میاں جب نبی پاک کے در پر کھڑے ہونے والے چوکیدار کی غلام کی یہ شان ہے ایمان داری سے بتانا مزار پر انوار میں لیٹنے والے سردار کی سماعت اور نگاہ کا کیا عالم ہوگا۔ سبحان اللہ۔ میرے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ:

بندہ مٹ جائے نہ آقا پر وہ بندہ کیا ہے
بے خبر ہو جو غلاموں سے وہ آقا کیا ہے

ایک دن والی کائنات غلاموں کی محفل میں تشریف فرما ہیں تو سرکار نے فرمایا صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی جی آقا فرمایا جب جمعہ کا دن آئے مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود وسلام پڑھا کرو کیونکہ جمعہ والے دن کثرت سے فرشتے زمین پر آتے ہیں پھر سرکار نے فرمایا: لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یُّصَلِّیْ عَلَیَّ جو بندہ مجھ پر درود پڑھتا ہے: اِلَّا بَلَغَنِیْ صَوْتُہٗ حَیْثُ کَانَ چاہے وہ دنیا کے کسی کونے پر ہو اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے۔ سبحان اللہ۔ (جلاء الافہام صفحہ ۵۶، الصلوٰۃ والسلام صفحہ ۵۲)

حضرات اس حدیث پاک سے پتہ چلا پوری دنیا کا کوئی انسان جہاں کہیں بھی سرکار پر درود وسلام پڑھتا ہے وہ لجپال نبی اس کی آواز خود سن لیتا ہے مگر دیوبندی کہتے ہیں نہیں جی ہمارا درود فرشتے پہنچاتے ہیں میں نے کہا تمہارا درود فرشتے پہنچاتے ہیں مگر ہمارا درود وسلام آمنہ کا لال خود سنتا ہے کیونکہ ہمارا تو عقیدہ یہ ہے کہ:

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان　　کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام
ہم یہاں سے پڑھیں وہ مدینے سنیں　　مصطفیٰ کی سماعت پہ لاکھوں سلام

سید محمد سلمان الجزولی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کتاب لکھی ہے دلائل الخیرات یہ وہ

Marfat.com

پیاری درود وسلام کی کتاب ہے جس کو حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اور مولوی رشید مولوی قاسم نانوتوی، مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی خلیل احمد یہ سارے اکابرین دیوبند ہر روز پڑھا کرتے تھے۔ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی تمام مریدوں کو مولوی قاسم مولوی رشید احمد مولوی اشرف علی تھانوی کو پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

(المہند صفحہ ۱۶)

اس دلائل الخیرات میں یہ حدیث پاک موجود ہے کہ ایک دن کملی والے کے غلاموں نے عرض کی کہ قِیْلَ لِرَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ صَلٰوۃ الْمُقَلِّیْنَ عَلَیْكَ سرکار کی بارگاہ میں عرض کیا گیا آقا ہمیں ایک بات بتائیں فرمایا کون سی؟ عرض کی گئی سوہنیا ان لوگوں کے بارے ہمیں بتائیں جو آپ پر مدینہ پاک میں درود پڑھتے ہیں۔ مِمَّنْ غَابَ عَنْكَ وَمَنْ یَّاْتِیْ بَعْدَكَ مَا حَالُھُمَا عِنْدَكَ اور وہ لوگ جو یہاں سے دور آپ پر درود پڑھتے ہیں یا آپ کے وصال کے بعد آپ پر درود پڑھیں گے ان کے درود وسلام کے بارے میں ہمیں وضاحت فرمائیں کہ آپ کیسے ان کا درود سنیں گے؟ فَقَالَ اَسْمَعُ صَلَاۃَ اَھْلِ مُحَبَّتِیْ وَاَعْرِفُھُمْ۔ آمنہ کے لال نے فرمایا لوگو سن لو جو بندہ قیامت تک محبت کے ساتھ مجھ پر دنیا کے کسی کونے میں بھی درود وسلام پڑھے گا میں خود اس کا درود سنوں گا بھی اور اسے پہچان بھی لوں گا کہ یہ کون ہے ولدیت کیا ہے قومیت کیا ہے کس ملک اور کس شہر کا رہنے والا ہے وَتُعْرَفَنْ عَلَیَّ صَلٰوۃُ غَیْرِھِمْ عَرْضًا اور جو بندہ مجھ پر محبت سے درود نہیں پڑھے گا فرشتے اس بندے کا درود میری بارگاہ میں پیش کریں گے۔ سبحان اللہ۔ (دلائل الخیرات شریف صفحہ ۳۲)

اب وہ لوگ جو کہتے ہیں ہمارا درود وسلام نبی نہیں سنتا وہ بھی سچے ہیں جو کہتے ہیں نبی پاک ہمارا درود وسلام خود سنتے ہیں وہ بھی سچے ہیں۔ جن کا عقیدہ ہے فرشتے ہمارا درود وسلام پہنچاتے ہیں وہ اوپر سے درود پڑھتے ہیں جن کا نظریہ ہے

Marfat.com

نبی پاک ہمارا درود وسلام خود سنتے ہیں وہ محبت میں عشق رسول ﷺ میں ڈوب کر پڑھتے ہیں۔ حضرات عرض یہ کر رہا تھا کہ حضور ﷺ نے فرمایا آسمان اللہ تعالیٰ کے خوف سے چرچراتا ہے اور آسمان کا چرچرانا حق ہے کیونکہ آسمان میں چار انگلی کے برابر بھی جگہ خالی نہیں جہاں فرشتے سر سجدے میں رکھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدے نہ کر رہے ہوں۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کی عزت وجلالت کی قسم جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ وَاللّٰهُ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جان لیتے لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا تو تم ہنستے تھوڑا اور روتے زیادہ۔

(ترمذی شریف جلد۲ بخاری شریف مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۱۶)

حضرات پتہ چلا اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونا اللہ تعالیٰ کے ڈر سے رونا یہ حضور ﷺ کی سنت ہے۔ حضور ﷺ کے صحابی حضرت رباح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن مجھے اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ نے فرمایا رباح میں نے عرض کی جی میرے آقا فرمایا جب بھی میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا کوئی پیغام لے کر آتے ہیں ان کی آنکھوں میں ہمیشہ آنسو بھی جاری ہوتے ہیں۔ حضرت رباح نے عرض کی آقا وجہ کیا ہے؟ سرکار نے فرمایا میں نے بھی ایک دن جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا تھا جبرئیل تم جب بھی میرے پاس آتے ہو تمہاری آنکھوں میں آنسو ہوتے ہیں تم ہنستے کبھی نہیں آئے کیا وجہ ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی سوہنا جب سے اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا فرمایا ہے اس دن کے بعد میں ہنسا کبھی نہیں۔ اللہ اکبر۔ (کتاب الزہد امام احمد بن حنبل، صفحہ ۲۷)

رب کے یاروں کی پہچان

خالق کائنات قرآن مجید فرقان حمید کے (پ ۱۶، سورۃ مریم آیت ۵۸) میں اپنے مقبول بندوں کی پہچان کراتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا وَّ بُكِيًّا۔ جب اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کے

Marfat.com

سامنے رب عزوجل کا قرآن پڑھا جاتا ہے وہ روتے ہوئے سجدے میں گر پڑتے ہیں۔ حضرات پتہ چلا اللہ تعالیٰ کے پیار میں رونا اللہ تعالیٰ کے خوف میں رونا اللہ تعالیٰ کی محبت میں رونا یہ اللہ تعالیٰ کے محبوبوں کی سنت ہے۔ حضرات دنیا کا ہر انسان روتا ہے مگر رونے رونے میں بڑا فرق ہے کوئی اپنی جان کی خاطر روتا ہے کوئی اپنی اولاد کی خاطر روتا ہے کوئی جائیداد کی خاطر روتا ہے کوئی مال کی خاطر روتا ہے مگر قربان جاؤں ان لوگوں کے رونے پر جو عشق الٰہی میں روتے ہیں جو محبت رسول ﷺ میں روتے ہیں جو مکہ کی یاد میں روتے ہین جو مدینہ شریف کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں کے لئے روتے ہیں۔ جدید سائنسی تحقیق کے مطابق رونے کا اتنا فائدہ لکھا ہے کہ اگر لوگوں کو رونے کے فوائد کا پتہ چل جائے تو سارے انسان کام کاج چھوڑ کر رونا شروع کردیں کیونکہ جو بندہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں اور اس کے محبوب ﷺ کے پیار میں روتا ہے اس کے گناہ بھی بخشے جاتے ہیں اور کئی آنکھوں کی بیماریاں بھی ختم ہو جاتی ہیں۔

رونا اکھ نوں روشن کردا تے صیقل کرنیدا دل نوں
داغ سینے دے صاف کرینداتے نالے موم کرینداں دل نوں
اک اتھرو بخشش لئی کافی باجھ کسے کامل نوں
اعظم جے ایہہ دوت لبھنی تے جا مل کسے صاحب دل نوں

۴سرجری کے ایک بہت بڑے ڈاکٹر نے آنکھ کا آپریشن کرنے کے بعد کہا کہ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں رونے کا اثر آنکھوں پر بڑا پڑتا ہے۔ اگر کوئی مرد یا عورت اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی کریم ﷺ کے عشق میں روئے تو وہ آنسو انسان کو چہرے کے دانوں سے دھبوں سے کیل مہاسوں اور الرجی سے بچاتے ہیں اگر بندہ غصہ اور ضد اور انتقام کی وجہ سے روئے تو ان آنسوؤں سے دماغی اور اعصابی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ (سنتیں اور ان کی برکتیں صفحہ ۲۸)

Marfat.com

بعض حضرات بات بات پر بڑے ہنستے ہیں قہقہے لگاتے ہیں۔ حضرات ایسے لوگوں کے دل جلدی مردہ ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو دل کا بڑی جلدی اٹیک کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیار میں رونے والوں کا دل ہمیشہ زندہ اور سلامت رہتا ہے وہ کئی بیماریوں سے بچ جاتے ہیں۔ ڈاکٹر اقبال فرماتے ہیں کہ:

دل مردہ دل نہیں ہے اسے زندہ کر دوبارہ
کر یہی ہے امتوں کے مرض کہن کا چارہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے جلیل القدر صحابی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَکٰی مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ اللہ تعالیٰ کے مقدس رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلاموں کو فرمایا لوگو یاد رکھو جو انسان اللہ تعالیٰ کے خوف سے روتا ہے وہ قیامت والے دن کبھی جہنم میں نہیں جائے گا۔ حَتّٰی یَعُوْدُ اللَّبَنُ فِی الْفَرْعِ یہاں تک کہ دودھ تھنوں میں واپس چلا جائے۔ (ترمذی شریف جلد۲ صفحہ۲۰)

یعنی جیسے کسی جانور کا دودھ نکالنے کے بعد اس کے تھنوں میں واپس نہیں جاسکتا ایسے ہی اللہ تعالیٰ کے ڈر سے آنسو بہانے والا رونے والا آہ وزاری کرنے والا کبھی دوزخ کی آگ میں نہیں جل سکتا کیونکہ:

رونا دل دی میل اتارے تے کندن وانگ بناوے
رون دھون والا بندہ تے کدی نہ دوزخ جاوے

حضرات جو بندہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں روتا ہے اللہ تعالیٰ کے خوف میں روتا ہے تو اللہ تعالیٰ پھر یار کے صدقے اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے اس کی بخشش کا اعلان فرما دیتا ہے اس کی ساری خطاؤں پر قلم پھیر کر اسے اپنا قرب عطا فرما دیتا ہے۔

آدم علیہ السلام کے آنسو

حضرات آپ قرآن مجید کا مطالعہ کر کے دیکھیں جب خالق کائنات نے

Marfat.com

حضرت آدم علیہ السلام کو اور حضرت حوا کو تخلیق فرمایا تو میرے پیارے رب العالمین نے حضرت آدم علیہ السلام کو فرمایا: وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ خالق کائنات فرماتے ہیں ہم نے آدم علیہ السلام کو حکم دیا اے آدم تو اور تیری بیوی حوا اس جنت میں رہو جنت میں جا کر رہ کر کرو کیا؟ فرمایا: وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا اور ہم نے حکم دیا جنت کی ہر نعمت کھاؤ سیب کھاؤ کیلے کھاؤ مالٹے کھاؤ ناشپاتی کھاؤ تربوز کھاؤ خربوزہ کھاؤ امرود کھاؤ انار کھاؤ یعنی جو جو جنت کی نعمت ہے وہ کھاؤ کوئی روک ٹوک کرنے والا نہیں لیکن وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ لیکن اس پیڑ کے پاس نہ جانا یہ گندم نہ کھانا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی مولا کریم ٹھیک ہے آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی۔ سیدنا آدم علیہ السلام ڈھائی سو سال جنت کے باغات کی سیر کرتے رہے طرح طرح کی نعمتیں کھاتے رہے کہ ڈھائی سو سال کے بعد شیطان لعین نے جھوٹی قسمیں کھا کر حضرت آدم علیہ السلام کو اور حضرت حوا کو وہ گندم کے دانے کھلا دیئے۔ خالق کائنات قرآن مجید (پ ۸ سورۃ اعاف آیت ۲۱) میں ارشاد فرماتا ہے: وَقَاسَمَهُمَا اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ۔ شیطان لعین نے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا سے قسم اٹھائی کہ پریشان نہ ہو یہ گندم کھا لو میں تمہارا دشمن نہیں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ جب سیدنا آدم علیہ السلام نے اور سیدہ حوا نے گندم کے دانے کھائے تو قرآن کہتا ہے: فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا جب انہوں نے پیڑ چکھا اور گندم کے دانے کھائے تو دونوں کے جسموں سے لباس اتر گئے۔ دونوں میاں بیوی بڑے پریشان ہوئے کہ یہ کیا معاملہ ہوگیا ہے۔ ادھر خالق کائنات نے آواز ماری کہ نَادٰهُمَا رَبُّهُمَا اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ اور انہیں ان کے رب عزوجل نے آواز ماری کیا میں نے تمہیں اس پیڑ کے کھانے سے منع نہیں کیا تھا۔ سیدنا آدم علیہ السلام نے اور حضرت حوا نے سر سجدے میں رکھ کر اور رو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا اے

Marfat.com

خالق کائنات ہم دونوں نے اپنی جانوں پر بڑی زیادتی کی ہے۔ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا اور اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ فرمائے لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ تو ہم ضرور نقصان والوں میں سے ہوئے۔ خالق کائنات نے فرمایا آدم توبہ کی بات تو بعد کی ہے پہلے تم ایسے کرو میاں بیوی میری جنت چھوڑ کر زمین پر چلے جاؤ قَالَ اهْبِطُوْا خالق کائنات نے فرمایا جنت سے اتر جاؤ۔ (تفسیر نور العرفان صفحہ ۲۴۱، ۲۴۲)

حضرات پتہ چلا کہ سیّدنا آدم علیہ السلام اور سیّدہ حوا کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر اس لئے اتارا کہ وہ دونوں میاں بیوی بھول کر گندم کا دانا کھا بیٹھے تھے۔ یہ قرآن کی وضاحت ہے یہ قرآن دنیا کے سامنے رپورٹ پیش فرما رہا ہے مگر شیعہ حضرات کی گپ سنیں وہ اپنی کتابوں میں کیا لکھتے ہیں؟

شیعوں کی گپ

شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم ہیں ملا محمد باقر مجلسی انہوں نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے حیات القلوب اس کتاب میں شیعہ حضرات کا بہت بڑا مجتہد لکھتا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا جنت میں تشریف لے گئے تو انہوں نے سر اٹھا کر عرش کی طرف دیکھا تو انہیں عرش پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، امام حسن، امام حسین رضی اللہ عنہ اور دیگر آئمہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نام لکھے ہوئے نظر آئے۔ یہ سارے نام اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے لکھے تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی اے خالق کائنات یہ مقدس ہستیاں تیری بارگاہ میں اتنی عزت والی اور اتنی محبوب ہیں؟ خالق کائنات نے فرمایا اے آدم اگر یہ ہستیاں نہ ہوتیں تو میں تیری تخلیق نہ فرماتا اور نہ حوا کو پیدا فرماتا۔ پھر چند سطریں چھوڑ کر لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور سیّدہ حوا کو فرمایا اے آدم اور حوا میرے ان انوار کی

Marfat.com

طرف حسد کی نگاہ سے نہ دیکھنا نہیں تو میں تمہیں اپنی جوار رحمت سے الگ کر کے زمین پر بھیج دوں گا پھر تم کو ذلت اور خواری کا سامنا کرنا پڑے گا۔ پھر ان کو شیطان نے ڈگمگایا تو آدم اور حوا نے ان کی طرف حسد کی نگاہ سے دیکھا تو اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی رحمت سے (جنت) سے الگ کر دیا۔ معاذ اللہ۔

(حیات القلوب فارسی جلد ۱ صفحہ ۴۹، عقائد جعفریہ جلد ۱ صفحہ ۶۲، ۶۳، حیات القلوب اردو جلد ۱ صفحہ ۹۵)

حضرات کتنی گستاخی اور بے ادبی کے جملے ہیں کہ آدم علیہ السلام نے اور سیّدہ حوا نے پنجتن پاک کی طرف حسد کی نگاہ سے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ مقام کیوں عطا فرمایا ہے اس لئے وہ جنت سے نکلے اس لئے وہ اللہ تعالیٰ کی مرحمت سے دور ہوئے۔ ہو اللہ تعالیٰ کا نبی اور حسد کرے حضرات آپ کا ایمان گوارا کرتا ہے؟ یہ شیعہ حضرات کی بہت بڑی بے ادبی اور کفریہ کلمے ہیں آپ ان کی کتابیں پڑھ کے دیکھیں انہوں نے آلِ نبی اولادِ علیؓ کی آڑ میں کسی نبی کو نہیں بخشا بلکہ ہر نبی کی گستاخی کی ہے۔ شیعہ حضرات کے ایک اور عالم ہیں علامہ نعمت اللہ جزائری، انہوں نے ایک کتاب لکھی ہے انوار نعمانیہ اس کتاب میں لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما امام زین العابدین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا اے حسین رضی اللہ عنہ کے بیٹے میں نے سنا ہے کہ تم یہ کہتے ہو کہ حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے عذاب میں اس لئے مبتلا کیئے گئے کہ لِاَنَّهٗ عُرِضَ عَلَيْهِ وَلَايَةُ جَدِّیْ فَتَوَقَّفَ عِنْدَهَا۔ ان کے سامنے آپ کے دادے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ولایت امامت پیش کی گئی تو انہوں نے بجائے اقرار کرنے کے خاموشی اختیار کی۔ امام زین العابدین نے جب یہ بات سنی تو فَقَالَ بَلٰی ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ فرمایا تمہاری ماں تمہیں نہ دیکھے یہ بات حق اور سچ ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا مجھے یقین نہیں آرہا کوئی دلیل دیجئے کوئی نشانی دکھایئے تا کہ مجھے یقین ہو جائے۔ امام زین العابدین نے فرمایا اچھا ایسے کرو اپنی اور میری آنکھوں کو کسی پٹی سے باندھ دو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے

Marfat.com

اپنی اور امام زین العابدین کی آنکھیں ایک ایک پٹی سے باندھ دیں۔ تھوڑی دیر کے بعد امام نے فرمایا: اچھا اب اپنی بھی پٹی کھول دو میری بھی۔ جب پٹی کھولی گئی تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم دونوں ایک سمندر کے کنارے پر کھڑے ہیں امام زین العابدین نے سمندر کی ایک مچھلی کو بلایا امام کی آواز سن کر فوراً ایک مچھلی نے پانی سے منہ نکالا جو پہاڑ کی طرح تھی سر نکال کر عرض کرنے لگی اے اللہ تعالیٰ کے ولی میں حاضر ہوں حکم فرمایئے؟ امام زین العابدین نے فرمایا ذرا اپنا تعارف کروا تو کون ہے؟ اس مچھلی نے عرض کی حضور میں وہی مچھلی ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کے نبی یونس علیہ السلام کو اپنے اندر نگلا تھا۔ پھر اس مچھلی نے عرض کی حضور آدم علیہ السلام سے لے کر آپ کے جد امجد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام نبیوں پر اللہ تعالیٰ نے تم اہل بیت کی ولایت پیش کی جس نے قبول کرلی وہ نبی سلامتی میں رہا جس نے قبول کرنے میں توقف کیا دیر لگائی اس نبی کو مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مَالَقِیَ آدَمُ مِنَ الْمُصِیْبَةِ وَمَا لَقِیَ نُوْحٌ مِّنَ الْغَرَقِ وَمَا لَقِیَ اِبْرَاهِیْمُ مِنَ النَّارِ وَمَا لَقِیَ یُوْسُفَ مِنَ الْجُبِّ مَا لَقِیَ اَیُّوْبُ مِنَ الْبَلَاءِ وَمَا لَقِیَ دَاوٗدُ مِنَ الْخَطِیْئَةِ۔ اگر آدم علیہ السلام کو مصیبت پہنچی ہے تو اس لئے کہ انہوں نے آپ کی امامت فوراً قبول نہیں کی اگر نوح علیہ السلام کو ڈوبنے کا خطرہ ہوا تو اسی وجہ سے کہ انہوں نے آپ کی امامت فوراً قبول نہیں کی اگر ابراہیم علیہ السلام کو نار نمرود میں ڈالا گیا تو آپ کی خاطر اگر یوسف علیہ السلام کنویں میں گرائے گئے تو آپ کی خاطر، ایوب علیہ السلام کے جسم میں بیماری آئی تو آپ کی خاطر اگر داؤد علیہ السلام سے غلطی سرزد ہوئی تو آپ کی خاطر۔ معاذ اللہ۔ (انوار نعمانیہ صفحہ ۸، عقائد جعفریہ جلد ا صفحہ ۶۷، ۷۰)

حضرات بار بار پڑھیے اس عبارت کو بتایئے کتنی گستاخی اور کفریہ کلمے بولے ہیں شیعہ مجتہد نے کہ جس نبی نے مولا علی رضی اللہ عنہ اور بارہ اماموں کی امامت پر توقف کیا اللہ تعالیٰ نے ان سب نبیوں کو سزا دی۔ استغفر اللہ۔ کتنے بدنصیب ہیں یہ

Marfat.com

شیعہ جنہوں نے مولا علی رضی اللہ عنہ کو اور آپ کی آل اولاد کو نبیوں سے بھی بڑھا دیا۔ شیعہ حضرات کے ایک اور بہت بڑے مجتہد ہیں علامہ ابوالحسن علی بن ابراہیم قمی۔ یہ اپنی تفسیر قمی میں لکھتے ہیں کہ ابوہمزہ امام باقر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک دن امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ حضور اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے پ ۲۴ میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے: لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبِطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ۔ اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ نے شرک کیا تو آپ کے سارے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور آپ نقصان پانے والوں میں سے ہو جائیں گے اس کا مطلب کیا ہے اس کی تفسیر کیا ہے تو ابوہمزہ کہتے ہیں کہ قَالَ تَفْسِيْرُهٗ لَئِنْ اَمَرْتَ بِوَلَايَةِ اَحَدٍ مَعَ وَلَايَةِ عَلِيٍّ مِنْ بَعْدِكَ۔ امام محمد باقر نے فرمایا اس آیت کی تفسیر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو فرمایا اے میرے حبیب اگر آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ولایت امامت کے سوا کسی اور کی ولایت اور امامت کا اعلان کیا تو آپ کے سارے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور آپ خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ استغفر اللہ۔

(تفسیر قمی صفحہ ۵۸۰، سورۃ زمر پ ۲۴، عقائد جعفریہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۱، ۱۰۲)

حضرات شیعہ حضرات کی بدنصیبی دیکھیئے انہوں نے مولا علی رضی اللہ عنہ کی محبت کی آڑ میں سلطان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی کتنی بڑی گستاخی کی ہے کہ اے میرے حبیب اگر آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امامت ولایت خلافت کا اعلان نہ کیا تو معاذ اللہ آپ کے سارے اعمال ختم ہو جائیں گے۔ گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا دار و مدار حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت اور امامت پر ہے۔ حضرات اگر شیعہ حضرات کا یہی عقیدہ درست مان لیا جائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعد مولا علی رضی اللہ عنہ کی امامت اور خلافت کا اعلان فرمائیں تو آپ کی رسالت بھی بچتی ہے اور اعمال بھی بچتے ہیں تو بقول شیعہ کے سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ رسالت بچے گی نہ اعمال بچیں گے آپ

Marfat.com

کہیں گے وہ کیسے تو سنیئے۔ یہی علامہ قمی اپنی تفسیر میں میں لکھتے ہیں کہ ایک دن حضور ﷺ اپنی بیوی سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف فرما تھے یہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں۔ میرے آقا نے فرمایا: حفصہ (رضی اللہ عنہا)! میں تمہیں ایک بات بتاؤں؟ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی آقا ضرور بتاؤ سرکار مدینہ نے فرمایا: قَالَ اِنَّ اَبَابَکْرٍ یَلِیَ الْخَلَافَۃَ مِنْ بَعْدِیْ۔ اے حفصہ (رضی اللہ عنہا) جب میرا وصال ہو جائے گا تو میرے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوگا ثُمَّ مِنْ بَعْدُ اَبُوْکِ۔ جب صدیق اکبر کا وصال ہو جائے گا تو تیرا ابو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے گا۔ فَقَالَتْ مَنْ اَخْبَرَکَ بِھٰذَا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کی آقا یہ بات آپ کو کس نے بتائی ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا: قَالَ اللّٰہُ اَخْبَرَنِیْ اے حفصہ رضی اللہ عنہا! یہ بات مجھے اللہ تعالیٰ نے بتائی ہے۔

(تفسیر قمی سورۃ تحریم صفحہ ۶۸۷، تفسیر صافی جلد ۲ صفحہ ۷۱۶، عقائد جعفریہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۴)

حضرات اس عبارت سے پتہ چلا کہ حضور ﷺ نے اپنی ظاہری حیات میں ڈنکے کی چوٹ پر اعلان فرما دیا کہ میرے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ امام اور خلیفہ ہوں گے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد فاروق اعظم رضی اللہ عنہ امام اور خلیفہ ہوں گے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے جس بات سے حضور ﷺ کو منع فرمایا تھا معاذ اللہ نبی وہی کام کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امامت اور خلافت کا اعلان کرنا نہیں تو تیرے معاذ اللہ سارے اعمال برباد ہو جائیں گے تو خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا لیکن سرکار ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت اور امامت کا اعلان نہیں فرما رہے بلکہ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی امامت اور خلافت کا اعلان فرما رہے ہیں۔ پھر شیعہ حضرات کے عقیدے کے مطابق معاذ اللہ نقل کند کند نہ باشد نہ حضور ﷺ کی رسالت رہی نہ اعمال رہے۔ افسوس ہے ایسے عقیدے پر لعنت ہے ایسے مذہب پر۔ جس عقیدے نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت

Marfat.com

کی آڑ میں سارے نبیوں کی گستاخی کر ڈالی پھر نبیوں کے سلطان کی بھی بے ادبی میں کوئی کسر نہ چھوڑی وہ نبی جس کے صدقے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شان ملی مقام ملا عظمت ملی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نہ آتے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کون جانتا صحابہ رضی اللہ عنہم کی پہچان کیسے ہوتی یہ تو سب صدقہ ہے آمنہ کے لال صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ ابوبکر صدیق بن گیا، عمر فاروق بن گیا، عثمان ذوالنورین بن گیا، حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ بن گیا۔ کون نبی جس کے صدقے سے ساری کائنات زمین آسمان بنے عرش فرش بنے لوح وقلم بنی جن انسان بنے شجر حجر بنے جنت دوزخ بنی کائنات کا ذرہ ذرہ بنا۔ کون نبی جس کی ہر ہر ادا کی قسم خالق کائنات نے اپنے پاک قرآن میں اٹھائی۔ ظالموں اس محبوب کی اتنی بے ادبی اتنی گستاخی۔ سوچو تمہارے اس عمل سے حضرت علی رضی اللہ عنہ خوش ہوں گے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا راضی ہوں گی، امام حسن رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ متفق ہوں گے۔ بارہ امام مسرت کا اظہار کریں گے۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ یہ سارے پاک لوگ ناراض ہوں گے وہ فرمائیں گے جنہوں نے ہمارے پیارے نبی پیارے نانا جان کی عزت کا خیال نہیں کیا وہ ہمارے کیسے خیر خواہ ہوسکتے ہیں۔ ہم تو کہتے ہیں کہ:

چن وچ کیہ داغاں نوں تکنا ایں؟ صورت چن دی ویکھ تے نور توں تک
ابوبکر صدیق دی اکھ لے کے کلیاں بہہ کے کدی حضور نوں تک
نبی پاک دے ہجر فراق اندر جہڑی روئی سی خشک کھجور نوں تک
اوہ دیوانیہ یار دا تک چہرہ قسماں کھاندا ای رب غفور نوں تک

حضرات تو عرض یہ کر رہا تھا کہ جب سیّدنا آدم علیہ السلام اور سیّدہ حوا نے بھول کر شیطان کی جھوٹی قسموں پر اعتبار کرتے ہوئے جنت میں گندم کا دانہ کھایا تو خالق کائنات نے فرمایا: اِهْبِطُوْا اے آدم تم سب میری جنت چھوڑ کر زمین پر چلے جاؤ۔ ایک دن ایک گستاخ ایک عالم سے ایک محدث سے کہنے لگا کہ معاذ

Marfat.com

اللہ آدم علیہ السلام کی غلطی سے ہم دنیا میں آئے ہیں نہ وہ جنت میں گندم کا دانہ کھاتے نہ ہم اس دنیا میں آکر دکھوں مصیبتوں میں مبتلا ہوتے یہ سارا قصور معاذ اللہ آدم علیہ السلام کا ہے۔ اس محدیث اور مفسر نے بڑا پیارا جواب دیا۔ فرمایا تم بالکل غلط کہتے ہو ہمیں حضرت آدم علیہ السلام نے جنت سے نہیں نکالا بلکہ تم جیسے بے دین لوگوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت میں سے نکالا ہے تم جیسے اور بھی کئی بے دین حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں تھے خالق کائنات نے فرمایا سبحاں یہ بے دین بے ادب گستاخ تیری پشت میں ہیں جاؤ ان کو زمین پر پھینک آؤ پھر ہمیشہ کے لئے جنت میں آجانا کیونکہ جنت میرے یاروں کے لئے ہے گستاخوں اور بے دینوں کے لئے نہیں۔

(تفسیر نعیمی پ ۱ صفحہ ۲۹۲، تفسیر نور العرفان صفحہ ۱۵)

خالق کائنات نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو جنت چھوڑنے کا حکم دیا تو فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو ہندوستان کے علاقے میں اتارا حضرت حوا کو جدہ میں اتارا مُور کو حبشہ میں اتارا سانپ کو اصفہان میں نازل کیا شیطان کو بصرے کے علاقے میں اتارا۔

جب سیّدنا آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لائے تو سوائے آپ کے اور حضرت حوا کے زمین پر کوئی انسان نہیں تھا پھر آپ کے اور حضرت حوا کے درمیان میں بھی ہزاروں میل کا فاصلہ تھا۔ جب سیّدنا آدم علیہ السلام نے نگاہ اٹھائی تو ہر طرف جنگل ہی نظر آیا تو آپ بڑے پریشان ہوئے۔ حضرات آپ خود ہی سوچیں ایک بندہ ایک حسین جمیل علاقے میں رہتا ہو ہر طرف بہار ہی بہار ہو ہر طرف نور ہی نور ہو اس کو اٹھا کر ایک ویران علاقے میں چھوڑ دیا جائے اس کی پریشانی کی کیا کیفیت ہوگی؟ وہ کتنا مغموم ہوگا؟ حضرت آدم علیہ السلام کوئی ضلع چھوڑ کر نہیں آئے تھے کوئی خوبصورت علاقہ چھوڑ کر نہیں آئے بلکہ اللہ تعالیٰ کی نور بھری جنت چھوڑ کر آئے تھے۔ سوچو اس وقت حضرت آدم کی پریشانی کی کیا کیفیت ہوگی۔ پھر خوشی

Marfat.com

سے جنگل میں نہیں آئے تھے بلکہ خالق کائنات نے ناراضگی کی وجہ سے بھیجا تھا جب سیّدنا آدم علیہ السلام جنگل میں بیٹھے تو آپ نے اپنے گناہ کو یاد کر کے رونا شروع کر دیا سوچنے لگے ہم نے گندم کا دانہ کیوں کھایا پھر ایسے درد سے روئے کہ جنگل کے پرندے درندے بھی رونے لگے پتھر اور زمین کے ذرات بھی رونے لگے۔

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سیّدنا آدم علیہ السلام ہندوستان میں سراندیپ کی پہاڑی پر سر سجدے میں رکھ کر تین سو سال تک اپنی خطا کو یاد کر کے روتے رہے اور رو رو کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہے۔ حضرات اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی نے جان بوجھ کر گندم کا دانہ نہیں کھایا تھا مگر پھر بھی اللہ تعالیٰ کے خوف سے اللہ تعالیٰ کی ہیبت سے تین سو سال تک روتے رہے مگر ہمارا کیا حال ہے ہم دن رات اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں کرتے ہیں دین کی حدین توڑتے ہیں شریعت کا مذاق اڑاتے ہیں۔ نماز ہم نہیں پڑھتے روزے ہم نہیں رکھتے زکوٰۃ خیرات ہم نہیں دیتے اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل ہم نہیں کرتے لیکن ایمان داری سے سوچ کر بتایئے کیا ہم بھی کبھی اپنے گناہوں کو یاد کر کے اپنی خطاؤں کو یاد کر کے روئے ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں۔ بتایئے مرنا ہے کہ نہیں؟ مرنا ہے ضرور مرنا ہے پھر ہم اتنے غافل کیوں ہو گئے ہیں؟ اتنے سنگدل کیوں بن گئے ہیں؟ آیئے اب بھی وقت ہے توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور سچے دل سے جھک جائیں وہ کریم ضرور کرم فرمائے گا نہیں تو محشر کے دن پچھتانا پڑے گا۔ عارف کھڑی حضرت میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جو کچھ کھٹنا ایں کھٹ لے بندیا تے سودا اس بازاروں
روز محشر دے جنت ملسی تے شرم رہے درباروں
اس دن آکڑ تے مغروری سب نکل جاوے گی تیری
جس دن پاک نبی فرمایا ایہہ نہیں امت میری

تو عرض یہ کر رہا تھا سیّدنا آدم علیہ السلام تین سو سال تک سر سجدے میں رکھ کر اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کے حضور روتے رہے۔ علامہ کاشفی رحمۃ اللہ علیہ روضۃ الشہد جلد ا صفحہ ۴۰ میں لکھتے ہیں سیّدنا آدم علیہ السلام سراندیپ کے پہاڑ پر دو ہزار سال تک روتے رہے اللہ اکبر۔ ان دنوں میں شرم کی وجہ سے ندامت کی وجہ سے ایک مرتبہ بھی سر اٹھا کر آسمان کی طرف نہیں دیکھا۔ آدم علیہ السلام اتنا روئے کہ آپ کے رونے سے پانی کا چشمہ جاری ہوگیا۔ وہ چشمہ اتنا گہرا تھا کہ اس میں کشتی چل سکتی تھی۔ جب سیّدنا آدم علیہ السلام روتے تو آپ کے آنسو ندی کی طرح بہتے تھے پرندے آکر آپ کے آنسو پیتے تو بعد میں ایک دوسرے کو کہتے ہم نے بڑے بڑے دریاؤں سے پانی پیا ہے بڑے بڑے چشموں سے پانی پیا ہے سمندروں سے پانی پیا ہے مگر زندگی میں ایسا لذیذ اور میٹھا پانی نہیں پیا۔ حضرت آدم علیہ السلام چونکہ اللہ تعالیٰ کے نبی تھے اس لئے آپ اللہ تعالیٰ کی عطا سے پرندوں کی بھی بولیاں جانتے تھے۔ علامہ اسماعیل حقی حنفی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر روح البیان میں لکھتے ہیں کہ خالق کائنات نے حضرت آدم علیہ السلام کو سات لاکھ زبانوں کا علم عطا فرمایا تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام سات لاکھ زبانوں میں بات کر سکتے تھے۔ سبحان اللہ۔ قیامت تک جتنے بھی لوگ بولیاں بولیں گے یا بولتے ہیں ان سب بولیوں کو سیّدنا آدم علیہ السلام جانتے تھے۔ (تفسیر روح البیان پ ا صفحہ ۲۳۵)

حضرات جب سیّدنا آدم علیہ السلام کے علم کا یہ مقام ہے تو امام الانبیاء علیہم السلام کے علم پاک کا کیا مقام ہوگا جن کی شان میں خالق کائنات خود فرماتا ہے: وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمْ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا۔ (پ ۵ سورۃ النساء آیت ۱۱۳) اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں سکھا دیا جو کچھ آپ نہ جانتے تھے اور اللہ تعالیٰ کا آپ پر بہت بڑا فضل ہے۔ تو عرض یہ کر رہا تھا جب سیّدنا آدم علیہ السلام روتے تو آپ کے آنسوؤں کا پانی پرندے پیتے پی کر آپس میں کہتے کہ ہم نے دنیا میں بڑے بڑے پانی پیئے ہیں مگر اس پانی جیسا لذیذ پانی نہیں پیا۔ سیّدنا آدم علیہ السلام ان کی بات سن کر پھر رو پڑتے رو کر عرض کرتے اے خالق کائنات اب تو پرندے بھی

Marfat.com

میری حالت پر افسوس کر رہے ہیں اب تو کرم فرما مجھ سے راضی ہو جا۔ خالق کائنات کی طرف سے آواز آتی اے آدم علیہ السلام مجھے اپنی عزت وجلالت کی قسم جو میں نے لذت مٹھاس گنہگاروں کے آنسوؤں میں رکھی ہے وہ کسی اور پانی میں لذت نہیں رکھی گنہگار کے آنسو دنیا کے تمام پانیوں سے بہتر ہیں۔

(معارج النبوت جلد ا صفحہ ۴۵۴، روضۃ الشہدا جلد ا صفحہ ۴۲)

مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ اس دنیا میں پانچ انسان بڑے روئے ہیں۔ (۱) حضرت آدم علیہ السلام اپنی خطا پر (۲) حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام کی جدائی میں (۳) حضرت یحییٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے خوف سے (۴) سیّدہ فاطمۃ الزہرا اپنے بابے کی وفات پر (۵) سیّد سجاد بیمار کربلا واقعہ کربلا کے بعد۔ مگر ان تمام حضرات سے زیادہ سیّدنا آدم علیہ السلام روئے ہیں کیونکہ آپ مسلسل تین سال روتے رہے ہیں۔ (تفسیر نعیمی پ ا صفحہ ۲۹۷)

ایک روایت میں آتا ہے اگر ساری دنیا کا رونا جمع کیا جائے تو حضرت داؤد علیہ السلام کا رونا ساری دنیا سے زیادہ ہے اگر حضرت داؤد علیہ السلام کا رونا جمع کیا جائے تو حضرت نوح علیہ السلام کا رونا ان سے زیادہ ہے اگر ساری دنیا کا رونا اور حضرت داؤد علیہ السلام کا رونا حضرت نوح علیہ السلام کا رونا جمع کیا جائے تو ان سب سے زیادہ رونا حضرت آدم علیہ السلام کا ہے۔ (روضۃ الشہدا جلد ا صفحہ ۱۴۱ تفسیر روح البیان پ ا صفحہ ۲۵۹)

حضرات پتہ چلا اللہ تعالیٰ کے پیار میں رونا اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونا اپنے گناہوں کو یاد کر کے رونا یہ اللہ تعالیٰ کے محبوبوں کی سنت ہے۔

عاشق دا کم رونا دھونا بن رونا نئیں منظوری
دل روندے بھانویں اکھیاں روون وچ عشق دے روون ضروری
کوئی تے روندے دید دی خاطر کوئی روندے وچ حضوری
اعظم عشق وچ رونا پیندا بھانویں وصل ہووے بھانویں دوری

Marfat.com

یحییٰ علیہ السلام کے آنسو

حضرات آپ قرآن مجید کے پ ۳ کا مطالعہ کر کے دیکھیں خالق کائنات نے پ ۳ میں اپنے ایک نبی کا ذکر فرمایا ہے جس کا نام تھا حضرت زکریا علیہ السلام اللہ تعالیٰ نے آپ کو جوانی میں کوئی اولاد نہیں عطا فرمائی تھی جب آپ کی عمر مبارک ایک سو بیس سال کی ہوئی تو آپ کے دل میں اولاد کی خواہش پیدا ہوئی ایک دن آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھا کر عرض کی: رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً اے میرے پیارے رب العالمین مجھے اپنی طرف سے پاکیزہ اولاد عطا فرما۔ اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَا۔ بے شک تو ہی دعا سننے والا ہے۔ حضرات جب اللہ تعالیٰ کے پاک پیغمبر نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی ادھر دعا کے ہاتھ چہرے پر پھیرے ادھر خالق کائنات کی طرف سے آواز آئی میرے پاک نبی تمہیں مبارک ہو عرض کی اے خالق کائنات کس بات کی فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں ایک لڑکا عطا فرمائے گا جس کا نام بھی ہم نے رکھ دیا ہے۔ اس کا نام ہوگا یحییٰ علیہ السلام۔ قرآن کہتا ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے نبی سے عرض کی کہ اِنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكَ بِیَحْیٰی اے اللہ تعالیٰ کے نبی اللہ تعالیٰ آپ کو حضرت یحییٰ علیہ السلام جیسے نبی کے بیٹے ہونے کی خوشخبری عطا فرماتا ہے مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ عیسیٰ علیہ السلام جو اللہ تعالیٰ کے کلمے ہیں ان کی تصدیق کرنے والے ہوں گے۔ وَسَیِّدًا وَّ حَصُوْرًا وَّ نَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ۔ وہ زمانے کے سردار ہوں گے عورتوں سے بچنے والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے نبی ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں میں سے ہوں گے۔ سیدنا زکریا علیہ السلام نے جب یہ خوشی کی بات سنی تو بڑے خوش ہوئے مگر پھر سوچنے لگے کہ بیٹا ہوگا کیسے؟ میری عمر ہے ایک سو بیس سال اور بیوی کی عمر ہے اٹھانوے سال جوانی گزر گئی ہے بڑھاپا آ گیا ہے کیا اللہ تعالیٰ ہم دونوں کو پھر سے جوان کرے گا یا پھر اسی بڑھاپے میں لڑکا عطا فرمائے گا۔ یہ سوچنے کے بعد کہنے لگے

Marfat.com

آؤ یہ بات اللہ تعالیٰ سے ہی پوچھ لیتے ہیں کہ اے پیارے رب العالمین جوانی گزر گئی ہے بڑھاپا آ گیا ہے اب اولاد کس طریقے سے عطا فرمائے گا؟ حضرت زکریا علیہ السلام نے ہاتھ اٹھا کر پھر عرض کی: قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلَامٌ وَّقَدْ بَلَغَنِیَ الْکِبَرُ وَامْرَاتِیْ عَاقِرٌ۔ اے میرے پیارے رب العالمین میرے ہاں لڑکا کہاں سے ہوگا حالانکہ میں بوڑھا ہوگیا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہوچکی ہے خالق کائنات نے اپنے نبی کی بات سن کر آواز ماری سبحان تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو بندہ بوڑھا ہو جائے اس کے اولاد نہیں ہوتی یہی میرا قانون ہے یہ میرا اصول ہے مگر سبحان آج تمہیں بیٹا قانون کے تحت نہیں دینا قدرت کے تحت دینا ہے میں اس عمر میں تمہیں بیٹا عطا کر کے لوگوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ لوگو میں کسی قانون کا محتاج نہیں میں عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بھی ہوں میں چاہوں تو بڑھاپے میں بھی فرزند عطا کرسکتا ہوں قَالَ کَذٰلِکَ اللّٰہُ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ (پ۳ سورۃ آل عمران آیت ۴۰) خالق کائنات نے فرمایا اسی طرح ہوتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔

(تفسیر نور العرفان صفحہ ۸۶)

اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا چند مہینوں بعد اللہ تعالیٰ نے سیّدنا زکریا علیہ السلام کی جھولی کو سیّدنا یحییٰ علیہ السلام کی نعمت سے مالا مال کردیا۔ جب سیّدنا یحییٰ علیہ السلام کی عمر مبارک تین سال کی ہوئی تو محلے کے بچے آپ کو کھیلنے کے لئے بلانے آئے کہ یحییٰ آیئے سب مل کر محلّہ کے بچے کھیلتے ہیں۔ قربان جاؤں اللہ تعالیٰ کے پاک پیغمبر پر آپ نے آگے سے جواب دیا۔ دوستو ہم دنیا میں کھیل کود کے لئے نہیں آئے بلکہ خالق کائنات کی عبادت کے لئے اس کو منانے کے لئے آئے ہیں۔ سبحان اللہ۔ عمر مبارک کتنی ہے؟ صرف تین سال پر کھیلتے نہیں ہم تیس تیس سال کے ہو جائیں تو کھیلنا نہیں چھوڑتے۔ دن رات کھیلتے ہیں کوئی کرکٹ کھیل رہا ہے کوئی ہاکی کھیل رہا ہے کوئی شطرنج کھیل رہا ہے کوئی والی بال کھیل رہا ہے کوئی تاش کھیل رہا ہے

Marfat.com

کوئی لڈو کھیل رہا ہے کوئی جوا کھیل رہا ہے غرضیکہ ہر بندہ کھیل رہا ہے جو نہیں کھیل سکتے وہ ٹی وی لگا کر دیکھ رہے ہیں۔ امام اہلسنّت کشتہ عشق رسالت شاہ احمد رضا فاضل بریلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

دن لہو میں کھونا تیرا اور شب بھر سونا تیرا
شرم نبی خوف خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(تفریح الازکیا فی احوال انبیاء جلد ا صفحہ ۲۰۴، روضۃ الشہدا جلد ا صفحہ ۱۳۱)

سیّدنا یحییٰ علیہ السلام کی عمر مبارک جب چار برس کی ہوئی تو آپ نے اس عمر مبارک میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونا شروع کر دیا۔ جب اللہ تعالیٰ کا پاک نبی روتا تو آپ کو روتا دیکھ کر انسان بھی رو پڑتے انسان تو ایک طرف پتھروں میں سے بھی رونے کی آوازیں آتیں۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام جب گھر میں نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تو نماز میں ہچکیاں بھر کے روتے اس درد سے روتے جو درخت جو شجر حجر آپ کے گھر میں ہوتے وہ بھی رونا شروع کر دیتے آپ کو روتے دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت سیّدنا زکریا علیہ السلام بھی روتے اس قدر روتے کہ رو رو کر بیہوش ہو جاتے۔ اللہ اکبر۔ (تبیان القرآن جلد ۲ صفحہ ۱۴۲)

سیّدنا یحییٰ علیہ السلام ہر وقت اللہ تعالیٰ کے خوف سے اللہ تعالیٰ کے عشق میں روتے رہتے رو رو کر آپ کی یہ حالت ہوگئی کہ رخساروں کا گوشت ختم ہوگیا نیچے سے داڑھیں نکل آئیں آپ کی والدہ ماجدہ حضرت ایشاں رضی اللہ عنہا نے آپ کی آنکھوں کے نیچے روئی کے دو ٹکڑے رکھ دیتی تھیں۔ آپ کا رونا پھر بھی جاری رہتا تھا چند منٹوں کے بعد وہ روئی بھی آنسوؤں سے تر ہو جاتی تھی حضرت ایشاں اس روئی کو اٹھا کر نچوڑ دیتیں پھر آپ کی آنکھوں کے نیچے رکھ دیتیں یہ عمل دن میں کئی کئی مرتبہ کرتیں۔ (روضۃ الشہدا جلد ا صفحہ ۱۳۲، تبیان القرآن جلد ۲ صفحہ ۱۴۲)

سیّدنا یحییٰ علیہ السلام کی یہ کیفیت دیکھ کر ایک دن حضرت سیّدنا زکریا علیہ السلام نے

Marfat.com

خالق کائنات کی بارگاہ میں عرض کی اے میرے پیارے رب العالمین میں نے تیری بارگاہ میں سوال کیا تھا مجھے اولاد عطا فرما تا کہ میں اسے دیکھوں تو میرا دل مسرور ہو میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں لیکن تو نے مجھے ایسا بیٹا عطا فرمایا ہے جو دن رات روتا رہتا ہے ایسا درد والم سے روتا ہے کہ میں بھی اس کی کیفیت دیکھ کر روتا ہوں یا اللہ عزوجل! اب اس کا رونا میں برداشت نہیں کرسکتا۔ خالق کائنات کی طرف سے آواز آئی سبحان تو نے کہا تھا مولا کریم مجھے ایسا لڑکا عطا فرما جو نیک ہو پاک ہو۔ جو نیک ہوگا جو پاک ہوگا اس کی شان یہ ہوگی وہ ہر وقت میرے خوف میں میرے پیار میں آنسو ہی بہاتا رہے گا۔ سیّدنا زکریا علیہ السلام نے یہ جواب سنا تو سر سجدے میں رکھ دیا اور عرض کی مولا کریم ہم تیری رضا میں راضی ہیں اگر تو اس طرح راضی ہے تو میں بھی راضی ہوں کیونکہ:

جنہاں دکھاں نے میرا ویہڑا راضی تے سکھ انہاں توں وارے
دکھ قبول محمد بخشا تے شالا راضی رہن پیارے
عشق کمانا سوکھا ناہیں تے ویکھ توں سوز پتنگ دا
فرشیاں نال جلے و آتش تے مرنوں ذرا نہ سنگ دا
جے توں عاشق بننا لوڑیں تے پلہ پکڑ سجن دا
جان منگے تے دے شتابی تے صرفہ کریں نہ تن دا

سیّدنا زکریا علیہ السلام اپنے غلاموں کے سامنے اپنے صحابہ کے سامنے جب وعظ فرماتے تو انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سنے بڑے ڈراتے جہنم کے مناظر کچھ ایسے طریقے سے لوگوں کے سامنے بیان کرتے کہ لوگوں کی چیخیں نکل جاتیں۔ لوگ اللہ تعالیٰ کے خوف سے جہنم کے ڈر سے زار و قطار روتے لیکن جہنم کے مناظر بیان کرنے سے پہلے دیکھ لیتے کہ مجمع میں حضرت یحییٰ علیہ السلام تو نہیں بیٹھے اگر آپ بیٹھے ہوتے تو پھر جہنم کا ذکر نہیں چھیڑتے تھے بلکہ جنت کے مناظر اللہ تعالیٰ کی رحمت

Marfat.com

کیوں خیر تو ہے؟ حضرت زکریا علیہ السلام نے فرمایا خیر تو ہے لیکن آج میں نے بیت المقدس میں لوگوں کے سامنے خوف خدا عزوجل کے موضوع پر تقریر کی تھی وہ بھی مجمع میں بیٹھے تھے تقریر سن کر روتے روتے مسجد سے باہر نکل گئے تھے میں نے سمجھا شاید گھر آئے ہوں۔ حضرت زکریا علیہ السلام گھر سے باہر تشریف لائے لوگوں سے پوچھا کہ کسی نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو تو نہیں دیکھا؟ ایک آدمی نے عرض کیا کہ حضور میں نے فلاں ٹائم پر انہیں روتے ہوئے جنگل کی طرف جاتے دیکھا تھا۔ حضرت زکریا علیہ السلام سمجھ گئے وہ جنگل کی طرف چلے گئے ہیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنی زوجہ پاک کو بتایا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام تو جنگل کی طرف کہیں چلے گئے ہیں آؤ دونوں مل کر جنگل میں اسے تلاش کرتے ہیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام اپنی بیوی کو لے کر جنگل کی طرف حضرت یحییٰ کی تلاش میں نکل پڑے۔ تین دن تک تلاش کرتے رہے مگر حضرت یحییٰ علیہ السلام کا کوئی پتہ نہ چلا چوتھے دن صبح صبح دونوں میاں بیوی حضرت یحییٰ علیہ السلام کی تلاش میں جب گھر سے نکلے تو راستے میں ایک بکریاں چرانے والا چرواہا آپ کو ملا۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے اس چرواہے سے پوچھا کہ بھائی جی آپ کو حضرت یحییٰ علیہ السلام تو کہیں نہیں ملے چرواہے نے عرض کی حضور ان کو ہوا کیا تھا وہ کیوں گھر سے نکلے ہیں حضرت زکریا علیہ السلام نے فرمایا کہ آج سے تین دن پہلے اس نے خوف خدا عزوجل کے موضوع پر ایک بیان سنا تھا جسے سن کر وہ برداشت نہ کرسکا تو وہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے روتے روتے جنگل کی طرف چلا گیا۔ اس چرواہے نے عرض کی حضور میں نے اسے تو نہیں دیکھا البتہ وہ سامنے پہاڑ دیکھیں اس میں فلاں غار ہے اس میں سے بڑی دردناک کسی کے رونے کی آواز آرہی ہے آج تین دن سے کوئی اس غار میں بیٹھ کر رو رہا ہے جب وہ روتا ہے تو میری بکریاں بھی کھانا پینا چھوڑ کر اس کے ساتھ رونا شروع کردیتی ہیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے فرمایا بھائی لگتا ہے وہ میرا بیٹا یحییٰ علیہ السلام ہی ہے۔ حضرت زکریا

Marfat.com

خالق کائنات کی بارگاہ میں عرض کی اے میرے پیارے رب العالمین میں نے تیری بارگاہ میں سوال کیا تھا مجھے اولاد عطا فرما تا کہ میں اسے دیکھوں تو میرا دل مسرور ہو میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں لیکن تو نے مجھے ایسا بیٹا عطا فرمایا ہے جو دن رات روتا رہتا ہے ایسا درد و الم سے روتا ہے کہ میں بھی اس کی کیفیت دیکھ کر روتا ہوں یا اللہ عزوجل! اب اس کا رونا میں برداشت نہیں کرسکتا۔ خالق کائنات کی طرف سے آواز آئی سبحاں تو نے کہا تھا مولا کریم مجھے ایسا لڑکا عطا فرما جو نیک ہو پاک ہو۔ جو نیک ہوگا جو پاک ہوگا اس کی شان یہ ہوگی وہ ہر وقت میرے خوف میں میرے پیار میں آنسو ہی بہاتا رہے گا۔ سیّدنا زکریا علیہ السلام نے یہ جواب سنا تو سر سجدے میں رکھ دیا اور عرض کی مولا کریم ہم تیری رضا میں راضی ہیں اگر تو اس طرح راضی ہے تو میں بھی راضی ہوں کیونکہ:

جنہاں دکھاں نے میرا دلبر راضی تے سکھ انہاں توں وارے
دکھ قبول محمد بخشا تے شالا راضی رہن پیارے
عشق کمانا سوکھا ناہیں تے ویکھ توں سوز پتنگ دا
فرشیاں نال جلے و آتش تے مرنوں ذرا نہ سنگ دا
جے توں عاشق بننا لوڑیں تے پلہ پکڑ نجن دا
جان منگے تے دے شتابی نے صرفہ کریں نہ تن دا

سیّدنا زکریا علیہ السلام اپنے غلاموں کے سامنے اپنے صحابہ کے سامنے جب وعظ فرماتے تو انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سنے بڑے ڈراتے جہنم کے مناظر کچھ ایسے طریقے سے لوگوں کے سامنے بیان کرتے کہ لوگوں کی چیخیں نکل جاتیں۔ لوگ اللہ تعالیٰ کے خوف سے جہنم کے ڈر سے زار و قطار روتے لیکن جہنم کے مناظر بیان کرنے سے پہلے دیکھ لیتے کہ مجمع میں حضرت یحییٰ علیہ السلام تو نہیں بیٹھے اگر آپ بیٹھے ہوتے تو پھر جہنم کا ذکر نہیں چھیڑتے تھے بلکہ جنت کے مناظر اللہ تعالیٰ کی رحمت

Marfat.com

کے واقعات قوم کو سناتے تھے۔ جنہیں قوم سن کر وجد میں آجاتی تھی۔ ایک دن سیّدنا زکریا علیہ السلام بیت المقدس میں تشریف لائے بیت المقدس لوگوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی لوگ آپ کا وعظ سننے کے لئے بے تاب تھے کہ کب اللہ تعالیٰ کے پاک نبی تشریف لاتے ہیں ہمیں اللہ تعالیٰ کے عشق کی اللہ تعالیٰ کے پیار کی باتیں سناتے ہیں جب آپ تشریف لائے تو منبر پر بیٹھے وعظ شروع فرمایا۔ وعظ شروع کرنے سے پہلے خالق کائنات کے نبی نے سارے مجمع میں نگاہ پھیری کہ مجمعے میں حضرت یحییٰ علیہ السلام تو نہیں بیٹھے اگر بیٹھے ہیں تو وعظ رحمت بھرا شروع کروں اگر نہیں بیٹھے تو ڈر اور خوف کے موضوع پر بیان شروع کروں۔ سیّدنا زکریا علیہ السلام نے سارے مجمع کو دیکھا کہیں حضرت یحییٰ علیہ السلام نظر نہیں آئے۔ آپ نے وعظ شروع فرمایا ادھر سیّدنا یحییٰ علیہ السلام ایک مسجد کے ستون کے پیچھے اپنے چہرے پر کپڑا ڈال کر اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول تھے۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے جب تقریر شروع فرمائی تو مجمع کو مخاطب کر کے فرمایا لوگوں اپنے اعمال درست کرو گناہوں سے باز آجاؤ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی چھوڑ دو جب اکیلے بیٹھا کرو تو اللہ تعالیٰ کے ڈر سے اللہ تعالیٰ کے خوف سے خوب رویا کرو خوب آنسو بہایا کرو کیونکہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ ہر بندے کو ایک پہاڑ کے پاس سے گزرنے کا حکم دے گا اس پہاڑ کا نام ہوگا غضبان یہ آگ کا پہاڑ ہوگا اس پہاڑ کے پاس سے صحیح سلامت وہی بندہ گزر سکے گا جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والا ہوگا جب حضرت زکریا علیہ السلام نے یہ جملے فرمائے تو حضرت یحییٰ علیہ السلام کی چیخیں نکل گئیں چہرۂ انور سے کملی اتار کر پھینک دی اللہ تعالیٰ کے خوف سے اللہ تعالیٰ کے ڈر سے تڑپنے گے زار و قطار رونے لگے پھر روتے روتے مسجد سے نکل کر جنگل کی طرف چلے گئے۔ حضرت زکریا علیہ السلام وعظ ختم کر کے جب گھر تشریف لائے تو بیوی سے پوچھا کہ اے میری رفیقہ حیات یحییٰ گھر نہیں آئے؟ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی والدہ نے عرض کی حضور گھر تو نہیں آئے

Marfat.com

کیوں خیر تو ہے؟ حضرت زکریا علیہ السلام نے فرمایا خیر تو ہے لیکن آج میں نے بیت المقدس میں لوگوں کے سامنے خوف خدا عزوجل کے موضوع پر تقریر کی تھی وہ بھی مجمع میں بیٹھے تھے تقریر سن کر روتے روتے مسجد سے باہر نکل گئے تھے میں نے سمجھا شاید گھر آئے ہوں۔ حضرت زکریا علیہ السلام گھر سے باہر تشریف لائے لوگوں سے پوچھا کہ کسی نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو تو نہیں دیکھا؟ ایک آدمی نے عرض کیا کہ حضور میں نے فلاں ٹائم پر انہیں روتے ہوئے جنگل کی طرف جاتے دیکھا تھا۔ حضرت زکریا علیہ السلام سمجھ گئے وہ جنگل کی طرف چلے گئے ہیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنی زوجہ پاک کو بتایا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام تو جنگل کی طرف کہیں چلے گئے ہیں آؤ دونوں مل کر جنگل میں اسے تلاش کرتے ہیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام اپنی بیوی کو لے کر جنگل کی طرف حضرت یحییٰ کی تلاش میں نکل پڑے۔ تین دن تک تلاش کرتے رہے مگر حضرت یحییٰ علیہ السلام کا کوئی پتہ نہ چلا چوتھے دن صبح صبح دونوں میاں بیوی حضرت یحییٰ علیہ السلام کی تلاش میں جب گھر سے نکلے تو راستے میں ایک بکریاں چرانے والا چرواہا آپ کو ملا۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے اس چرواہے سے پوچھا کہ بھائی جی آپ کو حضرت یحییٰ علیہ السلام تو کہیں نہیں ملے چرواہے نے عرض کی حضور ان کو ہوا کیا تھا وہ کیوں گھر سے نکلے ہیں حضرت زکریا علیہ السلام نے فرمایا کہ آج سے تین دن پہلے اس نے خوف خدا عزوجل کے موضوع پر ایک بیان سنا تھا جسے سن کر وہ برداشت نہ کرسکا تو وہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے روتے روتے جنگل کی طرف چلا گیا۔ اس چرواہے نے عرض کی حضور میں نے اسے تو نہیں دیکھا البتہ وہ سامنے پہاڑ دیکھیں اس میں فلاں غار ہے اس میں سے بڑی دردناک کسی کے رونے کی آواز آرہی ہے آج تین دن سے کوئی اس غار میں بیٹھ کر رو رہا ہے جب وہ روتا ہے تو میری بکریاں بھی کھانا پینا چھوڑ کر اس کے ساتھ رونا شروع کردیتی ہیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے فرمایا بھائی لگتا ہے وہ میرا بیٹا یحییٰ علیہ السلام ہی ہے۔ حضرت زکریا

Marfat.com

علیہ السلام اس پہاڑ کی طرف چل پڑے جب غار میں پہنچے تو کیا دیکھا حضرت یحییٰ علیہ السلام غار میں سر سجدے میں رکھ کر زار و قطار رو رہے ہیں۔ آپ کے آنسوؤں کی وجہ سے ساری غار میں پانی ہی پانی ہے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ نے جب اپنے بیٹے کو اس طرح روتے دیکھا تو آپ کی بھی آہیں نکل گئیں حضرت یحییٰ علیہ السلام کا سر انور اٹھا کر آپ نے اپنی گود میں رکھ لیا۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے خوف میں ایسے ڈوب کر رو رہے تھے کہ آپ کو پتہ بھی نہ چلا کہ یہ میرا سر اٹھانے والا کون ہے؟ آپ نے سمجھا شاید میری وفات کا وقت قریب آ گیا ہے اور حضرت عزرائیل علیہ السلام میری روح قبض کرنے کے لئے تشریف لائے ہیں۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا: اے عزارئیل علیہ السلام! میری روح ابھی قبض نہ کرنا مجھے تھوڑی دیر مہلت دے تا کہ میں اپنے بوڑھے والدین کو آخری بار مل لوں ان کی زیارت کرلوں ان سے معافی مانگ لوں اگر وہ ناراض ہیں تو انہیں راضی کرلوں پھر بے شک میری روح نکال لینا۔ حضرت ایشاں رضی اللہ عنہ نے جب بیٹے کی یہ باتیں سنیں تو رو کر فرمایا بیٹا آنکھیں کھول کر دیکھ مجھے پہچان میں عزرائیل نہیں ہوں میں تیری ماں ہوں وہ ماں جس نے تجھے جنم دیا ہے جس نے تجھے اپنا دودھ پلا کر تجھے پالا اور پوسا ہے جب سیّدنا یحییٰ علیہ السلام نے آنکھیں کھولیں تو سامنے ماں تھیں پھر حضرت سیّدنا زکریا علیہ السلام نے بھی سینے سے لگا کر ماتھا چوما پھر فرمایا بیٹا ہم تو تمہیں تین دن سے تلاش کر رہے ہیں تو یہاں بیٹھ کر رو رہا ہے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے ابو کے قدم چوم کر عرض کی ابو آپ نے خود ہی تو فرمایا تھا کہ آگ کا ایک ایسا پہاڑ ہے جس کا نام غضبان ہے اس پہاڑ سے وہی بچے گا جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے زیادہ روئے گا حضرت زکریا علیہ السلام نے سنا تو انہوں نے بھی وہیں بیٹھ کر رونا شروع کر دیا۔ اللہ اکبر۔

(روضۃ الشہداء، جلد ا صفحہ ۱۳۳، ۱۳۶، قصص الانبیاء صفحہ ۹۴۳، تنزیح الازکیا فی احوال الانبیاء، جلد ا صفحہ ۷۰۲، ۷۰۳، تبیان القرآن جلد ۲ صفحہ ۱۴۹)

Marfat.com

حضرات توجہ کریں حضرت سیّدنا یحییٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے معصوم پیغمبر ہیں ہر گناہ سے پاک ہیں مگر پھر بھی اللہ تعالیٰ کے خوف سے کتنے دردناک طریقے سے روتے ہیں رو رو کر بے حال ہو جاتے ہیں آج ہمیں بھی چاہیے جب بھی تنہائی میں موقع ملے تو اللہ تعالیٰ کے عشق میں اللہ تعالیٰ کے خوف میں روئیں تاکہ ہماری بھی بگڑی بن جائے ہماری طرف بھی خالق کائنات کرم کی نظر فرمادے۔ اگر رونا نہ آئے تو اہل درد کی محفل میں بیٹھنا چاہیے۔ انشاء اللہ ان کے صدقے پھر اپنا بھی دل اللہ تعالیٰ کے عشق میں رونے لگ جائے گا۔

چھڈ دے بے درداں دی یاری متے ہو جاوی دل کالا
ایس کولوں تنہائی چنگی تے جہڑی بخشے نور اجالا
اوہ کی غم دی بولی سمجھے تے جہڑا فرشیاں دا متوالا
درد منداں دیاں رمزاں اعظم تے کوئی سمجھے درداں والا

سلطان مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو مبارک

حضرت مطہرّف فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ نے ہمیں بتایا کہ ایک دن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آگے سرکار نماز پڑھ رہے تھے۔ میں بیٹھ گیا حضرت عبداللہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نماز بھی پڑھ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے پیار میں رو بھی رہے ہیں یُصَلِّیْ وَفِیْ صَدْرِہٖ اَزِیْزٌ کَاَزِیْزِ الرَّحٰی مِنَ الْبُکَآءِ۔ آپ فرماتے ہیں کہ نماز کے دوران آپ کے سینے سے رونے کی ایسی آواز آرہی تھی جیسے چکی چلے تو اس میں سے آواز آتی ہے۔

(شمائل ترمذی ابوداؤد شریف کتاب الصلوٰۃ جلد ا صفحہ ۱۳۷)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے پیارے صحابی ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود آپ فرماتے ہیں میں ایک دن والی کائنات کی بارگاہ میں حاضر ہوا صلوٰۃ وسلام کے

Marfat.com

گجرے پیش کر کے بیٹھ گیا تو حضور ﷺ نے مجھے فرمایا عبداللہ میں نے عرض کی جی میرے آقا ﷺ فرمایا مجھے قرآن میں سے چند آیات تو پڑھ کے سناؤ میں چاہتا ہوں کہ تم قرآن پڑھو میں تمہاری زبان سے سنوں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی آقا میری کیا مجال ہے کہ میں آپ کے سامنے قرآن مجید کی تلاوت کروں۔ اَقْرَءُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ۔ سرکار میں آپ کے سامنے کیسے قرآن مجید کی تلاوت کروں حالانکہ قرآن مجید آپ کے سینے پر نازل ہوا ہے آپ صاحب قرآن ہیں: قَالَ اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ سَمَعَهٗ مِنْ غَيْرِیْ حضور ﷺ نے فرمایا عبداللہ بات بالکل ٹھیک ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کا قرآن کسی دوسرے آدمی کی زبان سے سنوں حضرت عبداللہ فرماتے ہیں اب سلطانِ مدینہ ﷺ کا حکم تھا میں کیسے ٹال سکتا تھا میں نے سورۃ نساء پ ۵ میں سے پڑھنا شروع کر دیا سرکار سنتے رہے حَتّٰی بَلَغْتُ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں جب میں اس آیت پر پہنچا وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا۔ اللہ تعالیٰ اپنے یار کو اس آیۃ کریمہ میں قیامت کی بات یاد دلاتے ہوئے فرما رہا ہے کہ میرے حبیب ﷺ وہ قیامت کی گھڑی بھی کیسی عجیب گھڑی ہوگی جب ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور میرے حبیب ﷺ تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر اپنے دربار میں بلائیں گے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں جب میں نے یہ آیۃ کریمہ پڑھی فَرَاَيْتُ عَيْنَيِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَهْمُلَانِ تو میں نے دیکھا اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کی مقدس آنکھوں سے آنسو مبارک بہہ رہے ہیں۔ اللہ اکبر۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ کہ حضور ﷺ کے ظاہری زمانے میں ایک دن سورج کو گہن لگ گیا۔ تو والی کائنات ﷺ بڑے پریشان ہوئے سرکار ﷺ نے اس پریشانی کے عالم میں نماز پڑھنی شروع کر دی۔

Marfat.com

حضرات سنت طریقہ بھی یہی ہے کہ بندہ پریشان ہوتو پھر بھی اللہ تعالیٰ کے حضور سر جھکا دے اگر اللہ تعالیٰ خوشی عطا فرمائے تو پھر بھی اپنا سر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھکا دے مگر ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ ہم خوشی میں بھول جاتے ہیں اور مصیبت میں اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں جو بندہ ہر حال میں اپنے پیارے رب العالمین کی بارگاہ میں جھکا رہتا ہے وہ کسی میدان میں ناکام نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمیشہ اپنی بارگاہ میں جھکنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ تو عرض یہ کر رہا تھا حضور ﷺ نے جب سورج کو گہن لگتے دیکھا تو مدینہ کے سلطان ﷺ نے مسجد نبوی میں نماز شروع کردی۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں سرکار ﷺ نے اتنا لمبا قیام نماز میں فرمایا ہم نے سمجھا کہ شاید سارا دن سرکار رکوع میں نہ جائیں قیام میں کھڑے رہیں بڑی دیر کے بعد حضور ﷺ نے رکوع فرمایا تو بڑا لمبا رکوع فرمایا ایسے لگتا تھا کہ حضور ﷺ رکوع سے شاید نہ اٹھیں میرے آقا ﷺ نے بڑا لمبا رکوع فرمایا بڑی دیر کے بعد سرکار ﷺ رکوع سے اٹھے تو قومہ میں کھڑے رہے بڑی دیر کے بعد حضور ﷺ سجدے میں تشریف لے گئے بڑی دیر تک سرکار سجدے میں رہے پہلا سجدہ کرکے سر مبارک اٹھایا تو بیٹھ گئے۔ بڑی دیر تک بیٹھے رہے پھر آپ دوسرے سجدے میں تشریف لے گئے بڑا ہی لمبا سجدہ فرمایا ہم نے سمجھا کہ شاید سرکار ﷺ دوسرے سجدے سے سر مبارک نہ اٹھائیں۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ نے دوسرا سجدہ کیا تو فَجَعَلَ يَنْفُخُ وَيَبْكِيْ سرکار نے درد کے ساتھ رونا شروع کردیا سرکار ﷺ رو بھی رہے ہیں اور آپ کے کراہنے کی آواز آرہی ہے۔ درد بھری آواز بھی آرہی ہے اور سجدے میں روتے روتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں عرض کیا: رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِیْ اَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ وَاَنَا فِيْهِمْ۔ اے خالق کائنات کیا تو نے میرے ساتھ یہ وعدہ نہیں کر رکھا کہ جب تک میں اس قوم میں ہوں تو ان کو عذاب نہیں دے گا۔ رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِیْ اَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ

Marfat.com

یَتَغْفِرُوْنَ اے پیارے رب العالمین کیا تو نے میرے ساتھ یہ وعدہ نہیں فرمایا جب تک یہ لوگ بخشش مانگتے رہیں گے تو ان کو عذاب نہیں دے گا۔ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ اے پیارے اللہ عزوجل ہم سارے تجھ سے معافی مانگتے ہیں بخشش کے طلبگار ہیں۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں حضور ﷺ نے یہ دعا مانگی پھر سجدے سے سر انور اٹھایا پھر نماز سے سلام پھیرا تو جَلَتِ الشَّمْسُ سورج صاف اور روشن ہوگیا۔ سبحان اللہ۔ حضور ﷺ اٹھے پھر سارے غلاموں کے سامنے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان فرمائی پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا میرے صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کی جی آقا فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں ان کو کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا فَاِذَا انْكَسَفَا فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ۔ جب کبھی ان کو گرہن لگے تو فوراً اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو جاؤ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ پناہ مانگو۔ (شمائل ترمذی شریف صفحہ ۲۱)

حضرات توجہ فرمائیں حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب ہیں مگر حالت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عشق میں اللہ تعالیٰ کے پیار میں اللہ تعالیٰ کے خوف میں کیسے درد کے ساتھ روتے ہیں۔ گناہوں سے پاک ہیں مگر پھر بھی بخشش کی دعائیں مانگ رہے ہیں آپ سوچیں ہم دن رات گناہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں کرتے ہیں کبھی ہم بھی درد کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور روئے ہیں؟ کبھی رو کر اللہ تعالیٰ کو منایا ہے؟ نہیں کبھی نہیں۔ آؤ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنا سچا عشق عطا فرمائے ہمیں بھی اپنی محبت میں رونے والی آنکھیں عطا فرمائے۔ کیونکہ:

اوہ کی عالم اوہ کی فاضل تے جہڑا عشق دی رمز نہ جانے
کن فیکون دا راز نہ سمجھے نہ او الف تے میم سہیانے
اپنی ذات صفات نہ جانے تے اینویں عارف بنے دھگانے
اعظم اوہو محرم رب دا تے جہڑا اپنا آپ پچھانے

Marfat.com

سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن سرکار مدینہ ﷺ اپنے غلاموں کے مجمع میں تشریف فرما ہیں کہ اچانک حضرت جبرئیل علیہ السلام سرکار ﷺ کی بارگاہ نازنین میں تشریف لائے یہ وہ وقت تھا جس وقت میں پہلے آپ کبھی تشریف نہیں لایا کرتے تھے سرکار ﷺ نے جب حضرت جبرئیل علیہ السلام کو آتے دیکھا تو آپ ان کی محبت میں کھڑے ہو گئے۔ حضرات پتہ چلا کسی کی محبت کی خاطر پیار کی خاطر اٹھ کے کھڑے ہو جانا بدعت نہیں شرک نہیں بلکہ مدینہ کے سلطان ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔ بعض دیوبندی وہابی کسی کی تعظیم کی خاطر یا پیار کی خاطر بندہ کھڑا ہو تو فوراً بدعت شرک کے فتوے لگا دیتے ہیں۔ وہ دیکھیں اللہ تعالیٰ کا محبوب ﷺ ہے کائنات کا والی ہے مگر حضرت جبرئیل کی خاطر ان کے پیار کی خاطر اٹھ کے کھڑا ہو گیا ہے تو عرض یہ کر رہا تھا حضور ﷺ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی محبت کی خاطر اٹھ کے کھڑے ہو گئے۔ حضرت جبرئیل قریب آئے سرکار کی بارگاہ اقدس میں صلوٰۃ و سلام کے نذرانے پیش کیئے سرکار نے بھی جواب عطا فرمایا پھر فرمایا جبرئیل کیا بات ہے آج بڑے پریشان دکھائی دے رہے ہو تمہارا رنگ بدلا ہوا ہے خیر تو ہے؟ حضرت جبرئیل نے عرض کی آقا بات یہ ہے کہ آج اللہ تعالیٰ نے جہنم کے نگہبان فرشتے کو دوزخ بھڑکانے کا حکم دیا ہے میں وہ منظر دیکھ کر پریشان ہو گیا ہوں دوزخ کے اس منظر کو دیکھ کر میری یہ حالت ہو گئی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا جبرئیل مجھے بھی بتاؤ اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ کو کیسے بھڑکایا ہے؟ حضرت جبرئیل نے عرض کی میرے آقا اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ کو بھڑکانے کا حکم دیا فرشتے جہنم کی آگ کو ایک ہزار سال جلاتے رہے حتیٰ کہ جہنم کی آگ کا رنگ سفید ہو گیا خالق کائنات نے فرمایا اس کو ہزار سال تک پھر بھڑکایا جائے ہزار سال تک پھر جلائی گئی تو آگ کا رنگ سیاہ کالا ہو گیا۔ آقا اب جہنم کی آگ بالکل کالی ہے اب اس کی حالت یہ ہو گئی ہے نہ اس کی چنگاریاں چمکتی ہیں نہ آگ کے شعلے بجھتے ہیں۔ سوہنا مجھے قسم ہے اس

Marfat.com

ذات کی جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر بھیجا ہے۔ اب جہنم کی آگ اتنی سخت اور خطرناک ہوچکی ہے اگر دوزخ میں سے ایک سوئی کے ناکے کے برابر سوراخ ہو جائے تو اس کی گرمی سے سارے زمین والے چند سیکنڈ میں مر جائیں آقا یہ تو دوزخ کی آگ ہے مجھے قسم ہے اس خالق کائنات کی جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر بھیجا ہے اگر دوزخ کا کوئی دروغہ کوئی خادم دوزخ میں سے کھڑے کھڑے زمین کی طرف جھانک دے تو اس کی ڈراؤنی شکل اور اس کی بدبو کی وجہ سے سارے زمین والے فوت ہو جائیں۔ آقا اگر جہنم کی کوئی زنجیر دنیا کے کسی پہاڑ پر رکھ دی جائے تو وہ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائے اور زمین میں دھنستے دھنستے زمین کی تہہ تک پہنچ جائے۔ سرکار مدینہ ﷺ نے جب جہنم کا یہ ہیبت ناک منظر سنا تو اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ نے شدت سے رونا شروع کر دیا۔ سرکار روتے بھی جاتے ساتھ ساتھ فرماتے بھی جاتے جبرئیل اب بس کرو اب مزید سننے کی طاقت نہیں تیری باتیں سن کر کہیں میرا کلیجہ نہ پھٹ جائے، میں فوت نہ ہو جاؤں۔ اللہ اکبر۔ سرکار مدینہ نے کیا دیکھا جبرئیل علیہ السلام جہنم کا منظر بھی بیان فرما رہے ہیں اور ساتھ ساتھ روتے بھی جاتے ہیں سرکار مدینہ نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام تم کیوں روتے ہو؟ تم تو فرشتے ہو ہر گناہ سے معصوم ہو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تیرا مقام بھی بڑا بلند اور اعلیٰ ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے سنا تو عرض کی سوہنا میں کیوں نہ روؤں میں تو رونے کا زیادہ حق دار ہوں۔ سرکار نے فرمایا وہ کس وجہ سے؟ جبرئیل نے عرض کی آقا اب تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میرا مقام میرا مرتبہ بڑا اعلیٰ معلوم ہوتا ہے ہوسکتا ہے کبھی اس کا الٹ نہ ہو جائے۔ آقا میں روتا اس لئے ہوں کہیں کسی وقت اللہ تعالیٰ میرا امتحان نہ لے لے اور اللہ عزوجل نہ کرے میں فیل ہو جاؤں تو میرا بھی وہی حال نہ ہو جو اللہ تعالیٰ نے ہاروت و ماروت فرشتوں کا کیا ہے جیسے ان کو دنیا میں بابل عراق کے کنویں میں الٹا لٹکا کر سزا دی جا رہی ہے میں بھی اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں نہ آجاؤں۔ جبرئیل علیہ السلام بات

Marfat.com

کر کے زار و قطار رونے لگ گئے۔ ادھر فرشتوں کا سردار رونے لگا ادھر نبیوں کا امام رونے لگا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام اور حضور ﷺ رو رو کر اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کرنے لگے۔ ادھر خالق کائنات نے آواز ماری میرے حبیب ﷺ نہ رو اے جبرئیل علیہ السلام تم بھی نہ رو میں تم دونوں سے وعدہ کرتا ہوں تم ہمیشہ میرے فرماں بردار بن کر رہو گے۔ میری تم پر ہمیشہ کرم نوازیاں ہی ہوں گی۔ سبحان اللہ۔ پیارے رب العالمین کا یہ حکم سن کر سرکار کو بھی تسلی ہوئی حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی مطمئن ہوئے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام سرکارِ کائنات سے اجازت لے کر آسمانوں کی طرف چلے گئے۔ سرکار اٹھ کر اپنے آستانے سے باہر تشریف لائے۔ حضور ﷺ نے کیا دیکھا چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھے ہیں اور وہ دنیا کی باتیں کر کے ہنس رہے تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا لوگو تم ہنس رہے ہو تمہیں پتہ نہیں تمہارے پیچھے دوزخ ہے۔ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم جو کچھ میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے اگر ان باتوں کا تمہیں پتہ چل جاتا تو تم لوگ ہنستے تھوڑا اور روتے زیادہ تم کھانا پینا چھوڑ کر جنگلوں اور پہاڑوں کی طرف چلے جاتے۔ لہٰذا ہنسو نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کرو اس کی بارگاہ میں انکساری کرو اور رو رو کر اللہ تعالیٰ کو منانے کی کوشش کرو۔ اللہ اکبر۔ (طبرانی شریف، ترغیب ترہیب، مکاشفۃ القلوب صفحہ ۱۵، ۱۱۷)

شکر کے آنسو

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبیدہ بن عمیر رضی اللہ عنہما حضور ﷺ کی پیاری بیوی محبوبہ محبوب رب العالمین حضرت سیّدہ طیبہ طاہرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ ہم نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں سلام عرض کیا اور آپ کی خدمت میں بیٹھ گئے ہمارے اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان ایک کپڑے کا پردہ لٹکا ہوا تھا۔ ہم نے اپنا اپنا تعارف کرایا اپنا اپنا نام بتایا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بڑی خوش ہوئیں حضرت عطاء

Marfat.com

فرماتے ہیں حضرت عبیدہ بن عمیر کافی دنوں کے بعد امی عائشہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں سلامی کے لئے حاضر ہوئے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبیدہ کو مخاطب ہو کے فرمایا بیٹا آج بڑے دنوں کے بعد آئے ہو خیر تو تھی؟ حضرت عبیدہ نے عرض کی امی جان اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے آپ کی دعائیں ہیں سب خیریت ہے۔ دیر سے اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ ایک شاعر کا قول ہے زُرْغِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا۔ کبھی کبھی ملنا چاہیے اس سے محبت بڑھتی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سنا تو مسکرا پڑیں۔ پھر فرمایا اچھا یہ بتاؤ آج آپ حضرات کیسے اکٹھے ہو کے آئے ہو؟ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کی امی جان ہم آپ کی خدمت میں اس مقصد کے لئے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ نے نو سال تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں گزارے ہیں سرکار کی جلوت بھی دیکھی سرکار کی خلوت بھی دیکھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دن رات آپ نے انوار و تجلیات دیکھے۔ صبح دیکھی شام دیکھی دن دیکھا رات دیکھی۔ عرض یہ کرنی ہے کہ ان نو سالوں میں آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی عجیب بات قابل رشک بات دیکھی ہو تو ہمیں بتائیں؟ حضرت عطا فرماتے ہیں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ بات سن کر رو پڑیں۔ رو کر فرمایا بیٹا تم کوئی بات پوچھتے ہو میرے مدنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ہر بات قابل رشک تھی میرے میٹھے نبی کا ہر فعل عجیب تھا۔ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کون کون سی بات آپ لوگوں کو بتاؤں؟ میرے نبی کا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، کلام فرمانا، عبادت کرنا، رات گزارنا، کھانا پینا، آنا جانا ہر کام ہی عجیب تھا۔ میرے محبوب آقا کی ہر ہر ادا نرالی تھی۔ اچھا آپ حضرات نے اگر پوچھ ہی لیا ہے تو آؤ میں ایک بات آپ کو سرکارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سنا دیتی ہوں تاکہ جس مقصد کے لئے آپ حضرات تشریف لائے وہ مقصد بھی پورا ہو جائے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک دن سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بابا حسنین رضی اللہ عنہما کا پیارا نانا امت کا والی اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی جماعت کرا کے میرے کمرے میں

Marfat.com

تشریف لائے۔ سردیوں کا موسم تھا میں نماز پڑھ کر اپنے بستر میں لیٹی تھی حضور ﷺ بھی آکر میرے بستر میں لیٹ گئے۔ حضور ﷺ کا بدن پاک میرے بدن سے چھو ہوا میرے جسم سے سرکار کا نوری جسم لگا سرکار تھوڑی دیر میرے بستر میں لیٹے رہے چند منٹ کے بعد حضور ﷺ نے مجھے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا میں نے عرض کی جی میرے آقا سرکار نے فرمایا اگر تو اجازت دے تو میں اپنے سوہنے اللہ پاک کی عبادت نہ کرلوں اپنے پیارے رب العالمین کو نہ منا لوں اپنے پیارے خالق کائنات کے حضور سر نہ جھکا لوں؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب ﷺ کی بات سن کر عرض کرنے لگی آقا میرا دل تو نہیں کرتا آپ یہاں سے اٹھ کر کہیں جائیں مگر اللہ تعالیٰ کی عبادت میری چاہت سے میری تمنا سے اعلیٰ ہے ٹھیک ہے اگر آپ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سرکار اٹھے آپ نے وضو فرمایا وضو کرکے آپ نے اللہ تعالیٰ کی عبادت شروع کردی آپ نے دو رکعت نماز نفل کی نیت سے عبادت شروع فرمائی جب تکبیر تحریمہ پڑھ کے آپ نے ہاتھ باندھے تو ثنا پڑھ کے سورۃ فاتحہ پڑھ کے قرآن کی تلاوت شروع کردی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے دیکھا اللہ تعالیٰ کا مقدس حبیب ﷺ نماز میں قرآن بھی پڑھتے جاتے ہیں اور روتے بھی جاتے ہیں۔ آنکھوں سے آنسو ایسے جاری ہیں جیسے چشمے سے پانی نکلتا ہو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سرکار ساری رات نماز میں قیام کی حالت میں کھڑے رہے قرآن بھی پڑھتے رہے اور روتے بھی رہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رات ختم ہوگئی مگر کریم نبی کی پہلی رکعت کا قیام ختم نہیں ہوا۔ سبحان اللہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں صبح کا ٹائم جب قریب ہوا تو حضرت بلال نے اذان فجر دی حضور ﷺ نے جلدی جلدی دو نفل پورے کیئے اور جماعت کرانے کے لئے مسجد نبوی میں تشریف لے گئے۔ جماعت کرانے کے بعد

Marfat.com

جب سرکار گھر تشریف لائے تو میں نے کیا دیکھا سرکار کی مقدس پنڈلیاں کھڑے ہونے کی وجہ سے سوجی ہوئی ہیں اور حضور ﷺ کے مقدس قدموں کی انگلیوں سے خون جاری ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھ سے یہ منظر دیکھا نہ گیا میں رو پڑی رو کر عرض کی آقا آپ اتنی مشقت اتنی تکلیف کیوں برداشت کرتے ہیں؟ اتنی تکلیف تو وہ برداشت کرے جس کو پتہ نہ ہو کہ میرے ساتھ قیامت والے دن کیا سلوک ہوگا میں نے قیامت والے دن کہاں جانا ہے؟ پتہ نہیں جنت ملتی بھی ہے کہ نہیں آقا آپ تو ہر گناہ سے پاک ہیں آپ کو تو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بھی بخش دیا ہے۔ سو ہنا آپ جنت کے وارث ہیں صرف وارث ہی نہیں قیامت والے دن جنت آپ نے تقسیم کرنی ہے آپ قاسم کوثر ہیں آپ اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت کو لوگوں میں تقسیم کرنے والے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا میں گناہوں کی وجہ سے نہیں رو رہا بلکہ میں تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکر سے آنسو بہا رہا ہوں کہ خالق کائنات نے مجھے اپنا رسول بنایا اپنا محبوب بنایا عائشہ رضی اللہ عنہا سوچ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اتنا کرم کیا ہے اَفَلَا اَكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا۔ کیا پھر میں اس کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا میں روتا اس لئے ہوں کہ خالق کائنات نے آج رات مجھ پر یہ آیۃ کریمہ نازل فرمائی ہے: اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ۔ (پ ۴) بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات دن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں عقل مندوں کے لئے۔

(تفسیر ابن کثیر پ ۴، صفحہ ۶۳، مکاشفۃ القلوب صفحہ ۳۵۹، ۳۶۰، کشف المحجوب صفحہ ۱۵۵، ۱۵۶)

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے آنسو

سرکار مدینہ کے جلیل القدر صحابی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جن کا لقب ہے فاروق۔ دنیا میں بڑے بڑے فاروق آئے ہیں اور قیامت تک آتے رہیں گے مگر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جیسا انسان دنیا میں کوئی نہیں آسکتا کیونکہ یہ وہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

Marfat.com

ہیں جن کو حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے مانگ کر اسلام کی خاطر لیا تھا۔ کون فاروق جس کی زبان پر خدا بولتا تھا۔ کون فاروق جن کے سائے سے شیطان بھاگتا تھا۔ کون فاروق جس کی وجہ سے اسلام کو ترقی نصیب ہوئی۔ کون فاروق جو حضور ﷺ کے وصال کے بعد خلیفہ دوم بنے۔ اتنی شان والا اتنے مقام والا سرکار کا صحابی ہے۔ مگر سیرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پڑھ کے دیکھو اللہ تعالیٰ کے خوف میں اتنے روتے اتنے کانپتے اتنے آنسو بہاتے کہ راتیں ختم ہو جاتیں مگر سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا رونا ختم نہیں ہوتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عیسیٰ بہت بڑے تابعی ہین وہ فرماتے ہیں کہ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کے خوف سے روتے تھے۔ کَانَ فِیْ وَجْهِهٖ عُمَرُ خَطَّانِ اَسْوَدَانِ مِنَ الْبُکَاءِ۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں رو رو کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے رخسار مبارک پر چہرۂ انور پر زخم کی صورت میں دو نشان پڑ گئے تھے۔ علامہ طبری فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب امیر المومنین بنے تو اپنے دور خلافت میں اس قدر شدت سے روتے کہ روتے روتے بیہوش ہو جاتے کئی کئی دن تک غشی کی حالت میں گھر سے باہر نہیں نکلتے تھے لوگ آپ کی بیمار پرسی کے لئے آتے تھے۔ (الریاض النظرہ ازالۃ الخفاء جلد ۴ صفحہ ۵۰ صواعق محرقہ)

سبحان اللہ۔ اتنی عظمت اتنی شان مگر حالت کیا ہے رو رو کر بیہوش ہو جاتے حضرات یہ سب نگاہ مصطفیٰ ﷺ کا صدقہ تھا جس نے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو اتنا درد عطا کر دیا تھا۔ آیئے ہم بھی اپنا تعلق اپنا لنک اپنا ناطہ آمنہ کے لال کے ساتھ جوڑ لیں ہمیں بھی انشاء اللہ وہی درد کی لذت نصیب ہو جائے گی کیونکہ:

ناطہ جوڑ حضور دے نال اپنا جہڑا کسے وی قیمت تے ٹٹ دا نئیں
دل دی کیاری اندر لا عشق دا بوٹا تے قبر وچہ وی جنہوں کوئی پٹ دا نئیں
بس گھر وچہ ذکر حبیب ہووے تے ڈاکو اس مکان نوں لٹ دا نئیں
بھانویں کلی دا لکھ نہ رہوے ناصر ساتھوں دامن حضور دا چھڈ دا نئیں

Marfat.com

سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا دور خلافت ہے آپ ایک دن اپنی سواری پر سوار ہوکر مدینہ پاک کی گلیوں میں سے جارہے ہیں ایک مکان کے پاس سے گزرے اس مکان کے اندر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام نماز پڑھ رہا تھا۔ نوافل پڑھ رہا تھا نماز میں قیام کی حالت میں وہ قرآن پاک کے پ ۲۷ سورۃ طور کی تلاوت کر رہا تھا۔ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جب اس کی قرأت سنی تو آپ نے سواری روک لی اور سواری پر بیٹھے بیٹھے اس کا قرآن سننا شروع کردیا۔ سبحان اللہ۔ حضرات دعا کرو خالق کائنات ہمیں بھی اپنے گھروں میں قرآن پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ جب کوئی نبی پاک کا غلام ہمارے مکان کے پاس سے گزرے تو قرآن کی لوریاں سن کر گزرے مگر افسوس آج ہمارے گھروں سے قرآن کی آوازیں نہیں آتیں ریڈیو، ٹی وی اور گانوں کی آوازیں آتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم مسلمان ذلیل وخوار ہیں طرح طرح کی پریشانیوں اور مصیبتوں میں گرفتار ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے ناراض ہیں ہم مسلمان ہوکر ایٹمی طاقت ہوکر بے ایمانوں سے عیسائیوں سے یہودیوں سے ڈر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حالات پر رحم فرمائے اور ہم سب کو سچا پکا مسلمان بنائے۔ آمین۔ تو عرض یہ کر رہا تھا کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سواری روک لی اور نمازی کا قاری کا قرآن سننا شروع کردیا وہ نمازی قرآن پاک کی سورۃ طور پڑھتے پڑھتے اس آیت پر پہنچا: اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ مَّالَهٗ مِنْ دَافِعٍ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لوگو سن لو بے شک تیرے رب عزوجل کا عذاب ضرور ہونا ہے اس عذاب کو کوئی ٹالنے والا نہیں۔ جب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ آیت کریمہ سنی تو اپنی سواری سے نیچے اتر آئے اور دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے ہوگئے اور رونا شروع کردیا کافی دیر روتے رہے کافی دیر رونے کے بعد اپنے گھر کی طرف تشریف لے گئے ایک مہینہ تک بیمار رہے لوگ بیمار پرسی کے لئے آتے لیکن لوگوں کو پتہ نہیں چلتا تھا کہ سیّدنا

Marfat.com

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بیماری کیا ہے؟ لوگوں کو کیا پتہ تھا کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ کے خوف اور ڈر کی بیماری ہے۔ قبر حشر کی یاد کی بیماری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی یہ بیماری نصیب فرمائے۔ (الریاض النظرہ ازالۃ الخفاء جلد۴ صفحہ۵۳، کیمیائے سعادت)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے صحابی حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیّدنا عمر کا دور خلافت تھا آپ کے دور خلافت میں میں ایک مرتبہ مدینہ پاک کے ایک باغ میں کسی کام کے لئے گیا جب میں باغ میں پہنچا تو میں نے دور سے دیکھا امیر المومنین سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ایک درخت کے پاس اکیلے بیٹھے ہیں اور زار و قطار رو رہے ہیں حضرت انس فرماتے ہیں میں وہیں کھڑا ہو گیا میں نے اپنے کانوں سے سنا اور دیکھا کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ روبھی رہے ہیں اور اپنی زبان مبارک سے فرما بھی رہے ہیں۔ اے عمر اللہ تعالیٰ کی شان ہے تو مسمانوں کا امیر بن گیا ہے کیا تو امیر بننے کا اہل تھا؟ عمر سوچ تو خلافت کے اہل تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے جس نے تجھے مومنوں کا امیر بنا دیا ہے وَاللّٰہِ لَتَتَّقِیْنَ اللّٰہَ یَا اِبْنُ الْخَطَّابِ۔ اے خطاب کے بیٹے اگر اللہ تعالیٰ نے تجھے اپنی کریمی سے امیر بنا دیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا یہ نہ سمجھنا تجھے کوئی پوچھنے والا نہیں تیرا احتساب کرنے والا کوئی نہیں۔ اے عمر اگر تو اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرا اگر تیرے دل میں خوف الٰہی عزوجل نہ آیا تو یاد رکھ اَوْ لَیُعَذِّبَنَّكَ اللہ تعالیٰ تجھے ضرور عذاب دے گا۔ اللہ اکبر۔ حضرات توجہ فرمائیے یہ وہ سیّدنا عمر ہے جس پر اللہ تعالیٰ کو اس کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلام کو بلکہ پوری کائنات کے مسلمانوں کو ناز ہے مگر خوف الٰہی دیکھو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب اکیلے شام کو اپنے کمرے میں بیٹھتے تو اپنے آپ کو مخاطب کر کے فرماتے: اے عمر! تجھے پتہ ہے آج تو نے دن میں کیا کیا عمل کیا ہے؟ پھر عاجزی کرتے ہوئے انکساری کرتے ہوئے اپنے نفس کا احتساب کرتے ہوئے فرماتے تو نے یہ کام کیا ہے تو نے یہ کام کیا ہے۔ پھر فرماتے یہ نہیں کرنا چاہیے تھا

Marfat.com

ثُمَّ یَضرِبُ ظَھرَہٗ بِالدُّرَّۃِ پھر اپنا کوڑا اٹھا لیتے پھر اپنی کمر پر اپنی پشت مبارک پر کوڑے مارنے شروع کر دیتے۔ اللہ اکبر۔ (ازالۃ الخفاء جلد۴ صفحہ۵۳)

ایک دن سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کے بعد مسجد سے باہر تشریف لائے اور گھر کی طرف چل پڑے آپ کے ساتھ ایک آپ کا غلام بھی آ رہا تھا جس کا نام تھا جارود عبدی۔ چلتے چلتے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو ایک ضعیفہ مائی ملی ایک بوڑھی مائی ملی جو راستہ میں بیٹھی تھی۔ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس مائی کو سلام کیا اس مائی نے سلام سن کر جواب دیا۔ مائی نے جواب دے کر کہا اے عمر ذرا ٹھہرو میں چند باتیں کرنا چاہتی ہوں وہ سن کر جانا سیّدنا عمر نے سنا تو جلال میں نہیں آئے کہ میں زمانے کا امیر ہوں امام المسلمین ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محراب و منبر کا وارث ہوں اور مائی مجھے عمر کر کے بلا رہی ہے کوئی تخلص سے نہیں پکارا کوئی احترام سے نہیں پکارا نہ یہ فرمایا کہ مائی بات کرنی ہے تو میرے دربار میں آنا میرے آستانے پر آنا نہ یہ بھی نہیں فرمایا بلکہ سیرت فاروقی پڑھ کے دیکھو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا پیارا صحابی امیر المومنین وہیں کھڑے ہو گئے جہاں مائی بیٹھی تھی قریب جا کے بیٹھ گئے۔ بڑی محبت سے فرمایا مائی حکم کرو۔ سبحان اللہ۔ حضرات یہ آج کل کا کوئی سیاسی بندہ نہیں تھا جس کو ووٹوں کا لالچ ہو جس کو ایم پی اے، ایم این اے بننے کا لالچ ہو۔ آج کل سیاسی پنڈت انتخاب کے دنوں میں مرنے پر آتے ہیں شادیوں پر آتے ہیں غمی خوشی میں آتے ہیں جہاں بلاؤ آتے ہیں شہروں میں دیہاتوں میں جنگلوں میں جہاں بھی بلاؤ آتے ہیں جب انتخاب ختم ہو جائیں تو پھر خوشی غمی بھول جاتے ہیں پانچ سال تک کوئی فکر نہیں قوم کے ووٹوں سے بننے والے خوب حرام کی کمائی کماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ معافی دے۔ تو سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مائی کے پاس زمین پر بیٹھ گئے فرمایا مائی حکم کرو۔ اس مائی نے کہا عمر یاد کرو چند سال پہلے تم بچوں سے کھیلا کرتے تھے پھر آپ بڑے ہوئے تو لوگ تمہیں عمر نہیں عمیر کر کے بلاتے تھے پھر چند سال پہلے

Marfat.com

تمہیں سیدھے نام عمر سے پکارنے لگے۔ اب ماشاء اللہ تم امیر المومنین بن گئے ہو یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے۔ عمر اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو امیر امومنین بنا ہی دیا ہے تو رعیت کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا۔ عمر یاد رکھنا جو بندہ سوہنے اللہ عزوجل سے ہمیشہ ڈرتا رہتا ہے وہ کبھی موت سے نہیں ڈرتا۔ حضرات جب اس مائی نے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو یہ باتیں کہیں تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ غصہ میں نہیں آئے جلال میں نہیں آئے بلکہ رونے لگ گئے۔ روتے روتے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی ہچکیاں بندھ گئیں۔ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھی جارود عبدی نے جب یہ منظر دیکھا تو بڑے غصہ میں آ گیا اس مائی کو ڈانٹ کر غصہ میں کہا مائی تمہیں احساس نہیں یہ وقت کے امیر المومنین ہیں خلیفہ وقت ہیں اور تو نے ایسی باتیں کی ہیں کہ آپ کو رونا آ گیا ہے۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سنا تو فرمایا: جارود مائی سے ناراض نہ ہو مائی جو کچھ کہہ رہی ہے ٹھیک کہہ رہی ہے۔ اگر کچھ اور بھی کہنا چاہے تو کہہ سکتی ہے۔ جارود عبدی بڑا حیران ہوا عرض کی امیر المومنین یہ عورت ہے کون جس نے اتنی مجال کی ہے؟ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا جارود یہ کوئی عام بی بی نہیں یہ میرے آقا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی پیاری صحابیہ ہے اس کا نام خولہ بنت حکیم ہے یہ وہ خولہ ہے جس نے ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنے خاوند کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے عرشوں سے اس کی تائید میں قرآن کی آیت نازل کر دی خالق کائنات نے فرمایا: قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَ تَشْتَكِیْۤ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ سَمِیْعُ تُحَاوُرَكُمَا اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے سنی اس کی بات جو تم سے اپنے شوہر کے معاملہ میں بحث کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے شکایت کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ تم دونوں کی بات سن رہا ہے بے شک اللہ تعالیٰ سنتا دیکھتا ہے۔ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا جارود جس کی بات عرشوں کا مالک سن کر تائید فرمائے پھر اس کی بات عمر کیوں نہ سنے۔ سبحان اللہ۔ جب رات

Marfat.com

ہوتی تو سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ گھر تشریف لاتے گھر میں آپ کی بیوی ہانڈی پکا رہی ہوتی آپ آگ کے قریب بیٹھ جاتے اور اپنا ہاتھ مبارک آگ کے قریب لے جاتے اور اپنے آپ کو مخاطب کر کے فرماتے اے خطاب کے بیٹے کیا تو یہ آگ برداشت کرلے گا پھر خود ہی فرماتے نہیں ہرگز نہیں پھر اپنے آپ کو مخاطب کر کے فرماتے سوچ جب یہ آگ برداشت نہیں کرسکتا جہنم کی تپتی آگ کیسے برداشت کر سکے گا پھر اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونا شروع کر دیتے۔ (نور الابصار جلد ا صفحہ ۲۲۰، ۲۲۱)

سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے آنسو

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم صحابی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، کون عثمان غنی؟ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی بھی ہیں اور داماد بھی ہیں۔ وہ عثمان جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے باری باری دو بیٹیاں سیّدہ رقیہ اور سیّدہ ام کلثوم نکاح میں عطا فرمائیں۔ وہ عثمان غنی جو بغیر حساب کے قیامت والے دن جنت میں جائیں گے وہ عثمان غنی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پاک کے بعد خلیفہ بنے۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی میں دو مرتبہ جنت کا ٹکٹ عطا فرمایا۔ اتنی شان کے مالک حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی سیرت مبارکہ کا مطالعہ کر کے دیکھیں آپ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے خوف سے لرزتے رہتے اور رو رو کر خالق کائنات کو مناتے رہتے خاص کر جب قبرستان تشریف لے جاتے تو قبروں کو دیکھ کر اتنا روتے کہ آپ کی مبارک داڑھی آنسوؤں سے تر ہو جاتی۔ ایک دن سیّدنا عثمان غنی قبرستان میں تشریف لے گئے جب آپ اہل قبور کی قبروں کو دیکھا تو بکی حَتّٰی یَبُلَّ لِحْیَتَهٗ تو آپ نے رونا شروع کر دیا آپ اتنا روئے اتنا روئے کہ آپ کی ہچکیاں بندھ گئیں آنسوؤں سے داڑھی مبارک تر ہوگئی۔ سیّدنا عثمان غنی کو روتا دیکھ کر فَقِیْلَ لَهٗ تَذْکُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَا تَبْکِیْ غلاموں نے عرض کی حضور بات سمجھ میں نہیں آتی آپ کے سامنے جنت کا ذکر کیا جاتا ہے آپ نہیں روتے جہنم کے عذاب کا ذکر کیا جاتا ہے

Marfat.com

آپ نہیں روتے وَتَبْکِیْ مِنْ ھٰذَا لیکن جب آپ یہ دنیا کی قبریں دیکھتے ہیں تو رونا شروع کر دیتے ہیں آخر وجہ کیا ہے؟ تو سیّدنا عثمان غنی نے فرمایا: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِّنْ مَّنَازِلِ الْاٰخِرَۃِ لوگو تمہیں کیا پتہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے فَاِنْ نَجَامِنْہُ فَمَا بَعْدَہٗ اَیْسَرُ مِنْہُ جو بندہ پہلی منزل میں کامیاب ہوگیا تو بعد کی منزلیں اس سے بہت آسان ہیں انشاء اللہ وہ دوسری منزلوں دوسرے پرچوں میں بھی کامیاب ہو جائے گا۔ وَاِنْ لَّمْ یَنْجُ مِنْہُ فَمَا بَعْدَہٗ اَشَدُّ مِنْہُ اور اگر بندہ قبر کی منزل پہلے پرچے میں بھی ناکام ہوگیا فیل ہوگیا تو دوسرے پرچے تو اس سے بھی سخت ہیں وہ دوسرے پرچوں میں کیسے کامیاب ہوسکتا ہے؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَا رَاَیْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا وَالْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْہُ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدار مدینہ نے فرمایا لوگو میں نے قبر سے زیادہ کوئی وحشت ناک منظر آج تک نہیں دیکھا۔

(ترمذی شریف ابن ماجہ شریف مرقات شریف مشکوٰۃ شریف ۲۶، مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۱۳۸)

میں اس لئے قبر کو دیکھ کر روتا ہوں ایک دن میں نے بھی تو قبر میں جانا ہے۔ حضرات توجہ فرمائیں۔ سیّدنا عثمان غنی پکے جنتی ہیں بلکہ کئی جہنمیوں کو بخشوا کر جنت میں لے جائیں گے لیکن خوف خدا عزوجل دیکھو قبر کو دیکھ کر روتے ہیں آنسوؤں کے دریا بہا دیتے ہیں۔ جنتی ہونے کے بعد بھی روتے ہیں اور آج ہماری کیا پوزیشن ہے ہمیں پتہ نہیں کہ جنت میں جائیں گے یا جہنم میں لیکن کبھی اللہ تعالیٰ کے ڈر سے نہیں روئے کبھی قبر کو دیکھ کر آنسو نہیں بہائے حالانکہ پتہ سب کو ہے ہم نے ایک دن مر جانا ہے لیکن پھر بھی موت سے کتنے غافل ہیں۔

مت جانے اس جگ تے راہساں ایہہ تے تیرا غلط خیال اے
تیرے نال دے ساتھی تو گئے نے تے تو بھی قبر دا جوڑ سامان اے

Marfat.com

چھوڑ تکبر کملا بھائی تے کر راضی ذات رحمٰن اے
افقر جوڑ سامان قبر دا تے جہڑا تیرا خاص مکان ہے

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ

حضرات سیّدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں آپ حسنی حسینی سیّد ہیں اور قیامت تک ہر ولی کے سردار ہیں بلکہ قیامت تک جس کو ولایت کی ٹکٹ ملنی ہے وہ آپ کے صدقے سے ملنی ہے۔ علامہ عبدالقادر اربلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اپنا ولی بنانا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے مخصوص چند فرشتوں کو فرماتا ہے کہ اَنْ یَّاْخُذُوْہُ بِحُضُوْرِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اے میرے فرشتو! فرشتے عرض کرتے ہیں جی مولا کریم اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس بندے کو میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں لے جاؤ فرشتے اس بندے کو لے کر آمنہ کے لال صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں۔ سرکار فرماتے ہیں فرشتو اس بندے کو میرے پاس کیوں لائے ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں آقا اللہ تعالیٰ نے اس بندے کو آپ کے پاس بھیجا ہے سرکار فرماتے ہیں بات کیا ہے؟ کیوں بھیجا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں حضور یہ آپ خود پوچھ لیں ہماری مجال نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں لب کھولیں۔ مالک نے جو حکم دیا ہے ہم عمل کرتے ہوئے بندہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا اب آیا کیوں ہے یہ رب عزوجل جانے یا رب عزوجل کا یار جانے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم چہرہ والضحیٰ آسمانوں کی طرف اٹھا کر عرض کرتے ہیں اے پیارے رب العالمین اس بندے کو میرے پاس کیوں بھیجا ہے؟ خالق کائنات فرماتا ہے محبوب اس لئے بھیجا ہے ذرا نگاہ نبوت کر کے دیکھو یہ ولی بننے کے قابل ہے بھی کہ نہیں؟ سبحان اللہ۔ اے دلوں کے بھید جاننے والے اے علیم بذات الصدور پر یار کو کہتا کیا ہے کہ محبوب دیکھو یہ ولی بن بھی سکتا ہے کہ نہیں؟ شکر کرو اس وقت وہابی دیوبندی سن

Marfat.com

نہیں سکتے نہیں تو انہوں نے کہنا تھا کہ مولا کریم کیا تجھے پتہ نہیں کہ یار کو فرما رہا ہے کہ دیکھو یہ ولی بننے کے قابل ہے کہ نہیں۔ پر ایسے لوگوں کو کیا پتہ کہ پیار کیا ہے محبت کس کو کہتے ہیں۔

میرے نبی دی شان مقام اعلیٰ غم گسار وی اے ملن سار وی اے
ہے بے عیب دا یار بے عیب سوہنا پراسرار وی اے پر انوار وی اے
اچا اچیاں توں سچا سچیاں توں شہریار وی اے تاجدار وی اے
صدقے ناصر کریم دے کرم اتوں کردا پیار وی اے دیندا تار وی اے

تو عرض یہ کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے حبیب ﷺ اس بندے کو نگاہ رحمت سے دیکھو یہ ولی بننے کے قابل بھی ہے کہ نہیں؟ سرکار ﷺ خالق کائنات کا فرمان سن کر فرشتوں کو فرماتے ہیں اے فرشتو! خُذُوْهُ اِلٰی وَلَدِی السَّیِّدِ عَبْدِالْقَادِرِ۔ اس بندے کو میرے بیٹے سیّد عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ فرشتے عرض کرتے ہیں آقا وجہ کیا ہے سرکار فرماتے ہیں: یَرٰی لِیَاقَتَهٗ وَاِسْتِحْقَاقَهٗ بِمَنْصَبِ الْوَلَایَةِ۔ وہ نگاہ ولایت سے اس بندے کو دیکھیں کہ یہ ولایت کے قابل بھی ہے کہ نہیں؟ اگر یہ بندہ ولی بننے کے قابل ہو تو اس کو ولایت کی ٹکٹ بھی دے دو ولایت کا جبہ بھی عطا کر دو فرشتے اس بندے کو لے کر حضور سیّدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔ میرے غوث اعظم اس بندے کی پیشانی پر نگاہ ولایت ڈالتے ہیں دیکھتے ہیں کہ یہ بندہ اللہ تعالیٰ کے مقبولوں میں محبوبوں میں شامل ہونے کے قابل بھی ہے کہ نہیں؟ اس کا عقیدہ کیسا ہے؟ اس کا مسلک کیا ہے؟ کہیں یہ گستاخ تو نہیں کہیں یہ نبیوں کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ازواج رسول ﷺ کا آلِ نبی اولادِ علی کا اللہ تعالیٰ کے دوستوں کا بے ادب تو نہیں یہ نماز روزے سے تنگ تو نہیں اگر وہ ان تمام چیزوں سے پاک ہو تو سلطان الاولیاء حضور سیّدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ اس کو پاس کر کے اسے ولایت کی سند عطا

Marfat.com

کردیتے ہیں اس پر اپنے دستخط کر کے اسے ولایت کا جبہ اور دستار عطا فرما دیتے ہیں اور فرشتوں سے فرماتے ہیں اے اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق یہ سند ولایت ہے جبہ اور دستار ہے یہ بندہ اور سند ولایت میرے نانا جان سیّدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کر کے میرا سلام عرض کر کے کہنا آقا واقعی یہ بندہ ولی بننے کا حقدار ہے۔ فرشتے اس بندے کو حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کر کے غوث اعظم کی ساری رپورٹ پیش کرتے ہیں۔ میرے آقا بھی اس سند ولایت پر مہر لگاتے ہیں اور خالق کائنات کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں اے پیارے رب العالمین واقعی یہ بندہ ولی بننے کا اہل ہے خالق کائنات فرماتے ہیں سبحاں پھر اس کو ولایت کی سند بھی دے دو ولایت کا جبہ اور دستار بھی عطا کر دو حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اسے سند ولایت بھی عطا کر دیتے ہیں اور ولایت کا جبہ اور دستار بھی پہنا دیتے ہیں۔ ادھر خالق کائنات فرشتوں سے فرماتا ہے اے فرشتو ساری دنیا میں اعلان کر دو کہ اللہ تعالیٰ نے فلاں بندے کو اپنا دوست بنا لیا ہے تم بھی اس بندے سے محبت کرو۔ علامہ عبدالقادر یہ بات لکھنے کے بعد لکھتے ہیں کہ فَهٰذِهِ الْعُهْدَةُ مُتَعَلِّقَةٌ بِحَضْرَتِ الْغَوْثِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ یہ عہدہ یہ منصب قیامت تک غوث پاک کے پاس رہے گا۔ سبحان اللہ۔ قیامت تک جتنے بھی ولی غوث قطب ابدال قلندر بنیں گے وہ غوث اعظم کی اجازت سے بنیں گے۔

(سفینۃ الاولیاء، اخبار الاخیار، تفریح الخاطر صفحہ ۱۱۲، عربی صفحہ ۳۸، ۳۹)

میرے اعلیٰ حضرت سرکار غوث پاک کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں کہ:

کسی گلستان کو نہیں فصل بہاری سے نیاز
کون سے سلسلہ میں فیض نہ آیا تیرا
سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبے کا طواف
کعبہ کرتا ہے طواف در والا تیرا

Marfat.com

حضرات یہ مقام غوث پاک کو ملا کیسے ہے؟ اس مرتبہ پر غوث اعظم پہنچے کیسے ہیں؟ کبھی آپ نے سوچا ہے؟ کیا تجارت کر کے اس مقام پر پہنچے ہیں؟ کیا دنیا کا مال کما کے اس مرتبہ پر پہنچے ہیں؟ کیا مال و دولت کے بل بوتے پر یہاں تک پہنچے ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نبی کریم ﷺ کی نگاہ پاک کے صدقے سے اس مقام اس مرتبہ پر پہنچے ہیں پھر اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کر کے سرکار مدینہ کے نقش قدم پر چلتے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کر کے یہاں تک پہنچے ہیں۔ حضور سیّدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ ہر روز پانچ ٹائم باجماعت نماز ادا کرتے نماز تہجد ادا کرتے اوابین چاشت اشراق نمازیں ادا کرتے اس کے علاوہ ہر روز ایک ہزار رکعت نماز نفل ادا کرتے۔ ایک روایت میں آتا ہے ہر روز دو ہزار رکعت نفل ادا فرماتے۔

(تفریح الخاطر صفحہ ۱۰۸، عربی صفحہ ۳۶، شرح حدائق بخشش جلد ۱ صفحہ ۱۱۹)

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے پندرہ سال تک ہر روز عشاء کی نماز کے بعد ایک مرتبہ مکمل قرآن مجید کی تلاوت میں گزارے۔ حضرات قرآن ایسے نہیں پڑھا جیسے عام قاری حافظ بیٹھ کر قرآن کی تلاوت کرتے ہیں۔ نا۔ بلکہ عشاء کی نماز پڑھ کر آپ ایک ٹانگ اٹھا لیتے ایک ٹانگ پر کھڑے ہو جاتے اور قرآن مجید کی زبانی تلاوت شروع فرما دیتے پوری رات ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر تلاوت کرتے رہے۔ ادھر صبح کی اذان ہوتی ادھر میرے غوث اعظم قرآن مجید مکمل پڑھ لیتے۔

(جامع کرامات اولیاء، جلد ۲ صفحہ ۲۰۲، اخبار الاخیار صفحہ ۳۶، ہفتاد اولیاء صفحہ ۱۶۵)

حضور سیّدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا ایک مرید تھا جس کا نام تھا۔ ابو محمد عبداللہ بن ابوالفتح ہروی رحمۃ اللہ علیہ وہ فرماتے ہیں میں نے سرکار غوث کی بارگاہ میں بیعت ہونے کے بعد چالیس سال گزارے میں نے ان چالیس سالوں میں دیکھا کہ غوث پاک رات کو کبھی سوئے نہیں بلکہ چالیس سال تک آپ نے عشاء کے وضو سے صبح

Marfat.com

کی نماز با جماعت ادا فرمائی۔ سبحان اللہ۔

(بہجۃ الاسرار، مقدمہ الالجواہر، اخبار الاخیار صفحہ ۳۶، تحفہ قادریہ صفحہ ۶۶)

حضرات غوث پاک چالیس سال تک رات کو سوئے نہیں اور ہماری کیا حالت ہے ہم صبح کی نماز کے لئے بھی کبھی جاگے نہیں۔ میاں محمد کھڑی شریف والے فرماتے ہیں کہ:

رات پوے تے بے درداں نوں تے نیند پیاری آوے
درد منداں نوں یاد سجن دی ستیاں آن جگاوے

سامعین محترم یہ ہے ولیوں کے سلطان کی عبادت مگر عاجزی کیا تھی انکساری کتنی تھی سنیے:

غوث اعظم کے آنسو

ولی کامل عارف ربانی پروردہ نگاہ غوث اعظم سیّدنا سعدی رحمۃ اللہ علیہ گلستان شریف میں فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حج پر گیا تو حج کے دوران ایک دن عشاء کی نماز کے بعد آدھی رات کو میں کعبہ شریف کا طواف کرنے کے لئے حرم شریف میں پہنچا حرم شریف میں لوگوں کا بڑا ہجوم تھا کعبہ شریف کے اردگرد دنیا ہی دنیا تھی جس طرف نگاہ جاتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوانے لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ کی صدائیں لگا رہے تھے اور کعبہ شریف کے اردگرد عشق الٰہی عزوجل میں ڈوب کر پھیرے لگا رہے تھے۔ سیّدنا سعدی فرماتے ہیں میں نے کعبہ شریف میں جا کر پہلے دو رکعت نفل ادا کیئے جب میں نفل پڑھ کے فارغ ہوا تو کسی رونے والے کی دکھ بھری رونے کی آواز آئی وہ کعبہ شریف کے پردوں کو پکڑ کر رو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگ رہا تھا۔ حضرات ویسے تو اللہ تعالیٰ کریم ہے رحیم ہے ہر وقت ہر ٹائم ہر لمحہ اپنے بندے پر کرم کرتا رہتا ہے رحمت کی بارش برساتا رہتا ہے مگر سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب رات ہوتی ہے آدھی رات ڈھل جاتی ہے اس وقت

Marfat.com

کریم اپنے کرم کے رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے اور آواز مارتا ہے کہ ہے کوئی معافی مانگنے والا؟ ہے کوئی شفا مانگنے والا؟ ہے کوئی مصیبت دور کرانے والا؟ ہے کوئی اپنی ہر تمنا پوری کرانے والا؟ میں اس بندے کی ہر تمنا پوری کردوں۔ اس کی ہر پریشانی دور کردوں۔ اس پر اپنی رحمت اور رزق کے دروازے کھول دوں مگر ہم جیسے دنیا داروں کا کیا حال ہے ہم اپنی نیند میں اپنے آرام میں مست رہتے ہیں۔ قلندر کھڑی میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

پچھلی راتیں رحمت ربدی تے کرے بلند آوازہ
بخشش منگن والیاں کارن تے کھلا ہے دروازہ ۔
پچھلی رات ہووے جس ویلے تے آکھے اللہ سائیں
ہے کوئی بخشش منگن والا تے میں بخشاں اس تائیں

قلندر لاہوری ڈاکٹر اقبال بھی اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے کوئی رہرو منزل ہی نہیں

تو عرض یہ کررہا تھا کہ سیّدنا سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کوئی کعبہ کا غلاف پکڑ کے روتا ہے اور کہتا ہے مولا کریم میرے گناہ معاف کردے۔ میری خطاؤں کو معاف کردے میرے حال پر رحم فرما۔ میری بخشش فرما سیّدنا سعدی فرماتے ہیں وہ رونے والا اس درد سے رو کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ رہا تھا کہ ہر حاجی کو رونا آگیا ہر حاجی کی آہیں نکل گئیں۔ ہر حاجی کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ وہ اپنے گناہوں سے معافی مانگنے والا انسان کافی دیر تک خود بھی روتا رہا لوگوں کو بھی رلاتا رہا۔ کافی دیر کے بعد۔ گفت اے خداوند بہ بخشائے واگر مستوجب عقوبتم مرا۔ رو کر کہنے لگا مولا کریم لگتا ہے میں نے زیادہ ہی گناہ کرلئے ہیں میں بخشش کے

Marfat.com

قابل نہیں ہوں۔ پھر وہ رونے والا کہنے لگا اے میرے پیارے رب العالمین اگر میں بخشش کے قابل نہیں اگر میں معافی کے قابل نہیں تو روز قیامت نابینا برانگیز تادر۔ مجھے قیامت والے دن نابینا کر کے اٹھانا کیوں؟ روئے نیکاں شرمسار نہ باشم۔ تاکہ میں قیامت واے دن تیرے نیک بندوں کے سامنے شرمسار نہ ہو جاؤں۔ سیّدنا سعدی فرماتے ہیں جب اس رونے والے نے یہ الفاظ کہے تو لوگوں کی چیخیں نکل گئیں۔ کسی حاجی نے ہاتھ باندھ کر پوچھا اے دردوں سے خود بھی رونے والے اور لوگوں کو رلانے والے تو کون ہے؟ من انت اپنا تعارف تو کروا اپنی پہچان تو کروا سیّدنا سعدی فرماتے ہیں رونے والے نے کوئی جواب نہیں دیا۔ بجائے جواب دینے کے وہ روتا ہی جاتا ہے۔ اس سوالی نے پھر سوال کیا حاجی صاحب بتاتے کیوں نہیں؟ بتاؤ تم کون ہو تمہیں اللہ تعالیٰ کی کریمی کا واسطہ حسین رضی اللہ عنہ کے بابے کا واسطہ شہید کربلا کا واسطہ فاطمۃ الزہرا کے سجدوں کا واسطہ صدیق کی صداقت کا واسطہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی عدالت کا واسطہ عثمان غنی کی شرافت کا واسطہ مولا علی رضی اللہ عنہ کی شجاعت کا واسطہ۔ بتا تو کون ہے؟ تو رونے والے نے جواب دیا:

اَنَا عَبْدُالْقَادِرِ جِیْلَانِیْ۔ بھائی میں عبدالقادر جیلانی ہوں۔ سبحان اللہ۔

(صدائے نوی شرح مثنوی معنوی جلد ۳ صفحہ ۲۱۷، ۲۱۸)

حضرات توجہ ہے ولیوں میں ولایت تقسیم کرنے والا، چالیس سال عشاء کے وضو سے نماز صبح باجماعت ادا کرنے والا ہر روز دو ہزار رکعت نوافل ادا کرنے والا مگر اللہ تعالیٰ کے ڈر کے خوف کی کیفیت دیکھو میاں محمد کھڑی شریف والے فرماتے ہیں کہ ولیوں کی شان بڑی نرالی ہوتی ہے۔

راتیں کر کر زاری روندے تے نید آکھاں تھیں دھوندے
فجریں او گناہگار سداون تے سب تھیں نیوے ہوندے

ساری رات اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں رو رو کر اپنے پیارے رب

Marfat.com

العالمین کو مناتے ہیں لیکن جب صبح ہوتی ہے دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں کہ:

فضل ترے تے آس کریماں تے ہور غرور نہ کوئی
صدقہ اپنے پاک نبی دا تے بخش خطا جو ہوئی
جے اَسیں لکھ گناہیں ڈبے تے توں ستار قدیمی
تو مالک اسیں بندے تیرے تے تیری صفت رحیمی

غوث پاک رضی اللہ عنہ اور شیعہ

حضرات! غوث پاک کتنی شان والے ہیں، کتنی عظمت والے ہیں مگر افسوس شیعہ حضرات حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں بڑی بے ادبیاں کرتے ہیں۔ بدنصیب شیعہ مولوی برکت علی شاہ اپنی کتاب کلید مناظرہ میں لکھتا ہے کہ عبدالقادر جیلانی یہودی تھا۔ معاذ اللہ۔ شیخ تھا سیّد نہ تھا۔ یزید سے بڑا ظالم تھا۔ معاذ اللہ۔ عبدالقادر بت پرست اور یہودیوں کا چودھری تھا۔ استغفر اللہ۔ (کلید مناظرہ صفحہ ۳۸۰، ۳۸۲)

حضرات! شیعہ حضرات کی یہ گستاخیاں پڑھیں اور اندازہ لگائیں شیعہ مذہب کتنا گستاخ ہے۔ یہ تو غوث پاک ہیں انہوں نے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس صحابہ رضی اللہ عنہم کو نہیں بخشا۔ کون صحابہ؟ جن کے ایمان کی جن کے جنتی ہونے کی جن سے راضی ہونے کا اعلان خالق کائنات نے اپنی لاریب کتاب قرآن مجید میں فرمایا ہے اس کے بارے مولوی برکت علی اپنی رسوائے زمانہ کتاب کلیہ مناظرہ میں لکھتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر ظلم کیا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بطن میں حضرت محسن رضی اللہ عنہ تھے وہ شہید ہوگئے اور اسی ظلم سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی شہید ہوگئیں۔ معاذ اللہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر دے کر شہید کیا۔ استغفر اللہ۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ و ابن ملجم کے ہاتھوں اور امام حسن رضی اللہ عنہ کو زہر

Marfat.com

دلوا کر شہید کروایا۔ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ۔ (کلید مناظرہ صفحہ ۴۱۶)

نبی پاک دے چار اصحابیاں دے دشمن ناری تے منکرنوں دھر رگڑا
کڈھے ثانی اثنین دے عیب جہڑا کرماں مارے اس ساحرنوں دھر رگڑا
جہدی قلم صحابہ تے پائے نقطے اس ادیب تے شاعرنوں دھر رگڑا
ناصر دشمن جو عمر صدیق دا اے آکھو سارے اس کافرنوں دھر رگڑا

حضرات! بات یہ ہو رہی تھی کہ حضور غوث پاک اللہ تعالیٰ کے خوف سے اللہ تعالیٰ کے ڈر سے اتنے روتے تھے کہ آپ کو روتا دیکھ کر دنیا بھی روتی تھی۔ حضرات آپ جس بھی اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے کی سیرت کا مطالعہ کر کے دیکھیں گے آپ کو پتہ چلے گا وہ اللہ تعالیٰ کا مقبول اور محبوب بندہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے بڑا روتا رہا ہے۔ آپ کتابیں پڑھ کر دیکھیں انسان تو انسان ہیں اللہ تعالیٰ کے خوف سے بے جان چیزیں بھی روتی ہیں۔ حجۃ الاسلام سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور زمانہ کتاب مکاشفۃ القلوب میں لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ کا ایک مقدس نبی علیہ السلام ایک چھوٹے سے پتھر کے پاس سے گزرے جس سے بہت زیادہ پانی نکل رہا تھا۔ آپ بڑے حیران ہوئے کہ کمال ہے اللہ تعالیٰ کی شان ہے پتھر کتنا چھوٹا ہے پر پانی کتنا نکل رہا ہے۔ میرے پیارے رب العالمین نے پتھر سے فرمایا اے پتھر پتھر نے عرض کی جی مولا کریم خالق کائنات نے فرمایا میرا پیارا نبی تیری جسامت اور تیرا پانی دیکھ کر حیرانگی کا اظہار کر رہا ہے تو ذرا زبان حال سے بول کر میرے نبی کو بتا کہ تجھ سے اتنا زیادہ پانی نکل کیوں رہا ہے؟ اس کی وجہ کیا ہے؟ پتھر اللہ تعالیٰ کی قدرت سے بولنے لگا بول کر پہلے ادب سے سلام عرض کیا پھر کہنے لگا اے اللہ تعالیٰ کے نبی آپ حیران ہو رہے تھے کہ میں جسامت کے لحاظ سے چھوٹا ہوں پر پانی زیادہ کیوں نکل رہا ہے آیئے میں عرض کرتا ہوں اس کی وجہ کیا ہے؟ خالق کائنات کے نبی نے فرمایا ہاں ہاں بتاؤ وجہ کیا ہے؟ اس

Marfat.com

پتھر نے عرض کی اے پیارے نبی یہ زمین کا پانی نہیں بکہ یہ میرے آنسو ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ڈر سے اللہ تعالیٰ کے خوف سے نکل رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نبی نے سنا تو اور حیران ہوگئے فرمایا تو پتھر ہے نیکی بدی سے تو پاک ہے جہنم میں تو نہیں جائے گا پھر کیوں رو رہا ہے؟ پتھر نے عرض کی حضور اللہ تعالیٰ نے کافروں کو خبردار کرتے ہوئے فرمایا: وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ لوگو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچ جاؤ اس کو وحدہ لاشریک مان لو اس کے رسولوں اور نبیوں پر ایمان لے آؤ اور اس جہنم کی آگ سے بچ جاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔ حضور میں رو اس لئے رہا ہوں کہیں قیامت والے دن کافروں کے ساتھ نافرمانوں کے ساتھ بے ادبوں گستاخوں کے ساتھ جہنم کا ایندھن نہ بن جاؤں اللہ تعالیٰ کے پاک نبی نے سنا تو مسکرا پڑے فرمایا پتھر ہو کے اللہ تعالیٰ سے کتنا ڈر رہا ہے کتنے بدنصیب ہیں وہ انسان جو انسان ہو کر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہیں ڈرتے۔ اللہ تعالیٰ کے پاک پیغمبر نے جب پتھر کی یہ بات سنی تو ہاتھ اٹھا کر عرض کی اے پیارے رب العالمین اس پتھر کو جہنم سے بچا لینا اسے جہنم کی آگ کا ایندھن نہ بنانا۔ میرے پیارے رب العالمین نے فرمایا سبحان ہم نے تیری دعا قبول کرلی ہے اسے مبارک دے دو یہ قیامت والے دن جہنم میں نہیں جائے گا میں نے اسے تیری دعا کے صدقے جہنم سے آزاد کردیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نبی نے پتھر کو مبارک دی۔ پتھر نے آپ کا شکریہ ادا کیا۔ آپ مبارک دے کر اپنی منزل کی جانب چل پڑے۔ چند دنوں کے بعد پھر آپ اسی چھوٹے پتھر کے پاس سے گزرے آپ نے کیا دیکھا وہ پتھر پھر بھی رو رہا ہے۔ خالق کائنات کے نبی نے فرمایا اے پتھر اب پھر رو رہے ہو؟ کیا میں نے تمہیں جہنم سے آزادی کی خبر نہیں سنائی تھی؟ پتھر نے اللہ تعالیٰ کی قدرت سے بول کر عرض کی حضور بالکل آپ نے کرم فرمایا تھا میرے لئے دعا کرکے مجھے جہنم سے آزادی دلائی تھی۔ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کے نبی نے فرمایا تو پھر کیوں رو رہے ہو؟ پتھر نے عرض کی میرے آقا اس رونے میں اور آج رونے میں فرق ہے۔ فرمایا وہ کیا فرق ہے؟ پتھر نے عرض کی اے میرے آقا اس دن میں جہنم کے ڈر سے رو رہا تھا اللہ تعالیٰ کے عذاب سے رو رہا تھا لیکن آج اس کی بارگاہ میں شکر کے طور پر رو رہا ہوں کہ اے خالق کائنات تیرے بے شمار بار احسان ہے کہ تو نے اپنے نبی کے صدقے جہنم سے بچا لیا ہے۔ سبحان اللہ۔ اللہ تعالیٰ کے نبی بڑے حیران ہوئے۔ (مکاشفۃ القلوب صفحہ ۳۶۰)

تیرے در آیا مولا شرم رکھیں　　اک چیز دے کے میں دہائی منگدا
مال و دولت نہ جاہ جلال حشمت　　نہ میں عقل شعور دانائی منگدا
نہ میں جنتی حوراں دا ہاں طالب　　نہ تیرے توں مولا خدائی منگدا
نہ میں منگدا حافظا شہنشاہی　　تے در آقا دی اِکو گدائی منگدا

حضرات قرآن و حدیث کی روشنی سے یہ مسئلہ واضح ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے اللہ تعالیٰ کے ڈر سے اپنے اعمال کو یاد کر کے رونا یہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کی نشانی ہے۔

رونے کی قسمیں

حضرات دنیا کا ہر انسان زندگی میں کئی مرتبہ روتا ہے۔ کوئی جائیداد کی خاطر روتا ہے کوئی مال کی خاطر روتا ہے کوئی کاروبار کے لئے روتا ہے کوئی اولاد کی خاطر رہتا ہے کوئی اپنے خاندان کے لئے روتا ہے کوئی اپنے عزیزوں کے لئے روتا ہے۔ غم میں پریشانی میں رونا یہ انسان کی فطرت ہے مگر آپ تاریخ کا مطالعہ کر کے دیکھیں انسان جب بھی رویا ہے اپنے غم میں رویا ہے مگر صدقے جاؤں آمنہ کے لال پر صدیق کے یار پر عمر کے آقا پر عثمان کے مولا پر فاطمہ کے بابے پر حسنین رضی اللہ عنہما کے نانے پر علی کے ویر پر سنیوں کے پیر پر سدرہ کے راہی پر اللہ تعالیٰ کے مقدس ماہی پر میرے آقا صرف اپنے لئے نہیں روئے بلکہ حضور ﷺ ساری کائنات کے لئے روئے ہیں۔ میرا نبی

Marfat.com

ﷺ امت کے غم میں روئے خاندان کے غم میں روئے اپنی اولاد کے غم میں روئے اپنے اصحاب کے غم میں روئے فاطمہ کے لال کے غم میں روئے۔

امت کے لئے رونا

حضور ﷺ کے عظیم صحابی حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن حضور ﷺ قرآن مجید کی تلاوت فرما رہے تھے تلاوت کرتے کرتے آپ نے (پ۱۳) کی یہ آیۃ کریمہ پڑھی: رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ۔ حضور ﷺ کی آمد پاک سے کئی سو سال پہلے سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی تھی۔ حضرات آپ قرآن مجید کی تلاوت کریں آپ کو مختلف مقامات پر اللہ تعالیٰ کے نبیوں کے وہ مقدس دعائیہ کلمے پڑھنے کو ملیں گے جو وہ اپنی امت کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کرتے رہے ہیں۔ مثلاً سیّدنا نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی تھے آپ نے ساڑھے نو سو سال کافروں کو تبلیغ فرمائی۔ صرف اسی بندے مسلمان ہوئے باقی کفر میں اڑے رہے۔ خالق کائنات کے نبی نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا: قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا۔ (پ۲۹، سورۃ نوح) سیّدنا نوح علیہ السلام نے عرض کی اے میرے رب عزوجل زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ بلکہ سب کافروں کو تباہ و برباد کردے۔ جب اللہ تعالیٰ کے نبی نے دعا کی تو خالق کائنات نے اپنے نبی کی دعا کو اسی وقت قبول فرما لیا خالق کائنات اپنے یار کو مخاطب کر کے فرماتا ہے وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ۔ اے میرے حبیب ﷺ یاد کرو وہ وقت جب نوح علیہ السلام نے ہمیں پکارا اور کافروں کے لئے بددعا کی۔ تو ہم نے ان کی دعا کو قبول فرما لیا۔ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ۔ پس ہم نے نوح علیہ السلام کی ساری کافر قوم کو غرق کر دیا۔ (پ۱۷، سورۃ انبیاء) حضرت لوط علیہ السلام نے بھی کئی سال اپنی قوم کی تبلیغ فرمائی اور انہیں برے کاموں سے منع کیا مگر آپ کی قوم نے زنا اور ڈاکے

Marfat.com

مارنے نہ چھوڑے۔ سیّدنا لوط علیہ السلام نے بھی ان کے لئے بددعا کی اور عرض کی قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ۔ اے میرے پیارے رب العالمین مدد فرما میری ان فسادی لوگوں کے مقابلے میں۔ خالق کائنات اپنے نبی کی دعا قبول فرمائی اور فرشتوں کو بھیج کر ان پر عذاب نازل فرمایا اور ان کا پورا علاقہ تباہ و برباد کردیا۔ خالق کائنات فرماتے ہیں: اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰی اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے فرمایا بے شک ہم اتارنے والے ہیں اس بستی کے باشندوں پر عذاب آسمان سے اس وجہ سے کہ وہ نافرمانیاں کرتے تھے۔ (پ۲۰ سورۃ عنکبوت) حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم بتوں کی پجاری تھی ناپ تول میں کمی کرتی تھی ہر قسم کے گناہوں میں ملوث تھی حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو سمجھایا جن کی قسمت میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لکھا تھا وہ تو مان گئے لیکن آپ کی قوم کی اکثریت نے ماننے سے انکار کردیا۔ صرف ماننے سے ہی انکار نہیں کیا بلکہ آپ کو طرح طرح کی تکلیفیں اور اذیتیں دیں۔ سیّدنا شعیب علیہ السلام نے جب دیکھا یہ لوگ نہیں مانتے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی کہ رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ۔ اے پیارے پیارے رب العالمین فیصلہ فرما دے ہمارے درمیان اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ اور تو سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے جب سیّدنا شعیب علیہ السلام نے یہ دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کا نام و نشان مٹا دیا۔ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: پھر پکڑ لیا زلزلے نے قوم شعیب کو وہ صبح کے وقت اپنے گھروں میں منہ کے بل گرے پڑے تھے۔ (پ۹ سورۃ اعراف) حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون اور فرعون کی قوم کو سمجھاتے رہے کہ لوگو اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے اس کا کوئی شریک نہیں لہٰذا اب بھی وقت ہے اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک مان لو۔ لیکن جو ازلی بدنصیب تھے انہوں

Marfat.com

نے ماننے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے پاک نبی کو ستانا شروع کر دیا جو مومن ہوئے ان کو مارنا شروع کر دیا۔ تو خالق کائنات کے نبی سیّدنا موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ کہ اے خالق کائنات نجات عطا فرما ہمیں اپنی رحمت سے کافروں کے ظلم وستم سے (پ ۱۱ سورۃ یونس) خالق کائنات نے اپنے نبیوں کی دعا قبول فرمائی اور ان بے ایمانوں کو تباہ و برباد کر دیا۔ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: پھر ہم نے بدلہ لیا ان سے اور غرق کر دیا انہیں سمندر میں کیونکہ انہوں نے جھٹلایا تھا ہماری آیتوں کو اور وہ اس آنے والے عذاب سے بالکل غافل تھے۔ (پ ۹ سورۃ اعراف) حضرات آپ قرآن مجید کا مطالعہ کریں ہر نبی نے اپنی کافر قوم کے لئے بددعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کی دعا کو قبول کرتے ہوئے ان کی قوم کو تباہ و برباد کر دیا۔ خالق کائنات قرآن مجید کے (پ ۲۰ سورۃ عنکبوت) میں ارشاد فرماتا ہے: فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ہم نے ہر نافرمان اور سرکش کو پکڑا اس کے گناہ کے باعث فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا۔ ان میں سے بعض بے ایمانوں نافرمانوں پر ہم نے پتھر برسائے۔ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ اور بعض کو آلیا شدید کڑک نے وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ اور بعض نافرمانوں کو ہم نے زمین میں غرق کر دیا۔ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا۔ اور بعض کو ہم نے دریا میں ڈبو دیا۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ اور اللہ تعالیٰ کا یہ طریقہ نہیں کہ وہ ان پر ظلم کرے بلکہ وہ اپنی جانوں پر ظلم ڈھاتے رہے تھے۔ (پ ۲۰ سورۃ عنکبوت آیت ۴۰)

حضرات! پتہ چلا ہر نبی نے اپنی نافرمان قوم کے لئے بددعا کی مگر صدقے جاؤں رحمت عالم پر کریم شفیق نبی پر میرے آقا پر کافروں نے کوڑے کرکٹ کے

Marfat.com

ڈھیر ڈالے آپ کو پاگل مجنوں ساحر دیوانہ کہا آپ پر پتھروں کی بارش ہوئی مگر قرآن گواہ ہے حدیث پاک گواہ ہے میرے نبی نے کسی کے لئے اپنی ذات کی خاطر بددعا نہیں فرمائی بلکہ دعائیں دیتے رہے۔

سلام اس پر کہ گھر والے بھی جس کو تنگ کرتے تھے
سلام اس پر وطن والے بھی جس سے جنگ کرتے تھے
سلام اس پر کہ جس نے دشمنوں کو بھی قبائیں دیں
سلام اس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں
سلام اس پر جو دشمن پر بھی رحم و فضل فرمائے
سلام اس پر کہ جس نے رحمتوں کے پھول برسائے

حضرات سارے نبی بددعائیں کرتے رہے فاطمہ کا بابا گالیاں دینے والوں کے لئے دعائیں کرتا رہا۔ میدان احد میں سرکار غلاموں کو لے کر جب کفار مکہ کے مقابلے میں گئے تو کافروں نے رحمت عالم پر پتھروں کی بارش کردی سرکار کا جسم مبارک خون سے رنگین ہوگیا حتیٰ کہ آپ کا مقدس دانت مبارک بھی زخمی ہوگیا۔ سرکار کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے جب اپنے آقا کا یہ منظر دیکھا تو عرض کی سوہنا آپ اللہ تعالیٰ کے لاڈلے نبی ہیں اللہ تعالیٰ آپ کی کوئی بات نہیں موڑتا آپ ان بے ایمانوں کے لئے بددعا فرمائیں ان کا بیڑا غرق ہو جائے یہ سب تباہ و برباد ہو جائیں۔ سرکار مسکرا پڑے فرمایا اچھا ان کے لئے دعا کرو آقا ضرور کرو تا کہ یہ نیست و نابود ہو جائیں میرے آقا نے فرمایا اچھا میں دعا کرتا ہوں تم آمین کہنا۔ عرض کی آقا ٹھیک ہے میرے آقا نے ید اللہ والے گورے گورے ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی: رَبِّ اغْفِرْ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔

(مسلم شریف جلد۲ صفحہ ۱۰۸)

اے میرے پیارے رب العالمین میری قوم کو عذاب نہ دینا انہیں معاف

Marfat.com

فرمادے کیونکہ یہ میری شان سے میری عظمت سے واقف نہیں ہیں۔ سبحان اللہ۔

کہ اے پروردگار آمرزگار ان کو معافی دے
نہ کر ان کی خطاؤں کا شمار ان کو معافی دے

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا یہ کیا ہم نے عرض کیا ہے ان کو تباہی کی دعا فرمائیں ان کی ہلاکت کی دعا فرمائیں آپ ان کی بخشش اور معافی کی دعائیں مانگ رہے ہیں حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں آمنہ کے لال نے سن کر فرمایا: اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَّاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں لوگوں پر لعنت بھیجنے نہیں آیا بلکہ میں تو کائنات والوں کے لئے رحمت بن کے آیا ہوں۔

(مسلم شریف، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۱۱، مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ صفحہ ۷۲)

یہ سن کر رحمۃ للعالمین نے ہنس کے فرمایا کہ میں اس دہر میں قہر و غضب بن کے نہیں آیا۔

حضرات توجہ فرمائیں سارے نبی آئے ہر نبی نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی اے خالق کائنات نیک ہمارے ہیں بُرے تمہارے ہیں ان کو عذاب دے یا معاف فرمادے یہ تیری مرضی ہے۔ آدم علیہ السلام نے عرض کی مولا نیک میرے بُرے تیرے، حضرت نوح علیہ السلام نے عرض کی مولا نیک میرے بُرے تیرے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی مولا نیک میرے بُرے تیرے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی مولا نیک میرے بُرے تیرے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کی مولا کریم نیک میرے بُرے تیرے۔ اب آخر میں باری آگئی معراج کے دولہا کی بے سہاروں کے سہارے کی یتیموں کے والی کی سدرہ کے راہی کی اللہ تعالیٰ کے اپنے ماہی کی سرکار نے ایک دن ہاتھ باندھ کر عرض کی اے میرے پیارے رب العالمین ہر نبی تیرے ساتھ امت تقسیم کرتا آیا ہے میرا دل کرتا ہے میں بھی اپنی امت تیرے ساتھ تقسیم نہ کرلوں؟ میرے پیارے رب العالمین نے فرمایا سجناں جیسے تیری رضا

Marfat.com

اسی بات میں میری رضا خالق کائنات نے فرمایا حبیب بتا کون سا گروہ لینا چاہتے ہو۔ نیک لوگ یا بدکار؟ آمنہ کے لال نے عرض کی مولا میں تو چاہتا ہوں کہ تقسیم تیری ہو آمین میری ہو کیونکہ کریم بھی تو ہے رحیم بھی تو ستار بھی تو ہے غفار بھی تو خالق بھی تو ہے مالک بھی تو خالق کائنات نے فرمایا سبحاں بالکل ٹھیک کہتے ہو مگر محبوب بھی تو ہے حبیب بھی تو عزیز بھی تو ہے شفیق بھی تو میرے حبیب تو جیسے تقسیم کرے گا ہمیں منظور ہے۔ سرکارِ کائنات نے عرض کی مولا کریم اگر یہ بات ہے تو اَلصَّالِحُوْنَ لَكَ وَالطَّالِحُوْنَ لِیْ۔ نیک تیرے ہوگئے برے میرے ہوگئے اچھے تیرے ہوگئے ماڑے میرے ہوگئے۔ ایک روایت میں ہے: اَلصَّالِحُوْنَ لِلّٰهِ وَالطَّالِحُوْنَ لِیْ۔ نیک اللہ تعالیٰ کے برے میرے۔ (شرح حدائق جلد۴ صفحہ۳۰)

جنتی تیرے ہوگئے جہنمی میرے ہوگئے۔ خالق کائنات نے فرمایا محبوب یہ برے یہ ماڑے کیوں پسند کر رہے ہو۔ سرکار نے عرض کی اے پیارے رب العالمین نیک لوگوں کو اچھے انسانوں کو تو جنت عطا کرتے جانا گنہگاروں کو بدکاروں کو میں بخشوا کر رحمت کی چادر میں چھپا کر جنت میں لے جاؤں گا۔ سبحان اللہ۔ میاں محمد کھڑی شریف والے فرماتے ہیں جب قیامت والے دن سرکار کے گنہگار امتی پریشان ہوں گے تو سرکار اپنے غلاموں کو دلاسہ دیتے ہوئے چہرے سے رحمت کا پلڑا ہٹا کر فرمائیں گے کہ:

کملی دا گھنڈ کھول کے سوہنا تے دیوے پیا آواز
آؤ لوکو کھلن لگا جے تے ہن رحمت دا دروازہ

تو حضرات عرض یہ کر رہا تھا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کے (پ۱۳ سورۃ ابراہیم آیت ۳۶) کی آیۃ کریمہ تلاوت فرمائی: رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ۔ یہ وہ دعا ہے جو سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے سرکار کی آمد پاک سے کئی سو سال پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ

Marfat.com

میں مانگی تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور ہاتھ اٹھا کر عرض کیا تھا کہ اے میرے پیارے رب العالمین ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ جس نے میرا کلمہ پڑھ کے میری غلامی اختیار کی وہ تو میرا ہے۔ پھر سورۃ مائدہ آیت ۱۱۸ کا یہ آیۃ کریمہ کا حصہ تلاوت کیا اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ یہ دعا سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام نے سرکار کی آمد سے ساڑھے پانچ سو سال پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کی تھی کہ اے خالق کائنات یہ میرے گنہگار امتی تیرے ہی بندے ہیں اگر تو ان کو عذاب دے تو تیری مرضی ہے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم اور حضرت عیسیٰ کی دعاؤں کو پڑھا تو کریم اور لجپال نبی کو اپنی گنہگار امت یاد آ گئی۔ سرکار نے اپنے نوری اور بے مثل مقدس ہاتھوں کو اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا: اَللّٰهُمَّ اُمَّتِیْ۔ اے پیارے رب العالمین میری امت تبکی پھر کریم نبی امت کو یاد کر کے زار و قطار رونے لگ گیا۔ سبحان اللہ کتنا کریم کتنا رحیم نبی اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرما دیا ہے۔

سانوں ساریاں ناواں چوں سرکار دا ناں سوہنا
سانوں سارپاں شہراں چوں سوہنے دا گیراں سوہنا
محشر دی تمازت وچ سوہنے نے آنا ایں
ساڈے سر اتے کردیسی او کملی دی چھا سوہنا

حضرات توجہ فرماؤ سرکار کو اپنی امت کے ساتھ کتنا پیار ہے عذاب قیامت والے دن ہونا ہے پر سرکار رو آج سے چودہ سو سال پہلے رہے ہیں۔

کدی منگیاں دعاواں سی یاراں دے وچ کدی روندا رہیا جا کے غاراں دے وچ
زندگی ساری سوہنا نبی مصطفیٰ ساڈی بخشش لئی رب عزوجل نوں مناؤندا رہیا
اللہ اللہ عزوجل میرے آقا دا بڑا حوصلہ گالیاں سن کے وی مسکراندا رہیا
جاواں قربان میں اس دے اخلاق توں ویریاں لئی وی چدراں بچھاندا رہیا

Marfat.com

جب حضور ﷺ امت کو یاد کر کے دکھ سے روئے تو فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا جِبْرِیْلَ خالق کائنات نے آواز ماری جبرئیل عرض کی جی رب عزوجل جلیل فرما دیکھ رہے ہو میرا یار رو رہا ہے حضرت جبرئیل نے عرض کی اے خالق کائنات دیکھ رہا ہوں میرے پیارے رب العالمین نے فرمایا: اِذْهَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ جلدی کرو یار کے پاس جاؤ فَسَلْهُ مَا یُبْكِیْهِ اور پوچھو سجناں آج رو کیوں رہے ہو۔ سبحان اللہ۔ حضرات سوچو اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب سے کتنا پیار ہے کتنی محبت ہے روتا محبوب ہے پوھتا محبّ ہے روتا مصطفیٰ ہے پوچھتا خدا ہے۔ ماں روئے بیٹی پوچھتی ہے اماں کیوں رو رہی ہو باپ روئے بیٹا پوچھتا ہے مرید روئے پیر پوچھتا ہے مگر صدقے جاؤں حبیب روتا ہے محبّ پوچھتا ہے سوہنا کیوں روتے ہو؟ حضرت جبرئیل نے عرض کی اے خالق کائنات تو علیم بذات الصدور ہے تو دلوں کے بھید جاننے والا ہے پوچھوانے کی کیا ضرورت ہے؟ خالق کائنات نے فرمایا: وَرَبُّكَ اَعْلَمُ جبرئیل بات درست کر رہے ہو تیرا رب عزوجل سب کچھ جانتا ہے مگر میں چاہتا ہوں یار زبان سے بات کرے ہم اس کی بات کو پورا کریں محبوب کی طبیعت میں مسرت آجائے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام سرکار کی بارگاہ نازنین میں تشریف لائے صلوٰۃ وسلام کے گجرے پیش کر کے عرض کی سوہنا خالق کائنات پوچھ رہا ہے آج ایسے کیوں رو رہے ہو؟ سرکار نے فرمایا جبرئیل امت کے غم میں امت کے صدمے میں رو رہا ہوں۔ حضرت جبرئیل یہ پیغام لے کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوئے ساری رپورٹ پیش کی فَقَالَ اللّٰہُ لِجِبْرِیْلَ اِذْهَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ خالق کائنات نے فرمایا جبرئیل جاؤ جا کر میرے یار سے کہو میرے محبوب کو میری طرف سے یہ پیغام دے دو سوہنا رو نہیں خاموش ہو جا ہمیں تیرا رونا منظور نہیں اگر محبوب امت کی بات کرے تو فَقُلْ اَنَا سَنُرْضِیْكَ فِیْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْكَ تو میری طرف سے کہنا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: سجناں ہم تمہیں امت کے معاملے میں راضی

Marfat.com

کریں گے اور قیامت والے دن تمہیں پریشان نہیں کریں گے۔ سبحاں جیسے اور جس طریقے سے تو راضی ہوگا ہم ویسے ہی تمہیں راضی کریں گے۔

(مسلم شریف، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۸۹، مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۷ صفحہ ۴۲۵، ۴۲۶)

حضرت نوح کو بھی موج طوفاں سے کنارہ مل گیا
حضرت موسیٰ کو بھی لطف نظارہ مل گیا
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھی بابا پیارا مل گیا
حضرت حسنین رضی اللہ عنہما کو بھی نانا پیارا مل گیا
الغرض ہر اک بے چارے کو چارہ مل گیا
ہم گنہگاروں کو محمد ﷺ کا سہارا مل گیا

صحابہ کے غم میں رونا

حضور ﷺ کے ایک بڑے پیارے صحابی تھے جن کا نام تھا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ یہ وہ صحابی ہیں جنہوں نے سرکار کے اعلان نبوت کے بعد شروع شروع میں کلمہ پڑھا۔ حضور ﷺ پر بارہ بندے ایمان لا چکے تھے تیرویں یہ تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسلام کے نام پر حضور ﷺ کی غلامی کے بدلے کفار مکہ سے بڑی تکلیفیں برداشت کیں۔ آپ نے اسلام بچانے کی خاطر پہلی مرتبہ حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی پھر مکہ شریف آکر دوبارہ مدینہ پاک کی طرف ہجرت فرما گئے۔ حضور ﷺ آپ سے بڑا ہی پیار فرماتے تھے۔ جب آپ مدینہ پاک ہجرت کرکے تشریف لے گئے تو بائیس مہینہ آپ زندہ رہے۔ بائیس ماہ کے بعد آپ کا انتقال ہوگیا یہ حضور ﷺ کے پہلے مہاجر صحابی تھے جن کا مدینہ پاک میں وصال ہوا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وصال فرما گئے تو آپ کو غسل دیا گیا پھر کفن پہنایا پھر حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا گیا سوہنا آپ کے صحابی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وصال فرما گئے ہیں۔ رحمت کائنات نے سنا تو بڑے پریشان ہوگئے پھر اپنے غلام کو

Marfat.com

آخری بار ملنے کے لئے ان کے گھر تشریف لے گئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں سرکار نے جب اپنے غلام کو دیکھا تو سرکار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر جھک گئے محبت سے اپنا چہرۂ انور جھکا کر اپنے غلام کو غور سے دیکھنے لگے دیکھ کر چہرۂ انور اٹھا لیا تھوڑی دیر کے بعد پھر محبت سے چہرۂ انور جھکا کر دیکھنے گے کافی دیر تک دیکھتے رہے پھر سیدھے ہو گئے تھوڑی دیر کے بعد آمنہ کے لال نے اپنا چہرۂ انور پھر جھکا کر اپنے غلام کو دیکھنا شروع کر دیا اب صرف دیکھا نہیں بلکہ مومنوں کی ماں صدیقہ بنت صدیق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی پیشانی کو چومنا شروع کر دیا۔ سبحان اللہ۔ صدقے جاؤں عثمان تیرے مقدر پر تجھے وہ اللہ تعالیٰ کا ماہی چوم رہا ہے جس کے قدموں کو جبرئیل معراج کی رات بوسے دیتا رہا ہے۔

زندگی دا مزہ آئے دلدار دے بوہے تے
موت آوے تے سر ہووے سرکار دے بوہے تے
کدوں خبر ایہہ آوے گی سرکار پے آؤندے نے
بیمار نوں پچھن لئی بیمار دے بوہے تے
گنہگار دی میت نوں لے جانا مدینے ول
بخشش لئی رکھ دینا دربار دے بوہے تے
اوہناں دے مقدراں دی کیہہ ریس کرے کوئی
جاندے نیں جو نبیاں دے سردار دے بوہے تے

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو چوم بھی رہے تھے وَهُوَ يَبْكِيْ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غم میں رو بھی رہے تھے۔ وَعَيْنَاهُ تَهْرُقَانِ اور سرکار کی مقدس آنکھوں سے مسلسل آنسو بھی آ رہے تھے۔ اللہ اکبر۔

(اسد الغابہ جلد ۶ صفحہ ۲۳۱، ۲۳۳، شمائل ترمذی صفحہ ۲۱، ابن ماجہ شریف جلد ۱ صفحہ ۲۱۸)

Marfat.com

سرکار مدینہ ﷺ نے سن ۸ ہجری میں عیسائیوں کے مقابلے کے لئے ایک لشکر بھیجا جس کی تعداد تین ہزار تھی۔ ادھر عیسائی ایک لاکھ کی تعداد میں تھے۔ خالق کائنات کے حبیب ﷺ نے تمام فوج کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میرے ساتھیوں تم اسلام کی سربلندی کے لئے جا رہے ہو اللہ تعالیٰ تمہیں کامیابی عطا فرمائے۔ میں فوج کا سپہ سالار فوج کا کمانڈر زید ابن حارثہ کو بناتا ہوں اگر یہ لڑتے لڑتے شہید ہو جائیں تو اس کے بعد جعفر ابن ابی طالب تمہارے سپہ سالار ہوں گے اگر یہ بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ ابن رواحہ تمہاری قیادت کرے گا اگر یہ بھی شہید ہو جائیں تو تمہاری مرضی جسے چاہنا اپنا امیر بنا لینا جب حضور ﷺ نے یہ بات فرمائی تو پاس ایک یہودی کھڑا تھا وہ کہنے لگا مسلمانوں اگر تمہارا نبی سچا ہے تو یہ تینوں حضرات شہید ہو جائیں گے ایک صحابی نے فرمایا وہ کیوں؟ تو یہودی نے کہا کہ سچے نبی کی زبان سے جو نکل جائے وہ کبھی غلط نہیں ہوسکتا۔ سن نہیں رہے تمہارا نبی فرما رہا ہے اگر یہ تینوں شہید ہوگئے تو جس کو چاہنا اپنا امیر بنا لینا۔ حضرات ہے یہودی پر نبی کا علم غیب مان گیا۔ آج کئی حضرات کلمہ پڑھ کے بھی نبی کے علم سے پھر جاتے ہیں۔ حضور ﷺ کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت زید کی قیادت میں روم کے عیسائی علاقہ میں جہاد کے لئے تشریف لے گئے۔ روم کے علاقہ میں ایک جگہ موتہ پر مدینہ پاک سے بارہ سو کلومیٹر دور تھی یہاں اسلام کے شیدائیوں اور عیسائیوں میں لڑائی ہوئی۔ جب لڑائی شروع ہوئی تو سرکار مدینہ ﷺ مسجد نبوی شریف میں اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان تشریف فرما ہیں اور اپنے غلاموں کو مدینہ پاک سے بارہ سو کلومیٹر کی لڑائی کی ایک ایک بات بتا رہے ہیں۔ سبحان اللہ۔ جنگ کی صورت حال بتاتے بتاتے سرکار غمگین ہوئے رحمت کائنات کی مقدس آنکھوں میں آنسو جاری ہوگئے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی سوہنا آپ رو کیوں رہے ہیں کیا بات ہے؟ غیب کی خبریں جاننے والے نبی نے

Marfat.com

فرمایا لوگو میرا زید شہید ہوگیا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا اب لشکر اسلام کی قیادت کون کرے گا؟ اب اسلام کا جھنڈا کون اٹھائے گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب اسلام کا جھنڈا جعفر کے پاس آگیا ہے اس نے فوج کی قیادت سنبھال لی ہے۔ سرکار پھر جنگ کی کیفیت اپنے غلاموں کو بتاتے رہے تھوڑی دیر کے بعد سرکار کی آنکھوں میں پھر آنسو آگئے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا اب کیا ہوا ہے؟ میرے آقا نے فرمایا لوگو میرا بھائی جعفر ابن ابی طالب بھی شہید ہوگیا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا اب فوج کی قیادت کون کرے گا؟ اسلام کا جھنڈا کون اٹھائے گا؟ میرے آقا نے فرمایا اب اسلام کا جھنڈا عبداللہ ابن رواحہ کے پاس آگیا ہے حضرات توجہ فرمائیں میرا نبی بیٹھا مدینہ میں ہے مگر خبریں روم کی بتا رہا ہے۔ صدقے جاؤں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان پر سب نے سن کر جان بھی لیا اور دل و جان سے مان بھی لیا۔ شکر کرو پاکستان کے بناوٹی سنی دیوبندی نہیں تھے پاکستان کے مصنوعی اہلحدیث اور وہابی نہیں تھے نہیں تو انہوں نے کہنا تھا حضور آپ کو کیسے پتہ چل گیا کہ حضرت زید شہید ہوگئے ہیں، حضرت جعفر شہید ہوگئے ہیں آپ تو ہمارے پاس بیٹھے ہیں ہمیں تو نظر نہیں آرہا آپ بھی ہماری طرح انسان ہیں جیسے آپ کی دو آنکھیں ویسے ہماری بھی دو آنکھیں جیسے آپ کے دو ہاتھ ہمارے بھی دو ہاتھ جیسے آپ چلتے ہیں ویسے ہم بھی چلتے ہیں جیسے آپ نے بیاہ کرائے ہم نے بھی کرائے ہم اور آپ برابر۔ مجھے رب العزت کی کبریائی کی قسم کسی صحابی نے یہ نہیں کہا کسی صحابی نے نبی پاک کے غیب پر اعتراض نہیں کیا بلکہ سرکار کی بات سن کر سب نے تسلیم کرلیا۔ سارے صحابی مان گئے مگر آج تک وہابی نہیں مانے دعا کرو اللہ تعالیٰ ان کو بھی عظمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔

جد تک ناں نبی نوں نور منوں پیدا عشق بلالی نئیں ہوسکدا
بشر آکھدا جیڑا حضور تائیں اوہدا عشق مثالی نہیں ہوسکدا

Marfat.com

بے خبر ہووے جیڑا بوٹیاں تو اوہ کدی باغ دا مالی نہیں ہوسکدا
منگتا جیڑا وی راز حضور دا اے دامن اوسدا خالی نئیں ہوسکدا

حضور ﷺ کے جلیل القدر صحابی حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قَالَ نَعِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ زَیْدًا وَّ جَعْفَرًا وَّابْنَ رَوَاحَۃَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَھُمْ خَبْرُھُمْ۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت زید، حضرت جعفر، حضرت عبداللہ ابن رواحہ کی شہادت کی خبر لوگوں کو اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو روم سے خبر آنے سے پہلے ہی بتا دی تھی۔ کیسے بتائی؟ حضرت انس فرماتے ہیں: فَقَالَ اَخَذَا الرَّایَۃَ حضور ﷺ نے فرمایا لوگو اب جھنڈا زید کے پاس ہے فَاُصِیْبَ اب وہ شہید ہوگئے ہیں۔ ثُمَّ زَیْدٌ اَخَذَ جَعْفَرٌ اب جھنڈا جعفر کے پاس آگیا ہے۔ فَاُصِیْبَ لو اب وہ بھی شہید ہوگیا ہے ثُمَّ اَخَذَ اِبْنُ رَوَاحَۃَ اب جھنڈا عبداللہ ابن رواحہ کے پاس آگیا ہے۔ فَاُصِیْبُ اب وہ بھی شہید ہوگیا ہے حضرت انس فرماتے ہیں وعیناہ تذر فان حضور ﷺ اپنے غلاموں کی شہادت بھی بتاتے جاتے تھے اور درد سے روتے بھی جاتے تھے ان کی شہادت کے غم میں آنسو بھی بہاتے جاتے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا اب اسلام کا پرچم کون اٹھائے گا اب فوج کی قیادت کون کرے گا؟ میرے آقا نے فرمایا: اَخَذَ الرَّایَۃَ سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ۔ اب پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اب جھنڈا اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار یعنی خالد ابن ولید کے پاس آگیا ہے اب اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا۔

(بخاری شریف، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۳۳، مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ صفحہ ۱۸۶، ۱۸۷)

خاندان کے غم میں رونا

حضور اکرم ﷺ کی ایک بڑی ہی پیاری چچی تھیں جن کا نام تھا حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا۔ یہ حضرت ابوطالب کی بیوی تھیں اور حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

حضرت سیّدنا جعفر سیّدہ ام ہانی کی والدہ تھیں۔ حضور ﷺ مولا علی رضی اللہ عنہ کی والدہ سے بڑی ہی محبت فرماتے تھے۔ سرکار حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چچی کر کے نہیں بلاتے تھے بلکہ امی فاطمہ کر کے بلاتے تھے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی حضور ﷺ سے بے پناہ محبت فرماتی تھیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اتنی محبت اپنے بچوں طالب، عقیل، مولا علی رضی اللہ عنہ، حضرت جعفر، سیّدہ ام ہانی سے نہیں فرماتی تھیں جتنی محبت اللہ تعالیٰ کے مقدس حبیب ﷺ سے فرماتی تھیں۔ یہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہی کی خوش بختی تھی جنہوں نے بچپن سے لے کر جوان ہونے تک سرکار کی ظاہری پرورش فرمائی۔ اپنے بچوں کو بعد میں کھلاتی پلاتیں پہلے آمنہ کے لال کو کھلاتی پلاتیں۔ اپنے بچوں کو نئے کپڑے بعد میں لے کر دیتیں پہلے فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے بابے کو لے کر دیتیں۔ جب حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے حکم سے مکہ چھوڑ کر مدینہ پاک آئے تو حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا بھی مدینہ پاک آگئیں۔ چار پانچ سال مدینہ پاک میں گزارے ایک دن سرکار اپنے غلاموں کے ساتھ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے کہ کسی غلام نے آکر عرض کی آقا مولا علی رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کا وصال ہوگیا ہے وہ وفات پاگئیں ہیں۔ رحمت کائنات نے جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات کی خبر سنی تو میرے نبی کی مقدس آنکھوں میں آنسو آگئے سرکار رونے لگے روتے روتے اٹھے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سرہانے آکر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے: یَرْحَمُكَ اللّٰہ۔ اے چچی اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمت فرمائے۔ فَاِنَّكَ كُنْتِ اُمِّیْ بَعْدَ اُمِّیْ۔ پھر فرمایا اے چچی بے شک میری سگی ماں کے بعد تو میری ماں تھی۔ تو خود بھوکی رہتی تھی مجھے پیٹ بھر کے کھانا کھلاتی تھی خود پرانے کپڑے پہنتی تھی مجھے اچھے کپڑے پہناتی تھی تُرِیْدِیْنَ بِذَالِكَ وَجْهَ اللّٰهِ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةِ۔ اے اماں یہ سب کچھ تو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے کرتی تھی اور آخرت اچھی کرنے کے لئے کرتی تھی سبحان اللہ۔ حضرات وہ مرید کتنا

Marfat.com

خوش نصیب ہے جس کا پیر اس کے مرنے کے بعد اس کی تعریفیں کرے اس کے ایمان کی اس کے جنتی ہونے کی گواہی دے صدقے جاؤں مولا علی رضی اللہ عنہ کی والدہ پاک پر ان کی تعریفیں ان کے جنتی ہونے کی باتیں کوئی پیر نہیں کر رہا بلکہ اللہ تعالیٰ کا مقدس حبیب صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہا ہے۔

او مرید کویں غم کھاون ہوندے پیر جہاندے والی
او باغ ہمیشہ ساوے رہندے تے جیون جہاندے مالی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر قریبی عورتوں کو غسل کا حکم دیا پھر آپ نے فرمایا کہ میری ماں کو غسل دینے کے بعد بازار سے کفن منگوا کر نہ دینا بلکہ میرے کرتے میں کفن دینا۔ پھر سرکار نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما، حضرت ابوایوب انصاری، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ جاؤ میری والدہ کے لئے قبر تیار کرو۔ جب جنازہ تیار ہو گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود جنازہ پڑھایا۔ سبحان اللہ۔

لاش میری نہ کفنانا نہ دفنانا جب تک پیر نہ آوے میرا
آپ پڑھے تکبیراں میریاں چک بقیع دفناوے اللہ نبی دا نام لئے اللہ نبی دا

جب جنازہ پڑھا گیا تو سرکار جنازے کے ساتھ جنت البقیع میں تشریف لے گئے جو مدینہ پاک کا قبرستان تھا سرکار نے کیا دیکھا صحابہ قبر کھود رہے ہیں قبر تقریباً مکمل ہو چکی ہے صرف قبر کے اندر لحد کھودنی ہے میرے کملی والے نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا تم سب قبر سے باہر آجاؤ باقی قبر میں خود اپنے ہاتھوں سے بناؤں گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم باہر تشریف لے آئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کدال لے کر خود قبر میں تشریف لے گئے قبر میں لحد تیار فرمائی جب قبر مکمل ہو گئی تو وَتَمَرَّغَ فِیْ قَبْرِهَا حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں لیٹ گئے پھر آپ نے لیٹ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ دعا فرمائی: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ خود بخود زندہ ہے۔ اِغْفِرْ

Marfat.com

لِاُمِّیْ فَاطِمَۃَ بِنْتَ اَسَدٍ۔ اے میرے پیارے رب العالمین میری ماں فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کی بخشش فرما اس کو قبر میں منکر نکیر کے سامنے سوالوں میں آسانی عطا فرما اور اس کی قبر کو کشادہ فرما۔ بِحَقِّ نَبِیِّكَ اے میرے پیارے رب العالمین تجھے میرا واسطہ تجھے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ وَالْاَنْبِیَاءِ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِیْ اور تجھے ان نبیوں کا واسطہ جو مجھ سے پہلے تاج نبوت پہن کر دنیا میں تشریف لائے ہیں فَاِنَّكَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔ بے شک تو سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔ حضرات توجہ فرمائیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چچی کو دفن کرنے سے پہلے جب اللہ تعالیٰ کے حضور دعا مانگتے ہیں تو کہتے کیا ہیں یا اللہ تجھے میرا واسطہ اور اپنے نبیوں کا واسطہ میری ماں کو بخش دے۔ پتہ چلا جب کوئی مشکل وقت آجائے تو اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے۔ اسی لئے سنی حنفی بریلوی سرکار کے دیوانے جب بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگتے ہیں پہلے سرکار پر درود وسلام پڑھتے ہیں پھر کہتے ہیں یا اللہ عزوجل تجھے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار کا واسطہ، عزت کا واسطہ میری فلاں فلاں حاجت پوری فرما۔ لیکن بعض لوگوں کو نبیوں ولیوں کے وسیلے سے بڑی تکلیف ہوتی ہے کہتے ہیں جی وسیلہ کی کیا ضرورت ہے جب اللہ تعالیٰ شہ رگ سے قریب ہے تو پھر واسطے ڈالنے کی کیا ضرورت ہے۔ حضرات ان لوگوں سے پوچھو اگر نبیوں ولیوں پیغمبروں کا وسیلہ ناجائز ہوتا تو اللہ تعالیٰ کا حبیب اپنا اور سارے نبیوں کا وسیلہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کیوں پیش کرتا؟ بعض چالاک مولوی وسیلہ کے منکر مولوی کہتے ہیں نہیں، جی یہ ضعیف حدیث ہے۔ یہ بخاری مسلم میں نہیں ہے۔ حضرات ان لوگوں سے پوچھا کرو کہ تمہارا ایمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر ہے یا بخاری مسلم پر؟ حضرات یہ حدیث ضعیف نہیں بلکہ نہ ماننے والوں کا اپنا ایمان ضعیف ہے۔

گن گنا کے ویکھ تے سہی جھلیا کڈا نام سریلا حضور دا اے
سب توں اچی حضور دی ذات دِسدی، سب توں اچا قبیلہ حضور دا اے

Marfat.com

کرنا چاہوے جے رب نوں کوئی راضی، اکو حربہ تے حیلہ حضور دا اے
ناصر اساں غریباں دے کول کی اے جے کرہے تے وسیلہ حضور دا اے

حضور ﷺ دعا کر کے قبر میں سے باہر نکل آئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو قبر میں دفن کر دیا گیا جب دفن سے فارغ ہو چکے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی آقا ایک بات سمجھ نہیں آئی فرمایا کون سی؟ عرض کی گئی آقا آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنا قمیص مبارک جبہ مبارک کفن کی جگہ پہنایا ہے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو قبر میں لٹانے سے پہلے ان کی قبر میں بھی لیٹے ہو اس کی وجہ کیا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اِنَّمَا اَلْبَسْتُهَا قَمِيْصِيْ لَتُكْسٰى مِنْ سُلُلِ الْجَنَّةِ میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنا کرتہ اس لئے پہنایا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ میرے کرتے پہنانے کے صدقہ سے ان کو جنت کا لباس پہنائے۔ وَاضْطَجَعْتُ مَعَهَا يَهُوْنَ عَلَيْهَا اور میں ان کی قبر میں اس لئے لیٹا ہوں تا کہ یہ قبر ان پر کشادہ ہو جائے۔ سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پاس ہی کھڑے تھے ہاتھ باندھ کر عرض کرنے لگے سوہنا جتنا کرم آپ نے مولا علی رضی اللہ عنہ کی والدہ پر فرمایا ہے اتنا کرم کسی پر نہیں فرمایا میرے آقا نے فرمایا يَا عُمَرُ اِنَّ هٰذِهِ الْمَرْءَةُ كَانَتْ اُمِّيَ الَّتِيْ وَلَدَتْنِيْ۔ اے عمر یہ وہ بی بی ہے جو میری حقیقی ماں کی طرح تھی۔ ابوطالب ہمیشہ مجھے احسان جتلاتے تھے کہ اے محمد ﷺ ہم تجھے کتنی محبت سے پال رہے ہیں۔ اَنَّ اَبَا طَالِبَ كَانَ يَفَعُ الصَّنِيْعِ وَتَكُوْنُ لَهُ الْمَادِبَةُ ابوطالب ہمیشہ احسان جتلاتے مگر یہ ان کو کہتیں ابوطالب ایسا نہ کہا کرو۔ یہ ان کو تہذیب اور پیار کا درس دیتیں۔ سرکار نے پھر فرمایا میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اللہ تعالیٰ نے مجھے جبرئیل کے ذریعے سے بتایا ہے کہ یہ بی بی اہل جنت میں سے ہے اور ستر ہزار فرشتوں نے اس پر جنازہ پڑھا ہے۔ صحابہ فرماتے ہیں یہ بات کر کے و بکی حضور ﷺ نے زار و قطار رونا شروع کر دیا۔

(حلیۃ الاولیاء جلد ۲ صفحہ ۱۲۱، استعیاب جلد ۳ صفحہ ۷۷۴، المستدرک حاکم جلد ۳ صفحہ ۱۰۸، اسد الغابہ جلد ۱۰ صفحہ

Marfat.com

۲۰۰، الریاض النظرہ جلد۲ صفحہ۱۰۴، ذکر جمیل صفحہ۳۴۴، ۳۴۶)

حضور ﷺ کے ایک چچا تھے جن کا نام تھا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ۔ یہ آپ کے چچا بھی ہیں اور رضاعی بھائی بھی ہیں۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضور ﷺ نے ابولہب کی لونڈی حضرت ثویبہ کا دودھ پیا ہے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے ظاہری عمر کے لحاظ سے تین سال بڑے ہیں۔ (مدارج النبوت جلد۲ صفحہ ۸۴۸، مواہب لدنیہ جلد۲ صفحہ ۳۱۴)

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ سے بڑا ہی پیار تھا جب سرکار نے اعلان نبوت فرمایا تو نبوت کے چھٹے سال میں ایک دن سرکار صفا پہاڑی پر بیٹھے تھے اور لوگوں کو اسلام کی دعوت دے رہے تھے ادھر سے بدنصیب ابوجہل آ گیا اس نے جب سرکار کو اسلام کی تبلیغ کرتے دیکھا تو بے ایمان نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں طرح طرح کی بکواسات شروع کر دیئے۔ گستاخیاں کرنی شروع کر دیں۔ مجسمہ رحمت سن کر خاموش رہے اس بے ایمان نے ایک پتھر اٹھا کر حضور ﷺ کے سر انور پر مارا کملی والے کا سر انور زخمی ہو گیا اور خون بہنا شروع ہو گیا۔ سرکار پھر بھی بولے نہیں خاموشی سے گھر تشریف لے آئے آپ کے چچا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے ابھی کلمہ نہیں پڑھا تھا جب ان کو پتہ چلا تو آپ جلال میں آ گئے آپ اپنی تیر کمان لے کر صفا پہاڑی پر پہنچے دیکھا ابوجہل بے ایمان دوستوں کے پاس بیٹھ کر اسلام کا مذاق اڑا رہا ہے حضرت امیر حمزہ نے جاتے ہی کمان جو بھاری لکڑی کی بنی تھ اس کے سر پر زور سے ماری ملعون کا سر پھٹ گیا۔ خون جاری ہو گیا پر بولا نہیں۔ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابوجہل تو نے محمد عربی ﷺ کو اتنا لاوارث سمجھ لیا ہے کہ اب تو ان کو پتھر بھی مارنے لگ گیا۔ خبردار آج کے بعد تو نے کوئی گستاخی کی تو میں تیرے ہاتھ توڑ دوں گا۔ آپ یہ فرما کے گھر تشریف لائے اور سرکار کے پاس بیٹھ گئے۔ سرکار سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہا اے محمد ﷺ خوشی کا اظہار فرمایئے میں نے آپ کے دشمن کا سر پھاڑ کر آپ کا بدلہ لے لیا ہے۔

Marfat.com

میرے آقا نے فرمایا چچا مجھے اس بات کی کوئی خوشی نہیں۔ سبحان اللہ۔ حضرت امیر حمزہ نے ہاتھ چوم کر عرض کیا سوہنا پھر آپ کیسے خوش ہوں گے میرے کریم آقا ﷺ نے فرمایا مجھے راضی کرنا ہے تو اسلام قبول کر کے میرا کلمہ پڑھ لو حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی حضور اگر آپ میرے مسلمان ہونے پر خوش ہیں تو پھر پڑھائیے مجھے کلمہ میں مسلمان ہوتا ہوں۔ اللہ اکبر۔ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے کلمہ پڑھ لیا پھر ساری زندگی اسلام کی اشاعت کے لئے وقف کردی جب سرکار مکہ پاک سے ہجرت فرما کر مدینہ پاک تشریف لائے تو حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ بھی مکہ چھوڑ کے مدینہ پاک آگئے۔ پھر ہجرت کے دوسرے سال کفر اور اسلام کی پہلی لڑائی ہوئی جس کا نام تھا غزوہ بدر حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اس جنگ میں شریک ہوئے اور کئی بڑے بڑے کافروں کو قتل کر کے جہنم پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ نے سرکار کے غلاموں کو فتح اور نصرت عطا فرمائی۔ غزوہ بدر کی شکست کا بدلہ لینے کے لئے سن ۳ ہجری کفار مکہ پھر سرکار کے غلاموں سے لڑنے کے لئے آئے۔ تاریخ اسلام اس غزوہ کو غزوہ احد کے نام سے یاد کرتی ہے۔ اس غزوہ میں بھی حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے بڑی بہادری سے حصہ لیا۔ کئی کافروں کو جہنم رسید کیا۔ ایک کافر تھا جس کا نام تھا جبیر بن مطعم اس کا ایک غلام تھا جس کا نام تھا وحشی یہ حبشی تھا اس کو جبیر ابن مطعم نے کہا اے وحشی امیر حمزہ نے میرے چچا طعمہ بن عدی کو قتل کیا ہے اگر تو امیر حمزہ کو قتل کردے تو میں تمہیں غلامی سے آزاد کردوں گا۔ وحشی نے جب یہ بات سنی تو کسی موقعہ کی تلاش میں تھا کہ کوئی جنگ لگے یا امیر حمزہ اور میرا آمنا سامنا ہو تو میں حضرت امیر حمزہ کو شہید کر کے آزادی حاصل کروں جب تین ہجری میں مکہ کے کافر حضور ﷺ کے غلاموں سے جنگ کرنے کے لئے مدینہ پاک کی طرف چلے تو یہ وحشی بھی کافروں کے ساتھ چل پڑا۔ راستے میں مکہ کے سردار ابوسفیان کی بیوی ہندہ وحشی کو ملی پوچھا وحشی تو کدھر جا رہا ہے اس نے بتایا میں

Marfat.com

اپنے آقا جبیر کے چچا کا بدلہ لینے کے لئے جا رہا ہوں ہندہ نے کہا وحشی امیر حمزہ نے میدان بدر میں میرے باپ عتبہ کو قتل کیا تھا میں نے اس دن سے قسم اٹھائی ہوئی ہے کہ میں امیر حمزہ کو قتل کرا کے اس کا کلیجہ نکال کر چباؤں گی۔ اے وحشی اگر تو امیر حمزہ کو قتل کر دے تو جبیر تمہیں آزاد کرے گا میں تمہیں دنیا کے مال سے دنیا کی دولت سے مالا مال کر دوں گی ہمت کر کے اس کو قتل کرو۔ وحشی نے کہا فکر نہ کرو میں اسی مشن پر جا رہا ہوں۔ مکہ کے کافر جب مدینہ پاک پہنچے تو لڑائی شروع ہوگئی۔ وحشی کہتا ہے میں پہاڑی کی اوٹ میں چھپ کر بیٹھ گیا کہ کسی طرح امیر حمزہ نظر آئیں تو میں دور سے خنجر کا وار کروں گا وحشی کہتا ہے حضرت امیر حمزہ نے غزوہ احد میں کافروں کے بڑے بڑے بہادروں کو قتل کیا۔ اچانک لڑتے لڑتے حضرت امیر حمزہ اس پہاڑ کے پاس سے گزرے جہاں میں چھپ کر بیٹھا تھا میں نے دور سے حضرت امیر حمزہ کے سینے کا نشانہ بنا کر خنجر پھینکا وہ سیدھا حضرت حمزہ کے سینے میں لگا اور پشت سے پار ہوگیا۔ حضرت حمزہ وہیں گرے اور شہید ہوگئے وحشی کہتا ہے میں حضرت امیر حمزہ کے پاس گیا میں نے حضرت امیر حمزہ کا سینہ چیر کر دل نکالا اور دل ابوسفیان کی بیوی ہندہ کے پاس لے گیا ہندہ نے حضرت امیر حمزہ کا کلیجہ منہ سے چبانا شروع کر دیا۔ کلیجہ چبا چبا کر ٹکڑے کر کے زمین پر پھینکنا شروع کر دیا۔ ہندہ نے کہا کہ وحشی مجھے امیر حمزہ کی لاش پر لے چلو وحشی کہتا ہے میں ہندہ کو حضرت امیر حمزہ کی لاش کے پاس لے گیا تو ہندہ نے خنجر کے ساتھ حضرت امیر حمزہ کا ناک کان ہاتھ پاؤں کاٹ لئے اور یہ ساری چیزیں مکہ میں لے آئی۔ وحشیؓ کہتے ہیں ہندہ نے مجھے اپنے سارے قیمتی کپڑے، اپنا سارا سونے کا زیور اور بہت سا سونا چاندی انعام میں دیئے اور کہا جب مکہ جاؤں گی تو اور بھی سونا دوں گی۔ حضرات وحشی نے اور ہندہ نے حضور ﷺ کے عظیم اور محبوب چچا کے ساتھ کتنا ظلم کیا۔ کتنی اذیت دی لاش کی کتنی بے حرمتی کی مگر سیرت مصطفیٰ ﷺ کی تمام

Marfat.com

کتابوں کا مطالعہ کریں جب مکہ شریف فتح ہوا تو وحشی ہندہ ابوسفیان ان تمام حضرات نے کلمہ پڑھ کے اسلام قبول کرلیا۔ رحمۃ للعالمین کا تاج پہن کر آنے والے آمنہ کے لال نے سب کو معاف کردیا۔ اللہ اکبر۔ حضرات جب سرکار نے معاف کردیا تو اب ہمیں حق نہیں کہ ان کو برا کہیں یا ان کی بارگاہ میں گستاخی کے کلمے کہیں جب جنگ ختم ہوگئی تو تمام شہداء کی لاشیں اکٹھی ہونی شروع ہوگئیں۔ تاجدار کائنات نے فرمایا علی عرض کی جی میرے آقا فرمایا مجھے چچا حمزہ کی لاش نظر نہیں آرہی دیکھو وہ کہاں ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ تلاش کرتے کرتے جب حضرت امیر حمزہ کی لاش کے پاس پہنچے تو آپ کی حالت دیکھ کر رونے لگے۔ لاش دیکھ کر سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے بتایا کہ فلاں جگہ آپ کی لاش موجود ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی چچا کی لاش دیکھنے تشریف لائے جب سرکار نے سیّدنا امیر حمزہ کی لاش مبارک کی حالت دیکھی تو زار و قطار رونے لگے۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم چچا کی لاش کو دیکھ کر اتنا روئے کہ ہم نے پوری زندگی سرکار کو درد سے ایسے کبھی روتا نہیں دیکھا۔ حضور پاک جب روئے تو روتے روتے ہچکی بندھ گئی پھر روتے روتے بیہوش ہوگئے۔ جب ہوش آیا تو آپ نے چچا کو مخاطب کرکے فرمایا اے میرے پیارے چاچو جان۔ اے نیکیاں کرنے والے چاچو جان اے مصیبتوں پر صبر کرنے والے چاچو جان۔ اے اللہ تعالیٰ کے رسول کو خوش کرنے والے چاچو جان۔ اے اللہ تعالیٰ کے اور اس کے رسول کے شیر چاچو جان۔ اللہ اکبر۔ جب حضرت امیر حمزہ شہید ہوئے تو آپ کی ہمشیرہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی جان بھائی کی لاش دیکھنے کے لئے لاش کی طرف چلی سرکار نے دیکھا تو آپ نے حضرت زبیر کو جو حضرت صفیہ کے بیٹے تھے فرمایا زبیر عرض کی جی میرے آقا فرمایا تمہاری ماں میرے چچے کی لاش کی طرف آرہی ہے ان کو منع کرو لاش دیکھنے نہ آئے عرض کی آقا کیوں؟ فرمایا: یں وہ بھائی کی لاش دیکھ کر صبر کا

Marfat.com

دامن ہاتھ سے نہ چھوڑ بیٹھے۔ عرض کی جیسے آپ کا حکم حضرت زبیر نے اپنی امی جان کو پیغام پہنچایا تو حضرت صفیہ نے فرمایا بیٹا اپنے نبی کو میری طرف سے پیغام دے کہ سوہنا آپ فکر نہ کریں میں کوئی خلاف شرع کام نہیں کروں گی صرف آنسو بہانے کی اجازت دے دو سرکار نے اجازت دی سیّدہ صفیہ نے جب بھائی کی لاش دیکھی تو آنکھوں سے بے اختیار آنسو آ گئے۔ حضور ﷺ کی بیٹی سیّدہ فاطمۃ الزہرا بھی رونے لگیں۔ حضور ﷺ نے جب پھوپھی کو اور بیٹی فاطمہ کو روتے دیکھا تو سرکار کی مقدس آنکھوں سے پھر آنسو جاری ہو گئے۔ کافی دیر روتے رہے۔

(مواہب لدنیہ جلد ۲ صفحہ ۳۳۰، ۳۰۲، معارج النبوت جلد ۳ صفحہ ۱۷۲، ۱۷۹، مدارج النبوت جلد ۲ صفحہ ۲۰۷، ۲۱۵، ۸۴۲، ۸۴۴)

والدہ کے غم میں رونا

امام الانبیاء حبیب کبریا علیہ السلام ابھی دنیا میں تشریف نہیں لائے تھے بلکہ اپنی والدہ ماجدہ سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن پاک میں تھے کہ آپ کے والد ماجد سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کا وصال مبارک ہو گیا۔ جب آپ پیدا ہوئے تو ولادت پاک کے چھ سال بعد آپ کی والدہ ماجدہ آپ کو لے کر مدینہ پاک میں اپنے میکے میں ملنے کے لئے تشریف لائے حضرت آمنہ کے چند بھائی مدینہ پاک میں قبیلہ بنی نجار میں رہتے تھے جب سیّدہ آمنہ مدینہ پاک تشریف لائیں تو سیّدہ ام ایمن جو سیّدہ آمنہ کی کنیت تھی لونڈی تھیں وہ بھی آپ کے ساتھ تھیں۔ سیّدہ آمنہ ایک مہینہ تک مدینہ پاک میں رہیں ایک مہینہ کے بعد سیّدہ آمنہ سرکار کو ساتھ لے کر مکہ کی طرف چلیں جب راستہ میں آ رہی تھیں تو ایک مقام تھا ابوا یہ مکہ پاک اور مدینہ پاک کے درمیان ہے یہاں آ کر بڑی سخت بیمار ہو گئیں۔ حضور ﷺ نے جب اپنی ماں کی بیماری دیکھی تو اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے اپنے گورے گورے ید اللہ والے ہاتھوں سے اپنی پیاری والدہ ماجدہ کا سر مبارک دبانے لگے میرا آقا اپنی ماں کا سر

Marfat.com

بھی دباتا جاتا ہے اور زار و قطار روتا بھی جاتا ہے جب سرکار ماں کے پیار میں ماں کی محبت میں روئے تو میرے نبی کے مقدس آنسو سیّدہ آمنہ کے رخساروں پر گرے جب سیّدہ آمنہ نے آنکھیں کھولیں تو ننھا مصطفیٰ ﷺ رو رہے ہیں سیّدہ آمنہ اٹھ کر بیٹھ گئیں۔ اللہ تعالیٰ کے مقدس ماہی کو چوم کر گودی میں بٹھالیا اور منہ مبارک رخسار مبارک چوم کر کہا میرے چاند تو کیوں رو رہا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اماں ابو پہلے دنیا چھوڑ چکے ہیں لگتا ہے آپ بھی مجھے چھوڑ کر جانے کی تیاری کر رہی ہیں۔ سیّدہ آمنہ نے اپنے چاند کا نوری چہرہ چوم کر فرمایا میرے چاند جو دنیا میں آیا ہے اسے ایک دن دنیا چھوڑ کر قبر میں بھی جانا ہے۔ ہر نئی چیز ایک دن پرانی ہوگی ایک دن ہر چیز فنا ہو جائے گی بیٹا میں بھی دنیا چھوڑ جاؤں گی مگر بیٹا میرا ذکر قیامت تک باقی رہے گا کیونکہ میں تیرے جیسا لاثانی بے مثل بیٹا چھوڑ کر جا رہی ہوں۔ بیٹا مجھے یقین ہے تیرا ذکر قیامت تک نہیں مٹ سکتا۔ میرے لال جب تک تیرا ذکر ہوتا رہے گا تیرے نعرے گونجتے رہیں گے اس وقت تک میرا نام بھی زندہ رہے گا لوگ میرا بھی ذکر تیرے ذکر کے ساتھ کیا کریں گے۔ سبحان اللہ۔ حضرات دیکھ لو جو میرے آقا کی والدہ پاک نے آج سے چودہ سو سال پہلے فرمایا تھا وہ کیسے پورا ہو رہا ہے۔ جب بھی میلاد شریف کا مہینہ آتا ہے جب بھی سرکار کی ولادت کی بات ہوتی ہے تو امی سیّدہ آمنہ کا ذکر بھی ساتھ ہوتا ہے۔ نبی پاک کا ہر دیوانہ کہتا ہے کہ:

زندگی آگئی رونقیں آگئیں، بزم عالم میں کیف و سرور آگیا
آمنہ کے مقدر پر قربان جاؤں جن کی گودی میں خالق کا نور آگیا
سب سے پہلے تھا ان کو بنایا گیا نور رحمت سے ان کو سجایا گیا
ایسی تصویر محبوب کی کھینچ دی خود خدا کو بنا کر سرور آگیا

حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ بیٹے کو دلاسے دیتے دیتے اللہ تعالیٰ کو پیاری

Marfat.com

ہوگئیں۔آپ کو مقام ابوا میں دفن کردیا گیا۔آپ کی قبر انور وہیں بن گئی۔ جب سیّدہ آمنہ نے وصال فرمایا تو سرکار شدت سے درد سے رونے لگے علامہ قسطلانی مواہب لدنیہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ادھر سرکار اپنی ماں کی وفات پر روئے ادھر جنوں نے بھی رونا شروع کردیا۔ ناں ناں سرکار کی ماں کے وصال پر جن روئے جنگل کے درندے روئے حیوانات روئے پتھر روئے زمین رو پڑی آسمان رو پڑا فرش رو پڑا عرش رو پڑا روتے بھی کیوں نہ کائنات کا والی جو رو رہا تھا۔

رو رو داغ فراق تیرے دے تے میں دل نوں دھوندا وتاں
تیرے باہجوں لکھاں وانگوں تے میں ہولا ہوندا وتاں
ناصر لے کے آکھ دے مولی تے میں ہار پروندا وتاں
جے کر رویاں ملدا اے ماہی تے میں شالا روندا وتاں

(مواہب لدنیہ جلد ا صفحہ ۱۷۵، ۱۷۷)

حضور ﷺ اپنی امی کی قبر انور بنا کر اپنی خادمہ حضرت ام ایمن کے ساتھ مکہ پاک تشریف لے گئے۔ چالیس کی ظاہری عمر پاک میں میرے نبی نے اعلان نبوت فرمایا پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے مدینہ پاک تشریف لے آئے۔ سن چھ ہجری کو میرے آقا اٹھارہ سو یا ایک ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر مکہ پاک کی طرف تشریف لے گئے جب ابوا کے مقام پر پہنچے تو سرکار نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا میرے صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کی جی آقا فرمایا آگے بعد میں چلیں گے آؤ پہلے میں اپنی والدہ ماجدہ کی قبر انور کی زیارت کرلوں۔ سبحان اللہ۔ حضرات ماں باپ دنیا سے پردہ فرما جائیں اور ان کا عقیدہ بھی ٹھیک ہو۔ سنی حنفی بریلوی ہوں سرکار مدینہ کے غلام ہوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور آلِ نبی اولادِ علی کے سچے عاشق ہوں تو ان کو ایصال ثواب کرنا چاہیے۔ قرآن پاک کلمہ شریف درود وسلام پڑھ کر ان کی روح کو ثواب پہنچانا چاہیے اور ہفتہ میں کم از کم ایک مرتبہ ان کے مزارات کی زیارت بھی

Marfat.com

کرنا چاہیے اگر ان کے مزارات نزدیک ہوں تو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ نے فرمایا: مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَیْهِ جو بندہ ماں باپ کے وصال کے بعد ان کی قبروں کی زیارت کرے اَوْ اَحَدِهِمَا فِیْ کُلِّ جُمُعَةٍ یا ایک فوت ہوگیا ہو تو اس ایک کی زیارت کرے آقا زیارت کرے کب؟ میرے آقا نے فرمایا فی کل جمعة ہر جمعہ کو یا پورے ہفتہ میں ایک دن زیارت کرے۔ آقا اس کا فائدہ کیا ہوگا؟ حضور ﷺ نے فرمایا: غُفِرَ لَهٗ اللہ تعالیٰ اس کے سارے گناہ معاف فرما دے گا۔ وَکُتِبَ بَرًّا اور اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والا لکھ دے گا۔ سبحان اللہ۔ (بیہقی شریف، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۵۰، مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۵۲۶)

حضرات توجہ فرماؤ حضور ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ ماں باپ نیک ہوں تو قبروں کی زیارت کرو۔ ولی قطب ابدال قلندر غوث ہوں تو ان کی زیارت کرو ناں میرے آقا نے ایسی کوئی شرط نہیں لگائی بلکہ مطلقاً فرمایا کہ والدین مسلمان ہوں تو ان کی قبروں کی زیارت کرو اللہ عزوجل نہ کرے والدین بے ایمان ہوں گستاخ نبی گستاخ صحابہ گستاخ اہل بیت ہوں تو ان کا تو جنازہ بھی بندہ نہیں پڑھ سکتا۔ ان کی قبروں پر کیسے جا سکتا ہے تو سرکار نے فرمایا جو بندہ ہر جمعہ ماں باپ کے مزارات کی حاضری دے اللہ تعالیٰ اس کے سارے گناہ معاف کر دے گا۔ حضرات ایمان داری سے بتانا جب ماں باپ کے مزارات کی حاضری پر یہ انعام ہے مدینہ پاک میں سرکار کے مزار کی حاضری پر اللہ تعالیٰ بندے کو کتنا انعام عطا فرماتا ہوگا۔ بندہ ماں باپ کے مزارات پر جائے تو گناہ بخشے جاتے ہیں پر میرے سوہنے نبی کے در پر جائے تو جنت کا وارث بن کے آتا ہے صرف خود نہیں بلکہ جس پر نظر کرتا جائے گا اس کو بھی جنتی بناتا جائے گا۔

مدینے کے گدا دیکھے دنیا کے امام اکثر — بدل دیتے ہیں تقدیریں محمدؐ کے غلام اکثر
کاہنوں یار اروڑیاں پھولنا ایں — ہیرا کوئی خزینے چوں لبھدا اے
سدا لج پال ای پالدے نے — پیار کدوں کمینے چوں لبھدا اے

Marfat.com

آجا درد دی تینوں دوکان دساں　　درد عاشق دے سینے چوں لبھدا اے
ناصر ایویں نہیں کملے ہوئے لوکی　　جو وی لبھے مدینے ون لبھدا اے

تو عرض یہ کر رہا تھا کہ سرکار جب اپنے غلاموں کو لے کر مقام ابوا میں پہنچے تو سرکار نے فرمایا میرے صحابہ رضی اللہ عنہم مکہ شریف بعد میں چلیں گے آؤ پہلے میں اپنی والدہ ماجدہ کی قبر انور کی زیارت کرلوں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قَالَ زَارَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَبْرَ اُمِّہٖ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ ماجدہ کی قبر انور کی زیارت کی حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں جب سلطان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ ماجدہ کی تربت پاک کی زیارت کی تو فبکی سرکار درد سے رونے لگے۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں جب سے میں سرکار کی غلامی میں آیا ہوں میں نے تاجدار کائنات کو اس طرح کبھی روتے نہیں دیکھا۔ سرکار اپنی امی جان کی قبر کے پاس بیٹھ کر زار و قطار رو رہے ہیں وَاَبْکٰی مَنْ حَوْلَہٗ سرکار کو روتا دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے صحابہ بھی رونے لگے جو ارد گرد بیٹھے تھے۔ سرکار کیوں روئے؟ اس لئے کہ آج میری امی جان زندہ ہوتیں تو میری شان میری عزت میرا مقام دیکھ کر کتنی خوش ہوتیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امی جان کی قبر انور کی زیارت کرنے کے بعد فرمایا میرے صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کی جی آقا فرمایا: فَقَالَ اسْتَاْذَنْتُ رَبِّیْ فِیْ اَنْ اَسْتَغْفِرَلَھَا فَلَمْ یُؤْذَنْ لِیْ میں نے اپنے پیارے رب العالمین سے اجازت مانگی کہ مولا کریم مجھے اجازت عطا فرما میں اپنی ماں کی بخشش کی دعا کروں خالق کائنات نے مجھے اس کی اجازت نہیں دی۔ وَاسْتَاْذَنْتُہٗ فِیْ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَھَا فَاُذِنَ لِیْ فَزُوْرُوْا الْقُبُوْرَ فَاِنَّھَا تُذَکِّرُ الْمَوْتَ۔ میں نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی تو زیارت کی اجازت مل گئی۔ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو۔ قبروں کو دیکھنے سے موت یاد آجاتی ہے۔

(مسلم شریف، مسند امام احمد، مشکوۃ شریف صفحہ ۱۵۱)

Marfat.com

حضرات حدیث پاک کے آخری جملوں کو پڑھ کر بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس حدیث سے پتہ چلا حضرت آمنہ نعوذ باللہ کافرہ تھیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے یار کو دعا مغفرت کرنے سے منع کر دیا۔ عموماً آج کل کے وہابی دیوبندی اہلحدیث حضرات کا یہی عقیدہ ہے مگر سرکار کے سچے عاشق محدثین مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ عقیدہ بالکل غلط ہے۔ اگر معاذ اللہ حضرت آمنہ کافرہ ہوتیں تو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کو کبھی قبر کی زیارت کی بھی اجازت نہ دیتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن پاک میں یار کو کافروں کی قبروں پر جانے سے منع فرمایا ہے۔ خالق کائنات قرآن مجید کے (پ ۱۰ سورۃ توبہ آیت ۸۴) میں فرماتا ہے: وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا۔ اور نہ پڑھیئے نماز جنازہ کسی بے ایمان پر ان میں سے جو مر جائے کبھی۔ وَلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ اور نہ کھڑے ہوں اس بے ایمان کی قبر پر کیوں کہ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَّهُمْ فَاسِقُوْنَ ان لوگوں نے کفر کیا ہے انکار کیا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا وہ نافرمان ہو کر مرے ہیں۔ حضرات اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے حبیب بے ایمانوں کا جنازہ بھی نہ پڑھنا اور بے ایمانوں کی قبر پر بھی نہ جانا۔ اگر سیّدہ آمنہ کافرہ ہوتیں تو خالق کائنات یار کو کبھی اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی اجازت نہ دیتا (والدین مصطفیٰ ﷺ کے ایمان پر فقیر کی لاجواب کتاب ذوق خطیب جلد ۲ کا مطالعہ فرمائیں انشاء اللہ سرور آجائے گا) اللہ تعالیٰ نے یار کو قبر کی زیارت کی اجازت دے کر بتا دیا کہ محبوب کی امی معاذ اللہ کافرہ نہیں تھیں مومنہ تھیں۔ پھر سوال پیدا ہوتا ہے اگر مومنہ تھیں اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک ماننے والی تھیں تو اللہ تعالیٰ نے بخشش کی دعا سے کیوں منع فرمایا؟ محدثین کرام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مغفرت کی دعا سے منع اس لئے کیا تھا کہ سجناں دعا ہوتی ہے گنہگاروں کے لئے تیری ماں نے تو کوئی گناہ کیا ہی نہیں اگر سرکار والدہ کے لئے بخشش کی دعا فرما دیتے تو نجدی وہابی دیوبندی اہلحدیث سمجھتے کہ حضور ﷺ کی

Marfat.com

والدہ گنہگار تھیں۔ دعا ہوتی ہے گنہگار کے لئے۔ دیکھو نابالغ بچہ یا بچی فوت ہو جائے تو کبھی کسی نے ان کے لئے بخشش کی دعا نہیں مانگی کیونکہ انہوں نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں ہوتا۔ اسی طرح آج تک کسی نے حضور ﷺ کے لئے بخشش کی دعا نہیں مانگی کیونکہ آپ ہر خطا سے پاک ہیں۔

(مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد۲ صفحہ۵۲۳، ۵۲۴، تفسیر نور العرفان صفحہ۳۱۸)

گرجے اندر ہزار اذان دیئے　　گرجا کدی مسیت نئیں ہوسکدا
یارو وین تے گیت وچہ فرق سمجھو　　نوحہ خوشی دا گیت نئیں ہوسکدا
ناصر شاہ تے حق دی گل کرنی　　تماں گھنڈ دا میت نئیں ہوسکدا
جہدی گود وچہ اللہ دا یار کھیڈے　　اہدا شکم پلیت نئیں ہوسکدا

بیٹے کے غم میں رونا

حضور ﷺ نے سن ۷ ہجری میں عرب شریف کے مختلف ممالک کے بادشاہوں کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے دین اسلام قبول کرنے کے لئے خطوط لکھے ان خطوط میں سے میرے آقا نے ایک خط مصر کے بادشاہ کو بھی لکھا وہ خط حضور ﷺ کے صحابی حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ لے کر مصر کے بادشاہ کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ نے بادشاہ کو اپنا تعارف کرایا کہ میرا نام حاطب ہے میں حضور ﷺ جو نبی آخر الزمان ہیں ان کا غلام ہوں انہوں نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے پھر سرکار کا خط مبارک نکال کر بادشاہ کو پیش کیا۔ بادشاہ نے خط پڑھا۔ خط پڑھ کر حضور ﷺ کے غلام کی بڑی عزت اور تکریم کی اس وقت اس نے اسلام تو قبول نہ کیا مگر سرکار کا بڑا احترام کیا حضرت حاطب جب خط دے کر واپس جانے لگے تو مصر کے بادشاہ نے حضرت حاطب کو دو قبطی خاندان کی بڑی حسین جمیل لڑکیاں تحفے کے طور پر پیش کیں اور بڑے احترام کے ساتھ کہنے لگا جب مدینہ پاک پہنچو تو سرکار کا میری طرف خط بھیجنے کا شکریہ ادا کرنا اور یہ دو

Marfat.com

لڑکیاں میری طرف سے سرکار کی خدمت میں ہدیہ پیش کر دینا۔ پھر سرکار کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ایک خط لکھ کر حضرت حاطب کو دیا کہ یہ حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کر دینا۔ حضرت حاطب وہ دونوں لڑکیاں لے کر مدینہ پاک کی طرف چل پڑے ایک کا نام ماریہ قبطیہ تھا دوسری کا نام سیرین قبطیہ تھا۔ یہ دونوں سگی بہنیں تھیں حضرت حاطب راستے میں ان کو اسلام کی اہمیت مسلمان ہونے کے فوائد ایمان کی شان کے سلسلے میں تبلیغ فرماتے آئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت حاطب کی تبلیغ کی برکت سے وہ دونوں بہنیں مسلمان ہوگئیں۔ حضرت حاطب جب مدینہ پاک پہنچے تو سرکار کی بارگاہ میں حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام کے گجرے پیش فرمائے پھر آنے جانے کی ساری رپورٹ پیش کی پھر ان دونوں لڑکیوں کو سرکار کی بارگاہ میں پیش کیا۔ حضور ﷺ نے حضرت سیریں اپنے صحابی حضرت حسان بن ثابت کو عطا فرمائی اور حضرت ماریہ قبطیہ کو اپنی ازواج میں داخل فرمالیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ماریہ کو سن ۹ ہجری میں سرکار کے صدقے ایک لڑکا عطا فرمایا۔ حضور ﷺ نے اپنے بیٹے کا نام اپنے دادے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام پر ابراہیم رکھا۔ حضرت ابراہیم بڑے حسین وجمیل اور نور کے پیکر تھے۔ نور کے پیکر کیوں نہ ہوتے مجسمہ نور کے لخت جگر جو تھے۔ عاشقوں کے امام تاجدار بریلی مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سرکار کی بارگاہ میں یوں عرض کرتے ہیں کہ:

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لئے آیا ہے سورہ نور کا

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

حضرات ابراہیم رضی اللہ عنہ جب پیدا ہوئے تو آپ نے حضور ﷺ کے ایک صحابی تھے حضرت برّا ان کی بیوی حضرت خولہ بنت منذر کا دودھ پیا۔ یہ عرب کا دستور تھا کہ جب بچہ پیدا ہوتا تو ماں دودھ نہیں پلاتی تھی بلکہ دائیاں دودھ پلاتی تھیں جیسے

Marfat.com

حضور ﷺ پیدا ہوئے تو آپ کو حضرت ثویبہ اور حضرت حلیمہ نے دودھ پلایا۔ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو حضور ﷺ کی چچی حضرت ام فضل نے دودھ پلایا اسی طرح جب سیّدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو حضرت خولہ نے آپ کو دودھ پلایا۔ حضور ﷺ کے جلیل القدر صحابی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِىْ سَيْفِ الْقَيْنِ ایک دن ہم حضور ﷺ کے ساتھ حضرت ابوسیف کے گھر گئے جو لوہاروں کا کام کرتے تھے وَكَانَ ظِئْرًا لِاِبْرَاهِيْمَ اور حضرت ابراہیم کے رضائی والد تھے آپ کی بیوی حضرت خولہ حضور ﷺ کے لخت جگر کو اپنا دودھ پلاتی تھیں۔ حضرات توجہ فرمائیں سیّدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ سید الانبیاء علیہم السلام کے بیٹے ہیں لیکن دودھ ایک لوہارن کا پی رہے ہیں۔ دنیا کے قانون کے مطابق ہمارے رسم ورواج کے مطابق چاہیے تو یہ تھا حضرت ابراہیم کسی سیّد زادی کا دودھ پیتے نہیں تو کم از کم کسی قریشی کسی زمیندار کسی اعوان کسی بلوچ کسی کھوکھر زادی کا دودھ پیتے لیکن بخاری شریف، مسلم شریف، مشکوٰۃ شریف کی احادیث مبارکہ بتا رہی ہیں میرے آقا نے بیٹے کے لئے کسی سیّد زادی، کسی زمیندارنی کا انتخاب نہیں فرمایا بلکہ ایک کمی کی بیوی ایک مزدور کی بیوی ایک لوہار کی بیوی کا انتخاب فرمایا کیوں؟ اس لئے کہ میرا نبی اللہ تعالیٰ کی عطا سے جانتا تھا میری امت اپنی قوم پر ناز کرے گی دوسری قوم کو خاص کر غریبوں کی قوم کو حقارت کی نگاہ سے دیکھے گی۔ کوئی کہے گا میں اعوان ہوں کوئی کہے گا میں بندیال ہوں کوئی کہے گا میں بلوچ ہوں کوئی کہے گا میں ٹوانہ ہوں کوئی کہے گا میں کلیار ہوں کوئی کہے گا میں برہان ہوں کوئی کہے گا میں قریشی ہوں ہر بندہ اپنی اپنی قوم پر فخر کرے گا۔ پر لجپال نبی نے بیٹے کو لوہارن سے دودھ پلوا کر اشارہ کر دیا لوگو اپنی ذات پر ناز نہ کرنا اپنی قوم پر فخر کرنا اگر ناز کرنا تو اللہ تعالیٰ کے قرب پر کرنا، ناز کرنا تو محمد عربی ﷺ کے پیار پر ناز کرنا یہ قومیت پر ناز کرنا

Marfat.com

مسلمانوں کا شیوہ نہیں غیر مسلموں کا ہے۔ اللہ تعالیٰ قوم نہیں دیکھتا اپنا پیار دیکھتا ہے لیکن افسوس آج کے دور میں غریبوں کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ اونچی قوم کے لوگ کمیوں کا مذاق اڑاتے ہوئے کہتے ہیں۔ او قصائی، او نائی، او جولاہے، او موچی، او میراثی، او مسلی او کمہار، او ترکھان۔ حضرات یہ مذاق اڑانے والے یہ نہیں سوچتے کہ ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کمی کا مقام اور شان بلند و بالا ہو۔ میرا مقام اس سے کم ہو۔ خالق کائنات قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ۔ اے ایمان والو! نہ مذاق اڑایا کرے مردوں کی ایک جماعت دوسری جماعتؐ کا عَسٰی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ۔ شاید وہ ان مذاق اڑانے والوں سے بہتر ہوں۔ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰی اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ اور نہ عورتیں مذاق اڑایا کریں دوسری عورتوں کا شاید وہ ان سے بہتر ہوں۔ (پ ۲۶، سورۃ حجرات آیت ۱۱)

سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ دنیا میں لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں قیامت والے دن ان کے لئے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا آجاؤ جنت میں آجاؤ۔ وہ لوگ جب جنت کے قریب پہنچیں گے تو جنت کا دروازہ بند کردیا جائے گا۔ پھر دوسرا دروازہ کھولا جائے گا ان سے پھر کہا جائے گا آؤ پریشان کیوں ہو آجاؤ۔ وہ جنت میں جانے لگیں گے پھر ان کے لئے جنت کا دروازہ بند کردیا جائے گا۔ امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان لوگوں کے لئے کئی مرتبہ جنت کا دروازہ کھولا جائے گا جب وہ قریب آئیں گے ان کے لئے دروازہ بند کردیا جائے گا اس لئے کہ یہ دنیا میں لوگوں کا مذاق اڑاتے تھے۔ (تبیان القرآن جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۵)

سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا دور ہے ایک سیّد زادہ جو کہ ملتان کے ایک دیہات کا رہنے والا تھا۔ تھا سیّد زادہ مگر مالی طور پر بڑا غریب تھا۔ حالا

Marfat.com

اوی طور پر بڑی خراب تھی۔ وہ سیّد زادہ ملتان شریف میں ایک فقیر ایک اللہ
لی کے نیک بندے کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حاضر ہو کر اس فقیر کی خدمت
رنے لگا مقصد یہ تھا نیت یہ تھی کہ یہ اللہ تعالیٰ کا مقبول بندہ ہے اس کی خدمت
روں گا کسی دن فقیر خوشی میں آکر رحمت میں آکر دعا کرے گا اللہ تعالیٰ کرم
ائے گا حالت ٹھیک ہو جائے گی۔ غربت اور فقیری سے جان چھوٹ جائے گی۔
ر کے حالات بدل جائیں گے۔ فقیری کی جگہ امیری آجائے گی غربت کی جگہ
شحالی آجائے گی۔ جب اس سیّد زادے نے اس فقیر کی خدمت کرنا شروع کی تو
ایک دن اس فقیر نے اس سیّد زادے کو پاس بٹھا کر فرمایا بھائی جی لوگ آتے ہیں
یک دن رہتے ہیں دو دن رہتے ہیں چلے جاتے ہیں لیکن آپ کو بڑے دن ہو گئے
ہیں آپ خدمت کر رہے ہیں مگر بتایا نہیں آپ کون ہیں؟ کہاں سے آئے ہیں؟
کس مقصد کے لئے آئے ہیں؟ سیّد زادے نے اپنا تعارف کرایا کہ حضور میں سیّد
ہوں یہ میرا نام ہے فلاں جگہ کا رہنے والا ہوں۔ بڑا غریب ہوں بچیاں جوان
ہیں ان کی شادیاں کرنی ہیں لیکن غربت کی وجہ سے کچھ کر نہیں سکتا آپ اللہ تعالیٰ
کے نیک بندے ہیں خدمت کر رہا ہوں کبھی تو آپ خوش ہو کر دعا فرمائیں گے۔
اللہ تعالیٰ کرم فرمائے گا میرے حالات ٹھیک ہو جائیں گے۔ وہ فقیر مسکرا پڑا۔ مسکرا
کر فرمایا شاہ صاحب ارادے آپ کے بڑے اچھے ہیں لیکن میں ابھی اس مقام
پر نہیں پہنچا جس کا آپ ارادہ لے کر خدمت کر رہے ہیں سیّد زادے نے عرض کی
حضور اب میں کیا کروں؟ فقیر نے فرمایا شاہ جی پریشان نہ ہو ایک فقیر کا پتہ میں
بتاتا ہوں آپ وہاں چلے جائیں انشاء اللہ آپ کی ساریاں پریشانیاں دور ہو
جائیں گی۔ سیّد زادے نے عرض کی حضور کہاں جاؤں۔ فرمایا ضلع جھنگ میں
علاقہ ہے شورکوٹ اس کے ساتھ ایک گاؤں ہے ٹڈرانجھا وہاں ایک فقیر رہتا ہے
جس کا نام ہے سلطان باہو آپ ان کے پاس چلے جائیں اپنی ساری بات بتانا

Marfat.com

انشاء اللہ آپ کی ہر پریشانی دور ہو جائے گی۔ وہ سیّد زادہ ملتان شریف سے گڑھ مہاراجہ پہنچا ان دنوں میں حضرت سلطان باہو اپنی کھیتی باڑی کا کام کرتے تھے جب شاہ صاحب گڑھ مہاراجہ پہنچے تو چند بندوں سے پوچھا کہ یہاں کوئی زمانے کا غوث سیّدنا سلطان باہو رہتے ہیں؟ وہ بندے بڑے حیران ہوئے زمانے کا غوث سلطان باہو۔ ان لوگوں نے کہا بھائی جی زمانے کے غوث کا تو ہمیں پتہ نہیں البتہ ایک معمولی سا فقیر جٹ محمد باہو اعوان رہتا ہے وہ اکثر آوارہ پھرتا رہتا ہے کبھی وہ کھیتی باڑی کا کام کرتا ہے آج کل بھی وہ کھیتی باڑی کا کام کر رہا ہے وہ سیّد زادہ بڑا حیران ہوا کہ یہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں۔ وہ آوارہ ہے اور معمولی فقیر ہے۔ ملتان کے فقیر نے تو حضرت محمد باہو کی بڑی تعریف کی تھی کہ وہ بہت بڑے ولی ہیں زمانے کے غوث ہیں سلطان الاولیاء ہیں یہ کچھ اور ہی بتا رہے ہیں۔ اس سیّد زادے نے سوچا بڑا پیدل چل کر فاصلہ طے کر کے آیا ہوں کچھ ملے یا نہ ملے اس فقیر کو دیکھ تو لیں وہ ہے کیسا؟ اس فقیر نے گڑھ مہاراجہ کے لوگوں سے پوچھا بھائی جی مہربانی کرو مجھے اس فقیر کا پتہ تو بتاؤ اب کہاں ملے گا؟ انہوں نے حضرت سلطان باہو کا سارا حلیہ بتایا لباس کیسا ہوگا وہ بھی بتایا پھر کہاں ہوں گے وہ جگہ بھی بتائی وہ سیّد زادہ چل پڑا جب سلطان باہو کے قریب پہنچا تو سیّد زادے نے کیا دیکھا حضرت سیّدنا سلطان باہو ہل چلا رہے ہیں لباس جگہ جگہ سے پھٹا ہوا ہے بال بکھرے ہوئے ہیں بظاہر بڑے غریب اور مفلس نظر آ رہے ہیں۔ وہ سیّد زادہ ایک درخت کے نیچے کھڑا ہو کر سوچنے لگا کہ اس فقیر نے مجھے کیا دینا ہے جو خود روزی کی تلاش میں سخت دھوپ میں خون پسینہ ایک کر رہا ہے۔ شاہ صاحب دل میں کہنے لگے افسوس میں نے اتنا سفر بھی کیا اور مقصد بھی حل نہ ہوا۔ پھر سوچنے لگے میں ایک سیّد زادہ ہوں یہ ایک معمولی جٹ ہے اس سے سوال کرنے سے بہتر ہے بندہ بھوکا مر جائے۔ شاہ صاحب نے اب پکا ارادہ کر لیا کہ اس جٹ

Marfat.com

سے ملے بغیر چلے جانا بہتر ہے کیونکہ اس سے ملنا وقت ضائع کرنا ہے۔ جب سیّد زادہ پیٹھ پھیر کر چلنے لگا تو سلطان العارفین نے نگاہ ولایت سے شاہ صاحب کے دل کے ارادوں کو جان لیا۔ سلطان باہو نے پیچھے سے آواز ماری بھائی صاحب کون ہو؟ کہاں سے آئے تھے؟ اور بغیر ملے جا کیوں رہے ہو؟ سیّد زادے نے جب سلطان باہو کی آواز سنی تو دل کو بڑا سکون آیا۔ دل میں کہنے لگے اب خود ہی بلایا ہے چلو سلام دعا کر لیتے ہیں اس میں کیا ہرج ہے۔ شاہ صاحب قریب آئے سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا پھر پوچھا آپ کون ہیں اور یہاں کیسے تشریف آوری ہوئی۔ شاہ صاحب نے سارا واقعہ سنایا کہ میں کس نیت سے آیا ہوں اور کہاں سے آیا ہوں۔ سلطان باہو سن کر مسکرا پڑے فرمایا شاہ صاحب ذرا میرے ہل کی ہتھی پکڑیں میں چھوٹا پیشاب کرلوں شاہ صاحب نے ہل کی ہتھی پکڑی آپ پیشاب کرنے کے لئے تشریف لے گئے جب پیشاب کر کے فارغ ہوئے تو جس ڈھیلے سے آپ نے پیشاب خشک کیا تھا وہ پیشاب کرنے کے بعد ہاتھ میں پکڑے شاہ صاحب کے پاس آئے آکر شاہ صاحب کو کہنے لگے شاہ جی آپ نے اتنا لمبا سفر کر کے کتنی تکلیف فرمائی ہے۔ سیّد ہو کر فقیر جٹ کے پاس آئے ہو یہاں سے آپ کو کیا ملے گا؟ شاہ صاحب پہلے ہی جلال میں تھے غصہ میں آکر کہنے لگے واقعی آپ سچ کہتے ہیں میں سیّد زادہ ہوں آپ جٹ ہیں بھلا فقیر جٹ کے پاس سیّد کو کیا ملے گا بس میرے لئے یہی سزا کافی ہے کہ آج سیّد زادہ ایک جٹ کا سوالی ہے۔ سلطان باہو نے جب یہ سنا تو جلال میں آگئے آپ نے جس ڈھیلے سے پیشاب خشک کیا تھا وہ ڈھیلا زمین پر پھینکا وہ ڈھیلا جس جس ڈھیلے سے لگا وہ سارے ڈھیلے سرخ سونے کے بنتے گئے۔ سبحان اللہ۔ سیّد زادے نے جب سلطان باہو کا یہ کمال دیکھا تو قدموں پر گر پڑا ہاتھ باندھ کر عرض کی فقیرا یہ کیا؟ سلطان الاولیاء نے فرمایا شاہ جی۔

Marfat.com

نظر جناں دی کیمیا تے سونا کردے وٹ
ذاتاں دیتاں رب دیاں کیا سیّد کیا جٹ

شاہ صاحب قدموں میں گر پڑے رو کر عرض کی سرکار مجھے معاف کردو مجھ سمجھنے میں غلطی لگی ہے۔ سلطان باہو نے فرمایا شاہ جی یہ رونے کا وقت نہیں جلدی کرو یہ سارا سونا کپڑے میں باندھ لو کہیں لوگ نہ دیکھ لیں سیّد نے چادر بچھا کر سارا سونا باندھ کر سر پر رکھ لیا۔ ہاتھ چوم کر عرض کی سرکار یہ مقام ملا کہاں سے ہے؟ سلطان باہو نے فرمایا شاہ جی یہ میرا کمال نہیں یہ سب صدقہ ہے آپ کے مقدس نانے جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا جس کی غلامی نے فقیر کو اس مقام پر پہنچا دیا ہے۔ (مخزن الاسرار صفحہ ۲۲۸، ۳۳۳، سوانح باہو صفحہ ۱۰۱، ۱۰۳)

شاہ صاحب نے عرض کی حضور جب اللہ تعالیٰ نے سرکار مدینہ ﷺ کے صدقے اتنا مقام اتنی شان عطا فرمائی ہے تو پھر یہ حالت کیوں بنائی ہے؟ سلطان باہو نے فرمایا شاہ صاحب جب سے آپ کے نانے نے فقیر کا ہاتھ پکڑا ہے اس دن سے دنیا سے نفرت ہوگئی ہے کیونکہ:

ایہہ دنیا زن حیض پلیدی کتنی مل مل دھوندے ہو
دنیا کارن عالم فاضل. گوشے بہہ بہہ روندے ہو
دنیا کارن لوک وچارے ہک پل سکھ نہ سوندے ہو
جناں چھڈی دنیا حضرت باہو اوہ کدھی چڑھ کھلوندے ہو

یہ لاہور جاؤ ناں لاہور کے ساتھ ایک شہر ہے قصور پہلے یہ دیہات تھا لیکن اب ماشاء اللہ یہ ضلع بن گیا ہے اس قصور میں ایک بہت بڑے مرد قلندر لیٹے ہوئے ہیں جن کا نام ہے سیّد عبداللہ شاہ قصوری رحمۃ اللہ علیہ المعروف بابا بلھے شاہ یہ ایک مرتبہ قصور سے لاہور تشریف لائے لاہور میں ایک جگہ ہے بھاٹی گیٹ اس بھاٹی گیٹ میں ایک مسجد ہے جس کا نام ہے جامع مسجد اونچی بابا بلھے شاہ۔ اونچی مسجد

Marfat.com

میں تشریف لائے نماز جماعت کے ساتھ ادا فرمائی اس مسجد کے امام خطیب کا نام تھا علامہ محمد عنایت قادری جب نماز سے فارغ ہوئے تو بابا بلھے شاہ نے خطیب صاحب کو سلام کیا جب سلام کیا تو خطیب صاحب نے بڑی محبت سے پیار کی نظر سے سیّد زادے کی طرف دیکھا بس پھر کیا تھا سیّد زادہ وہیں دل دے بیٹھے۔ سلام کے بعد عرض کی حضور کرم نوازی کرو مجھے اپنا مرید بنا لو مجھے اپنی غلامی میں لے لو۔ سبحان اللہ۔ پیر ہو تو ایسا خطیب ہو تو ایسا جو پہلی نگاہ سے بیڑا پار کردے مگر افسوس آج کل ہم جیسے خطیبوں کا بڑا بُرا حال ہے ہمارا ظاہر اور باطن کچھ اور ہے ہم منبر پر بیٹھے ہوں تو ایسے لگتا ہے ہم زمانے کے غوث ہیں مگر جب اکیلے ہوتے ہیں تو ہمارے عمل دیکھ کر شیطان بھی شرما جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے ہمارا ظاہر بھی نیک فرمائے باطن بھی نیک فرمائے۔ آمین۔ تو عرض یہ کر رہا تھا کہ علامہ محمد عنایت قادری نے جب پہلی نظر فرمائی تو سیّد زادہ دل دے بیٹھا۔ ہاتھ باندھ کر عرض کی حضور مجھے اپنا خادم بنا لو مجھے اپنا غلام بنا لو سیّدنا سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

نہ رب عرش معلّٰی ملیا نہ رب خانے کعبے ہو
نہ رب علم کتابیں لبھیا نہ رب وچہ محرابے ہو
گنگا تیر تھیں مول نہ ملیا مارے پینڈے بے حسابے ہو
جد دا مرشد پھڑیا حضرت باہو چھٹے کل عذابے ہو

جب سیّد عبداللہ نے عرض کی تو علامہ محمد عنایت قادری نے سیّد زادے کو اپنا مرید کرلیا۔ علامہ محمد عنایت قادری قومیت کے لحاظ سے آرائیں تھے۔ حضرت عبداللہ سیّد تھے مگر صدقے جاؤں سیّد نے ذات نہیں دیکھی کملی والے کی محبت دیکھی جب آپ مرید ہو کر قصور گئے تو آپ نے اپنے گھر والوں کو برادری کے لوگوں کو بتایا کہ میں غوث زماں حضور محمد عنایت قادری کا مرید ہو آیا ہوں۔

Marfat.com

برادری کے لوگوں نے کہا بلھیا یہ تو نے کیا کیا ہے؟ بابا بلھے نے فرمایا کیا ہوگیا ہے؟ برادری والوں نے کہا تو سیّد وہ آرائیں تو حسنی حسینی سیّد وہ زمیندار بابا بلھے شاہ قصوری نے فرمایا لوگو میں مرید ذات دیکھ کر نہیں ہوا میں عشق رسول ﷺ دیکھ کر ہوا ہوں۔ میرے پیر کی ایک ایک ادا نبی کریم ﷺ کی سنت کے مطابق ہے۔ میں ذات دیکھوں یا محبت رسول ﷺ دیکھوں۔ سیّدنا عبداللہ شاہ قصوری خود اپنے کلام میں اسی بات کا اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

بلھے نوں سمجھاون آئیاں بھیناں تے بھرجائیاں
آلِ نبی اولادِ علی تے توں کیوں لیکاں لائیاں
سن لے بلھیا ساڈا کہنا تے چھڈ دے پلہ آرائیاں
بلھے نالوں چلھا چنگا جس تے روٹیاں لائیاں

سیّدنا عبداللہ قصوری نے فرمایا لوگو سن لو میں کامل مرشد کا دامن نہیں چھوڑ سکتا بلھے کی جان جاسکتی ہے پر کامل پیر کا پلہ نہیں چھوٹ سکتا۔ اللہ اکبر۔ حضرات پتہ چلا جو اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے ہوتے ہیں ان کی نگاہ میں قومیت اور ذات کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا وہ ذات نہیں دیکھتے آمنہ کے لال کا فرمان دیکھتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اَیُّھَا النَّاسُ اے لوگو! رَبُّکُمْ وَاحِدٌ تمہارا رب عزوجل ایک ہے۔ وَاِنَّ اَبَاکُمْ وَاحِدٌ تمہارا باپ آدم علیہ السلام بھی ایک ہے۔ کُلُّکُمْ لِاٰدَمَ تم سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ اور آدم علیہ السلام مٹی سے بنائے گئے ہیں۔ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ تم میں سے اللہ تعالیٰ کو وہ بندہ سب سے زیادہ پیارا لگتا ہے جو زیادہ نیک ہو، زیادہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والا ہو وَلَیْسَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی عَجَمِیٍّ کسی عربی کو غیر عربی پر کوئی فضیلت نہیں فَضْلٌ اِلَّا بِالتَّقْوٰی اللہ تعالیٰ کے ہاں شان والا وہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والا ہو۔

(کتاب بیان والتبین صفحہ ۱۷، سپرمین ان دی ورلڈ صفحہ ۱۱۲، تبیان القرآن جلد ۲ صفحہ ۵۴۵)

Marfat.com

حضرات توجہ فرمائیں دنیا کے سب سے سچے اور مقدس انسان نے فرمایا: لوگو! تم سب کا باپ ایک ہے سوچیئے ایک باپ کی اولاد کی ایک ذاتی ہوتی ہے یا مختلف ذاتیں؟ اگر ہم مختلف ذاتوں میں تقسیم ہو جائیں تو پھر ایک باپ کی اولاد تو نہ ہوئے؟ حضرات آپ تاریخ اسلام کا مطالعہ کر کے دیکھیں حضور ﷺ کے زمانے میں یہ ذاتوں کا جھگڑا نہیں ہوتا تھا حالانکہ سرکار کے دور میں صحابہ جوتے بناتے تھے کوئی صحابی ان کو موچی نہیں کہتا تھا۔ کپڑے بُنے جاتے تھے کوئی صحابی ان کو جولاہا نہیں کہتا تھا۔ جانور ذبح کیئے جاتے بازاروں میں گوشت بیچتے تھے کوئی صحابی ان کو قصائی نہیں کہتا تھا حجامت لوگ کراتے مگر کوئی ان کو نائی نہیں کہتا تھا۔ حضور ﷺ کے صحابہ اس بندے کی زیادہ عزت کرتے تھے جو حضور ﷺ کی زیادہ خدمت کرتا دیکھیئے حضرت بلال حبشہ کا رہنے والا تھا ذات کے لحاظ سے کمی تھا بکتا بکتا آمنہ کے لال تک پہنچا تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا چچا کر کے بلاتیں، حسنین کریمین رضی اللہ عنہما بابا کر کے بلاتے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کو سیّدنا بلال کر کے بلاتے۔ سبحان اللہ۔ حضرت سلمان ایرانی تھے بکتے بکتے حضور ﷺ تک پہنچے تو میرے آقا نے فرمایا: سَلْمَانَ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ سلمان میری اہل بیت میں سے ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی: آقا! آپ قریشی آپ ہاشمی آپ سردار مکہ کے پوتے سلمان ایرانی آپ کی اہل بیت میں سے کیسے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا ماہی سن کر مسکرا پڑے میرے آقا نے فرمایا صحابہ یہ سلمان ہے سنو كُلُّ تَقِيٍّ وَّ نَقِيٍّ فَهُوَ اِلَىٰ قیامت تک جس قوم کا جس ذات کا بندہ نیک ہوگا وہ میری آل میں سے ہوگا۔ سبحان اللہ۔

حضرات میرے نبی نے یہ جملہ فرما کر کمال نہیں کر دیا فرمایا ہو نیک چاہے جس قومیت کا ہے وہ میری آل ہے آج کل بعض لوگ کام دیکھ کر ذات کا ٹھپہ لگا دیتے ہیں جو لوہے کا کام کرتے ہیں یہ لوہار ہے۔ جو مٹی کے برتن بنائے کہتے ہیں یہ کمہار ہے، جو جوتے بنائے کہتے ہیں یہ موچی ہے، جو لوہے کے اوزار بنائے

Marfat.com

کہتے ہیں لوہار ہے، جولکڑی کا کام کرے وہ ترکھان ہے، جو کپڑے بنے اسے کہتے ہیں یہ جولاہا ہے، جو کپڑے سلائی کرے کہتے ہیں درزی ہے، جو تندور پر روٹیاں لگائے ہم کہتے ہیں یہ ماچھی ہے، جو لوگوں کی حجامتیں کرے کہتے ہیں یہ نائی ہے۔ حضرات یہ تمام ذاتیں ہم نے خود بنائی ہیں۔ حقائق کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ دیکھیئے اگر بال کاٹنے والا نائی ہے کمی ہے تو پھر غور فرمائیں ہر روز ہر گھر میں پوری دنیا کے لوگ صبح اٹھ کر اپنی شیو بناتے ہیں اپنی داڑھی موڑھتے ہیں کیا آپ ان سب کو نائی کہیں گے؟ کمی کہیں گے؟ اگر جوتا سینے والا موچی ہے آپ اس کو حقارت سے کمی کہتے ہیں تو باٹا شوز کمپنی میں سروس شوز فیکٹری میں بڑے بڑے زمیندار سیّد زادے ملازمت کر کے دن رات جوتے سیتے ہیں کیا آپ ان سب کو موچی کہیں گے؟ تندور پہ روٹیاں لگانے والے کو ہم ماچھی کہتے ہیں کمی کہتے ہیں ہر روز ہمارے گھروں میں ہماری مائیں بہنیں تین تین ٹائم تندوری پر روٹیاں پکاتی ہیں کیا آپ ان کو بھی ماچھن کہیں گے کمی کہیں گے؟ لازمی طور پر آپ کہیں گے یہ کمی نہیں۔ جب یہ کمی نہیں تو جو غریب محنت مزدوری کے لئے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالنے کے لئے یہ کام کرے وہ کیسے کمی ہو گیا؟ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر عزیزی میں لکھتے ہیں کہ آدم علیہ السلام نے سب سے پہلے کھڈی پر کپڑا بننے کا کام کیا۔ کیا آپ معاذ اللہ کہیں گے کہ حضرت آدم علیہ السلام جولاہے تھے۔ پھر آپ نے کھیتی باڑی کا کام کیا۔ کیا آپ حضرت آدم علیہ السلام کا کام دیکھ کر کہیں کہ آپ کسان ہیں؟ حضرت نوح علیہ السلام لکڑی کا کام کرتے تھے کیا آپ معاذ اللہ حضرت نوح علیہ السلام کو کہیں آپ ترکھان ہیں پھر چند دن آپ نے مٹی کے برتن بنائے کیا آپ کے اس عمل کو دیکھ کر کہیں گے کہ آپ معاذ اللہ کمہار ہیں۔ حضرت ادریس علیہ السلام لوگوں کے کپڑے سی کر گزر اوقات کرتے تھے کیا معاذ اللہ آپ کو حقارت سے درزی کہیں گے؟ حضرت ہود علیہ السلام اور حضرت صالح علیہ السلام

Marfat.com

تجارت کرتے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کھیتی باڑی کا کام کرتے تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کئی سال مزدوری پر بکریاں چراتے رہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام لوہے کی زرہ بناتے اور اسے بیچ کر گھر کا نظام چلاتے حضرت سلیمان علیہ السلام جو ساری دنیا کے بادشاہ تھے اپنے ہاتھ سے پتوں کے پنکھے بناتے۔ زنبلیں بنا کر بیچ کر گھر کا نظام چلاتے۔ اللہ اکبر۔ (تفسیر عزیزی جلد ا صفحہ ۳۵۶، ۳۵۷، تفسیر نعیمی پ ا صفحہ ۲۹۱)

حضرات اسلام میں ذات پات کا کوئی تصور نہیں یہ ہندوؤں کی رسم و رواج ہے۔ اسلام میں سارے انسان ایک جیسے ہیں۔ سارے مسلمان معزز ہیں سارے نبی کے غلام عزت والے ہیں کسی عربی کو غیر عربی پر درجہ نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ آدَمَ۔ البتہ تحقیق ہم نے آدم علیہ السلام کی اولاد کو معزز بنایا عزتیں اور شانیں عطا فرمائیں حضرات کسی انسان کو حقارت کی نظر سے بلانا یہ اس کی عزت نہیں بے عزتی ہے ادب نہیں بے ادبی ہے۔ جس کو عزت اللہ تعالیٰ عطا فرمائے اس کی کوئی عزت کم نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے حضرت آدم علیہ السلام کی ساری اولاد کو عزت عطا فرمائی ہے توجہ فرمائیں اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا میں نے سیدوں کو عزت دی ہے میں نے زمینداروں کو عزت دی ہے میں نے اعوانوں بلوچوں کو عزت دی ہے ناں بلکہ مطلقاً فرمایا میں نے آدم علیہ السلام کی اولاد کو عزت عطا فرمائی ہے چاہے وہ غریب ہو یا امیر مالدار ہو یا فقیر کسان ہو یا کمی کوئی بھی ہے ہو انسان میں نے اسے عزت عطا فرمادی ہے۔ حضرات حقیقت میں اسلام کی نظر میں انسان وہ ہے جو مسلمان ہو جو مومن ہو جو اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ۔ عزت تو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے اور ایمان والوں کے لئے ہے۔ مفسرین کرام فرماتے ہیں کسی مسلمان کو حقارت سے بلانا ذلیل سمجھنا یہ حرام ہے۔ محدثین فرماتے ہیں مومن کو عزت مال سے نہیں ملتی بلکہ ایمان اور نیک

Marfat.com

اعمال سے ملتی ہے۔ جو کسی مومن کو ذلیل اور حقیر سمجھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں ذلیل حقیر ہے۔ (تفسیر نور العرفان صفحہ ۸۸۷)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی قومیت پر ناز کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ کے قرب پر محبت پیار پر ناز کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرات بات بڑی دور نکل آئی عرض یہ کر رہا تھا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم حضور ﷺ کے ساتھ حضرت ابوسیف کے گھر گئے جو لوہے کا کام کرتے تھے یہ حضور ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے رضاعی والد تھے آپ کی بیوی حضرت براسیّدنا ابراہیم کو دودھ پلاتی تھیں۔ سرکار جب حضرت ابوسیف کے گھر تشریف لے گئے تو آپ کے لخت جگر حضرت ابراہیم چارپائی پر آرام فرما تھے فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِبْرَاهِيْمَ فَقَبَّلَهٗ وَ شَمَّهٗ میرے آقا نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر سینے سے لگا لیا پھر آپ نے شہزادے کو چوما پھر اسے سونگھا۔ جب سیّدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ ڈیڑھ سال کے ہوئے تو آپ کا وصال مبارک ہوگیا۔ حضرت جابر اور حضرت انس فرماتے ہیں جب حضرت ابراہیم کے وصال مبارک کا وقت آیا نزع کا عالم آیا تو حضرت ابوسیف نے آکر عرض کی سوہنا بچے کی حالت بڑی نازک ہے تشریف لائیے میرے آقا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور چند صحابہ کے ساتھ حضرت ابوسیف رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ کچھ عرصہ بعد ہم پھر حضرت ابوسیف کے گھر گئے۔ وَاِبْرَاهِيْمُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ جب کہ حضرت ابراہیم اللہ تعالیٰ کو اپنی جان دے رہے تھے سرکار نے جب اپنے لخت جگر کی یہ حالت دیکھی تو فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ اللہ تعالیٰ کے مقدس رسول ﷺ کی مبارک

Marfat.com

آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ جب سرکار روئے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے یہ منظر دیکھا تو عرض کرنے لگے اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ آپ بھی رو رہے ہیں؟ حالانکہ آپ نے ہمیں تو رونے سے منع فرمایا ہے فَقَالَ یَا اِبْنَ عَوْفٍ اِنَّھَا رَحْمَۃٌ حضور ﷺ نے فرمایا اے عوف کے بیٹے اس طرح میت پر رونا یہ تو رحمت اور شفقت کی دلیل ہے۔ جو بچے کی کیفیت کو دیکھ کر پیدا ہوئی ہے۔ میں نے رونے سے منع نہیں کیا بلکہ نوحہ کرنے سے فریاد کرنے سے کپڑے پھاڑنے سے جاہلیت کے دور کی طرح شور مچانے سے منع کیا ہے۔ یہ بات کرکے ثُمَّ اَتْبَعَھَا بِاُخْرٰی حضور ﷺ پھر رونے لگے آنسو بہانے لگے فَقَالَ اِنَّ الْعَیْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبُ یَحْزَنُ پھر بیٹے کو مخاطب کرکے فرمایا بیٹے ابراہیم دیکھ تیری محبت میں آنسو آرہے ہیں اور تیری جدائی میں تیرے بابے کا دل بڑا مغموم ہے۔ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰی رَبُّنَا۔ لیکن بیٹا ہم وہی کلمات کہیں گے جس میں ہمارا سوہنا رب عزوجل راضی ہو۔ ہم بے صبری کے کلمات نہیں کہیں گے وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ یَا اِبْرَاھِیْمَ لَمَحْزُوْنُوْنَ۔ اے بیٹے ابراہیم تم ہم سے جدا ہو رہے ہو ہم تمہاری جدائی پر بڑے غمگین ہیں۔

(بخاری شریف، مسلم شریف، ابن ماجہ شریف، مشکوٰۃ شریف باب البکاء علی المیت مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۶۹۹، معارج النبوت جلد ۳ صفحہ ۴۷۲، ۴۷۳)

حضرات توجہ فرمائیں حضور ﷺ اپنے لخت جگر کی وفات پر رو بھی رہے ہیں اور بچہ کو مخاطب فرما کر اپنے دکھ درد کی بات بھی سنا رہے ہیں۔ محدثین کرام فرماتے ہیں دودھ پینے والا اگرچہ زندگی میں بول نہیں سکتا مگر وفات کے بعد وہ زندہ لوگوں کی باتیں سنتا بھی ہے اور آگے سے بولتا بھی ہے۔

(مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۵۰۰)

شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب حضور ﷺ کی آنکھوں میں

Marfat.com

بیٹے کی جدائی میں آنسو آئے تو حضرت اسامہ نے زور زور سے رونا شروع کر دیا۔ سرکار نے فرمایا اسامہ ایسے نہ رو حضرت اسامہ نے عرض کی سوہنا آپ بھی تو رو رہے ہیں۔ فرمایا میں ایسے نہیں رو رہا جیسے تو چیخ چلا کر رو رہا ہے۔ عرض کی آقا اس رونے میں کیا کوئی حرج ہے۔ میرے آقا نے فرمایا: اَلْبُکَاءُ مِنَ الرَّحْمَةِ وَالصُّرَاخَ مِنَ الشَّیْطٰنِ۔ رونا یہ رحمت کی دلیل ہے اور چیخ چیخ کر رونا یہ شیطانی عمل ہے لہٰذا اس سے بچو۔ (مدارج النبوت جلد۲ صفحہ ۷۷۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کی بڑی شان تھی بڑا مقام تھا پوچھا گیا وہ کیسے؟ فرمایا: لَوْ بَقِیَ یَعْنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَکَانَ نَبِیًّا اگر حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ زندہ رہتے تو یقیناً نبی بنتے وَلٰکِنَّهٗ لَمْ یَبْقَ لِاَنَّ نَبِیَّکُمْ آخِرِ الْاَنْبِیَآءِ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو اس دنیا میں رہنے نہ دیا کہ تمہارے پیارے نبی اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ سبحان اللہ۔ (مواہب لدنیہ مدارج النبوت جلد۲ صفحہ ۷۷۷، ۷۷۸)

فاطمہ کے لال کا غم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک چچی تھیں جن کا نام تھا لبابہ بنت حارث اور ان کی کنیت تھی ام فضل یہ حضرت عباس کی بیوی تھیں۔ حضرت لبابہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چچی بھی لگتی تھیں اور سرکار کی سالی بھی لگتی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ پاک حضرت میمونہ آپ کی سگی بہن تھیں۔ حضرت لبابہ فرماتی ہیں: فَدَخَلْتُ یَوْمًا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت کے بعد میں ایک دن پیارے حسین کو لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئی فَوَضَعْتُهٗ فِیْ حَجْرِهٖ میں نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو جاتے ہی سرکار کی مقدس گود میں لٹا دیا تاکہ کملی والا اپنے نواسہ کا پیار لے لے شفقت کا اظہار فرمائیں۔ ثُمَّ کَانَتْ مِنِّی اِلْتِفَاتَةٌ حضرت لبابہ فرماتی ہیں میں نے جب امام حسین رضی اللہ عنہ کو سرکار کی

Marfat.com

گودی میں لٹایا تو میری توجہ کسی اور بات کی طرف چلی گئی میرا دھیان دوسری طرف چلا گیا۔ حضرت لبابہ فرماتی ہیں جب میں نے سرکار کی طرف دیکھا تو فَاِذَا عَیْنَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ تَھْرِیْقَانِ اَلدُّمُوْعَ حضور ﷺ کی مقدس آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں سرکار رو رہے ہیں۔ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا بَنِیَّ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ مَالَکَ حضرت لبابہ فرماتی ہیں میں نے عرض کی آقا تیرے قدموں پر میرے ماں باپ قربان یہ کیا؟ آپ رو رہے ہیں؟ سوہنا یہ رونے کا وقت تو نہیں یہ تو خوشی کا موقعہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے چاند سے حسین نواسہ آپ کو عطا فرمایا ہے۔ خالق کائنات کے پیارے محبوب ﷺ نے فرمایا چچی تمہیں کیا بتاؤں میں کیوں رو رہا ہوں عرض کی آقا کرم فرماؤ رونے کی وجہ ضرور بتاؤ تو سرکار نے فرمایا: قَالَ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَاَخْبَرَنِیْ چچی ابھی میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے ہیں انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ اَنَّ اُمَّتِیْ سَتَقْتُلُ ابْنِیْ ھٰذَا آپ کے اس بیٹے کو آپ کی امت قتل کردے گی میری امت میرے اس فرزند کو شہید کردے گی۔ اللہ اکبر۔ سرکار فرماتے ہیں عیسائی، یہودی، مشرک، کافر، سکھ، ہندو اس کو قتل نہیں کریں گے بلکہ وہ مسلمان ہوں گے کلمہ پڑھنے والے ہوں گے۔ میری امت میں سے ہوں گے۔ سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

جے کر دین علم وچہ ہوندا تاں سر نیزے کیوں چڑھدے ہو
اٹھاراں ہزار جو عالم آہا اوہ آگے حسین دے مردے ہو
جے کجھ ملاحظہ سرور ﷺ کردے تاں خیمے تمبو کیوں سڑدے ہو
جے کر مندے بیعت رسولی تاں پانی کیوں بند کردے ہو
پر صادق دین انہاں دا باہو جو سر قربانی کردے ہو

تو حضور ﷺ نے فرمایا چچی ابھی حضرت جبرئیل نے مجھے بتایا ہے میری

Marfat.com

امت میرے اس فرزند کو قتل کردے گی۔ حضرت لبابہ فرماتی ہیں: فَقُلْتُ هٰذَا میں نے عرض کی سوہنا اس حسین کو قَالَ نَعَمْ میرے آقا نے فرمایا ہاں اسی بچے حسین کو سرکار نے فرمایا: وَاَتَانِیْ بِتَرْبَةٍ مِّنْ تُرْبَتِهٖ حَمْرَآءَ۔ لبابہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھے وہاں کی سرخ مٹی بھی لا کر دکھائی ہے۔

(المستدرک شریف جلد ۳ صفحہ ۱۷۷، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۲۷، خصائص الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۲۵، صواعق محرقہ، سر الشہادتین، سوانح کربلا صفحہ ۶۸، مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ صفحہ ۴۹۰، ۴۹۱)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جبرئیل علیہ السلام نے مجھے میدان کربلا کی سرخ مٹی لا کر دی ہے حضرات میدان کربلا کی مٹی نہ پہلے سرخ تھی نہ اب سرخ ہے تو جبرئیل علیہ السلام مٹی سرخ کیسے لائے تو محدثین فرماتے ہیں جب امام حسین رضی اللہ عنہ کا خون پاک کربلا کی زمین پر گرا تو مٹی سرخ ہوگئی تو جو کام ساٹھ سال بعد میں ہونے والا تھا جو خون ساٹھ سال کے بعد کربلا کی مٹی پر گرنے والا تھا اللہ تعالیٰ نے یار کو وہ منظر پہلے دکھا دیا۔ (مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ صفحہ ۴۹۱)

سیّدہ طیبہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک دن سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آستانہ پر تشریف فرما ہیں کہ اچانک حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے سرکار نے شہزادے کو سینہ سے لگا کر پیار کیا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے چھلانگ لگائی اور نانے پاک کے کندھوں پر سوار ہوگئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سرکار نواسہ کی اس ادا کو دیکھ کر مسکرا رہے ہیں خوشی اور مسرت کا اظہار فرما رہے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اس وقت حضرت جبریل علیہ السلام بھی دربار رسالت میں موجود ہیں جب انہوں نے یہ منظر دیکھا تو ہاتھ باندھ کر عرض کی سوہنا کیا آپ اس بچے سے محبت فرماتے ہیں؟ میرے آقا نے فرمایا: مَالِیْ لَا اُحِبُّ ابْنِیْ جبرئیل یہ ہوسکتا ہے کہ بیٹا میرا ہو اور اس سے محبت نہ کروں؟ میں غلاموں کے بیٹوں سے محبت کرتا ہوں یہ تو میری بیٹی کا بیٹا ہے بھلا

Marfat.com

اس سے کیسے محبت نہ کروں گا؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی: فَاِنَّ اُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهٗ مِنْ بَعْدِكَ۔ سوہنا جس حسین رضی اللہ عنہ سے آپ اتنے لاڈ کر رہے ہیں اتنی محبت فرما رہے ہیں آپ کے وصال کے بعد آپ کی امت اسے قتل کر دے گی۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے وہیں بیٹھے بیٹھے اپنے ہاتھ لمبا کیا فَاَتَاهُ تُرْبَةٍ بَيْضَاءَ اور سفید رنگ کی مٹی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دی اور عرض کیا: فِیْ هٰذِهِ الْاَرْضِ يُقْتَلُ اِبْنُكَ هٰذَا یہ مٹی اس مقام کی ہے جہاں آپ کا بیٹا شہید ہوگا وَاِسْمُهَا اَلطَّفّ اور اس جگہ کا نام طف ہے۔ اس کو میدان کربلا بھی کہتے ہیں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضرت جبرئیل یہ پیغام سنا کر چلے گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کمرہ انور سے باہر تشریف لائے اور وَالْتَزَمَهٗ فِیْ يَدِهٖ يَبْكِیْ آپ کے مقدس ہاتھوں میں وہ مٹی تھی اور سرکار رو بھی رہے تھے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کی سوہنا یہ مٹی کیسی ہے اور آپ رو کیوں رہے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) جبرئیل علیہ السلام نے مجھے بتایا ہے کہ میرا بیٹا حسین زمین طف میں شہید ہو جائے گا وَاِنَّ اُمَّتِیْ سَتُفْتَنُ بَعْدِیْ اور میرے بعد میری امت فتنے میں مبتلا ہو جائے گی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے پاس مسجد نبوی میں تشریف لے گئے۔ مسجد نبوی میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت حذیفہ، حضرت عمار، حضرت ابوذر (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) تشریف فرما تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے دیکھا والی کائنات زار و قطار رو رہے ہیں۔ سرکار کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی: مَا يُبْكِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ سوہنا اے اللہ تعالیٰ کے مقدس رسول کیا بات ہے آپ رو کیوں رہے ہیں؟ کس چیز نے آپ کو رلایا ہے؟ میرے آقا نے فرمایا صحابہ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے بتایا ہے کہ میرے وصال کے بعد میرا بیٹا حسین طف میں بے دردی کے ساتھ قتل کر دیا جائے گا اور جبرئیل علیہ السلام نے مجھے اس جگہ کی مٹی بھی دی ہے جہاں میرے

Marfat.com

حسین رضی اللہ عنہ کی آخری آرامگاہ ہوگی اس لئے رو رہا ہوں۔

(مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۱۹۱ آل رسول جلد ۲ صفحہ ۵۳، ۵۴)

ام المومنین سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک دن والی کائنات میرے گھر میں تشریف فرما ہیں اور امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہما جو ابھی بچے تھے یہ دونوں اپنے نانا جان کے سامنے کھیل رہے تھے۔ اتنی دیر میں حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سلامی کے لئے حاضر ہوئے صلوٰۃ وسلام کے گجرے پیش کرنے کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی آقا ایک بات عرض کروں؟ فرمایا: ہاں ہاں بتاؤ عرض کی آقا آپ کے بیٹے حسین کو آپ کی وفات کے بعد میدان کربلا میں آپ کی امت بھوکا پیاسا شہید کردے گی پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے میدان کربلا کی تھوڑی سی مٹی بھی دی۔ عرض کی سوہنا اس مٹی پر آپ کا بیٹا حسین شہید ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مٹی لے کر سونگھی تو فرمایا: رِیْحُ کَرْبُ بَلَاءَ۔ اے جبرئیل علیہ السلام اس مٹی سے تو رنج اور بلا کی بو آرہی ہے پھر سرکار نے آقا حسین کو بلایا وَضَمَّهٗ اِلٰی صَدْرِهٖ بلا کر اپنے الم نشرح سینے سے لگا لیا۔

سبحان اللہ صدقے جاؤں آقا حسین رضی اللہ عنہ کے سینے پر جو سرکار کے سینے سے لگتا رہا

نور و نور ہو جائے گا جسم تیرا روشن نور دے نال توں چیسٹ کرلے
چنگیاں نال توں دوستی رکھ اپنی بخت سارے زمانوں توں بیٹ کرلے
نقشے قدم حضور دا نقش کرکے سارے پاس تو عشق دے ٹیسٹ کرلے
ناصر عشق رسول دے قافلے وچ پہلے دل نوں ذرا ایڈجیسٹ کرلے

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو اپنے سینے سے لگا لیا فَبَکٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو سینے کے ساتھ لگا کر رونا شروع کردیا۔ کافی دیر تک اللہ تعالیٰ کا نبی روتا رہا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مٹی سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو عطا فرما کر فرمایا: یَا اُمَّ سَلْمَةَ اِذَا

Marfat.com

تَحَوَّ لَتْ هٰذِهِ التُّرْبَةُ دَمًا۔ اے اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اس مٹی کو سنبھال کر رکھ لو اور اسے دیکھتی رہنا جس دن یہ مٹی خون بن جائے فَاَعْلَمِیْ اَنَّ ابْنِیْ قَدْ قُتِلَ فَجَعَلْتُهَا فِیْ قَارُوْرَةٍ تو اس دن سمجھ لینا کہ بے شک میرا بیٹا حسین قتل ہوگیا ہے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے اس مٹی کو شیشی میں رکھ دیا۔

(تہذیب التہذیب جلد۲ صفحہ ۳۴۷، خصائص کبریٰ جلد۲ صفہ ۱۲۵، صواعق محرقہ صفحہ ۱۹۱، سر الشہادتین صفحہ ۲۸، سوانح کربلا، شام کربلا صفحہ ۱۴)

سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب امام حسین رضی اللہ عنہ مدینہ پاک سے ہجرت فرما کر چلے گئے تو میں ہر روز اس مٹی والی شیشی کو کھول کر دیکھتی تھی اور زار و قطار روتی تھی سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب میں نے دس محرم کو دوپہر کے بعد اس شیشی کو کھول کر مٹی کو دیکھا تو وہ مٹی خون بن چکی تھی۔ ساری شیشی خون سے بھری ہوئی تھی۔ میں یہ منظر دیکھ کر زور زور سے بے تابانہ طریقہ سے رونے لگی روتے روتے میں نے اپنے آپ کو سنبھالا کہ لوگ کیا کہیں گے کہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو کیا ہوگیا ہے اگر میں نے وجہ بتائی تو لوگ میرا مذاق نہ بنائیں کہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو کیسے پتہ چل گیا ہے کہ علی کا لال سخی حسین شہید ہوگیا ہے میں تنہائی میں روتی پھر چند دنوں کے بعد مدینہ پاک یہ خبر پہنچی کہ فاطمہ کا لخت جگر امام حسین رضی اللہ عنہ میدان کربلا میں جمعہ والے دن ۶۱ ہجری ظہر کے بعد شہید ہوگیا ہے۔

(تذکرہ شہادت صفحہ ۱۲۶، ۱۲۷، شواہد النبوۃ صفحہ ۳۰۵، صواعق محرقہ صفحہ ۱۴۵)

حجت کو تمام کرگیا ہے شبیر　　آفاق میں نام کرگیا ہے شبیر
تاحشر نہیں جواب جس کا ممکن　　سر دے کے وہ کام کرگیا ہے شبیر

سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ جب پیدا ہوئے تو سیّدہ ام فضل نے شہزادے کو اٹھا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گودی میں رکھا اور سخی حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت کی مبارک باد پیش کی میرے آقا نے خوشی سے مبارک باد قبول فرمائی۔ مدینہ پاک کی تمام صحابیات اور

Marfat.com

صحابہ رضی اللہ عنہم نے باری باری سرکار کی بارگاہ میں مبارکبادیاں پیش کیں سرکار نے سب کو اپنی رحمت بھری دعاؤں سے نوازا۔ ادھر مدینہ کے لوگ مبارکبادیاں دے رہے ہیں ادھر خالق کائنات نے فرمایا جبرئیل عرض کی جی رب جلیل فرمایا سارے مدینہ والے حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت پر مبارکبادیاں دے رہے ہیں جا تو بھی ہماری طرف سے یار کو مبارک دے آ عرض کی اے خالق کائنات جیسے آپ کا حکم۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے کیا دیکھا والی کائنات ننھے حسین کو گود میں لٹا کر بچے کی گردن چوم رہے ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے صلوٰۃ وسلام کے تحفے پیش کرنے کے بعد عرض کی سوہنا اللہ تعالیٰ اس بچے کی ولادت پر آپ کو مبارکباد دے رہا ہے اور اس کی شہادت پر افسوس بھی فرما رہا ہے۔ سرکار نے فرمایا اے جبرئیل علیہ السلام یہ کیا کہہ رہے ہو؟ عرض کی آقا ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ آپ کے وصال کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد امام حسن رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد یہ آپ کا بیٹا میدان کربلا میں بھوکا پیاسا شہید کر دیا جائے گا۔ ہاں آپ حلق پر بوسے دے رہے ہیں اسی جگہ ظالم لوگ خنجر اور تلوار کا وار کر کے حسین کو شہید کر دیں گے۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے چند واقعات بتائے کہ کیسے امام حسین رضی اللہ عنہ مدینہ پاک چھوڑ کر مکہ پاک آئیں گے پھر کیسے مکہ سے کربلا آئیں گے پھر کیسے پانی بند ہوگا پھر کیسے امام حسین رضی اللہ عنہ ساتھیوں سمیت بھوکے پیاسے شہید کر دیئے جائیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب درد بھرے واقعات سنے تو رحمۃ للعالمین کی رحمت بھری آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب آ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے۔

کربل کی ہے یاد آئی اب رونے رلانے دو
سوئے ہوئے پہلو میں سب درد جگانے دو

Marfat.com

شبیر کا غم صائم گر دل میں ہی رکھنا ہے
ہم درد کے ماروں کو آنسو تو بہانے دو

جب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے یہ باتیں کیں تو پاس ہی مولا علی رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے تھے وہ بھی رونے لگے روتے روتے اٹھے اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ شیر خدا کی آنکھوں میں آنسو ہیں تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مولا علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر کہا اے میرے سرتاج آپ رو رہے ہیں آج رونے کا وقت تو نہیں آج تو خوشی کا دن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر کتنا کرم فرمایا ہے چاند جیسا بیٹا عطا فرمایا ہے آپ ہیں کہ بجائے خوش ہونے کے رو رہے ہیں؟ آخر بات کیا ہے یہ آنسو کیوں آرہے ہیں؟ خوشی کے ہیں یا صدمے کے مسرت کے ہیں یا غم کے؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا فاطمہ یہ خوشی کے نہیں یہ غم حسین رضی اللہ عنہ کے آنسو ہیں۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی حضور وہ کیوں؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا فاطمہ تیرے بابے کو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بتایا ہے کہ حسین میدان کربلا میں بھوکا پیاسا شہید کر دیا جائے گا۔ میں یہ باتیں سن کر رو رہا ہوں۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ واقعہ سنا تو بے ساختہ چیخ نکل گئی۔ پھر آپ نے چادر تطہیر اوڑھی سرکار کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں سلام عرض کر کے کہا ابو مجھے مولا علی رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے میرا حسین میدان کربلا میں بھوکا پیاسا شہید کر دیا جائے گا۔ کیا واقعی ایسا ہی ہوگا؟ مختار کائنات نے فرمایا ہاں بیٹی واقعہ ایسا ہی ہوگا سیّدہ نے رو کر عرض کی ابو میرے حسین رضی اللہ عنہ کی غلطی کیا ہوگی جرم اور قصور کیا ہوگا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹی کوئی جرم نہیں ہوگا صرف حسین کلمہ حق کی صدا بلند کرے گا اللہ تعالیٰ کے دین کی بلندی کی بات کرے گا۔ اس کے بدلے شہید کر دیا جائے گا۔ سیّدہ نے عرض کی ابو آپ نہیں ہوں گے؟ مولا علی رضی اللہ عنہ نہیں ہوگا؟ میں نہیں ہوں گی؟ اس کا بھائی حسن نہیں ہوگا؟ سرکار نے فرمایا بیٹی جب حسین شہید ہوگا تو ہم سب دنیا چھوڑ کے مزارات میں پہنچ چکے ہوں

Marfat.com

گے۔ بیٹی حسین مٹ جائے گا مگر اسلام کو نہیں مٹنے دے گا۔

اسلام دے ویری مٹ گئے نے پر سیّد اج وی زندہ اے
او لال مدینے والے دا سر دے کے جت میدان گیا
ایہہ اج آباد مسیتاں نیں دن راتیں ملدیاں بانگاں نیں
ہے صدقہ ناصر اوسے دا جہڑی سیّد دے اذان گیا

سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سنا تو رو کر سخی حسین کو سینے سے لگا لیا، ماتھا چوم کر فرمایا حسین میں تیرے دکھوں پر واری جاؤں افسوس جس دن تو شہید ہوگا تو تجھ پر غم کے آنسو بہانے والا بھی کوئی نہیں ہوگا۔ قدرت نے آواز مار ممی سجناں بیٹی کو فرما صبر کرے پریشان نہ ہو جب حسین شہید ہوگا تو حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت پر ساری کائنات رو پڑے گی۔ زمین آسمان روئیں گے عرش فرش روئے گا فرشتے او حوریں رو پڑیں گی۔ محبوب قیامت تک ہر مسلمان غم حسین میں روئے گا۔ دنیا اولاد کو بھول جائے گی ماں باپ کو بھول جائے گی دوستوں رشتے داروں کو بھول جائے گی مگر فاطمہ کے لال کے غم کو نہیں بھولے گی۔ (روضۃ الشہداء جلد ۲ صفحہ ۱۹، ۲۱)

پیر شبیر نے وار کے جاناں تے ڈبدے بیڑے تارے
بھر دتے اکھیاں وچ اتھرو تے تھاں تھاں درد کھلارے
کس نمیں بچڑے وارے جیویں تے دین توں سیّد وارے
کیتے سی مقصود حسین رضی اللہ عنہ نے تے تیغاں ہیٹھ نظارے

ایک دن سیّدہ طیبہ طاہرہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے اپنے شہزادوں کو غسل کرایا پھر زلفوں پر تیل لگایا کنگھی کی آنکھوں میں سرمہ ڈالا پھر دونوں بھائیوں کو نئے جوڑے پہنائے پھر شہزادوں کو خوب بنا سنوار کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں بھیج دیا جب والی کائنات نے دونوں جنتی شہزادوں کو دیکھا تو سینے مبارک سے لگا لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا امام حسین رضی اللہ عنہ نے جو کرتہ پہنا ہوا ہے اس کا گلہ تنگ

Marfat.com

ہے بڑا کسا ہوا ہے سرکار مدینہ ﷺ نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے کرتے کا اوپر والا بٹن کھولا جب بٹن کھولا تو سرکار نے کیا دیکھا امام حسین رضی اللہ عنہ کے نازک گلے پر نشان پڑ گیا ہے۔ سخی حسین رضی اللہ عنہ کا گلہ مبارک لال ہوگیا ہے حضور ﷺ حسین پاک کی یہ تکلیف برداشت نہ کر سکے حسین کو سینے سے لگا کر آقا حسین رضی اللہ عنہ کے گلے کو بھی چومتے ہیں اور روتے بھی جاتے ہیں۔ ادھر سرکار امام حسین رضی اللہ عنہ کا گلہ چوم کر رو رہے ہیں ادھر حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے صلوٰۃ وسلام عرض کر کے کہنے لگے سوہنا کیا بات ہے آپ پریشان کیوں ہیں؟ رو کیوں رہے ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا جبرئیل میرے حسین رضی اللہ عنہ کا گلہ تنگ تھا کسا ہوا تھا جب میں نے کھولا ہے تو گلے پر نشان تھا گلہ سرخ ہو چکا تھا حسین رضی اللہ عنہ کے گلے کو دیکھ کر رونا آگیا ہے۔ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی آقا آج آپ حسین رضی اللہ عنہ کے گلے پر نشان دیکھ کر پریشان ہیں رو رہے ہیں اس دن آپ کا کیا حال ہوگا جس دن آپ کی بدنصیب اور ظالم امت اسی نازک جگہ پر خنجر ماریں گے اور تلوار مار کر یہ مقدس سر اس گردن سے جدا کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ نے سنا تو سرکار پھر زار و قطار رونے لگے۔ (تذکرہ شہادت صفحہ ۱۲۸، ۱۲۹)

نواسے پاک نبی سرور دے تے ہن دین اسلام بچا گئے
اسلام دی خاطر کربل وچ تے کر سب کجھ یار فدا گئے
کئیاں ظلم دی کانی گل وچ جھلی تے کئی سینے برچھیاں کھا گئے
افقر جگ انصاف کریسی تے جیویں سیّد قرآن سنا گئے

حضرات ان تمام روایات سے پتہ لا جب سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے بتانے پر کہ آپ کا بیٹا حسین میدان کربلا میں شہید ہوگا تو آپ حسین پاک کی شہادت کی خبر سن کر روئے ابھی فاطمہ کا لال علی کا لخت جگر شہید نہیں ہوا پر نبیوں کا امام آنسو بہا رہا ہے۔ پتہ چلا سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی

Marfat.com

شہادت کی خبر سن کر آپ کے شہادت کے واقعات سن کر آنسو بہانا رونا یہ شیعوں کا رافضیوں کا طریقہ نہیں بلکہ آمنہ کے لال کی سنت ہے صدیق اکبر کے یار کا طریقہ ہے یہ تو امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت پر سرکار نے آنسو بہائے سوچو ابھی امام حسین رضی اللہ عنہ شہید نہیں ہوئے سرکار رو رہے ہیں خیال کرو جب امام حسین رضی اللہ عنہ میدان کربلا میں شہید ہوئے ہوں گے اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پریشانی کا کیا عالم ہوگا۔ اس وقت میرے آقا کتنے دکھی ہوئے ہوں گے؟

شہادت حسین رضی اللہ عنہ کے بعد سرکار کی پریشانی

دس محرم کو جب یزید کے ساتھیوں نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو اور آپ کے تمام ساتھیوں کو شہید کر دیا تو یزیدیوں نے اپنے تمام ساتھیوں کو جو میدان کربلا میں مارے گئے تھے ان کو غسل اور کفن دے کر جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا مگر آلِ نبی کی لاشیں بے گور و کفن پڑی ہیں ان کو کوئی جنازہ پڑھ کے دفن کرنے والا نہیں۔ جب دس محرم کی شام ڈھل گئی تو عمرو ابن سعد شمر خولی تمام ظالم خوشیاں مناتے مناتے سو گئے۔ مگر غموں کی ماری سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا اور معصوم بچوں کو کیسے نیند آئے جن کی نظروں کے سامنے آلِ نبی کا سارا باغ مرجھا گیا تھا۔ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد سیّدہ طیبہ طاہرہ حضرت زینب ثانی زہرا نے فرمایا بچڑا سجاد عرض کی جی پھوپھو امی فرمایا بیٹا ذرا ہمت کر مجھے پتہ ہے تو بیمار ہے تو چل نہیں سکتا لیکن ذرا اٹھ اور میدان کربلا کو دیکھ آ کوئی یزیدی جاگ تو نہیں رہا؟ بیمار کربلا نے عرض کی پھوپھی جان بات کیا ہے؟ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹا میں نے تیری دادی فاطمۃ الزہرا سے وعدہ کیا تھا جب میرے ویر میرے بھانجے بھتیجے میدان کربلا میں شہید ہوں گے تو میں شہادت کے بعد ان کی لاشوں کا پہرہ دوں گی۔ بیٹا میں چاہتی ہوں ماں فاطمہ سے کیئے ہوئے وعدے پورے کروں۔ سیّد سجاد نے میدان کربلا کا نقشہ دیکھا تو سارا میدان صاف نظر آیا۔ سارے یزیدی اپنے اپنے خیموں کے اندر

Marfat.com

لیٹے ہوئے ہیں کوئی یزیدی جاگ نہیں رہا۔ امام زین العابدین نے پھوپھی کو رپورٹ پیش کی۔ مولا علی رضی اللہ عنہ کی بہادر بیٹی نے جب یہ بات سنی تو سر پر چادر تطہیر اوڑھی ہاتھ میں ذوالفقار حیدری پکڑی پھر خیموں سے نکل کر میدان کربلا میں آ گئی کیا دیکھا ساری لاشیں بکھری ہوئی ہیں۔

زمین کربلا پر فاطمہ کے پھول بکھرے ہیں
شہیدوں کی یہ خوشبو ہے کہ سب جنگل مہکتا ہے

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے ساری لاشوں کو اکٹھا کیا ساری لاشوں کو ایک جگہ جمع کیا ساری لاشیں جمع کرنے کے بعد ثانی زہرا اپنے بھائی مظلوم کربلا سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی لاش مبارک پر گئی کیا دیکھا امام حسین رضی اللہ عنہ کی لاش مبارک کے ٹکڑے ٹکڑے ہو چکے ہیں کوئی لاش کا ٹکڑا کہیں پڑا ہے کوئی لاش کا ٹکڑا کہیں پڑا ہے۔ سیّدہ نے ویر کی لاش کے سارے ٹکڑے جمع کیئے پھر سر انور سے چادر تطہیر اتار کر بھائی کا سر انور صاف کیا پھر سخی حسین رضی اللہ عنہ کی داڑھی مبارک کو چوم کر ثانی زہرا کی آہیں نکل گئیں پھر سیّدنا حسین کو مخاطب کر کے کہا کہ:

سر میرے کوئی دوس نہ دیویں تے بہن تیری مجبور اے
کتھوں لیاواں کفن میں تیرا ایتھوں شہر مدینہ دور اے
جے میں ہوندی شہر مدینے تے تیری سوہنی قبر بندیدی
لوکی تے قبراں تے روڑ سڑیندے میں پھلاں دا باغ لویندی

تم سا کوئی غریب نہیں خستہ تن نہیں — شہادت کے بعد گور نہیں اور کفن نہیں
ہائے ہائے پرائی بستی ہے مظلوم بھائی کو — واقف یہاں کسی سے یہ بیکس بہن نہیں
لا کر کفن پہناتی میں مظلوم بھائی کو — ہوتا اگر وطن تو میں دفناتی بھائی کو

جب سیّدہ نے ویر کی لاش کی مظلومیت کو دیکھا تو سیّدہ کو مدینہ کا وقت یاد آ گیا وہ وقت یاد آیا جب کملی والا اپنے حسین رضی اللہ عنہ کے ناز اٹھاتا تھا اپنے حسین کو

Marfat.com

کندھوں پر بٹھاتا تھا اپنے حسین رضی اللہ عنہ کے لئے سجدے لمبے کر دیتا تھا ثانی زہرا نے میدان کربلا میں بیٹھ کر چہرہ مدینہ پاک کی طرف کیا اور درد بھری آواز سے نانے جان کو آواز ماری یَا مُحَمَّدَاہُ یَا مُحَمَّدَاہُ اے محمد مصطفیٰ ﷺ دہائی ہے آپ کی۔ اے محمد ﷺ دہائی ہے آپ کی۔ صَلَّی عَلَیْكَ اللّٰهُ وَمَلَكَ السَّمَآءِ۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے آپ پر درود بھیجیں۔

هٰذَا حُسَیْنٌ بِالْعَرَاهُ مُزَمَّلٌ بِالدِّمَاءِ۔ نانا جان یہ دیکھیئے آپ کا حسین قتل ہو کر شہید ہو کر اپنا بدن اللہ تعالیٰ کے راستے کٹوا کر خون میں آلودہ پڑا ہے مَقْطَعُ الْاَعْضَآءِ اس کے سارے اعضاء سارا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہوئے پڑا ہے۔ یَامُحَمَّدَہْ وَبَنَاتُكَ سَبَایَا اے پیارے نانا جان دیکھیئے آپ کی بیٹیاں قیدی ہیں وَذُرِّیَّتَكَ مَقْتَلَۃْ اور آپ کی ساری اولاد قتل ہو چکی ہے تُسْفِیْ عَلَیْهَا الصَّبَا اور ہوا ان پر خاک اڑا رہی ہے۔

(البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۹۳، طبری جلد ۶ صفحہ ۲۶۲، تاریخ ابن اثیر جلد ۳ صفحہ ۲۹۴، آل رسول جلد ۲ صفحہ ۵۲۹، روضۃ الشہداء جلد ۲ صفحہ ۳۷۶، ۳۷۷)۔

حضرات توجہ فرمائیں رسول اللہ ﷺ کی نواسی مدینہ پاک سے سینکڑوں میل دور بیٹھی ہے مشکل اور پریشانی کا وقت ہے پر کہتی کیا ہے؟ یَا مُحَمَّدَاہُ، ایک ہے یا محمد۔ ایک ہے یَا مُحَمَّدَاہُ اگر صرف یا محمد کہا جائے تو معنی ہوگا اے محمد ﷺ اگر الف اور ہ کا اضافہ کر دیا جائے یوں کہا جائے یَا مُحَمَّدَاہُ تو اس کا معنی ہے فریاد کرنے مدد مانگنے کے ہو جاتے ہیں تو شرک بدعت کے مسئلے جاننے والی باب مدینۃ العلم کی بیٹی اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی نواسی سرکار کو مخاطب کر کے کہتی ہے یَا مُحَمَّدَاہُ۔ اے محمد ﷺ میری فریاد بھی سنیئے اور میری مدد بھی فرمائیے۔ حضرات سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے جب سرکار کو سینکڑوں میل سے یَامُحَمَّدَاہُ کر کے پکارا تو یہ عقیدہ رکھ کر پکارا ہوگا کہ حضور ﷺ میری آواز سن بھی رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی

Marfat.com

عطا سے مدد بھی فرمائیں گے۔ اگر دور سے حضور ﷺ کو یا محمد کر کے پکارنا شرک ہوتا تو فاطمۃ الزہرا کی لخت جگر مولا علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی نبی کریم ﷺ کی نواسی جن کے گھر قرآن اترا جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی وحی لے کر آتے کبھی نانے جان کو یا کہہ کے نہ پکارتی اب سنیئے دین کے ٹھیکیداروں، توحید کے علم داروں کا فتویٰ۔ دیوبندیوں کے قطب وقت مولوی رشید احمد گنگوہی سے کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ دور سے یا نزدیک سے پکارنا جائز ہے کہ نہیں۔ دیوبندی مولوی جواب دیتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کو جب علم غیب نہیں تو یا رسول اللہ کہنا بھی جائز نہیں۔ اگر یا رسول اللہ کہنے والا یہ عقیدہ رکھے کہ حضور ﷺ دور سے سنتے ہیں علم غیب ہونے کی وجہ سے تو خود کفر ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۶۲)

حضرات اب ایمان داری سے بتانا دیوبندی مولوی نے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا پر فتویٰ لگایا یا نہیں؟ انصاف آپ پر ہے۔ اگر ان پر فتویٰ نہیں لگایا تو پھر ہم بھی پاکستان میں بیٹھ کر یا رسول اللہ کے نعرے لگا سکتے ہیں؟ کہہ سکتے ہیں کہ:

تمہارے نام کا سب کو ہے سہارا یا رسول اللہ
وسیلہ ہے یہی تو اک ہمارا یا رسول اللہ
ہے جب تک اہلسنّت کا کوئی ایک فرد بھی زندہ
فضاؤں میں ترا گونجے گا نعرہ یا رسول اللہ

اگر کہو کہ مولوی صاحب کا فتویٰ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا پر لگا تو سنیوں سوچو جن بدبختوں نے حضور ﷺ کی پیاری نواسی کو نہیں بخشا وہ ظالم ہمیں کیسے معاف کر سکتے ہیں۔ لہٰذا ان کے فتوؤں کو نہ دیکھو امام حسین رضی اللہ عنہ کی صابرہ بہن کا عمل دیکھو اور ہر دم سرکار کو پکارو:

کرنی ہووے جے دید پیاریاں دی بازی ہار دے آئیے تے گل بن دی
اِک اِک جان توں ملد یاں کئی جاناں جاناں وار دے آئیے تے گل بن دی

Marfat.com

یا رسول رسول کہہ کے جے پکاردے آئیے تے گل بن دی
ناصر شاہ سرکار دا ناں سن کے چھالاں ماردے آئیے تے گل بن دی

حضرات عرض یہ کر رہا تھا کہ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا آدھی رات کے وقت ذوالفقار حیدری پکڑ کر بھائیوں بھتیجوں بھانجوں کی لاشوں کا پہرہ دے رہی ہیں۔ قربان جاؤں سیّدہ تیرے حوصلے پر ساری دنیا کی بہنیں اپنے گھروں میں آرام کر رہی ہیں۔ والدین بہن بھائیوں بچوں کے ساتھ لیٹی ہوئی ہیں مگر کملی والے کی نواسی فاطمۃ الزہرا کی لخت جگر مولا علی رضی اللہ عنہ کی لاڈلی امام حسین رضی اللہ عنہ کی دکھی ہمشیرہ کربلا کے گرم میدان میں کھڑی ہے۔ نانا کوئی نہیں بابا کوئی نہیں بھائی بہن کوئی نہیں کربلا کا میدان ہے۔ تین دن کی بھوکی پیاسی ہے بچے شہید کرا کے بھائیوں کو قربان کرا کے اپنے پیاروں کی لاشوں پر پہرے دے رہی ہیں۔ حضرات یہ وہ زینب ہے جو اٹھارہ بھائیوں اور اٹھارہ بہنوں کی سردار بہن تھی جو ہر وقت بہن بھائیوں کے جھرمٹ میں زندگی بسر کرنے والی آج اکیلی کھڑی ہے۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے چہرہ آسمانوں کی طرف اٹھا کر عرض کی مولا کریم بے نیاز جو ہوا۔ اچھا اگر تو اس میں راضی ہے تو علی کی بیٹی بھی تیری رضا میں راضی ہے۔ ثانی زہرا نے پہرہ دیتے وقت اچانک گھوڑے کے دوڑنے کی آواز سنی۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے دیکھا ایک گھوڑا سوار آ رہا ہے پر چہرے پر نقاب ہے پتہ نہیں چل رہا کہ آنے والا کون ہے؟

اٹھ بیٹھی زہرا دی جائی جدوں لوگ تمامی ستے
پھڑ تلوار سردار پردیاں دی اتے پہرہ دہندی وتے

جب سیّدہ نے گھوڑے سوار کو آتا دیکھا تو پہچان نہ سکی یہ آنے والا کون ہے؟ سیّدہ نے سمجھا شاید کوئی یزید کا سپاہی نہ ہو سیّدہ نے اشارہ کر کے فرمایا او یزید کے سپاہی آگے نہ آنا اب یہاں تمہارے لوٹنے والی باقی کوئی چیز نہیں رہ گئی۔

Marfat.com

آگے تے تساں رج رج لٹیا تے کر کے خوب تسلا
ہن ہور تے باقی کجھ نہیں بچیا تے اک ہے قرآن مصلّی

مگر آنے والا رکا نہیں سیّدہ نے اشارہ کر کے فرمایا اے گھوڑے سوار گھوڑا روک لے کیونکہ خطرہ ہے کہیں تیرے گھوڑے کے قدم میرے بھائیوں بھتیجوں بھانجوں کی لاشوں پر نہ آجائیں۔

اک برقعہ پوش نظر آیوس تے آوے گھوڑے اتے
آگے نہ آویں وے تو بندے رب دے تے ایتھے ہن شہزادے ستے
ایتھے باغ نبی دا رنگیا ہویا ایتھے لاشے ہن دناں دے
رک جامتاں قدم گھوڑے دا کسے اتے آوے ایتھے پیاسے ہن دناں دے

مگر آنے والا آرہا ہے رکا نہیں گھوڑا قریب آتا گیا سیّدہ کھڑی دیکھ رہی ہے مگر پہچان نہیں سکی کیونکہ چہرے پر نقاب ہے حجاب ہے جب وہ سوار قریب آیا تو اس نے ہر لاش کو بڑے غور سے دیکھا کبھی وہ سوار امام حسین رضی اللہ عنہ کی لاش کے پاس جاتا کبھی غازی عباس کی لاش کے پاس جاتا کبھی علی اکبر کی لاش کے پاس جاتا کبھی قاسم کی لاش کے پاس جاتا کبھی مولا علی رضی اللہ عنہ کے بیٹوں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی لاشوں کے پاس جاتا۔ آنے والے نے باری باری ساری لاشوں کو دیکھا آخر میں علی اصغر کے لاش کے پاس کھڑے ہو کر پوچھا بی بی یہ لاش کس کی ہے سیّدہ نے روتے ہوئے بتایا یہ میرے ویر حسین رضی اللہ عنہ کے بچے علی اصغر کی لاش ہے۔ پھر نقاب پوش نے دو لاشوں کی طرف اشارہ کر کے پوچھا بی بی یہ لاشیں کس کی ہیں؟ سیّدہ نے عرض کی کہ یہ میرے بچوں کی لاشیں ہیں آنے والے نے پوچھا بچے بڑے پیارے ہیں بڑے خوبصورت ہیں ان کا نام کیا ہے؟ سیّدہ کی آہ نکل گئی رو کر کہا کہ:

Marfat.com

نام انہاں دا عون محمد ایہہ مجھ غریب دے بچڑے
ایہہ میری جوڑی او حسین دی جوڑی دنویں بہن بھرا اج اجڑے

جب سیّدہ نے رو کر بتایا تو سوار کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے۔ سارے شہیدوں کے نام پوچھنے کے بعد وہ نقاب پوش گھوڑے سوار نے لگا تو سیّدہ نے اس پردیسی کے گھوڑے کی لگا پکڑ لی اور پوچھا اے پردیسی گھوڑے سوار تو کون ہے؟ کہاں سے آیا ہے؟ تیرا نام کیا ہے؟ جب سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے یہ سوال کیا تو نقاب پوش پردیسی نے روتے ہوئے فرمایا بیٹی زینب تو نے مجھے پہنچانا نہیں؟ پھر چہرے سے پردہ اٹھا کر فرمایا بیٹی میں کوئی غیر نہیں ہوں میں تیرا نانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ اللہ اکبر۔

سن آواز سائل نے اگوں تے ایہہ جواب سنایا
میں تے تدھ غریب دا نانا ہاں بچڑی تے تیرے پہرے ویکھن آیا

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹی میں تیرا نانا ہوں تیرے پہرے دیکھنے آیا ہوں کہ فاطمہ کی دکھی بیٹی کیسے جنگل میں میدان کربلا کی گرم ریت پر اپنے مظلوم بھائیوں بھتیجوں بھانجوں کی لاشوں کے پہرے دے رہی ہے۔ جب سیّدہ نے سنا کہ یہ تو میرا نانا آ گیا ہے یہ تو اللہ تعالیٰ کا محبوب آ گیا ہے یہ تو حسین رضی اللہ عنہ کے ناز اٹھانے والا آ گیا ہے تو سیّدہ قدموں میں گر پڑی اور عرض کی:

کہ ادوں کتھے سے نانا میرے تے جدوں شمر نے خنجر چلایا
دم قاسم دا میں اکھیں ڈٹھا تے میرا اصغر گیا ترہایا
شالا مرن نہ ویر کسے دے تے نہ ہون نماتیاں بھیناں
جس بھین دا ویر نہ کوئی تے اس دنیا توں کی لیناں
ہتھیں بھرا بھتیجے کہا کے تے فیر قید وچہ بہناں
صبر غلام عزیز زینب دا تے کسے دردمندی نہیں سہناں

Marfat.com

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے عرض کی پیارے نانا جان آپ اب آرہے ہیں آپ صبح کیوں نہیں آئے جب آپ کا باغ مرجھا رہا تھا جب اکبر کی لاش پر گھوڑے دوڑ رہے تھے جب قاسم کی جوانی لٹ رہی تھی جب عباس کے بازو قلم ہو رہے تھے جب اصغر کے حلق پر تیر پیوست ہو رہا تھا جب آپ کے نازوں پالے حسین پر تیروں تلواروں کی بارش ہو رہی تھی پیارے نانا جان آپ اب آئے ہیں جب سارا چمنستان اجڑ گیا ہے جب سکینہ یتیم ہوگئی ہے جب حسین رضی اللہ عنہ کی لاش کے ٹکڑے ٹکڑے ہو چکے ہیں۔ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آگئے میرے آقا نے رو کر فرمایا بیٹی میں تو صبح سے تمہارا امتحان دیکھ رہا ہوں میں نے غازی عباس کی بہادری بھی دیکھی ہے میں نے علی اکبر کی شجاعت بھی دیکھی ہے میں نے عون ومحمد کی قربانی بھی دیکھی ہے میں نے اصغر کو تڑپتے بھی دیکھا ہے میں نے حسین کو خنجر تلے نماز پڑھتے بھی دیکھا ہے اب تمہارے پہرے بھی دیکھ رہا ہوں بیٹی تو نے فاطمہ کی بیٹی ہونے کا حق ادا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا اجر عطا فرمائے اچھا بیٹی اللہ تعالیٰ کے حوالے۔

(شہید ابن شہید جلد ا صفحہ ۳۳۳، ۳۳۴، خاک کربلا صفحہ ۳۲۶، ۳۲۷، شان خطابت جلد ا صفحہ ۶۱، ۶۳، شام کربلا صفحہ ۱۸۴)

حضرات جب امام حسین رضی اللہ عنہ میدان کربلا میں شہید ہوئے تو کربلا میں یہ منظر دیکھنے کے لئے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئی چلی گئیں، مولا علی رضی اللہ عنہ آئے چلے گئے خود نبیوں کا سلطان آیا اور شہادت کا منظر دیکھ کر واپس تشریف لے گئے۔ یہ کوئی قصہ کہانی نہیں بلکہ صحیح حدیث اس بات پر گواہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی تھے حضرت ابورافع یہ سرکار کے صحابی بھی ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام بھی ہیں ان کی بیوی کا نام تھا سلمی یہ بی بی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج پاک کی بڑی خدمت گزار تھی۔ سرکار کی ازواج کی بارگاہ میں ہر روز آتی جو گھر کا کام کاج ہوتا وہ کر جاتی تھی۔ یہ بی بی سلمیٰ فرماتی ہیں کہ دس محرم ۶۱ ہجری بروز جمعہ جس دن امام

Marfat.com

حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے میں نماز ظہر کے بعد حضور ﷺ کی زوجہ پاک حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں کسی کام کے لئے حاضر ہوئی۔ وَھِیَ تُبْکِی میں نے کیا دیکھا حضور ﷺ کی زوجہ پاک زار و قطار رو رہی ہیں حضرت سلمٰی فرماتی ہیں فَقُلْتُ مَا یُبْکِیْكَ میں نے عرض کی حضور کیا بات ہے آپ رو کیوں رہی ہیں کس نے آپ کو رلایا ہے کس نے آپ کو دکھ دیا ہے؟ قَالَتْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ تُغْنِیْ فِی الْمَنَامِ۔ تو سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تھوڑی دیر پہلے میں سوئی ہوئی تھی میں نے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت کی۔ حضور ﷺ بڑے پریشان تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے وَعَلٰی رَاْسِہٖ وَ لِحْیَۃِ التُّرَابِ۔ سرکار کسی سفر سے آرہے تھے اس سفر کی وجہ سے آپ کی مقدس داڑھی پر اور زلفوں پر مٹی پڑی ہوئی تھی جب میں نے حضور ﷺ کی یہ پوزیشن دیکھی تو فَقُلْتُ مَالَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ میں نے عرض کی سوہنا یہ آپ نے کیا حال بنایا ہوا ہے یہ آپ کے سر اور داڑھی مبارک پر مٹی کیوں پڑی ہوئی ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: شَھِدْتُّ قَتْلَ الْحُسَیْنَ اٰنِفًا۔ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا میں ابھی حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت گاہ سے آرہا ہوں۔ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا میرا حسین میدان کربلا میں شہید ہوگیا ہے۔

(ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۲۱۸، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۷۰، خصائص کبریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۲۵، تہذیب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۴۷، البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۳۰۰، شام کربلا صفحہ ۱۷۵، صواعق محرقہ ۱۴۲، اسد الغابہ جلد ۳ صفحہ ۲۹، شہادت امام حسین حقائق و واقعات صفحہ ۵۴)

حضرات یہاں یہ کوئی نہ سمجھے یہ خواب کا واقعہ ہے اس کی کوئی اہمیت نہیں۔ ناں ناں ایسی بات نہیں بلکہ یہ حقیقت ہے کیونکہ اگر خواب میں باپ ملے شک ہوسکتا ہے شاید یہ حقیقی باپ نہ ہو، پیر ملے شک ہوسکتا ہے، استاد ملے شک ہوسکتا ہے مگر رب العزت کی قسم خواب میں کملی والا ملے تو سرکار ہی ہوں گے اس میں

Marfat.com

کوئی شک والی بات نہیں کیونکہ حضور ﷺ نے خود فرمایا: مَنْ رَّانِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَانِیْ۔ لوگو جس نے خواب میں میری زیارت کی خواب میں مجھے دیکھا تو وہ یقین کرلے اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِیْ کیونکہ شیطان میں یہ طاقت نہیں کہ وہ میری مثل بن سکے۔ (بخاری شریف جلد ا صفحہ ۲۱)

حضرات جب امام حسین رضی اللہ عنہ میدان کربلا میں شہید ہوئے تو کربلا میں سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کو دیدار کرایا مدینہ پاک میں سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو خواب میں دیدار کراکے امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر سنائی مکہ پاک میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیدار کراکے اپنے نواسے کی شہادت کی خبر سنائی۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جس دن امام حسین رضی اللہ عنہ میدان کربلا میں شہید ہوئے اس دن میں مکہ شریف میں تھا میں جمعہ کی نماز پڑھ کر تھوڑی دیر کے لئے لیٹا تو میری آنکھ لگ گئی میں نے خواب میں حضور ﷺ کا دیدار کیا۔ میں نے دیکھا حضور ﷺ کی زلفیں بکھری ہوئی ہیں۔ چہرۂ انور پر سفر کی وجہ سے مٹی پڑی ہوئی ہے

بِیَدِہٖ قَارُوْرَۃٌ فِیْھَا دَمٌ آپ کے ہاتھوں میں ایک کچ کی شیشی ہے جو خون سے بھری ہوئی ہے اس میں خون ہے۔ فَقُلْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ مَاھٰذَا حضرت عبداللہ فرماتے ہیں میں نے سرکار کی بارگاہ میں عرض کی سوہنا تیرے قدموں پر میرے ماں باپ قربان ہوں آپ نے یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے بال مبارک بکھرے ہوئے ہیں چہرہ انور غبار آلودہ ہے آنکھوں میں پریشانی کے آنسو ہیں پھر ہاتھ میں کچ کی شیشی ہے جو خون سے بھری ہوئی ہے آقا یہ سب کیا ہے؟ سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا اے ابن عباس (رضی اللہ عنہما)! تمہیں کیا پتہ میری امت نے میرے بعد میرے حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟ یزید کے ساتھیوں نے میرے حسین کو میدان کربلا میں بھوکا پیاسا شہید کردیا ہے میں میدان کربلا سے آرہا ہوں ھٰذَا دَمُ الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِہٖ اس کچ کی شیشی میں میرے حسین رضی اللہ عنہ کا اور اس

Marfat.com

کے ساتھیوں کا جاں نثاروں کا خون ہے۔ اس میں اکبر، قاسم، عباس، ابوبکر، عمر، عثمان، حر وہب اور حسین رضی اللہ عنہ کے تمام رفقاء کا خون ہے وَلَمْ اَزَلْ اُلْقِطُهٗ اے ابن عباس (رضی اللہ عنہما)! آج میں صبح سے یہ خون جمع کرتا رہا ہوں۔ اب یہ خون میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لے کر جا رہا ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کروں گا مولا دیکھ بدنصیب یزیدیوں نے میرے حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما کر چلے گئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی آنکھ کھلی تو آپ کی زبان پر یہ کلمہ جاری تھا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھیوں نے عرض کی حضور یہ جملہ کیوں فرمایا ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس لئے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ میدان کربلا میں شہید ہوگئے ہیں۔ ساتھیوں نے عرض کی حضور آپ کو کیسے پتہ چلا ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے ہیں آپ نے مجھے بتایا ہے۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۷۲، تہذیب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۵۵، البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۳۰، احیاء العلوم، خصائص کبریٰ، الصواعق محرقہ، اسد الغابہ جلد ۳ صفحہ ۲۹، شام کربلا صفحہ ۱۷۴، ۱۷۵، شہادت حسین حقائق و واقعات صفحہ ۵۲، ۵۳)

جو ترے عشق میں اے ابن علی رضی اللہ عنہما ہیں بے تاب
ان کے نزدیک نہ آئے گا جہنم کا عذاب
تیرے دامن سے جو لپٹے ہیں بہ چشمان پر آب
وہ نہ ہو پائیں گے محشر میں کبھی خوار و خراب
بھیڑ دیکھیں گے سر حشر جو پروانوں کی
لاج رکھیں گے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ترے دیوانوں کی

غم حسین میں مولا علی رضی اللہ عنہ کے آنسو

مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے مرید حضرت یحییٰ حضرمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم

Marfat.com

جنگ صفین سے فارغ ہوئے تو مولا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہم واپس کوفہ آرہے تھے راستے میں ہمارا گزر دریائے فرات کے کنارے سے ہوا جب ہم قریہ نینویٰ سے گزرنے لگے تو مولا علی رضی اللہ عنہ اس قریہ اس بستی کے پاس رک گئے۔ وَسَأَلَ عَنْ اِسْمِ هٰذِهِ الْاَرْضَ۔ آپ نے اس بستی اس شہر کے رہنے والے ایک بندے سے پوچھا کہ اس بستی کا نام کیا ہے؟ فَقِيْلَ كَرْبَلَاءُ تو اس نے عرض کی حضور اسے کربلا کہتے ہیں حضرت یحییٰ حضرمی فرماتے ہیں جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے کربلا کا نام سنا تو فَبَكٰى مولا علی رضی اللہ عنہ شدت سے رونے لگ گئے۔ اتنا روئے کہ حَتّٰى بَلَ الْاَرْضَ مِنْ دَمُوْعِهٖ کہ آپ کے آنسو سے کربلا کی زمین تر ہوگئی۔ حضرت اصبغ بن نباشد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مولا علی رضی اللہ عنہ روتے بھی جاتے تھے اور فرماتے بھی جاتے تھے کہ هَاهُنَا مَنَاخُ رِكَابِهِمْ یہ وہ جگہ ہے جہاں شہیدان کربلا کے اونٹ بیٹھیں گے وَمَوْضَعُ رِحَالِهِمْ ایک جگہ ارشارہ کر کے فرمایا کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں اونٹوں کے کجاوے اتار کر رکھے جائیں گے۔

وَهَاهُنَا مُهْرَاقُ دِمَائِهِمْ پھر دوسری طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ وہ جگہ ہے جہاں آلِ نبی کے نوجوانوں کا خون بہایا جائے گا۔ فِتْيَةٌ مِّنْ آلِ مُحَمَّدٍ يُقْتَلُوْنَ بِهٰذِهِ الْعَرْمَةِ۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نوجوان قتل کیئے جائیں گے، تَبْكِيْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ۔ ان کی شہادت پر زمین بھی روئے گی آسمان بھی روئیں گے۔

پیغمبری کو بازوئے حیدر پہ ناز ہے　　حیدر کو خون سبط پیمبر پہ ناز ہے
زینب کو جرأت دل اکبر پہ ناز ہے　　اکبر کو بے زبانی اصغر پہ ناز ہے
جبرئیل ہے نثار نگار بتول پر　　نازاں ہے چرخ جرأت آل رسول پر

حضرت یحییٰ حضرمی فرماتے ہیں جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے رو کر امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی بات بتائی تو مریدوں نے عرض کی حضور آپ کو کیسے پتہ

Marfat.com

چلا کہ نہر فرات کے کنارے امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوں گے؟ تو مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب میرا بیٹا حسین پیدا ہوا تو سرکار میرے بیٹے کو اپنی گود میں لے کر بیٹھے تھے میں سرکار کی بارگاہ میں حاضر ہوا وَهُوَ يَبْكِيْ تو آپ رو رہے تھے میں نے عرض کی آقا آپ کیوں رو رہے ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی ابھی میرے پاس حضرت جبرئیل آئے ہیں وَاَخْبَرَنِیْ اِنَّ وَلَدِیْ الْحُسَیْنُ۔ انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ آپ کا یہ بیٹا حسین نہر فرات کے کنارے قتل ہو جائے گا۔ يُقَالُ لَهٗ كَرْبَلَاء اس جگہ کو کربلا کہتے ہیں۔

(صواعق محرقہ صفحہ ۱۹۳، سوانح کربلا صفحہ ۷۲، سر الشہادتین صفحہ ۳۰، البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۹۹، خصائص کبریٰ جلد ۲ صفحہ ۲۶، تہذیب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۴۷، شام کربلا صفحہ ۱۷)

حضرات ان روایات سے پتہ چلا سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقعات سن کر رونا اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی سنت ہے اور سلطان الاولیاء مولا علی رضی اللہ عنہ کی بھی سنت ہے۔ حضرات جب سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ مظلومانہ طریقے سے میدان کربلا میں شہید ہوئے تو صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی نہیں روئے بلکہ سارے نبی رو پڑے سارے فرشتے رو پڑے جنت میں حوریں رو پڑیں رضوان جنت رو پڑے۔

غم حسین میں کائنات رو پڑی۔

ناں ناں بلکہ کائنات کا ذرہ ذرہ رو پڑا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت پر زمین رو پڑی، آسمان رویا، فرش رویا، عرش بھی رویا، نوری روئے، خاکی روئے، چرند روئے، پرندے روئے، حیوانات روئے، نباتات بھی روئے، پہاڑ روئے سنگریزے روئے، شمر کا خنجر رویا، حرمل کا تیر، دریا خولی کا نیزہ رویا، سنان کی تلوار روئی، ناں ناں بلکہ امام کے قاتل بھی امام کی مظلومیت کو دیکھ کر رو پڑے۔ یہ امام کا کمال ہے۔

حسین رضی اللہ عنہ کے غم میں جو نہ رویا ناصر
عمر اپنی کو اس نے مفت کھویا ناصر

Marfat.com

جو غم میں حسین رضی اللہ عنہ کے نہ شب بھر جاگا
وہ قبر میں چین سے نہ سویا ناصر

حضرت ابوقبیل حی بن مانی فرماتے ہیں: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَیْنُ ابْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا جس دن سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ میدان کربلا میں شہید ہوئے کُسِفَتِ الشَّمْسُ کَسْفَۃً بَدَتِ الْکَوَاکِبُ نِصْفَ النَّھَارِ۔ تو اس دن سورج بے نور ہوگیا اور دوپہر کے وقت ستارے چمکنے لگے۔ (بیہقی شریف جلد ۳ صفحہ ۳۳۷)

خلف بن خلیفہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں لَمَّا قُتِلَ الْحُسَیْنُ اِسْوَدَّتِ السَّمَآءُ جس دن امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اس دن آسمان بالکل سیاہ ہوگیا۔ وَظَھَرَتِ الْکَوَاکِبُ اور دن میں ستارے چمکنے لگے۔

(تہذیب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۵۴، کرامات صحابہ صفحہ ۴۸)

ابن عیینہ اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں وَاَنَّ السَّمَآءَ اِحْمَرَّتْ لِقَتْلِہٖ کہ جس دن امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اس دن آسمان سرخ ہوگیا وَانْکَفَتِ الشَّمْسُ اور سورج بے نور ہوگیا حَتّٰی بَدَتِ الْکَوَاکِبُ نِصْفُ النَّھَارِ یہاں تک کہ دوپہر کو ستارے نظر آنے لگے اِنَّ الْقِیَامَتَ قَدْ قَامَتْ اور لوگوں نے سمجھا شاید قیامت آگئی وَلَمْ یَرْفَعْ حَجَرٌ فِی الشَّامِ اِلَّا رُؤِیَ تَحْتَہٗ دَمٌ عَبِیْطٌ۔ اس دن ملک شام میں جو بھی پتھر اٹھایا جاتا اس کے نیچے سے تازہ خون نظر آتا تھا۔

(صواعق محرقہ صفحہ ۱۹۴)

امام ابن سیرین فرماتے ہیں: اَنَّ الدُّنْیَا اَظْلَمَتْ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ جس دن سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تمام دنیا تین دن تک تاریک رہی ثُمَّ ظَھَرَتِ الْحُمْرَۃُ فِی السَّمَآءِ تین دن کے بعد پھر آسمان پر سرخی ظاہر ہوئی۔ (صواعق محرقہ ۱۹۴)

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس دن امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو دنیا میں سات دن تک اندھیرا رہا۔ ستارے ایک دوسرے پر گرنے لگے

Marfat.com

اور ٹوٹ ٹوٹ کر زمین پر گرنے لگے آپ کی شہادت کے بعد مسلسل چھ ماہ تک آسمان کے کنارے سرخ رہے پھر وہ سرخی آہستہ آہستہ جاتی رہی لیکن افق کی سرخی اب بھی موجود ہے وَلَمْ تَكُنْ تَرٰى فِيْهَا قَبْلَهٗ یہ سرخی امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہلے موجود نہ تھی امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن بیت المقدس کا جو بھی پتھر اٹھایا جاتا اس کے نیچے سے تازہ خون دکھائی دیتا تھا۔ (تاریخ الخلفا صفحہ ۳۰۷)

علامہ ابن جوزی فتح مکیہ میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا آسمان کو سرخ کرنا اور خون کی بارش برسانا اس کے سخت ناراض ہونے کی علامت ہے کیونکہ جب کوئی غصہ میں اور جلال میں آتا ہے تو اس کا خون جوش مارتا ہے اور چہرہ سرخ ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ چونکہ انسانی اعضاء سے پاک ہے لہٰذا اس نے اپنی ناراضگی کا اظہار اس طرح فرمایا کہ آسمان کو سرخ کر دیا اور آسمانوں سے خون کی بارش برسائی اور اس علامت کو قیامت تک باقی رکھا۔ (صواعق محرقہ صفحہ ۹۲)

حضرت بصرہ ازدیہ فرماتی ہیں: كَمَا قُتِلَ الْحُسَيْنُ ابْنُ عَلِيٍّ اَمْطَرَتِ السَّمَآءُ دَمًا جب امام حسین رضی اللہ عنہ میدان کربلا میں شہید ہوئے تو آسمانوں سے خون کی بارش ہوئی وَجَبَابُنَا وَجَرَارُنَا مَمْلُوْءَةٌ دَمًا۔ جب ہم صبح کو اٹھے تو ہمارے کنویں ہمارے مٹکے خون سے بھرے ہوئے تھے۔

(صواعق محرقہ صفحہ ۱۹۲، سر الشہادتین صفحہ ۳۲، خصائص کبریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۲۸، شام کربلا صفحہ ۱۷۰، ۱۷۳)

حضرت عبید المکتب فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے بتایا جب سے دنیا بنی ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے دنیا کی تخلیق فرمائی ہے اس دن سے لے کر آج تک سوائے دو معزز ہستیوں کے آسمان کبھی نہیں رویا۔ لوگوں نے حضرت عبید سے عرض کی حضور حدیث پاک میں آتا ہے کہ زمین آسمان ہر مومن کی موت پر روتا ہے آپ کیسے کہتے ہیں نہیں روتا حضرت عبید نے فرمایا حدیث پاک بالکل صحیح ہے مگر زمین کا وہ ٹکڑا مومن کی موت پر روتا ہے جہاں وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت

Marfat.com

کرتا رہا ہے اور آسمان کا وہ حصہ روتا ہے جہاں سے مومن کے نیک اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوتے رہے ہیں۔ میں بات کر رہا ہوں پورے آسمانوں کی دنیا میں دو ہستیاں ایسی آئی ہیں جن کی شہادت پر سارے آسمان روئے ہیں لوگوں نے عرض کی حضور وہ کون سی معزز ہستیاں ہیں جن کے چلے جانے کے بعد سارے آسمان روئے ہیں آپ نے فرمایا: اِنَّ یَحْیٰی بْنَ زَکَرِیَّا لَمَّا قُتِلَ اِحْمَرَّتِ السَّمَآءُ وَقَطَرَتْ دِمًا پہلے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام جس دن آپ شہید ہوئے اس دن آسمان سرخ ہوگیا اور آسمان نے خون کے قطرے برسائے وَاِنَّ حُسَیْنَ بْنِ عَلِیٍّ یَوْمَ قُتِلَ اِحْمَرَّتِ السَّمَآءُ اور دوسرے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ آپ جس دن شہید ہوئے تو اس دن آسمان سرخ ہوگیا اور آسمان نے خون کے آنسو بہائے۔ (تفسیر درمنثور جلد۴ صفحہ۳۱، آل رسول جلد۲ صفحہ۳۷، ۸۵)

ہوئی ہر سمت تاریکی نمایاں روز روشن میں
چھپا اسلام کا خورشید تاباں روز روشن میں
اندھیرا چھا گیا سورج ہوا پنہاں نگاہوں سے
غبار اٹھا دھواں بن کر زمین کی سرد آہوں سے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری صحابیہ حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا کے بھانجے حضرت ہند رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ پاک سے ہجرت فرما کر مدینہ شریف جا رہے تھے تو آپ نے جاتے وقت تھوڑی دیر ہمارے خیموں میں آرام فرمایا حضرت ہند فرماتے ہیں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے تو آپ نے پانی طلب فرمایا ہم نے آپ کی خدمت میں پانی پیش کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پانی سے اپنے ہاتھ مبارک دھوئے پھر کلی کی پھر اپنی کلی کا پانی ایک درخت پر پھینک دیا جو کہ کانٹے دار تھا۔ حضرت ہند فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم چند گھنٹے آرام فرمانے کے بعد مدینہ پاک تشریف لے گئے۔ شام ہوگئی ہم سو گئے جب صبح اٹھے تو جس جگہ

Marfat.com

مدینہ کے تاجدار نے کلی مبارک کا پانی ڈالا تھا جس چھوٹے سے درخت خاردار پر پانی ڈالا تھا وہ ایک بہت بڑا درخت بن چکا ہے اور اس پر بڑے پیارے قسم کے پھل بھی لگ کے ہیں۔ سبحان اللہ۔ حضرات یہ میرے رسول ﷺ کی کلی کا کمال ہے جہاں نبی منہ کی کلی کا پانی ڈالے اس جگہ درخت بمع پھل کے پیدا ہو جائے۔ ایک بدنصیب قوم نبی کی مثل بھی بنی پھرتی ہے ان کا یہ حال ہے جہاں یہ منہ کا پانی ڈالیں اگلا سبزہ بھی ختم ہو جاتا ہے۔ پر بنتے نبی کی مثل ہیں۔

اپنے جیہا جو کہوے حضور تائیں مینوں لگدا اوہ مسلمان کوئی نئیں
منکر جہڑا وی آقا دے نور دا اے آیا سمجھ وچ اہدی قرآن کوئی نئیں
طابع دار حضور دا نئیں جہڑا اوہدے جیہا شہاب شیطان کوئی نئیں
سن داجہڑا حضور دی نئیں عظمت اوہدا دین کوئی نئیں تے ایمان کوئی نئیں

حضرت ہند فرماتے ہیں جب ہم صبح اٹھے تو جہاں میرے آقا نے اپنے منہ مبارک کی کلی ڈالی تھی وہاں ایک بہت بڑا درخت کھڑا ہے اور اس پر بڑے پیارے پھل لگے ہوئے ہیں۔ پھلوں کا رنگ زعفرانی ہے اور خوشبو ایسے ہے جیسے عنبر کی خوشبو ہوتی ہے اس پھل کا کمال یہ ہے کوئی بھوکا کھاتا ہے تو سیر ہو جاتا ہے پیاسا کھاتا ہے تو سیراب ہو جاتا ہے کوئی بیمار کھاتا ہے اسی وقت شفایاب ہو جاتا ہے اگر کوئی بکری اونٹنی اس درخت کے پتے کھاتی ہے تو اس کا دودھ پہلے سے دوگنا ہو جاتا ہے۔ حضرت ہند فرماتے ہیں جب ہم نے اس درخت کا یہ کمال دیکھا تو ہم نے اس درخت کا نام رکھ دیا مبارک درخت لوگ آتے اس درخت سے فیض حاصل کرتے اس کا پھل کھاتے ساتھ لے جاتے اس کے پتے جانوروں کو کھلاتے کافی سال یہ سلسلہ چلتا رہا ایک دن ہم صبح کو اٹھے تو کیا دیکھا کہ اس درخت کے پتے زرد ہو چکے ہیں اور پھل بالکل چھوٹے ہو چکے ہیں اور وہ درخت انسانوں کی طرح زار و قطار رو رہا ہے۔ حضرت ہند فرماتے ہیں ہم بڑے پریشان ہو گئے کہ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ خیر کرے اس درخت کے پتے کیوں زرد ہوگئے ہیں اس کے پھل کیوں چھوٹے ہوگئے ہیں اور یہ رو کیوں رہا ہے۔ حضرت ہند فرماتے ہیں چند دنوں کے بعد ہمیں پتہ چلا کہ حضور ﷺ دنیا سے پردہ فرما گئے ہیں آپ کا وصال ہو چکا ہے ہم سمجھ گئے کہ یہ درخت حضور ﷺ کے وصال کے صدمے میں رو رہا تھا اور اس کے پتے نبی کریم ﷺ کی جدائی میں زرد ہو چکے ہیں۔ حضرات توجہ فرمائیں درخت ہے حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا کے ڈیرے پر سرکار کا وصال ہوتا ہے مدینہ پاک میں جو سینکڑوں میل حضرت ام معبد کے ڈیرے سے دور ہے سوچو اس درخت کو سرکار کے وصال کا کیسے پتہ چل گیا۔ درخت کی نہ آنکھیں ہیں نہ کان ہیں نہ چل پھر سکتا ہے مگر سرکار کے وصال کی خبر ہوگئی حضرات سوچو جب درخت کے علم کا یہ مقام ہے خالق کائنات کے حبیب ﷺ کے علم کا کیا مقام ہوگا۔ حضرت ہند فرماتے ہیں تیس سال وہ درخت اسی حالت میں رہا تیس سال کے بعد ایک دن ہم صبح کو اٹھے تو کیا دیکھا وہ درخت نیچے سے لے کر اوپر تک کانٹوں سے بھرا ہوا ہے اور اس کے سارے پھل ختم ہو چکے ہیں ہم بڑے پریشان ہوگئے کہ یہ درخت کو کیا ہوگیا ہے اس کے پھل کہاں گئے وجہ کیا ہے؟ حضرت ہند فرماتے ہیں چند دن بعد ہمیں پتہ چلا کہ مولا علی رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے ہیں ہم سمجھ گئے کہ یہ درخت مولا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت پر غم زدہ ہیں اور اس کے پھل گر چکے ہیں حضرت ہند فرماتے ہیں پھر اس درخت پر پھل نہ لگے البتہ پتے لگتے رہے ہم ان پتوں سے نفع حاصل کرتے رہے بیمار لوگ شفا حاصل کرتے رہے۔ حضرت ہند فرماتے ہیں مولا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے چند سال بعد ثُمَّ اَصْبَحْنَا ذَاتَ یَوْم ایک دن ہم صبح کو اٹھے تو وَالدَّمُ یَنْبَعُ مِنْ اَصْلِهَا اس درخت کی جڑ سے خون جاری تھا اور اس کے سارے پتے کملا کر زمین پر گر پڑے تھے۔ حضرت ہند فرماتے ہیں ہم پھر پریشان ہوگئے اللہ تعالیٰ خیر کرے پھر کیا حادثہ پیش آگیا ہے؟ حضرت ہند فرماتے ہیں: فَجَاءَ

Marfat.com

الْخَبَرُ بِقَتْلِ الْحُسَيْن۔ چند دنوں کے بعد ہمیں پتہ چلا کہ میدان کربلا میں امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ہیں۔ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر سن کر ہم بے حد روئے اور آقا حسین رضی اللہ عنہ کے غم میں پریشان رہے۔

(روضۃ الشہداء جلد ۲ صفحہ ۳۷۰، ۳۷۱، نزہۃ المجالس جلد ۲ صفحہ ۴۵۹، آل رسول جلد ۲ صفحہ ۸۸)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ پاک سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جس دن امام حسین رضی اللہ عنہ میدان کربلا میں شہید ہوئے تو سَمِعْتُ الْجِنَّ تَنُوْحُ عَلَى الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ میں نے مدینہ پاک میں جنوں کو روتے ہوئے دیکھا جو زور زور سے شہادت حسین رضی اللہ عنہ کے غم میں رو رہے تھے۔ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

مَا سَمِعْتُ نُوْحَ الْجِنَّ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَّا لَيْلَةَ قَتْلِ الْحُسَيْنِ۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پر جنوں کو روتے دیکھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پھر امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت پر جنوں کو زور زور سے روتے دیکھا۔ حضرات جس دن سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو مدینہ پاک کی گلیوں میں جنات شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ کے غم میں زار و قطار روتے پھرتے تھے۔ جب سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے جنات کے رونے کی آواز سنی تو آپ نے اپنی کنیز کو اپنی لونڈی کو فرمایا بی بی یہ تو مجھے جنوں کے رونے کی آواز آرہی ہے ذرا باہر جا جا کے دیکھ اور سن تو سہی کہ جن رو رو کر کیا کہتے ہیں؟ اور کیوں بے قرار ہو کر مدینہ پاک کی گلیوں میں پھر رہے ہیں۔ آپ کی کنیز اٹھی مدینہ پاک کی گلیوں میں گئی بازاروں میں پھری جب واپس آئی تو عرض کرنے لگی حضور یہ جنات اس لئے رو رہے ہیں کہ میدان کربلا میں امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ہیں یہ جنات غم حسین میں آنسو بہا رہے ہیں۔ فَاَخْبَرَتْ اَنَّهٗ قُتِلَ کنیز نے عرض کی سیّدہ امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ہیں۔ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ نَاحَتْ عَلَيْهِ الْجِنُّ وَمُطِرْنَا دَمًا جس دن امام حسین رضی اللہ عنہ میدان کربلا میں

Marfat.com

شہید ہوئے اس دن جنات نے غم حسین میں زار و قطار آنسو بہائے اور آسمانوں سے ہم پر خون کی بارش برسائی گئی۔

(مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۲۰۲، آل رسول جلد ۲ صفحہ ۶۹، ۷۱ تذکرہ شہادت صفحہ ۲۸۵)

ام المومنین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ قُتِلَ الْحُسَيْنُ جب دس محرم کی رات آئی تو سَمِعْتُ قَائِلًا يَّقُوْلُ۔

اَيُّهَا الْقَاتِلُوْنَ جَهْلًا حُسَيْنًا اَبْشِرُوْا بِالْعَذَابِ وَالتَّذْلِيْل

میں نے کسی کہنے والے کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے حسین پاک کو جہالت کی وجہ سے قتل کرنے والو تمہیں عذاب اور ذلت کی خوشخبری ہو۔

قَدْ لُعِنْتُمْ عَلٰى لِسَانِ ابْنِ دَاوٗدَ وَمُوْسٰى وَحَامِلِ الْاِنْجِيْل

تم پر حضرت ابن داوٗد حضرت موسیٰ اور صاحب انجیل حضرت عیسیٰ علیہم السلام کی زبان سے لعنت پڑ چکی ہے۔ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب میں نے غیب سے یہ آواز سنی تو فَبَكَيْتُ میں زار و قطار رونے لگ گئی وَفَتَحْتُ الْقَارُوْرَةَ میں نے دس محرم کو وہ بوتل کھولی جس میں میدان کربلا کی مٹی تھی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا فرمائی تھی فَاِذَا الْحَصَيَاتُ قَدْ جَرَتْ دَمًا میں نے کیا دیکھا وہ مٹی خون بن چکی تھی۔

(صواعق محرقہ صفحہ ۱۹۳، البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۲۰۱، آل رسول جلد ۲ صفحہ ۶۵، ۶۶، شام کربلا صفحہ ۱۷۶، ۱۷۷)

حضرت ابوخباب کلبی فرماتے ہیں مجھے جاصون نے بتایا جب امام حسین رضی اللہ عنہ میدان کربلا میں شہید ہوئے تو ہم رات میدان کربلا کی طرف گئے جب ہم مقتل حسین رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو سَمِعْنَا الْجِنَّ يَنُوْحُوْنَ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ تو ہم نے جنوں کو سنا وہ امام حسین رضی اللہ عنہ پر نوحہ کر رہے تھے۔ بلند آواز سے رو رہے تھے اور زبان سے کہہ رہے تھے کہ:

مَسَحَ الرَّسُوْلُ جَبِيْنَهٗ فَلَهٗ بَرِيْقٌ فِى الْخُلُوْدِ

Marfat.com

ظالموں تم نے اس حسین کو شہید کردیا ہے جس کی پیشانی کو اللہ تعالیٰ کا محبوب چوما کرتا تھا اور نبی کا نور حسین رضی اللہ عنہ کی پیشانی سے چمکتا تھا۔

اَبَوَاہُ مِنْ عُلْیَا قُرَیْشٍ جَدُّہٗ خَیْرَ الْجُدُوْدِ

امام حسین رضی اللہ عنہ کے ماں باپ سارے قریشیوں سے اعلیٰ تھے اور ان کے نانا تمام جہان سے اعلیٰ اور افضل تھے۔

(سر الشہادتین صفحہ ۳۴، البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۲۰۰، مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۲۰۳، روضۃ الشہداء جلد ۲ صفحہ ۳۸۱، سوانح کربلا آل رسول جلد ۲ صفحہ ۱۷، شام کربلا صفحہ ۱۸۰)

حضرات ان تمام روایات سے پتہ چلا کہ فاطمہ کے لال کی شہادت وہ مظلومانہ شہادت تھی جس پر آسمان زمین عرش فرش نباتات حیوانات جنات غرضیکہ کائنات کا ذرہ ذرہ رو پڑا۔

اج نہ دین اسلام دا نام ہوندا جے شہید نہ سیّد شبیر ہوندے
دھوکے نال بلاندے نہ سیداں نوں کوفے والے جے روشن ضمیر ہوندے
ڈھاواں مار دی دھرتی کربلا دی جد شہید سی جگ دے پیر ہوندے
کربلا دا ذکر شہاب سن کے درد منداں دے کالجے چیر ہوندے

حضرات آپ کتابیں پڑھ کے دیکھیں صرف اس دن ہی کائنات کا ذرّہ ذرّہ نہیں رویا بلکہ ہر سال جب بھی محرم شریف کی دس تاریخ آتی ہے تو اللہ تعالیٰ کا حبیب صلی اللہ علیہ وسلم غم حسین رضی اللہ عنہ میں روتا ہے۔ سرکار فرماتے ہیں کہ آج کا دن وہی دن ہے جس دن میدان کربلا میں میرا بیٹا حسین شہید ہوا شمر کا خنجر میرے حسین رضی اللہ عنہ کے گلے پر چلا حسین رضی اللہ عنہ کے بچے پیاس میں تڑپتے رہے۔ جب سرکار روتے ہیں تو سارے انبیاء کرام علیہم السلام بھی غم حسین میں روتے ہیں سارے فرشتے بھی روتے ہیں جنت کی حوریں اور رضوان بھی روتے ہیں آسمان اور زمین بھی روتے ہیں۔ (روضۃ الشہداء جلد ۲ صفحہ ۳۶۴، ۳۶۵)

Marfat.com

آنکھوں میں جو آنسو تھے وہ پہلے ہی ہوئے خشک
کیا نوحہ کرے کوئی حسین ابنِ علی رضی اللہ عنہما کا

غم حسین میں رونے کا فائدہ

علامہ کاشفی رحمۃ اللہ علیہ روضۃ الشہداء میں لکھتے ہیں کہ ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ ہر سال دس محرم کو غم حسین میں ضرور اپنے آنسو بہائے اور یہ سمجھے کہ جو مصیبت آقا حسین پر آئی تھی وہ حقیقت میں مجھ پر آئی تھی دنیا کے سارے کام چھوڑ دے صرف وہ دن امام حسین رضی اللہ عنہ کے غم میں وقف کردے جو بندہ غم حسین رضی اللہ عنہ کی خاطر دس محرم کو اپنے سارے کام چھوڑ دے گا اللہ تعالیٰ صدقہ امام حسین رضی اللہ عنہ کا اس کے دنیا اور آخرت کے کام سنوار دے گا اللہ تعالیٰ قیامت کا دن اس کے لئے خوشی اور مسرت کا دن بنا دے گا اور جنت میں اسے آلِ نبی کی سنگت عطا فرمائے گا۔

(روضۃ الشہداء جلد ۲ صفحہ ۳۶۶)

اللہ بھی اہل بیت پیمبر کے ساتھ ہے
اسلام کا وقار اسی گھر کے ساتھ ہے
جو شخص نور دیدہ حیدر کے ساتھ ہے
روز جزا وہ شافع محشر کے ساتھ ہے
پیاسے نہ ہم رہیں گے قیامت میں دیکھنا
اپنا بھی ربط ساقی کوثر کے ساتھ ہے

ایران کا ایک علاقہ ہے خراسان اب یہ ایران کا ایک حصہ ہے پہلے یہ ایک چھوٹی سی ریاست تھی اس ریاست کا ایک بادشاہ تھا اس کا نام تھا عمرو بن لیث۔ اس بادشاہ نے اپنے وزیروں سفیروں کے سامنے اعلان کر رکھا تھا کہ جو وزیر فوج کے لئے ایک ہزار سوار مکمل لشکر میں فوج میں بھرتی کرائے گا اسے ایک سونے کا گُرز انعام کے طور پر پیش کیا جائے گا ایک دن بادشاہ کے سامنے ایک سو بیس امیر

Marfat.com

حاضر ہوئے ہر امیر نے ایک ایک ہزار فوجی بادشاہ کی خدمت میں پیش کیا۔ بادشاہ بڑا خوش ہوا کہ ہمارے ملک کی فوج بڑی مضبوط ہوگئی ہے اب کوئی دشمن ہمارے ملک کی طرف میلی آنکھ سے نہیں دیکھ سکے گا پھر بادشاہ نے ہر امیر کو انعام کے طور پر ایک ایک سونے کا گرز پیش کیا۔ انعام دینے کے بعد بادشاہ رونے لگ گیا اور گھوڑے پر بیٹھے بیٹھے نیچے گر پڑا سارے وزیر سفیر امیر بڑے حیران ہوئے کہ بادشاہ کو کیا ہوگیا ہے یہ روئے کیوں ہیں اور روتے روتے گھوڑے سے کیوں گر پڑے ہیں؟ لیکن کسی کی مجال نہیں کہ سوال کرے سارے وزیر سفیر امیر چلے گئے بادشاہ بھی اپنے گھر آ گیا۔ بادشاہ کا ایک خاص دوست تھا اس نے بادشاہ سے پوچھا حضور اگر آپ محسوس نہ فرمائیں تو ایک بات پوچھ سکتا ہوں۔ عمرو بن لیث نے کہا ہاں ہاں ضرور پوچھو کیا بات ہے؟ عمرو بن لیث کے دوست نے کہا حضور اللہ تعالیٰ کا آپ پر کتنا کرم ہے اس نے آپ کو دنیا کی سلطنت عطا فرمائی ہے کئی امراء و وزراء آپ کے تابع دار ہیں دنیا کی ہر خوشی آپ کو نصیب ہے لیکن سمجھ نہیں آئی آپ روتے روتے گھوڑے سے کیسے گر گئے ہیں وہ کیا دکھ تھا وہ کیا غم تھا جس سے آپ روئے ہیں۔ عمرو بن لیث نے جواب دیا کہ میں نے جب اپنی عظیم اور طاقت ور فوج کو دیکھا تو مجھے واقعہ کربلا یاد آ گیا میرے دل میں خیال آیا کہ کاش میں امام حسین رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہوتا جب میرا آقا حسین دشمنوں کے نرغے میں تھا تو میں اپنی فوج لے کر آقا حسین رضی اللہ عنہ کے دشمنوں سے لڑتا اور ان کو تباہ و برباد کر کے فاطمہ کے لال کو بچا لیتا۔ رویا اس لئے ہوں کہ میں اور میرا لشکر آقا حسین رضی اللہ عنہ کے کام نہیں آسکا۔ عمرو بن لیث کے دوست نے جب بادشاہ کے اس جذبے کو دیکھا اور سنا تو بڑا متاثر ہوا کہ بادشاہ کے دل میں علی کے لال کا کتنا پیار ہے۔ چند دنوں کے بعد عمرو بن لیث فوت ہوگئے آپ کی وفات کے بعد آپ کو خواب میں چند لوگوں نے دیکھا کہ عمرو بن لیث نے جنتی لباس پہنا ہوا ہے کمر

Marfat.com

میں موتیوں والی کمر بند باندھی ہوئی ہے سر پر نوری تاج ہے جنتی گھوڑے پر سوار ہیں اور جنت کی حوریں غلمان آگے آگے جا رہی ہیں جنت کے رضوان اس کے دائیں بائیں جا رہے ہیں۔ لوگوں نے پوچھا اے امیر سنایئے مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے قبر میں کیا بیتی ہے؟ عمرو بن لیث نے کہا دوستو کیا بتاؤں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنا کرم کیا ہے میں جب قبر میں گیا تو فرشتوں نے منکر نکیر نے مجھے بغیر حساب و کتاب کے جنت عطا فرمادی ہے میں بڑا حیران ہوا میں نے پوچھا یہ کرم کس وجہ سے ہوا ہے فرشتوں نے کہا کہ یاد کر ایک دن تو نے علی کے لال کے غم میں رو کر کہا تھا کہ کاش میں میدان کربلا میں ہوتا فاطمۃ الزہرا کے لخت جگر کی مدد کر کے یزیدیوں کو تباہ و برباد کر کے آقا حسین کو بچا لیتا۔ اللہ تعالیٰ کو اس دن حسین رضی اللہ عنہ کے غم میں رونے اور مدد کرنے والی ادا پسند آگئی اس کریم نے علی کے لال کے صدقے تجھے بغیر حساب کے جنت عطا فرمادی ہے۔ سبحان اللہ۔ حضرات سوچیئے جب امام حسین رضی اللہ عنہ کی مدد کرنے اور دو آنسو بہانے کی برکت سے اللہ تعالیٰ بخشش فرما سکتا ہے۔ سوچو جنہوں نے میدان کربلا میں امام حسین رضی اللہ عنہ کے قدموں پر جانیں نچھاور کیں اللہ تعالیٰ ان پر کتنا رحیم ہوا ہوگا۔ پھر وہ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا جو بھائی کے غم میں روتی رہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو کتنا انعام عطا فرمایا ہوگا۔ (روضۃ الشہداء جلد ۲ صفحہ ۳۶۷، ۳۶۸)

ویر کسے دا کرے جے ترنجن زنج ۔۔۔ ویکھے اوہدی ہمشیر تے پتا لگدا
بدلے پانی دے پیوے وچ ہتھاں ۔۔۔ وجن پتر نوں تیر تے پتا لگدا
پھوپھی سامنے ویر دے پتراں دے ۔۔۔ پیریں پین زنجیر تے پتا لگدا
چڑھ کے نیزے تے پڑھے قرآن ویرن ۔۔۔ بہن کرے تفسیر تے پتا لگدا

ایک عاشق مدینہ تھے نام تھا ریان بن شعیب ان کو ایک دن سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی حضرت ریان نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام

Marfat.com

کے گجرے پیش کیئے پھر عرض کی سوہنا دعا فرماؤ اللہ تعالیٰ مجھے مرنے کے بعد جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کی سنگت نصیب ہو۔ حضور ﷺ نے فرمایا اے ریان اگر تو چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں ہمارا پڑوس نصیب فرمائے ہماری سنگت نصیب فرمائے تو چند باتوں پر عمل کر۔ حضرت ریان نے عرض کی حضور وہ کون سی باتیں ہیں؟ میرے آقا نے فرمایا سب سے پہلے میرے ساتھ سچا پیار سچی محبت کرنا کیونکہ دنیا میں جو بندہ جس سے سچی محبت کرے گا وہ قیامت والے دن اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا۔ دوسری بات یہ ہے کہ تو حسین رضی اللہ عنہ کے مصائب اور تکلیفیں سن کر ایسے رویا کر کہ تیری آنکھوں کے آنسو تیرے چہرے پر بہنے لگ جائیں۔ اے ریان اگر تو حسین رضی اللہ عنہ کے غم میں ایسے روئے گا تو اللہ تعالیٰ غم حسین رضی اللہ عنہ کے صدقے تیرے سارے کبیرہ صغیرہ گناہ معاف فرمادے گا اور قیامت والے دن تو اللہ تعالیٰ کے دربار میں ایسے حاضر ہوگا کہ تو نے گویا کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ اے ریان اگر تو چاہتا ہے کہ قیامت والے دن تجھے حسین رضی اللہ عنہ کی زیارت نصیب ہو اللہ تعالیٰ تجھے جنتی محلات عطا فرمائے تو حسین رضی اللہ عنہ کے قاتلوں پر لعنت کیا کر۔ اگر تو چاہتا ہے کہ مجھے شہیدان کربلا کی شہادت کا درجہ مرتبہ نصیب ہو تو جب بھی واقعہ کربلا سنا کر یا پڑھا کر تو یہ تصور کیا کر کہ کاش میں بھی واقعہ کربلا کے وقت موجود ہوتا تو میں بھی امام حسین رضی اللہ عنہ کے قدموں پر اپنی جان قربان کر دیتا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں بھی کربلا کے شہیدوں کے برابر ثواب عطا فرمادے گا۔ (روضۃ الشہداء، جلد ۲ صفحہ ۳۶۶)

علامہ سبط ابن جوزی فرماتے ہیں ایک شاعر تھا جس کا نام رہبار تھا یہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد میدان کربلا میں پہنچا اس نے تمام شہداء کربلا کے مزارات کی زیارت کی آخر میں امام حسین رضی اللہ عنہ کے روضہ انور پر حاضر ہوا اس نے امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت میں ایک نظم لکھی نظم لکھ کر امام کے روضہ پر پڑھنے لگا نظم بھی پڑھتا جاتا اور غم حسین میں روتا بھی جاتا جب شام ہوئی تو سرکار مدینہ ﷺ

Marfat.com

کی زیارت نصیب ہوئی سرکار نے فرمایا رہبار عرض کی جی میرے آقا فرمایا آج تو نے غم حسین میں جو آنسو بہائے ہیں اللہ تعالیٰ نے تیرا وہ رونا پسند کرلیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تیرا نام بھی کربلا کے شہیدوں میں لکھ دیا ہے۔ (کلیہ مناظرہ صفحہ ۴۳۱)

علامہ کاشفی رحمۃ اللہ علیہ روضۃ الشہداء میں لکھتے ہیں کہ ایک شاعر تھا جس کا نام تھا دِعبل جب یہ فوت ہوا تو اس کے بیٹے نے کیا دیکھا کہ دِعبل کی زبان بند ہوگئی ہے اور چہرہ بالکل سیاہ ہوگیا ہے دِعبل کا بیٹا کہتا ہے میں نے جب والد کی یہ حالت دیکھی تو میں بڑا پریشان ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ کرم فرمائے یہ میرے والد کے ساتھ کیا ہوا ہے؟ ابن دِعبل کہتا ہے میں نے والد کی اس کیفیت کو چھپانے کے لئے اس کو خود غسل دیا کفن پہنایا اور دو چار بندوں کو بلا کر خفیہ طریقے سے دفن کردیا تاکہ لوگوں کو پتہ نہ چل جائے۔ دفن کرنے کے بعد میں کئی دن تک والد کو یاد کرکے پریشان اور مغموم رہا کہ پتہ نہیں قبر میں میرے والد کی کیا حالت ہوگی۔ ابن دِعبل کہتے ہیں ایک رات میں جب سویا تو میں نے خواب میں اپنے والد کی زیارت کی میں نے کیا دیکھا میرے والد کا چہرہ چاند کی طرح چمک رہا ہے اور بڑی پیاری سفید رنگ کی پوشاک پہنی ہوئی ہے۔ میں نے کہا ابو جان مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا سلوک کیا ہے؟ تو میرے والد نے فرمایا بیٹا اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے کرم سے بخش دیا ہے میں نے کہا ابو جب آپ فوت ہوئے تھے تو آپ کی عجیب کیفیت تھی۔ زبان بند ہوگئی، چہرہ سیاہ ہوگیا تھا یہ کیوں ہوا تھا پھر بخشش کیسے ہوئی۔ دِعبل نے کہا بیٹا مرتے وقت میری زبان بند اور چہرہ سیاہ اس لئے ہوگیا تھا کہ میں شراب پیتا تھا جب تم نے مجھے قبر میں دفن کیا تو میری قبر میں حسین پاک کا نانا آگیا۔ سبحان اللہ۔ میاں صاحب فرماتے ہیں۔

لوکاں مینوں آن ڈرایا تے رات قبر دی کالی
پر میں سنیا اوتھے اس نے رونا جہدے مونڈھے کملی کالی

Marfat.com

حضرات توجہ کیجئے کتنا لجپال نبی ہے دِعبل کو بیوی چھوڑ گئی قبر میں اکیلی اولاد چھوڑ گئی زندگی کے سارے سنگی ساتھی چھوڑ گئے مگر فاطمہ کے بابے نے نہیں چھوڑا حسین رضی اللہ عنہ کے نانے نے نہیں چھوڑا صدیق کے یار نے نہیں چھوڑا غریبوں کے لجپال نے نہیں چھوڑا۔

جہڑے کہندے سن مراں گے تال تیرے اج اونہاں دی بازیاں ہاریاں نی
جہڑے ترسدے سن دیدنوں دن راتیں اج اونہاں دی باریاں ماریاں نی
جدوں باغ وچہ خزاں نے پر کھولے پنچھی اُڈ گئے مار اڈاریاں نی
محمد بوٹیا جھوٹا ای جگ سارا کملی والے دیاں سچیاں یاریاں نی

تو دِعبل نے کہا بیٹا جب میں قبر میں پہنچا تو میری قبر میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ﷺ آگیا ابھی فرشتے نہیں پہنچے مگر گنہگاروں کا شفیع پہلے آگیا۔ حضور ﷺ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا میاں تیرا ہی نام دِعبل ہے؟ میں نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی سوہنا ہاں ہاں میں ہی آپ کا ادنیٰ غلام دِعبل ہوں میرے آقا نے فرمایا دِعبل تو نے ہی کربلا کے شہیدوں کی شان میں قصیدہ لکھا ہے؟ میں نے عرض کی جی میرے آقا حضور ﷺ نے فرمایا اچھا تو وہ قصیدہ وہ مرثیہ مجھے بھی سنا دِعبل کہتے ہیں میں نے سنانا شروع کیا۔

لَا اَضْحَكَ اللّٰهُ مِنَ الدَّهْرِ ضَحِكَتْ وَآلُ اَحْمَدُ مَظْلُوْمُوْنَ قَدْ قَهَرُوْا

نہ ہنسائے اللہ زمانے کے دانتوں کو اگر وہ ہنسیں۔ حالانکہ آل احمد مظلوم اور مقہور ہوں میں نے سارا مرثیہ سنایا میں مرثیہ سناتا رہا حسین رضی اللہ عنہ کا مقدس نانا سن کر روتا رہا جب میں نے مکمل مرثیہ سنا لیا تو حضور ﷺ نے مجھے بڑی داد دی فرمایا دِعبل تو نے جو مرثیہ میں بیان کیا ہے بالکل صحیح کیا ہے اچھا اب تمہیں انعام نہ عطا کریں۔ آقا کیا انعام؟ فرمایا: جا ہم نے تجھے حسین رضی اللہ عنہ کے پیار میں غم میں مرثیہ لکھنے کے صدقے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شفاعت کر کے بخشوا لیا ہے۔ (سبحان اللہ۔ اے کریم

Marfat.com

آقا یہ فقیر عتیقی بھی تیری آل کا غلام ہے کرم کرنا اسے بھی بخشوالینا) دِعبل نے کہا بیٹا یہ جوتو خوبصورت لباس دیکھ رہا ہے یہ مجھے حسین رضی اللہ عنہ کے نانے نے عطا فرمایا ہے۔ سبحان اللہ۔ (روضۃ الشہداء جلد۲ صفحہ ۴۴۵، ۴۴۶، آل رسول جلد۲ صفحہ ۵۷۹، ۵۸۰)

حضرات جب قیامت کا دن آئے گا تو اللہ تعالیٰ کی عدالت لگے گی دنیا میں جو جس نے عمل کیا ہوگا اس کا بدلہ دیا جائے گا کسی کے ساتھ نا انصافی نہیں ہوگی نیک لوگوں کو نیکوں کی جزا ملے گی گنہگاروں کو گناہوں کی سزا ملے گی۔ اللہ تعالیٰ کے سارے نبی اپنی اپنی امت میں کرسیاں بچھا کر بیٹھے ہوں گے دیکھ رہے ہوں گے کہ ہماری امت اللہ تعالیٰ کی عدالت میں کیسے حاضر ہوتی ہے اور ان کا حساب کتاب کیسے ہوتا ہے اچانک میدان محشر میں ایک فرشتہ بلند آواز سے ندا دے گا صدا دے گا لوگو اپنی اپنی نگاہیں نیچے جھکا لو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا یہاں سے گزرنے لگی ہیں۔ سبحان اللہ۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عظمت پر قربان جاؤں ساری دنیا سارے انسان اپنی اپنی گردنیں نیچے جھکا لیں گے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا میدان محشر میں سے جب گزریں گی تو آپ کے دائیں کندھے پر امام حسن رضی اللہ عنہ کا وہ کرتہ ہوگا جو آپ نے شہادت کے وقت پہنا ہوا تھا وہ کرتہ زہر میں ڈوبا ہوا ہوگا کیونکہ امام حسن رضی اللہ عنہ کو ظالموں نے زہر دے کر شہید کیا تھا۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بائیں کندھے پر سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا وہ کُرتہ مبارک جو آپ نے شہادت کے وقت پہنا ہوا تھا وہ کُرتہ خون حسین میں ڈوبا ہوا ہوگا۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھوں میں مولا علی رضی اللہ عنہ کی وہ دستار ہوگی جو آپ نے شہادت کے وقت پہنی ہوئی تھی۔ وہ دستار مولا علی رضی اللہ عنہ کے خون میں ڈوبی ہوگی۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا امام حسن رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے کُرتے مولا علی رضی اللہ عنہ کی دستار لے کر اللہ تعالیٰ کے عرش کی طرف چلیں گی اور زار و قطار روتی بھی جائیں گی اور زبان سے کہتی جائیں گی آج میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں اپنے بیٹوں اور اپنے

Marfat.com

خاوند کے قاتلوں کے خلاف دعویٰ دائر کر کے سارے بدلے لوں گی۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اس ورد کے ساتھ روتی جائیں گی کہ سارے فرشتے بھی رو پڑیں گے سارے انبیاء کرام علیہم السلام پریشان ہو کر کرسیوں سے اٹھ کر کھڑے ہو جائیں گے جنت کی حوریں بھی رو پڑیں گی۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کے عرش کے ایک پائے کو پکڑ کر رو کر عرض کریں گی کہ مولا کریم میری فریاد سنیئے اور مدد فرمایئے۔ ادھر سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کی عدالت میں جائیں گی ادھر حضرت جبرئیل علیہ السلام روتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کریں گے آقا آپ کی بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بچوں کے کُرتے اور مولا علی رضی اللہ عنہ کی دستار لے کر عرش کے پاس پہنچ گئی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی عدالت کا دروازہ کھٹکھٹا رہی ہیں سو ہنا جلدی چلئے کہیں اللہ تعالیٰ کا غضب جلال میں نہ آجائے اور آپ کی امت پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نہ آجائے۔ لج پالوں کا والی گنہگاروں کا حامی دشمنوں کو دعائیں دینے والا اللہ تعالیٰ کا ماہی فوراً اپنی مسند سے اٹھ کر کھڑے ہو جائیں گے اور بیٹی کے پاس تشریف لائیں گے بیٹی فاطمہ کو سینے سے لگا کر فرمائیں گے اے فاطمہ اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک اے میرے دل کے ٹکڑے سیّدہ عرض کرے گی جی بابا میرے آقا فرمائیں گے بیٹی یہ کیا کرنے لگی ہو سیّدہ عرض کریں گی ابو اپنے بچوں اور اپنے سرتاج کے قاتلوں سے بدلہ لینے کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپیل کر رہی ہوں۔ کائنات کا واحد سہارا لج پال نبی فرمائے گا بیٹی تو لج پال نبی کی بیٹی ہے تو اس نبی کی بیٹی ہے جس نے پتھر کھا کے دشمنوں کو دعائیں دیں۔ بیٹی آج تو لوگوں کی مدد کرنے کا دن ہے نہ کہ فریاد کرنے کا۔ بیٹی آج تو معاف کرنے کا دن ہے نہ کہ بدلہ لینے کا۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا عرض کریں گی ابو پھر کیا کروں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے بیٹا آج ساری نسل انسانی کی نظریں ہم پر ہیں۔ ایسا کرتے ہیں تو ظالموں کی شفاعت کرتی جا میں مظلوموں کی شفاعت کرتا جاتا ہوں سبحان اللہ۔

Marfat.com

سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا عرض کریں گی ابو کیا کروں جب حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے خون بھرے کُرتے دیکھتی ہوں تو میرا دل خون کے آنسو روتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے بھی ایسے کر حسین رضی اللہ عنہ کی قمیص جو خون میں ڈوبی ہوئی ہے وہ لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کر اے خالق کائنات میرے اس حسین رضی اللہ عنہ کے خون کے صدقے ہر اس بندے کو بخش دے جو میرے بچوں سے سچی محبت کرتا تھا اور حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقعات سن کر رویا کرتا تھا۔ سبحان اللہ۔

(روضۃ الشہداء جلد ا صفحہ ۱۳۷، ۱۳۹)

ایہہ چولا میرے بچڑے دا تے کیتا عرش دا سین طواف اے
اساں کیڑے جرم دے مجرم ہاں تے کرے ذات تیری انصاف اے
اک زہر دا لقمہ دو جانال تیرا دے تے تھیا ریت تے آن شگاف اے
تے ترجھا دیگرنوں میری دھی دے سر تے لتھے ظلم دے نال عذاب اے

حضرات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مرتبہ لوگوں کو بتایا تھا کہ لوگو میرا حسین میدان کربلا میں بھوکا پیاسا شہید ہو جائے گا۔ علی کا لال بھی جانتا تھا میں نے میدان کربلا میں شہید ہونا ہے اس لئے میرے آقا حسین اپنی زندگی میں فرمایا کرتے تھے مَنْ دَمَعَتْ عَیْنَاہُ فِیْنَا دَمْعَۃٌ جو بندہ ہمارے غم میں ہماری شہادت کے بعد ایک آنسو بہادے۔ اَوْقَطَرَتْ عَیْنَاہُ فِیْنَا قَطَرَۃً یا اس کی آنکھ سے ایک قطرہ گرے تو اٰتَاہُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ الْجَنَۃَ قیامت والے دن اس ایک آنسو کے بدلے اللہ تعالیٰ اس بندے کو جنت عطا فرمائے گا۔ (ذخائر العقبیٰ صفحہ ۱۹ آل رسول جلد ۲ صفحہ ۹۰)

سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جو بندہ واقعہ کربلا کے بعد ہماری مصیبت کو یاد کر کے رویا کرے گا یا ہماری شہادت کے واقعات لوگوں کو سنا کر رلایا کرے گا اس کی آنکھ قیامت والے دن نہیں روئے گی۔ حالانکہ ساری دنیا قیامت کو روئے گی۔ جو بندہ ہمارے دکھوں مصیبتوں کو یاد کرنے کے لئے جلسوں کا

Marfat.com

انتظام کرے گا اس کا دل اللہ تعالیٰ اس دن بھی زندہ رکھے گا جس دن سارے دل مردہ ہو جائیں گے۔ (روضۃ الشہداء جلد۲ صفحہ۳۶۰)

حضرات جو بندہ شہیدان کربلا کو یاد کر کے روتا ہے علی کے لال کی محبت میں آنسو بہاتا ہے زینب کے ویر کے غم میں روتا ہے میرا ایمان ہے اگر اس کا عقیدہ صحیح ہو تو صدقہ فاطمۃ الزہرا کے پھول کا وہ کبھی جہنم میں نہیں جا سکتا۔ کتابوں میں یہ روایات موجود ہیں مَنْ بَکٰی عَلَی الْحُسَیْن اَوْ تَبَاکِیْ جو بندہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت میں روتا ہے یا رونے والی شکل بناتا ہے یا لوگوں کے سامنے شہادت حسین بیان کر کے لوگوں کو رلاتا ہے وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃ اس بندے کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (روضۃ الشہداء جلد ا صفحہ ۱۷)

عارفوں کے بادشاہ میاں محمد کھڑی شریف والے فرماتے ہیں کہ:

ہجر تیرا جے پانی منگے تے میں کھوہ نیناں دے گیڑاں
جی کردا اے سامنے بہہ کے تے میں درد پرانے چھیڑاں

حضرات جب قیامت کا دن آئے گا اللہ تعالیٰ عدالت کی کرسی پر اپنی شان کے مطابق بیٹھا ہوگا ہر مظلوم اللہ تعالیٰ کی عدالت میں فریاد کرے گا کہ مولا کریم مجھ پر دنیا میں فلاں بندے نے ظلم کیا تھا مجھے اس ظالم سے بدلہ چاہیے مولا کریم تیرا وعدہ تھا کہ قیامت والے دن ذرے ذرے کا حساب ہوگا ہر مظلوم کو انصاف ملے گا۔ آج ہمیں اپنی بارگاہ سے انصاف عطا فرما کہ ہمارے ساتھ کیوں زیادتی کی گئی؟ ادھر اچانک سیّدنا و مولانا امام حسین رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی عدالت میں حاضر ہوں گے آپ کا سارا جسم زخموں سے چور چور ہوگا چہرۂ انور خون سے بھرا ہوگا۔ سلطان کربلا مظلوم کربلا امام حسین رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے اے خالق کائنات میں نے تیرے دین کی خاطر مدینہ چھوڑا مکہ چھوڑا میدان کربلا میں اپنا سارا کنبہ بھوکا پیاسا شہید کرایا پھر خود بھی تلوار تلے تیرے سجدے کرتے ہوئے

Marfat.com

شہادت کا جام نوش کیا۔ مولا کریم تو راضی ہے ناں؟ خالق کائنات فرمائے گا حسین میدان کربلا میں تو نے مجھے راضی کیا تھا آج مانگتا جا ہم تجھے راضی کرتے جائیں گے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے: رَبِّ شَفِّعْنِیْ فِیْمَنْ بَکٰی عَلٰی مُصِیْبَتِیْ۔ اے خالق کائنات وہ بندہ جو میری مظلومی کو سن کر میرے غم میں دنیا میں روتا رہا ہے اس کے سارے گناہ معاف کر کے جنت عطا فرمادے۔ خالق کائنات فرمائے گا حسین جا میں نے تیری دعا کو شرف قبولیت عطا فرمایا ہے۔ پھر امام حسین رضی اللہ عنہ کے غم میں رونے والوں کو جنت کا پروانہ مل جائے گا اور وہ جنت میں چلے جائیں گے۔ (روضۃ الشہداء، جلد ا صفحہ ۵۷، تذکرہ شہادت صفحہ ۱۵)

ذکر شبیر کا بادیدہ تر ہوتا ہے گھر غلام شبیر کا پھر فردوس میں گھر ہوتا ہے
اشک کچھ بھی نہیں آنکھ کے پانی کے سوا پر یہ محفل میں عقیدت کا گوہر ہوتا ہے

طریقت کے ساتویں امام سیّدنا موسیٰ کاظم کے صاحبزادے حضرت علی رضا فرماتے ہیں کہ جب خالق کائنات نے سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کو حکم فرمایا ابراہیم اپنے بیٹے اسماعیل کو میرے نام پر ذبح کرو تو سیّدنا ابراہیم نے بیٹے کو اللہ تعالیٰ کے راستے پر قربان کرنے کے لئے منیٰ کے میدان میں لٹا کر چھری گلے پر رکھ دی۔ جب اللہ تعالیٰ کے خلیل بیٹے کو ذبح کرنے لگے تو آنکھوں پر کپڑے کی پٹی باندھ لی تا کہ بیٹے کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے حکم میں دیر نہ ہو جائے جب رب عزوجل کے خلیل نے بیٹے کے گلے پر چھری پھیری تو خالق کائنات نے فرمایا جبرئیل عرض کی جی رب جلیل فرمایا جلدی کر جنت سے ایک دُنبہ لے جا اور میرے خلیل کی چھری کے نیچے سے اسماعیل کو نکال کر یہ دُنبہ لٹا دے لیکن خیال کرنا میرے خلیل کو پتہ نہ چلنے دینا تا کہ یار کی قربانی میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ آئے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جنت سے دُنبہ لیا حضرت اسماعیل کو نکال کر دُنبہ لٹا دیا جب ابراہیم علیہ السلام نے دُنبہ ذبح کر کے پٹی کھولی تو حضرت اسماعیل علیہ السلام سامنے کھڑے مسکرا رہے تھے۔ سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے چہرہ

Marfat.com

آسمانوں کی طرف کر کے عرض کی مولا کریم یہ کیا ہوگیا ہے چھری اسماعیل پر پھیری تھی ذبح دُنبہ ہوا ہے۔ خالق کائنات نے آواز ماری قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْیَا اے سجناں تو نے خواب سچا کر کے دکھا دیا ہے۔ اِنَّا کَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ۔ ہم اسی طرح نیک لوگوں کو بدلہ دیتے ہیں۔ پیارے غور تو کر بیٹا بھی بچ گیا ہے اور قربانی کا ثواب بھی مل گیا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام خاموش ہوگئے لیکن دل میں سوچنے لگے کہ ابھی تو میں نے دُنبہ ذبح کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اتنا کرم کر دیا ہے اگر میں بیٹا ذبح کر دیتا تو خالق کائنات کتنا راضی ہوتا مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے کتنا اجر وثواب ملتا میرے پیارے رب العالمین نے یار کی کیفیت کو دیکھ کر قرآن کی آیت اتاری فرمایا: اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ۔ سجناں یہ ایک بہت بڑا امتحان تھا بڑی سخت آزمائش تھی تو اس امتحان میں کامیاب ہوگیا ہے۔ وَفَدَیْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ۔ اے میرے خلیل ہم نے تیرے بیٹے اسماعیل کو ایک بہت بڑی قربانی کے بدلے بچا لیا ہے۔ حضرت ابراہیم نے عرض کی اے خالق کائنات یہ قربانی کون سی ہے جس کے صدقے میرا بیٹا بچ گیا ہے خالق کائنات نے فرمایا سجناں تیرے بیٹے کی پیشانی میں نبی آخر الزماں کا نور ہے اس لئے ہم نے تیرا امتحان لے کر تیرا بیٹا بچا لیا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی اے خالق کائنات وہ تیرا محبوب کتنی شان والا ہوگا؟ جس کے صدقے میرا بیٹا بچ گیا ہے۔ خالق کائنات نے فرمایا سجناں میرے یار کو دیکھنا چاہتے ہو؟ عرض کی کرم کرو تو بڑی مہربانی ہوگی۔ خالق کائنات نے اپنے خلیل کی نگاہوں سے پردے ہٹا دیئے آپ نے منیٰ میں کھڑے کھڑے کملی والے کا دیدار کر لیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سرکار کو دیکھا سرکار کی بچیوں کو دیکھا سرکار کے بچوں کو دیکھا سرکار کے نواسوں کو دیکھا نواسیوں کو دیکھا۔ حضرت ابراہیم سرکار کی آل کو دیکھ کر بڑے خوش ہوئے۔ اب خالق کائنات نے سوال کیا ابراہیم بتا تو ساری نسل انسانی میں سے سب سے زیادہ کس سے محبت کرتا ہے؟ حضرت ابراہیم

Marfat.com

نے عرض کی اے خالق کائنات میں سب سے زیادہ محبت محمد اور آلِ محمد ﷺ سے کرتا ہوں خالق کائنات نے فرمایا اپنی اولاد سے زیادہ محبت کرتے ہو یا میرے محبوب کی آل سے زیادہ؟ عرض کی اے پیارے رب العالمین مجھے محمد عربی ﷺ کی اولاد اپنی اولاد سے زیادہ پیاری ہے۔ سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے جب سرکار کی ساری آل کو دیکھا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نظر سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ پر پڑی ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی مولا کریم یہ بچہ بڑا پیارا ہے یہ کون ہے؟ اس کا نام کیا ہے؟ خالق کائنات نے فرمایا سبحاں یہ میرے نبی کا نواسہ ہے اس کا نام حسین ہے۔ یہی حسین تیرے بیٹے اسماعیل کا فدیہ ہے۔ یہی سب سے بڑی قربانی ہے حضرت ابراہیم نے عرض کی مولا کریم وہ کیسے فرمایا سبحاں ایک وقت آئے گا یہی میرا حسین اپنے بچوں کو لے کر مدینہ چھوڑ دے گا مکہ چھوڑ دے گا میدان کربلا میں سارے خاندان کو شہید کرانے کے بعد خود بھی شہید ہو جائے گا۔ جب سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے سنا تو امام حسین رضی اللہ عنہ کے غم میں آنکھوں سے آنسو آگئے اللہ تعالیٰ کا خلیل رو پڑا۔ خالق کائنات نے فرمایا سبحاں تو نے جو غم حسین میں آنسو بہائے ہیں میں نے غم حسین رضی اللہ عنہ کے صدقے اتنا ثواب عطا کر دیا ہے جتنا بیٹے کو ذبح کرنے کے بعد عطا کرنا تھا۔ سبحان اللہ۔ اے ابراہیم خواب تم نے دیکھا ہے تعبیر حسین دے گا تم سوال ہو حسین جواب ہوگا۔ تم قال ہو حسین حال ہوگا تم راز ہو حسین اظہار ہوگا تم اجمال ہو حسین تفصیل ہوگا۔

(روضۃ الشہداء جلد ا صفحہ ۷۳، ۷۴، ذبح عظیم صفحہ ۱۷۹، ۱۸۰، تذکرہ شہادت صفحہ ۱۶، فاطمہ کا لال صفحہ ۳۹)

اَسی خادم آلِ محمد ﷺ دے ساڈی جند دے جان حسین
دے کے پُتر بھرا سب راہ خدا عزوجل تے کیتا بہو احسان حسین
یاد اے اج تک اساں سنیاں نوں جیڑا پڑھیا قرآن حسین
ممتاز کفنی تے لکھ ویساں میرا دین ایمان حسین

Marfat.com

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رضی اللہ عنہ بہت بڑے زمانے کے ولی تھے آپ حضور سیّدنا غوث اعظم کے ہمعصر ہیں آپ کا اور غوث پاک کا ایک ہی زمانہ تھا آپ فرماتے ہیں ایک مرتبہ دس محرم کو میں اپنے گھر میں بیٹھا تھا میں نے دل میں سوچا آج دس محرم کی تاریخ ہے آج کے دن ہی میدان کربلا میں علی کا لال شہید ہوا تھا آج ہی کے دن میرے نبی کے نواسے نے میدان کربلا میں بڑی مظلومیت کے ساتھ شہادت کا جام پیا تھا۔ افسوس میں امام حسین رضی اللہ عنہ کے زمانے میں نہیں تھا کاش میں اس دور میں ہوتا تو انپا تن من امام حسین رضی اللہ عنہ کے قدموں پر قربان کر دیتا۔ پھر میں امام کے دکھوں کو تکلیفوں کو یاد کر کے رونے لگا آنسوؤں سے میری داڑھی تر ہوگئی۔ حضرت سہیل فرماتے ہیں رات کو میں عشاء کی نماز پڑھ کے چارپائی پر لیٹا تو میری آنکھ لگ گئی خواب میں مجھے حسین رضی اللہ عنہ کے نانے کی زیارت نصیب ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا سہل میں نے عرض کی جی میرے آقا فرمایا تو آج میرے حسین رضی اللہ عنہ کے غم میں روتا رہا ہے ناں؟ میں نے عرض کی جی میرے آقا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قسم ہے رب العزت کی میرے حسین رضی اللہ عنہ کے غم میں تیرے گرنے والا ایک آنسو بھی ضائع نہیں جائے گا۔ سہل آج تو غم حسین میں رو رہا ہے دیکھنا کل قیامت والے دن اللہ تعالیٰ تجھے ایک ایک آنسو کا اتنا ثواب عطا فرمائے گا اگر پوری دنیا کے حساب دان اس کو شمار کرنا چاہیں تو شمار نہیں کر سکیں گے۔ (روضۃ الشہداء جلد ا صفحہ ۴۷، تذکرہ شہادت صفحہ ۱۵)

دیکھو سخی حسین رضی اللہ عنہ نے وچہ کربل کیڈی صبر دی یارو نماز نیتی
تیغ حلق اتے سر ہے وچہ سجدے ذرا اف نہ زہرا دے لال کیتی
قلم رون لگی جدوں لکھن لگی جو جو آل رسول دے نال بیتی
اے امیر اسلام دی لاج کارن نئیں فاسق و فاجر دی بیعت کیتی

شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم علامہ سیّد امداد علی الحسینی اپنی کتاب بحر

Marfat.com

المصائب میں لکھتے ہیں کہ سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مَنْ بَکٰی عَلَی الْحُسَیْنِ جو بندہ مومن سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی مصیبت پر روئے اَوْ اَبْکٰی اَوْ تَبَاکٰی یا واقعات کربلا لوگوں کو سنا کر رلائے یا رونے والی صورت بنائے وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ تو ایسے بندے کے لئے جنت واجب ہے۔ پھر فرمایا: کُلُّ عَیْنَ بَالِیَةٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ قیامت والے دن ہر آنکھ روئے گی اِلَّا عَیْنَ بَکَتْ عَلَی الْحُسَیْنُ مگر وہ آنکھ نہیں روئے گی جو دنیا میں غم حسین میں روتی رہی ہے فَاِنَّهَا ضَاحِکَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ بِنَعِیْمِ الْجَنَّةِ بلکہ قیامت والے دن وہ آنکھ خوشی سے مسکرا رہی ہوگی اور اس آدمی کو جنت کی نعمتوں کی خوشخبری سنائی جائے گی۔ (بحر المصائب صفحہ ۱۰۷)

شیعہ حضرات کے چوٹی کے محدث ملا باقر مجلسی بحار الانوار میں لکھتے ہیں کہ اَنَّ الصَّادِقَ اِذَا اَهَلَّ هِلَالَ عَاشُوْرَ اَشْتَدَّ حُزْنُهٗ وَعِظَمَ عَلٰی مُصَائِبِ الْحُسَیْنِ۔ جب سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ محرم شریف کا چاند دیکھتے تو آپ کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسو جاری ہو جاتے آپ میں ضبط کی طاقت ختم ہو جاتی آپ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے مصائب یاد کر کے رونا شروع کر دیتے سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے مرید آپ کے ساتھی آپ کو شہادت حسین پر دلاسہ دیتے افسوس کا اظہار کرتے اور وہ بھی غم حسین میں آنسو بہاتے جب امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے مرید روتے تو آپ اپنے مریدوں کو فرماتے: اَیُّهَا النَّاسُ وَیَنْظُرُ اِلٰی زَوَارِهٖ وَالْبَاکِیْ عَلَیْهِ وَالْمُقِیْمِیْنَ عَلَیْهِ الْعَزَاءُ اے لوگو اے میرے بابے کے غم میں رونے والو یقین رکھو سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ ہمیشہ اپنی قبر انور کی زیارت کرنے والوں کو دیکھتے ہیں کہ کون کون میرے روضہ کی زیارت کے لئے آتا ہے اور ان لوگوں کو بھی جانتے ہیں جو غم حسین میں اپنے آنسو بہاتا ہے اور تعزیت کرتا ہے یعنی اظہار افسوس کرتا ہے وَهُوَ اَعْرَافُ بِهِمْ وَبِاَسْمَائِهِمْ۔

Marfat.com

امام حسین رضی اللہ عنہ اپنے غم میں افسوس کا اظہار کرنے والوں کو بھی پہچانتے ہیں اور ان کے ناموں کو بھی جانتے ہیں۔ وَاِنَّهٗ لَيَرٰى مَنْ يَّبْكِيْهِ فَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ جب امام حسین رضی اللہ عنہ کسی کو اپنی مصیبت میں روتے دیکھتے ہیں تو اسی وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس رونے والے کے لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔ وَيَسْئَلُ جَدَّهٗ وَاَبَاهُ وَاُمَّهٗ وَاَخَاهُ اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْبَاكِىْ عَلٰى مُصَابِهٖ۔ پھر امام حسین رضی اللہ عنہ اپنے نانا جان اپنے بابا علی ماں فاطمہ بھائی حسن مجتبیٰ سے عرض کرتے ہیں یہ بندہ جو میری مصیبت کو سن کر میرے دکھوں کو سن کر رو رہا ہے آپ تمام بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی شفاعت کیجئے۔ وَهُوَ يَقُوْلُ لَوْ يَعْلَمُ زَائِرِىْ وَالْبَاكِىْ مَالَهٗ مِنَ الْاَجْرِ عِنْدَ اللّٰهِ پھر فرمایا لوگو امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر میرے غم میں رونے والوں کو یہ پتہ چل جائے کہ میرے غم میں رونے والوں کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا مرتبہ اور ثواب ہے تو لَكَانَ فَرْحُهٗ مِنْ جُزْعِهٖ ان کی خوشی رونے سے زیادہ ہو جائے وَمَا يَقُوْمُ مِنْ مَّجْلِسِهٖ اِلَّا وَمَا عَلَيْهِ ذَنْبٌ نَصَارَ كَيَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّهٗ اور جو بندہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی محفل میں جاتا ہے اور شہادت حسین سن کر اٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے ماں کے بطن سے آج پیدا ہوا ہے۔

(بحار الانوار، بحر المصائب صفحہ ۱۱۷، ۱۱۹)

سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب قیامت کا دن آئے گا تو ہر بندے کو نیکی کا اجر بھی دیا جائے گا اور گناہوں کی سزا بھی ملے گی۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک بندہ بڑا گنہگار ہوگا نیکیاں بہت کم گناہ بہت زیادہ وہ گناہوں کی وجہ سے جہنم کا حق دار ہوگا فرشتے اس کو پکڑ کر جہنم کی طرف لے چلیں گے اچانک خالق کائنات کی آواز آئے گی اے فرشتو ٹھہرو اس بندے کی ایک امانت میرے پاس ہے اسے وہ وصول کر لینے دو فرشتے حکم خداوندی سن کر رک

Marfat.com

جائیں گے خالق کائنات اس بندے کو ایک نور کا موتی عطا فرمائے گا وہ موتی اتنا منور ہوگا اتنا چمکدار ہوگا کہ اس کی روشنی سے سارا میدان محشر منور ہو جائے گا وہ گناہگار بندہ کہے گا مولا کریم یہ موتی کیسا ہے؟ اور کس کا ہے؟ خالق کائنات فرمائے گا یہ تیری امانت تھی جو ہم نے سنبھال کر رکھی تھی یہ امانت اپنی لے لو وہ عرض کرے گا اے پیارے رب العالمین میں تو اس امانت کو نہیں جانتا کہ یہ کیسی ہے اور میں نے تجھے کب عطا کی تھی؟ میرے پیارے رب العالمین آپ ہی فرمائیں یہ مسئلہ کیا ہے؟ فَيَقُوْلُ لَهٗ يَا عَبْدِیْ هٰذِهٖ عَبْرَةٌ سَالَتْ عَلٰى خَدِّكَ فِیْ مَصَائِبِ الْحُسَيْنِ۔ خالق کائنات فرماتے ہیں اے میرے بندے یاد کر ایک دن مصائب حسین سن کر حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقعات سن کر تیری آنکھ سے ایک آنسو نکلا تھا ہم نے اس تیرے آنسو کو نور کا موتی بنا دیا ہے۔ وہ بندہ بڑا حیران ہوگا۔ خالق کائنات فرمائے گا حیران نہ ہو یہ موتی لے لے جا سارے نبیوں سے سارے اماموں سے اس کی قیمت لگوا کہ اس موتی کی کیا قیمت ہے؟ وہ بندہ اس موتی کو لے کر حضرت آدم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوگا عرض کرے گا اے اللہ تعالیٰ کے نبی یہ موتی دیکھیئے اور مجھے بتایئے کہ اس موتی کی کیا قیمت ہے؟ حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے بیٹا یہ موتی بڑا پیارا ہے اور بڑا ہی قیمتی ہے اس کا تو کوئی جواب نہیں یہ ان مُلا موتی ہے اس کی قیمت تصور سے بھی زیادہ ہے پھر وہ بندہ حضرت نوح حضرت ابراہیم حضرت اسماعیل حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے جائے گا مگر کوئی بھی اس کی قیمت کا تعین نہیں کر سکے گا ہر نبی فرمائے گا یہ ان ملا موتی ہے پھر وہ بندہ مولا علی رضی اللہ عنہ بارہ اماموں کے پاس جائے گا وہ بھی اس کی قیمت کا تعین نہیں کر سکیں گے فَيَتَعَيَّرُوْنَ فِیْ تَقْوِيْمِ ثَمَنِهَا حَتّٰى يَحْصُرَ مَعَهَا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تمام انبیاء علیہم السلام تمام امام اس کی قیمت نہیں لگا سکیں گے وہ بندہ کہے گا مولا کریم اس کی

Marfat.com

قیمت تو کوئی بھی نہیں لگا رہا خالق کائنات فرمائے گا اچھا تو یہ موتی لے کر حسین رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فِیْ حَضْرَةِ الْحُسَیْنِ وہ بندہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں وہ موتی لے کر حاضر ہوگا۔ فَلَمَّا یَنْظُرُ اِلَیْهِ الْحُسَیْنِ جب امام حسین رضی اللہ عنہ اس بندے کو اپنی طرف آتا دیکھیں گے تو اس کے استقبال کے لئے اٹھ کے کھڑے ہو جائیں گے یُعَانِقُهٗ وَیُلَاطِفُهٗ کَالْاَبِ الشَّفِیْقِ بِوَالِدِهٖ اس کو اپنے سینے سے لگا کر سینے سے چمٹالیں گے اس طرح شفقت فرمائیں گے جیسے ایک باپ بیٹے سے پیار کرتا ہے۔ وہ بندہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں عرض کرے گا حضور یہ موتی دیکھیں اور بتائیں کہ اس کی قیمت کیا ہے؟ امام حسین رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے اے خالق کائنات یہ موتی میرے غم میں اس کی آنکھ سے نکلا ہے اب اس کی قیمت یہ ہے کہ اس کے سارے گناہوں و معاف کر کے اُسے جہنم سے بچا کر جنت عطا فرمائی جائے۔ تو خالق کائنات فرمائے گا: یَاحُسَیْنُ لَقَدْ غَفَرْتُ لَهٗ وَلِوَالِدَیْهِ بِحَقِّكَ اے پیارے حسین ہم نے اس کے بھی گناہ معاف کر دیئے اور اس کے والدین کے بھی گناہ معاف کر دیئے بلکہ یہ سارا گھرانہ آپ کے ساتھ جنت میں جائے گا۔ (بحر المصائب صفحہ ۲۱۵، ۲۱۶)

علامہ کاشفی رحمۃ اللہ علیہ روضۃ الشہداء میں لکھتے ہیں جب امام حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو خالق کائنات نے آواز ماری جبرئیل عرض کی جی رب جلیل فرمایا یار کے گھر نواسہ حسین پیدا ہوا ہے جا ہماری طرف سے ہمارے حبیب کو حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت پر مبارک دے آ۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمانوں سے زمین پر تشریف لائے جب آرہے تھے تو راستے میں آپ نے دیکھا جنگل میں ایک فرشتہ بیٹھا ہے جو زار و قطار رو رہا ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام جب اس فرشتے کے پاس تشریف لائے تو آپ نے پہچان لیا کہ یہ فرشتہ تو تیسرے آسمان کے

Marfat.com

فرشتوں کا سردار فرشتہ ہے نام فَطْرَسُ ہے لیکن فَطْرَسُ کی حالت یہ ہے کہ پر بھی نہیں اور پاؤں بھی نہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا اے فَطْرَسُ! یہ تو نے کیا حالت بنا رکھی ہے؟ یہ تمہارے پر کہاں گئے اور تیرے ہاتھ پیر کدھر گئے۔ فَطْرَسُ نے کہا اے جبرئیل علیہ السلام آپ آج دیکھ رہے ہیں میں تو سات سو سال سے یہاں رو[illegible] حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا تیرا جرم کیا ہے؟ اس فرشتے نے کہا اے جبرئیل آج سے سات سو سال پہلے میں تیسرے آسمان پر بیٹھا تھا اچانک ایک زمین کی طرف دروازہ کھلا میں نے زمین کی طرف نظر کی ایک آدمی کو دیکھا جس کے ہاتھ بھی نہیں پاؤں بھی نہیں میں نے اس آدمی کو دیکھ کر دل میں خیال کیا اس بندے کی بھی کوئی زندگی ہے نہ اس کے پاؤں ہیں نہ ہاتھ ہیں اس سے تو بہتر ہے یہ مر جائے۔ اللہ تعالیٰ کو میری یہ بات پسند نہ آئی اللہ تعالیٰ نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے میرے پروں کو جلا دیا میرے ہاتھ پیر کٹ گئے اللہ تعالیٰ نے مجھے آسمان سے زمین پر بھیج دیا۔ جبرئیل علیہ السلام میں تو سات سو سال سے توبہ کر رہا ہوں لیکن وہ مالک راضی ہی نہیں ہو رہا۔ پھر اس نے پوچھا اے جبرئیل تم کدھر جا رہے ہو؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا میں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں جا رہا ہوں اللہ تعالیٰ نے آپ کو نواسہ عطا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبارکبادیاں لے کر جا رہا ہوں فَطْرَسُ رو پڑا رو کر کہا جبرئیل مجھے بھی ساتھ لے چلو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں میں عرض کروں گا سرکار اللہ تعالیٰ کے حضور میری سفارش فرمائیں گے وہ کریم راضی بھی ہو جائے گا اور مجھے ہاتھ پاؤں اور پر بھی عطا فرما دے گا میں اپنی جگہ واپس چلا جاؤں گا حضرت جبرئیل نے فرمایا اچھا آؤ پھر میں تمہیں سلطان مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے چلوں جہاں سے کوئی فقیر کبھی حالت گیا ہی نہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام اس فرشتے کو لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں پہنچے صلوٰۃ و سلام عرض کرنے کے بعد امام

Marfat.com

حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت کی مبارکباد پیش کی سرکار نے مسکرا کر مبارکباد قبول فرمائی سرکار نے پھر فرمایا جبرئیل یہ آج کس کو ساتھ لے کر آئے ہو؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اس فرشتہ کی ساری بات بتائی پھر عرض کی حضور کرم فرمایئے اس کی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سفارش کیجئے تا کہ خالق کائنات اس سے راضی ہو جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فرشتے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی اے خالق کائنات مہربانی فرماؤ اس کی غلطی معاف کر کے اس کو پرانا عہدہ عطا فرماؤ میرے پیارے رب العالمین نے فرمایا سبحان میں نے اس کی توبہ قبول کر لی ہے اس کو ابھی اپنے عہدے پر بحال بھی کر دیں گے۔ سرکار نے مسکرا کر اس فرشتے کو توبہ قبول ہونے کی خوشخبری سنائی فرشتے نے عرض کی آقا بڑی کرم نوازی مگر میرے پر نہیں میرے پاؤں نہیں میرے ہاتھ نہیں میں آسمانوں پر جاؤں کیسے؟ سرکار نے فرمایا گھبرا نہیں اس کا بھی بندوبست کر لیتے ہیں میرے آقا کی گودی میں آقا حسین لیٹے ہوئے تھے اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فَطْرَسُ اپنا جسم میرے حسین رضی اللہ عنہ کے جسم کے ساتھ مس کرو اپنا جسم میرے حسین کے جسم کے ساتھ لگاؤ جب فرشتے نے اپنا جسم علی کے لال کے جسم کے ساتھ ٹچ کیا تو امام حسین رضی اللہ عنہ کے صدقے سے اسی وقت اللہ تعالیٰ نے اس کے پر اس کے ہاتھ پاؤں واپس کر دیئے۔ وہ فرشتہ کملی والے کا اور سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا شکریہ ادا کر کے تیسرے آسمان پر چلا گیا۔ پھر کئی سال بعد جب میدان کربلا میں امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو اس فرشتے کو پتہ چلا وہ رو پڑا رو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی اے میرے رب العالمین میرا حسین میدان کربلا میں شہید ہو گیا مجھے تو اب پتہ چل رہا ہے کاش مجھے حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہلے پتہ چل جاتا تو میں تجھ سے اجازت لے کر حسین رضی اللہ عنہ کے دشمنوں سے جنگ کرتا۔ (روضۃ الشہداء جلد ۲ صفحہ ۲۱، ۲۳، جامع معجزات صفحہ ۷۰، ۷۱)

خالق کائنات نے فرمایا فَطْرَسُ پریشان کیوں ہو گئے ہو پہلے پتہ نہیں چلا

Marfat.com

اب تو چل گیا ہے ناں؟ اس فرشتے نے عرض کی اے خالق کائنات اب تو امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے ہیں اب میں کیا کروں؟ خالق کائنات نے فرمایا فکر نہ کر میں تمہیں بتاتا ہوں تم نے کیا کرنا ہے؟ عرض کی مولا کریم کیا کروں میرے خالق کائنات نے فرمایا ایسے کر وہ فرشتے جو ستر ہزار تیرے تابع ہیں ان کو ساتھ لے کر میرے حسین رضی اللہ عنہ کے مزار پر چلا جا اور قیامت تک تو اور تیرے ساتھی مجاور بن کر میرے حسین رضی اللہ عنہ کے روضے پر بیٹھو۔ میرے حسین رضی اللہ عنہ کے روضے کی زیارت بھی کرو اور غم حسین میں آنسو بھی بہاؤ اور جو آنسو تمہاری آنکھوں سے گریں ان کا ثواب ان لوگوں کو پہنچاتے جاؤ جو میرے حسین رضی اللہ عنہ کے غم میں روتے ہیں۔ وہ فرشتہ اللہ تعالیٰ کا حکم سن کر ستر ہزار فرشتے لے کر آقا حسین رضی اللہ عنہ کے روضے پر آ گیا اور قیامت تک وہ فرشتہ اپنے ساتھیوں سمیت علی کے لال کے روضہ پر آنسو بہاتا رہے گا اور ان کو ثواب پہنچاتا رہے گا جو غم حسین میں روتے رہیں گے۔

(روضۃ الشہداء، جلد ۲ صفحہ ۲۳، غنیۃ الطالبین صفحہ ۴۳۰، تذکرہ شہادت صفحہ ۲۸۳)

رونا اکھ نوں روشن کردا تے صاف کریندا دل نوں
داغ سینے دے صاف کریندا تے نالے موم کریندا سِل نوں
اک اتھرو بخشش لئی کافی جا بچھ لے کسے کامل نوں
اعظم جے ایہہ دولت لبھنی تے جا مل کسے صاحب دل نوں

علامہ ابن کثیر البدایہ والنہایہ میں امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ لکھ کر فرماتے ہیں کہ فَكُلُّ مُسْلِمٍ يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّحْزَنَهٗ قَتْلُهٗ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت پر غمگین ہو فَاِنَّهٗ مِنْ سَادَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعُلَمَاءِ الصَّحَابَةِ وَابْنِ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ الَّتِيْ هِيَ اَفْضَلُ بَنَاتِهٖ کیونکہ امام حسین رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے سرداروں میں سے اور علماء وصحابہ میں سے ہیں اور رسول خدا کی افضل بیٹی کے بیٹے ہیں وَقَدْ كَانَ عَابِدًا وَّ شُجَاعًا

Marfat.com

وَّسَخِیًّا اور آپ بہت بڑے عبادت گزار، بہادر اور حد درجہ کے سخی تھے۔

(البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۲۰۳، اردو صفحہ ۱۱۰۹، آل رسول جلد ۲ صفحہ ۵۸۰

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا حضور یہ بتائیں کہ محرم شریف میں امام حسین رضی اللہ عنہ کی محفل سجانی چاہیے کہ نہیں؟ پھر ذکر حسین سن کر رو چاہیے کہ نہیں؟ تو شاہ صاحب نے اس سائل کو جواب دیا کہ فقیر سال میں دو محلفیں خود گھر میں کراتا ہے ایک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل دوسری امام حسین رضی اللہ عنہ کی محفل۔ شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ کی محفل دس محرم کو یا دس محرم سے ایک دو دن پہلے ہوتی ہے تقریباً پانچ سو یا ہزار آدمی کبھی اس سے بھی زیادہ جمع ہو جاتے ہیں۔ وہ سارے حضرات حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھتے ہیں پھر فقیر خود محفل میں آتا ہے اس کے بعد جو احادیث مبارکہ میں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی شان اور شہادت ہے وہ احادیث مبارکہ بیان کی جاتی ہیں پھر قاتلانِ حسین رضی اللہ عنہ کا انجام بیان کیا جاتا ہے پھر وہ اشعار اور مرثیے جو جنوں اور پریوں نے شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ پر پڑھے وہ بیان کیئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد قرآن مجید کا ختم کیا جاتا ہے پھر کھانے پر ختم پڑھا جاتا ہے اگر مجمع میں کوئی اچھی آواز والا آدمی ہو تو وہ سلام پڑھتا ہے یا امام حسین رضی اللہ عنہ کا مرثیہ پڑھتا ہے جو شریعت کے مطابق ہو۔ جب نعت خواں امام حسین رضی اللہ عنہ کی شان میں مرثیہ پڑھتا ہے تو اکثر حضار مجلس را وایں فقیر را ہم رقت و بکا لاحق می شود۔ اکثر حاضرین مجلس اور اس فقیر پر رقت کی حالت طاری ہو جاتی ہے اور زار و قطار رونا شروع کر دیتے ہیں۔ اگر فقیر کے نزدیک شہادت حسین رضی اللہ عنہ کا جلسہ کرنا اور آپ کے غم میں رونا ناجائز ہوتا تو فقیر کبھی یہ کام نہ کرتا۔

(فتاویٰ عزیزی صفحہ ۱۱۰، اردو صفحہ ۱۹۹، شام کربلا صفحہ ۲۶۴، ۲۶۵

شاہ رفیع الدین محدث دہلوی اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں۔ انعقاد مجلس ذ شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ در ماہ محرم در روز عاشورہ یا غیر آں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کی محفا

Marfat.com

محرم شریف میں کرنا یا دس محرم کرنا یا آگے پیچھے کرنا جائز ہے۔ وشنیدن سلام و مرثیہ مشروع۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کے غم میں مرثیہ سننا اور آپ کے پیار میں سلام سننا بھی جائز ہے۔ وگریہ و بکا برحال شہدائے کربلا جائز و درست است۔ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقعات سن کر رونا آنسو بہانا جائز ہے۔

مولانا عبدالحی لکھنوی سے کسی نے پوچھا کہ حضور اگر کوئی بندہ کربلا کے واقعات یاد کر کے امام کی مظلومیت کو تصور کر کے رو پڑے آنکھوں سے آنسو آجائیں تو کوئی مضائقہ تو نہیں؟ آپ نے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ جب امام حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر سن کر رو پڑے۔ پھر شہادت کے بعد حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خواب کے اندر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی کہ آپ پریشان اور مغموم ہیں اور آپ کے بال مبارک غبار آلودہ ہیں۔ یہ حدیثیں امام احمد اور بیہقی نے روایت کی ہیں۔

(مجموعہ فتویٰ جلد ۲ صفحہ ۲۸۱، شام کربلا صفحہ ۲۶۶)

حضرات شیعہ اور سنی حضرات کی کتابوں سے پتہ چلا کہ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے مصائب سن کر آپ کی مظلومیت کے واقعات سن کر رونا آنکھوں سے آنسو نکل آنا یہ رحمت خدا کی دلیل ہے یہ بخشش اور کامیابی کی علامت ہے۔ یہ مسئلہ کسی کتاب میں نہیں کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا غم کرنے کے لئے کسی نے بے صبری کا مظاہرہ کیا ہو۔ مثلاً ماتم کرنا، چہرہ پیٹنا، سینے پر بلیڈ مارنا، کمر پر چھریاں مارنا، پھر امام کے غم میں تعزیے نکالنا، ذوالجناح کی شبیہ میں گھوڑے پر چادریں ڈال کر گلیوں بازاروں میں پھرانا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کے غم میں یکم محرم سے لے کر بیس صفر تک کالے کپڑے پہننا پھر ہاتھوں میں پیروں میں لوہے کے کڑے اور زنجیریں پہننا، چارپائیاں الٹی ڈال کر امام کی محبت میں سونا۔ یہ کسی امام نے کسی بزرگ نے کام نہیں کیئے مگر افسوس یہ تمام کام آج کل شیعہ حضرات کی علامت بن

Marfat.com

چکے ہیں۔ اگر کوئی بندہ ان کو سمجھائے کہ یہ کام شرعاً جائز نہیں کسی امام کے قول سے ثابت نہیں تو بجائے ماننے کے الٹے سیدھے جواب دینا شروع کر دیتے ہیں۔ آگے سے کہتے ہیں کہ ہم یہ کام امام حسین رضی اللہ عنہ کے غم میں کرتے ہیں لگتا ہے تمہیں امام حسین رضی اللہ عنہ کا کوئی غم نہیں۔ تم خارجی ہو تم ناصبی ہو تم ہمیں غم حسین رضی اللہ عنہ سے منع کرتے ہو۔ پھر شیعہ حضرات کے کئی علماء نے عوام کو مطمئن کرنے کے لئے ماتم حسین رضی اللہ عنہ کے جواز پر کئی کتابیں لکھی ہیں۔ پھر جو کتابوں میں دلائل پیش کیئے وہ سب موضوع اور من گھڑت روایات کا سہارا لے کر دیئے ہیں تا کہ اپنی عوام کو مطمئن کیا جائے کہ جو تم کام کر رہے ہو صحیح کر رہے ہو اس کو جاری رکھو۔ حضرات اللہ تعالیٰ گواہ ہے کہ جس طرح شیعہ حضرات غم حسین رضی اللہ عنہ کی آڑ میں چھریاں مارتے ہیں سنگلیاں مارتے ہیں اپنا جسم لہولہان کرتے ہیں یہ غم حسین نہیں بلکہ یہ خودکشی ہے یہ اپنے آپ کو ہلاک کرنے والی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو یہ کام کرنے سے منع فرمایا ہے۔

ماتم حسین خودکشی ہے

خالق کائنات قرآن مجید کے پارہ ۵ سورۃ نساء آیت ۲۹، ۳۰ میں ارشاد فرماتا ہے: وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا۔ اے لوگو اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمانے والا ہے۔ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّ ظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا وَّكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا اور جو بندہ ظلم زیادتی کرتے ہوئے ایسا کرے گا پس عنقریب ہم اسے جہنم میں داخل کریں گے اور یہ بات اللہ تعالیٰ کے لئے آسان ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ نَفْسَهٗ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهٗ فِيْ يَدِهٖ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو انسان کسی ہتھیار سے خودکشی کرے گا تو جہنم میں وہ

Marfat.com

ہتھیار اس انسان کے ہاتھ میں ہوگا۔ یَتَوَجَّأُ بِهَا فِیْ بَطْنِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا۔ اس ہتھیار سے جہنم میں وہ انسان خود کو ہمیشہ زخمی کرتا رہے گا۔ وَمَنْ شَرِبَ سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ یَتَحَسَّاهُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا۔ جو انسان زہر سے خودکشی کرے گا وہ جہنم میں ہمیشہ زہر کھاتا رہے گا وَمَنْ تَرَدّٰی مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ یَتَرَدّٰی فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا۔ اور جو انسان پہاڑ سے گر کر خودکشی کرے گا وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ گرتا رہے گا۔ (مسلم شریف جلد ۱ صفحہ ۷۳، بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۹۸۴)

حضرات گرامی قرآن و حدیث سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ خودکشی کرنا اپنے آپ کو ہلاک کرنا یہ حرام ہے یہ ناجائز ہے۔ محدثین کرام فرماتے ہیں اگر کوئی بندہ خودکشی حلال سمجھ کر جائز سمجھ کر کرتا ہے وہ کافر ہے کیونکہ اس نے حرام کو حلال سمجھ کر کام کیا ہے۔ وہ قیامت والے دن ہمیشہ جہنم میں رہے گا اگر کوئی انسان خودکشی ناجائز سمجھ کر کرتا ہے تو وہ کافر تو نہیں ہوگا البتہ سخت گنہگار ہوگا قیامت والے دن جہنم میں جائے گا ضرور مگر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا اس کو معاف کر کے جنت عطا فرمادے گا۔ (شرح صحیح مسلم جلد ۱ صفحہ ۵۷۳)

اب کسی منصف سے کسی غیر مسلم سے ہی پوچھ لیا جائے کیا غم حسین رضی اللہ عنہ کی آڑ میں اپنے جسم پر چھریاں مارنا یہ خودکشی ہے کہ نہیں؟ ایک غیر مسلم بھی اس بات کی گواہی دے گا کہ یہ خودکشی ہے۔ حضرات آپ شیعہ حضرات کے ماتمی جلوس کو جا کر خود دیکھیں کہ کئی شیعہ حضرات زنجیریں مار مار کر بیہوش ہو کر گر پڑتے ہیں ان کو فوراً ہسپتال پہنچایا جاتا ہے اگر فوراً علاج ہو جائے تو عزادار بچ جاتا ہے نہیں تو مر جاتا ہے۔ یہ اخباروں پر ٹی وی پر تماشا دیکھا جاسکتا ہے۔ یہ سرگودھے کے ساتھ ایک شہر ہے سلانوالی اس میں ایک نوجوان لڑکا تھا اس نے محرم کے دنوں میں زنجیروں سے ماتم کیا وہ بیہوش ہوگیا اسے ہسپتال لے جایا گیا علاج کیا بچ

Marfat.com

گیا۔ جب ٹھیک ہوگیا تو ڈاکٹروں نے کہا ملازم حسین صاحب اگر جان چاہیے تو اب زنجیروں سے ماتم نہ کرنا نہیں تو تیری جان کو خطرہ ہے۔ تیرے جسم کا خون بڑا نکل گیا ہے لیکن وہ باز نہ آیا دوسرے سال پھر سنگلیوں سے ماتم کیا وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے مر گیا۔ اب بتایئے یہ غم حسین رضی اللہ عنہ کی موت ہے یا خودکشی ہے؟ ہر منصف ہر عادل کہے گا یہ خودکشی ہے یہ اپنے آپ کو ہلاک کرنے والی بات ہے۔ پھر یہ عزادار جو چھریوں سے ماتم کرتے ہیں یہ ناجائز سمجھ کر تو نہیں کرتے بلکہ ثواب سمجھ کر کرتے ہیں اور قرآن اور حدیث کا فیصلہ کیا ہے کہ حرام کو حلال سمجھ کر کرنے والا ناجائز کو جائز اور ثواب سمجھ کر کرنے والا ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ حضرات یہ عزادار جس حسین رضی اللہ عنہ کی محبت میں ماتم کرتے ہیں سینے اور کمر پر چھریاں مار مار کے اپنے آپ کو ہلاک کر دیتے ہیں وہ آقا حسین رضی اللہ عنہ کی سیرت کا مطالعہ کریں علی کے لال نے میدان کربلا میں بھوک پیاس برداشت کر لی بچوں بھتیجوں کو قربان کرا دیا خود بھی سر کٹوا کے نیزے کی نوک پر چڑھ گئے مگر صدقے جاؤں فاطمہ کے بچڑے پر صبر کا دامن نہیں چھوڑا۔

صدقے جاواں میں زہرہ دے لال اتوں جنہے دین ایمان دی لاج رکھ لئی
جنہے صبر ایوب نوں رکھ قائم میاں کون و مکان دی لاج رکھ لئی
اصغر ہتھاں دے وچہ کہا کے تے علی شیر یزدان دی لاج رکھ لئی
اصغر صدقے حسین دی ذات اتوں جنہے دونواں جہاناں دی لاج رکھ لئی

حضرات شیعہ حضرات کہتے ہیں کہ ہم جب امام حسین رضی اللہ عنہ کے دکھوں کے واقعات سنتے ہیں جب آقا حسین رضی اللہ عنہ کے مصائب سنتے ہیں تو ہم ماتم کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں ہم رو پیٹ کر امام حسین رضی اللہ عنہ کو پُرسہ دیتے ہیں۔ حضرات اگر کسی پر مصیبت آجائے کوئی دکھ آجائے تو اس کا طریقہ یہ نہیں کہ بندہ ماتم شروع کر دے رخساروں پر طمانچے مارنا شروع کر دے گلیوں بازاروں میں چھریاں مارنا

Marfat.com

شروع کردے۔ ناں یہ اسلامی طریقہ ہے نہ سماجی طریقہ ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا قرآن نبی کریم علیہ السلام کا فرمان اور آئمہ کرام کے اقوال یہ فرماتے ہیں کہ بندہ صبر کرے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرے مولا کریم اگر تو اسی طرح راضی ہے تو ہم بھی تیری رضا میں راضی ہیں۔

ماتم حسین قرآن کی روشنی میں

آپ قرآن مجید کا مطالعہ کریں جب خالق کائنات کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے بازاروں میں مکہ کی گلیوں میں طائف کے میدانوں میں مکہ کے ریگستانوں میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعلان بلند فرمایا کہ لوگو اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے وہ اکیلا ہے وہ اولاد سے ماں باپ سے رشتے داری سے پاک ہے وہ کلا ہے اور کلا رہے گا میں اس کا آخری نبی ہوں آؤ اگر نجات چاہتے ہو کامیابی چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک مان لو اور مجھے اللہ تعالیٰ کا آخری رسول مان لو۔ جب سرکار نے یہ اعلان فرمایا تو پورا عرب آپ کا مخالف ہوگیا اپنے پرائے ہوگئے۔ دوست دشمن بن گئے آپ کو امین اور صادق کہنے والوں نے معاذ اللہ آپ کو دیوانہ اور جھوٹا کہنا شروع کردیا۔ آپ کے راستے پر کانٹے بچھائے گئے آپ پر کوڑے کرکٹ کے ڈھیر ڈالے گئے آپ پر پتھروں کی بارش برسائی گئی آپ کے جسم کو لہولہان کیا گیا سرکار نے چہرہ والضحیٰ آسمانوں کی طرف بلند کرکے عرض کی اے خالق کائنات تو دیکھ رہا ہے میں تیری وحدانیت کا اعلان کرتا ہوں تیرے بندے مجھے طرح طرح کی تکلیفیں اور اذیتیں دے رہے ہیں مجھے جھوٹا اور کاذب کہہ رہے ہیں۔ خالق کائنات نے یار کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا: قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِىْ يَقُوْلُوْنَ اے میرے حبیب! ہم جانتے ہیں کہ رنجیدہ کرتی ہے آپ کو وہ بات جو یہ کہہ رہے ہیں فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ تو وہ کافر نہیں جھٹلاتے آپ کو بلکہ یہ ظالم دراصل اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرتے

Marfat.com

ہیں میرے حبیب آپ پریشان نہ ہوں یہ بے ایمان کوئی نیا کام نہیں کررہے بلکہ ہر دور میں ہر کافر نے یہی طریقہ اختیار کیا ہے۔ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ اور بے شک جھٹلائے گئے رسول آپ سے پہلے بھی فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا تو انہوں نے صبر کیا اس جھٹلائے جانے پر اور ستائے جانے پر حَتّٰى اَتٰهُمْ نَصْرُنَا۔ یہاں تک آ پہنچی انہیں ہماری مدد۔ (قرآن مجید پ ۷ سورۃ انعام آیت ۳۳،۳۴)

امام الانبیاء علیہم السلام نے عرض کی اے خالق کائنات اب میرے لئے کیا حکم ہے؟ اب میں کیا کروں میرے پیارے رب العالمین نے فرمایا: فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ۔ اے میرے محبوب ﷺ آپ بھی صبر کیجئے جس طرح ہمت والے رسولوں نے صبر کیا وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ اور ان کافروں کے لئے بددعا کرنے میں جلدی نہ کیجئے۔ شاید یہ آپ کے حسن اخلاق اور کمالات کو دیکھ کر مسلمان ہو جائیں۔ (قرآن مجید پ ۲۶، سورۃ احقاف آیت ۳۵)

مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ اولوالعزم رسول ہمت والے رسول ویسے تو سارے ہی ہیں مگر ۶ رسول زیادہ ہمت والے تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام، جب یہ تبلیغ کرتے تو آپ کی قوم آپ کو اتنا مارتی آپ بیہوش ہو جاتے مگر پھر بھی صبر کرتے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمرودیوں نے آگ میں ڈالا آپ نے صبر کیا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام چھری کے نیچے لیٹ کر صبر کا مظاہرہ کر گئے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیٹے کی جدائی پر صبر کیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو بھائیوں نے کنویں میں ڈالا آپ نے صبر کیا۔ حضرت ایوب علیہ السلام اٹھارہ سال بیماری میں مبتلا رہے آپ نے صبر کا مظاہرہ فرمایا۔ (تبیان القرآن جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۹)

حضرات قرآن مجید فرقان حمید کی ان آیات کریمہ سے پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ کے ہر نبی کو ہر رسول کو کافروں نے بے ایمانوں نے بڑی تکالیف دیں مگر قرآن گواہ ہے اللہ تعالیٰ کے ہر رسول نے اسلام کی خاطر اذیتیں برداشت کر کے بے

Marfat.com

صبری نہیں کی بلکہ صبر کا ایسا مظاہرہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یار کو بھی مشورہ دے رہا ہے سوہنا کافروں بے ایمانوں کی اذیتیں اور تکلیفیں سہہ کر ایسے صبر کر جیسے پہلے رسول صبر کرتے آئے ہیں۔ پھر میرے نبی نے ایسا صبر کیا کہ صبر کرنے کا حق ادا کر دیا۔ پتھر کھا کے دعائیں دیتے، گالیاں سن کر مسکرا پڑتے، روڑے بچھانے والوں کو قبائیں عطا فرماتے، خون کے دشمنوں کو معاف فرما دیتے۔ پتہ چلا کوئی تکلیف آجائے مصیبت آجائے، پریشانی آجائے، رونا پیٹنا نہیں چاہیے کپڑے نہیں پھاڑنے چاہیے زنجیر جسم پر نہیں مارنے چاہیے بلکہ صبر کرنا چاہیے کیونکہ صبر کرنا اللہ تعالیٰ کے مقدس رسولوں کا طریقہ ہے اور حسین پاک کے مقدس نانے کی سنت ہے۔ خالق کائنات قرآن مجید کے پ ۲۱ سورۃ سجدہ آیت ۲۳، ۲۴ میں صبر کا مقام بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَائِهٖ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ۔ اور بے شک ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب عطا فرمائی تو تم اس کے ملنے میں شک نہ کرو اور ہم نے اسے بنی اسرائیل کے لئے ہدایت کیا۔ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا اور ہم نے ان میں سے کچھ امام بنائے وہ رہبری کرتے ہیں لوگوں کی ہمارے حکم سے لَمَّا صَبَرُوْا وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ۔ جب تک وہ صبر کرتے رہے اور ہماری آیتوں پر پختہ یقین رکھتے تھے۔ حضرات قرآن مجید کی ان آیات کریمہ سے پتہ چلا کہ جو لوگ مصیبتوں پر تکلیفوں پر صبر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو کر انہیں زمانے کا امام بنا دیتا ہے اور جو لوگ مصیبتوں کے وقت واویلا کرتے ہیں شور مچاتے ہیں ماتم کرتے ہیں تو ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں وہ ایمان کے خزانے بھی لٹا بیٹھتے ہیں کسی عاشق مدینہ نے اپنی زبان میں کتنی اچھی بات فرمائی کہ:

چپ رہسے تے موتی مل سن صبر کریں تے ہیرے
پاگلاں وانگوں رولا پاسیں نہ موتی نہ ہیرے

Marfat.com

اللہ نبی دا نام لیئے اللہ نبی دا نام لیئے
اللہ نبی دا نام لیئے اللہ نبی دا
خس خس جتنا قدر نہ میرا صاحب نوں وڈہائیاں
میں گلیاں دا روڑا کوڑا محل چڑھایا سائیاں
اللہ نبی دا نام لیئے اللہ نبی دا

شیعہ حضرات کہتے ہیں کہ امام صرف بارہ ہیں اور کوئی امام نہیں اللہ تعالیٰ نے اس آیہ کریمہ میں واضح فرمادیا کہ لوگو اماموں کی کوئی حد نہیں جو بھی قیامت تک پکا مومن پکا متقی اور پکا صابر آتا رہے گا میں اسے لوگوں کا امام بناتا جاؤں گا۔ جب رب عزوجل نے امامت کی حد نہیں لگائی مجتہد کو کس نے اختیار دیا کہ وہ بارہ اماموں کی قید لگائے۔ (تفسیر نور العرفان صفحہ ۶۶۵)

حضرات جب انسان پر کوئی مصیبت آجائے پریشانی آجائے کوئی دکھ آجائے اس وقت ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ صبر کرے مصیبت کے وقت صبر کرنا ضروری ہے۔ خالق کائنات قرآن مجید کے پ ۲ سور بقرہ آیت ۱۵۳ میں ارشاد فرماتا ہے: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اے ایمان والو اے میرے یار کے غلاموں اِسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اگر تم پر کوئی مصیبت آجائے کوئی پریشانی آجائے کوئی فوت ہو جائے تو کیا کرو؟ فرمایا: مدد حاصل کیا کرو صبر اور نماز کے ذریعے سے۔ یا اللہ عزوجل اگر تیرا حکم مان کر تیرے دونوں احکام پر عمل کریں تو ہمیں کیا انعام عطا فرمائے گا؟ فرمایا: پھر انعام یہ ہوگا کہ توں جہاں بھی ہوگا اپنے آپ کو اکیلا نہ سمجھنا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ۔ بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ حضرات اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے میں صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوں پورے قرآن کا مطالعہ کر کے دیکھو اللہ تعالیٰ نے کہیں یہ نہیں فرمایا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمَاتِمِیْنَ کہ بے شک اللہ تعالیٰ ماتم کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اس

Marfat.com

آیۃ کریمہ پر ایسا عمل کیا ایسا کوئی کرسکتا نہیں نماز بھی پڑھی اور صبر بھی کیا لیکن امام حسین رضی اللہ عنہ کے نام نہاد محبّ نہ نماز پڑھتے ہیں اور نہ ہی صبر کرتے ہیں کہتے کیا ہیں کہ ہم ہی مومن ہیں۔ حضرات مومن وہ نہیں جس کو مجتہد ذاکر کہے کہ یہ مومن ہے حقیقت میں مومن وہ ہے جس کو خالق کائنات فرمائے کہ یہ مومن ہے۔ مومن کی پہچان کیا ہے ہر دکھ ہر مصیبت میں صبر کا مظاہرہ کرے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ اور نہ کہا کرو انہیں جو قتل کیئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کے راستے کہ وہ مردہ ہیں یا اللہ مردہ نہ کہیں تو کیا کہیں تلوار سے وہ مارا گیا ہے کفن اس کو دیا گیا جنازہ اس کا پڑھا گیا قبر میں اس کو دفن کیا گیا پھر بھی مردہ نہ کہیں؟ فرمایا: خبردار مردہ نہ کہنا یا اللہ عزوجل پھر کیا کہیں فرمایا: بَلْ اَحْيَآءٌ۔ میرے راستے میں قتل ہونے والا میرے پیار میں مرنے والا زندہ ہے۔ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ لیکن تم اس کی زندگی کو سمجھ نہیں سکتے۔ حضرات اب جو لوگ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے نام پر ماتم کرتے ہیں ان سے پوچھو کہ ذاکر صاحب مجتہد صاحب ملنگ صاحب آپ آقا حسین کو زندہ سمجھتے ہیں یا مردہ؟ اگر کہیں کہ مردہ تو کافر کیونکہ قرآن کی مخالفت کر رہا ہے اگر کہہ کہ علی کا لال زندہ ہے تو پھر ماتم کیوں کرتے ہو؟ اگر زندوں کا ماتم کرنا چاہیے تو پھر اپنا ماتم کر اپنے بچوں کا ماتم کر اپنی بیوی کا ماتم کر اپنے ماں باپ کا ماتم کر لیکن یہ اپنا ماتم نہیں کرتے فاطمہ کے لال کا ماتم کرتے ہیں کہتے ہیں حسین پاک زندہ ہیں۔ کمال ہے زندہ بھی مانتے ہیں ماتم بھی کرتے جاتے ہیں حضرات ان کو چاہیے کہ ایک کشتی پر قدم رکھیں دو کشتیوں کی سواری نہ کریں کیونکہ دو کشتیوں کا سوار کبھی کنارے نہیں لگتا۔

اونہوں کدی نئیں ماہی ملدا تے جھڑا دوہاں دھراں دا سا بجھا
اکوں ہی پاسہ رہندا ہیرے یا کھیڑے یا رانجھا

پیر سیّد جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کا دور دس محرم شریف کا دن ہے

Marfat.com

سیّد مسجد میں بیٹھ کر قرآن کی تلاوت کر رہے ہیں اچانک مسجد کے سامنے سے شیعان علی کا ماتمی جلوس گزرا ایک علی کا دیوانہ مسجد میں آیا اور کہنے لگا شاہ جی آپ کو بابے حسین رضی اللہ عنہ کی موت کا غم نہیں؟ شاہ صاحب نے فرمایا غم تو ہے پر تو کیوں سوال کر رہا ہے۔ وہ شیعہ کہنے لگا اگر غم ہے تو پھر مسجد سے باہر آیئے ہمارے ساتھ ماتم حسین میں شریک ہو کر غم حسین رضی اللہ عنہ کا اظہار کیجئے۔ پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب نے فرمایا میاں میرا بابا حسین اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل ہوا ہے اللہ تعالیٰ کے راستے شہید ہوا ہے اور قرآن کا فیصلہ ہے شہید مردہ نہیں بلکہ زندہ ہے اور زندوں کا ماتم نہیں ہوتا زندہ کا ماتم کرنا یہ بے وقوفی کی دلیل ہے۔ اگر مردہ ہے تو شمر ہے، مردہ ہے تو خولی ہے، مردہ ہے تو ابن زیاد ہے، مردہ ہے تو یزید پلید ہے، مردہ ہے تو ابن سعد ہے۔ اگر ماتم کرنا ہے تو شمر کا کرو، ابن سعد کا کرو، ابن زیاد کا کرو، یزید کا کرو، تابوت نکالنا ہے تو یزید بدنصیب کا نکالو دو جوتیاں سیّد بھی مار آئے گا۔ سبحان اللہ۔ شیعہ سن کر لاجواب ہو گیا۔ سیّد نے فرمایا کہ:

پاک شبیر نوں پٹ نہ کملا تے اونہوں زندہ قرآن پکارے
پٹ شمر یزید دی قسمت نوں جہدے دونویں جہاں گئے ہارے
عرشی فرشی مرحبا آکھن سوہنا جنت دا سردار اے
مالی روز قیامت تائیں لگن زندہ باد حسین دے نعرے

حضرات ہم سنی ماتم حسین رضی اللہ عنہ کیوں نہیں کرتے اس لئے کہ علی کے لال نے جو امتحان میدان کربلا میں دیا تھا اس میں میرا آقا حسین رضی اللہ عنہ کامیاب ہو گیا تھا اور پاس بھی ایسا کہ پرچے بھی علی کے لال پر ناز کرتے تھے۔ اگر کوئی پاس ہو جائے اس کا ماتم نہیں کیا جاتا اس کو داد دی جاتی ہے اس کو آفرین کہا جاتا ہے اس کو شاباش دی جاتی ہے اس کو واہ واہ کہا جاتا ہے اس کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ مثلاً کسی گاؤں کا لڑکا ایم اے کا امتحان دے کر سارے پنجاب میں اول نمبر پر آئے تو

Marfat.com

بتایئے سارے گاؤں والے اس کو شاباش دیں گے کہ نہیں اس کو واہ واہ سے داد دیں گے کہ نہیں؟ ضرور دیں گے پورے علاقے کے لوگ کہیں گے بیٹا کمال کر دیا ہے اول پوزیشن لے کر پورے علاقے کی لاج رکھ لی ہے۔ یہی بات ہے ناں؟ اب کوئی سر پھرا اس بچے کی کامیابی پر بجائے داد دینے کے بجائے شاباش دینے کے بچے کو دیکھ کر ہائے ہائے کرنا شروع کر دے بچے کو دیکھ کر ماتم کرنا شروع کر دے۔ انصاف سے اور ایمان داری سے بتانا اس بچے کے والدین اس کی حرکت پر خوش ہوں گے یا ناراض؟ یقیناً ناراض ہوں گے۔ کیوں اس لئے کہ میرا بیٹا ہائے کے قابل نہیں بلکہ واہ واہ کے قابل ہے۔ ماتم کے قابل نہیں بلکہ مبارک کے قابل ہے۔ بچے کے ماں باپ کہیں گے او بیوقوف یہ کیا کر رہا ہے ہمارا بیٹا تو شاباش کے لائق ہے تو ماتم کر رہا ہے۔ ماتم کرنا ہے تو اپنا کر اپنے گھر والوں کا کر اپنے بچوں کا کر یعنی ناراضگی کا اظہار کریں گے۔ حضرات اگر پاکستان کی ماں اپنے بچے کی کامیابی پر ہائے کا لفظ نہیں برداشت کر سکتی تو سوچو خاتون جنت اپنے لال کی کامیابی پر کیسے ہائے برداشت کر سکتی ہیں۔ جو لوگ ہائے حسین ہائے حسین کر کے ماتم کرتے ہیں وہ سوچیں قیامت والے دن سخی حسین رضی اللہ عنہ کی اماں کو کیا جواب دیں گے؟ جب سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرمائیں گی ظالموں میرے بیٹے کی کامیابی پر تم ہائے کہتے رہے ہو۔ جب تم اپنے بیٹے کی کامیابی پر ہائے برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ حضرات شیعہ حضرات سمجھنے کی بجائے سنیوں کو طعنہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ قاتل کبھی مقتول کا ماتم نہیں کرتے۔ شیعہ حضرات ہمیں کہتے ہیں تم امام حسین رضی اللہ عنہ کے قاتل ہو اس لئے تم ماتم نہیں کرتے۔ انشاء اللہ اس کا تفصیلی جواب دلائل کی روشنی میں فقیر سلطان کربلا جلد ۳ کے پہلے باب میں لکھے گا۔ یہاں ایک عقلی دلیل عرض کرتا ہوں۔ دیکھیئے جب محرم شریف کا چاند طلوع ہوتا ہے تو شیعہ حضرات امام حسین رضی اللہ عنہ کا تابوت نکالتے ہیں امام حسین رضی اللہ عنہ کا گھوڑا نکالتے ہیں علی اصغر کا پنگھوڑا نکالتے

Marfat.com

ہیں حضرت قاسم کی مہندی نکالتے ہیں کالے کپڑے پہن کر خوب ماتم کرتے ہیں پھر طعنہ سنیوں کو دیتے ہیں کہ قاتل بھی تم ہو حضرات کمال اور تعجب کی بات نہیں ذرا توجہ کرنا ایک محلہ میں ہو جائے چوری جس کی چوری ہوئی ہو وہ تھانے میں رپٹ درج کرائے کہ جناب میرے گھر میں چوری ہوگئی ہے اب تھانیدار پوچھے کہ آپ کو کسی پر شک ہے؟ تو مالک مکان دو چار آدمیوں کا نام لکھوا دے پولیس ان لوگوں کو پکڑ کر تفتیش کرے کہ چوری کس نے کی ہے پھر ہر بندے کے گھر کی تلاشی لے ان میں سے ایک آدمی کے گھر سے مال برآمد ہو جائے تو بولئے پولیس کیا کرے گی باقی بندوں کو چھوڑ دے گی جس نے چوری کی ہوگی جس سے مال بھآمد ہوا ہوگا اس کا خوب چھترول کرکے اس کے خلاف ایف آئی آر کاٹ کر جیل میں بھیج دیا جائے گا۔ اب بلا تشبیہ و بلا مثال محرم کے دنوں میں امام حسین رضی اللہ عنہ کا گھوڑا، امام حسین رضی اللہ عنہ کا تابوت، علی اصغر کا جھولا، حضرت قاسم کی مہندی کہاں سے برآمد ہوتی ہے؟ بولئے شیعہ حضرات کے امام کوٹھوں سے ملنگوں اور ذاکروں کے گھروں سے تو پتہ چلا قاتلانِ حسین حسین رضی اللہ عنہ کا گھر لوٹنے والے سنی نہیں شیعہ حضرات ہیں کیونکہ حسین رضی اللہ عنہ کا مال سنیوں کی مساجد سے نہیں شیعوں کے گھروں سے شیعہ حضرات کی امام بارگاہوں سے برآمد ہوتا ہے لیکن طعنہ پھر بھی ہمیں دیتے ہیں کہ قاتل مقتول کا ماتم نہیں کرتے۔ حضرات ہم ماتم اس لئے نہیں کرتے کہ ہمیں قرآن نے ماتم سے منع کیا ہے حسین رضی اللہ عنہ کے نانے نے حسین رضی اللہ عنہ کے بابے نے حسین رضی اللہ عنہ کی ماں نے منع کیا ہے۔ پنجتن پاک اور بارہ اماموں نے منع کیا ہے پھر ماتم کرنا کوئی محبت کی دلیل بھی نہیں محبت یہ ہے کہ آقا حسین رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلا جائے ان کی روح کو ایصال ثواب پہنچایا جائے۔ شیعہ حضرات سے پوچھئے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے محبت کرتے ہیں کہ نہیں؟ ہر شیعہ کہے گا کہ تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پیار کرتے ہو۔ اب توجہ کیجئے

Marfat.com

میرے آقا نے فرمایا کہ میرا عمر بھی شہید ہوگا، میرا عثمان بھی شہید ہوگا۔ ہم نے محبت کے باوجود کبھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ماتم نہیں کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جو بڑی بے دردی سے شہید ہوئے ان کا کبھی ماتم نہیں کیا کیوں؟ اس لئے کہ شریعت میں ماتم حرام ہے ناجائز ہے اگر شریعت اجازت دیتی تو ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بھی ماتم کرتے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بھی ماتم کرتے اور امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کا بھی۔ ایک مرتبہ ایک جگہ مشاعرہ ہو رہا تھا شیعہ سنی سارے اکٹھے تھے ایک بندے نے ایک شیعہ شاعر سے پوچھا کہ شاعر صاحب ایک بات تو بتایئے جب محرم آتا ہے آپ ماتم شروع کر دیتے ہیں سنی نہیں کرتے اس کی وجہ کیا ہے؟ شیعہ نے جواب دیا کہ:

کافر ہیں جو حسین رضی اللہ عنہ کا ماتم نہیں کرتے

شیعہ کہنے لگا جو امام حسین رضی اللہ عنہ کا ماتم نہیں کرتا وہ کافر ہے۔ سنی شاعر نے جب سنا تو کہنے لگا ذاکر صاحب پتہ ہے ہم ماتم کیوں نہیں کرتے کہنے لگا کیوں نہیں کرتے۔ فرمایا:

کافر ہے جو منکر ہے حیات شہداء کا ہم زندہ جاوید کا ماتم نہیں کرتے

ایک مرتبہ انگلینڈ میں دس محرم کو شیعہ حضرات نے ذوالجناح نکال کر پیچھے پیچھے ماتم کرنا شروع کیا تو ایک انگریز نے اپنی زبان میں پوچھا وٹ ایز دیز۔ یہ کیا ہے؟ یہ گھوڑا اور یہ ماتم یہ سب کیا ہے؟ تو ایک شیعہ نے جواب دیا کہ ہمارے نبی کے نواسے ظلماً میدان کربلا میں شہید ہوگئے تھے تو ہم ان کے غم میں ماتم کر رہے ہیں۔ انگریز نے پوچھا کہ وہ شہید کب ہوئے تھے۔ شیعہ نے جواب دیا آج سے چودہ سو سال پہلے۔ وہ انگریز بڑا حیران ہوا کہنے لگا۔ نو یو ہیو کم ٹو نو۔ بے وقوفوں تمہیں آج پتہ چل رہا ہے۔ تو حضرات عرض یہ کر رہا تھا کہ خالق کائنات فرماتا ہے لوگو جو بندہ میرے راستے میں شہید ہو جائے اس کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہے

Marfat.com

اور تمہیں اس کی زندگی کا شعور نہیں وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَلْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ اور ہم ضرور آزمائیں گے تمہیں کسی ایک چیز کے ساتھ یعنی خوف اور بھوک اور کمی کرنے سے تمہارے مالوں اور جانوں اور پھلوں میں وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ اور اے میرے حبیب ﷺ خوشخبری سنائیے ان صبر کرنے والوں کو کہ اَلَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ جب پہنچتی ہے انہیں کوئی مصیبت تو کہتے ہیں بے شک ہم صرف اللہ ہی کے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَّاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہی صابرین لوگ خوش نصیب ہیں جن پر ان کے رب کی طرح طرح کی نوازشیں اور رحمتیں ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو سیدھے راستے پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے پ۴ سورۃ آلِ عمران آیت ۲۰۰ میں ارشاد فرماتا ہے: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ایمان والو صبر کرو اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرو۔ حضرات خالق کائنات نے ان دونوں آیۃ کریمہ میں ایمان والوں کو مصیبت کے وقت پریشانی اور غم کے وقت صبر کرنے کا حکم دیا ہے۔ صرف اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہنے کی اجازت دی ہے۔ مصیبت کے وقت زور زور سے رونا اور چلانا، بال نوچنا، بالوں میں خاک ڈالنا، کپڑے پھاڑنا، چہرے پر طمانچے مارنا، جسم پر زنجیروں اور چھریوں سے ماتم کرنا ہائے ہائے کرنا یہ تمام کام صبر کے خلاف ہیں اور صبر کی ضد ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو فرض فرما دے تو اس کی ضد حرام ہو جاتی ہے۔ ان آیات سے صبر کرنا فرض ہے اور ماتم صبر کے خلاف ہے لہٰذا حرام ہے۔ (شرح صحیح مسلم جلد ۱ صفحہ ۴۹۶)

حضرات خالق کائنات نے قرآن مجید کے پ ۲۳ سورۃ زمر آیت ۱۰ میں صابروں کے اجر کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ

Marfat.com

اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ مصیبتوں اور پریشانیوں میں صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بے حساب دیا جائے گا۔ مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ اس آیۃ کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے لوگوں قیامت والے دن ہر نیکی کا اجر وزن کر کے ملے گا مگر جو بندہ دنیا میں مصائب پر صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو بے حساب ثواب عطا کرے گا۔ (تفسیر نور العرفان صفحہ ۷۳۳)

ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو سامنے بٹھا کر نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ بیٹا حسین فرائض ادا کیا کرنا تمہارا شمار ان لوگوں میں ہوگا جو بڑے عبادت گزار ہیں۔ اے حسین قناعت کرنا، یعنی تھوڑی چیز پر بھی خوش رہنا۔ تم سب لوگوں سے مالدار اور غنی ہو جاؤ گے۔ اے حسین جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام ہے شَجَرَةُ الْبَلْوٰی تکالیف کا درخت۔ وہ لوگ جو دنیا میں مصیبتوں اور تکلیفوں میں مبتلا رہے ان کو قیامت والے دن اس جنتی درخت کے سامنے لایا جائے گا نہ ان کے لئے وہاں ترازو رکھا جائے گا نہ ان کے اعمال کا رجسٹر کھولا جائے گا بلکہ اللہ تعالیٰ ان پر بے شمار اجر و ثواب کی بارش برسائے گا۔ سبحان اللہ۔ (تفسیر قرطبی، تفسیر ضیاء القرآن جلد ۴ صفحہ ۲۶۴)

حضرات خالق کائنات نے قرآن مجید کے پ ۱۳ سورۃ رعد آیت ۲۲ تا ۲۴ میں صبر والوں کی شان اور عزت و مقام کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ کہ وہ لوگ جو مصیبتوں اور غموں میں صبر کرتے رہے اپنے رب عزوجل کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے

وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً اور صحیح صحیح ادا کرتے رہے نماز کو اور خرچ کرتے رہے اس مال سے جو ہم نے ان کو دیا پوشیدہ طور پر اور اعلانیہ طور پر وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اور دور کرتے رہتے ہیں نیکی سے برائی کو اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: انہیں لوگوں کے

Marfat.com

لئے دار آخرت کی خوشیاں ہیں۔ جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَائِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّیّٰتِهِمْ۔ ان کے لئے سدا بہار باغ ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے اور جو نیک ہوں گے ان کے باپ دادوں ان کی بیویوں اور ان کی اولاد سے وہ بھی داخل ہوں گے۔ وَالْمَلٰٓئِكَةُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ اور جنت میں ہر روز فرشتے یہ کہتے ہوئے داخل ہوں گے ان پر ہر دروازے سے کہ سلامتی ہو تم پر کیوں سلامتی ہو؟ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ۔ اس وجہ سے کہ تم نے دنیا میں صبر کا شاندار مظاہرہ کیا۔ سوچو اس کے بدلے کتنا اچھا ہے یہ آخرت کا گھر۔ سیّدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب قیامت کا دن آئے گا تو خالق کائنات فرشتوں کو فرمائے گا کہ جاؤ میدان محشر میں سے میرے ان بندوں کو آواز دے کر بلاؤ جنہوں نے دنیا میں مصیبتوں پریشانیوں پر صبر کیا تھا۔ فرشتے ان کو بلا کر بارگاہ ربوبیت میں پیش فرمائیں گے خالق کائنات اپنے ان صابرین بندوں سے فرمائے گا کہ اے میرے بندوں تم نے دنیا میں صبر و استقامت کا مظاہرہ کیا لہٰذا جاؤ میں نے تمہیں بغیر حساب کے جنت عظی عطا فرمادی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ لوگ جنت کی طرف چل پڑیں گے۔ راستے میں چند فرشتے انہیں ملیں گے اور پوچھیں گے کہ آپ حضرات کدھر جا رہے ہیں؟ تو وہ صابرین لوگ کہیں گے کہ ہم جنت میں جا رہے ہیں فرشتے پوچھیں گے کہ کیا آپ لوگوں کا حساب ہو گیا ہے؟ وہ کہیں گے کہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بغیر حساب کے جنت عطا فرمادی ہے۔ فرشتے بڑے حیران ہوں گے کہ بغیر حساب کہ تم جنت میں جا رہے ہو جواب ملے گا جی ہاں فرشتے ان سے پوچھیں گے آپ حضرات ہیں کون جنہیں اللہ تعالیٰ نے کرم کرتے ہوئے بغیر حساب کے جنت عطا فرمادی ہے وہ لوگ کہیں گے کہ ہم صبر والے لوگ ہیں۔ فرشتے پوچھیں گے ذرا ہمیں بھی بتائیے کہ آپ نے دنیا میں کیسے صبر کیا جس کے

Marfat.com

صدقے اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو بغیر حساب کے جنت عطا فرمادی ہے تو وہ لوگ جواب دیں گے کہ صَبَرْنَا اَنْفُسَنَا عَلٰی طَاعَةِ اللّٰهِ ہم نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے میں صبر کیا وَصَبَرْنَاهَا عَنْ مَعَاصِی اللّٰهِ ہم نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے رکنے پر صبر کیا وَصَبَرْنَاهَا عَلَى الْبَلَاءِ وَالْمِحْنِ فِی الدُّنْیَا۔ ہم نے آفتوں پر مصیبتوں اور پریشانیوں پر صبر کیا سیّدنا امام زین العابدین فرماتے ہیں: فَتَقُوْلُ لَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِیْنَ۔ فرشتے ان کو کہیں گے کہ آپ حضرات جنت میں چلے جائیں نیک عمل کرنے والوں کا بدلہ بڑا اچھا ہوتا ہے۔ حضور ﷺ ہر سال میدان اُحد میں شہید ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مزارات پر تشریف لے جاتے جب ان کے مزارات کے قریب پہنچتے تو شہداء اُحد کو مخاطب کر کے فرماتے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ۔ اے صبر و رضا کے پیکروں وہ صبر جو تم نے میدان اُحد میں کیا تم پر اللہ تعالیٰ کا سلام ہو کتنا اچھا بدلہ ہے جو تمہیں عطا کیا گیا ہے۔ حضور ﷺ کے وصال پاک کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی ہر سال مزارات شہداء اُحد پر تشریف لے جاتے اور ایسا ہی کرتے تھے۔

(تفسیر قرطبی، تفسیر ضیاء القرآن جلد ۲ صفحہ ۴۸۸، تفسیر جامع البیان مصنف عبدالرزاق، تفسیر احکام القرآن البدایہ والنہایہ، تفسیر تبیان القرآن جلد ۶ صفحہ ۸۸، ۸۹)

خالق کائنات پ ۱۹ سورۃ فرقان آیت ۷۵ میں ارشاد فرماتا ہے: اُولٰٓئِكَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ یہ وہ خوش نصیب انسان ہیں جن کو قیامت والے دن جنت میں بلند بالا بَنگلے نصیب ہوں گے وجہ کیا ہے فرمایا: بِمَا صَبَرُوْا اس لئے کہ یہ دنیا میں مصیبتوں اور دکھوں پر صبر کیا کرتے تھے وَیُلَقَّوْنَ فِیْهَا تَحِیَّةً وَّ سَلَامًا اور ایسے صابر لوگوں کا استقبال کیا جائے گا دعا اور سلام کے ساتھ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا اور صابرین انسان ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے

Marfat.com

جنت بہت بہترین ٹھکانہ اور رہنے کی جگہ ہے۔ حضرات قرآن مجید کی ان تمام آیات کریمہ سے پتہ چلا کہ اصلی مومن وہ ہے جو مصیبت کے وقت دکھ اور پریشانی کے وقت صبر کرتا ہے اور جو صبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس بندے پر اپنی رحمتوں کا نزول فرماتا ہے اور قیامت والے دن اس کو بے حساب ثواب عطا فرما کے جنت کے اعلیٰ مقام عطا فرمائے گا اور جو لوگ مصیبت کے وقت پریشانی کے وقت دکھوں اور مصیبتوں کے وقت بے صبری کرتے ہیں ماتم کرتے ہیں رخساروں پر ہاتھ مارتے ہیں کپڑے پھاڑتے ہیں ہائے ہائے کرتے ہیں واویلا کرتے ہیں وہ لوگ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں اور نہ ہی وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے اجر و ثواب کے مستحق ہیں۔

وقت نزع دے مشکلاں حل ہوون ایہہ امام حسین رضی اللہ عنہ صدا کیتی
میرے نانے دی امت نوں بخش مولا ایہہ دعا شاہ کربلا کیتی
چودہ طبق کنبے ہویا حشر برپا گردن شمر نے جدوں جدا کیتی
صادق صدقے حسین دے صبر اتوں خنجر ہیٹھ نماز ادا کیتی

حضرات جو مصیبتوں کے وقت بے صبری کرتے ہیں ماتم کرتے ہیں ہائے ہائے کرتے ہیں چہرے پر تھپڑ مارتے ہیں بال نوچتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کو بھی پسند نہیں اور حسین رضی اللہ عنہ کے نانے کو بھی پسند نہیں۔ فاطمہ کے بابے کو وہ امتی پسند ہے جو مصیبت کے وقت صبر کا مظاہرہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی رضا میں راضی ہو۔

ماتم حسین حدیث کی روشنی میں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ انصار کی عورتوں کے سامنے وعظ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: لَا یَمُوْتُ لِاِحْدَکُنَّ ثَلٰثَۃٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبُہٗ۔ اے بیبیوں یاد رکھو جس ماں کے تین بچے بچپن میں مر جائیں وہ بی بی صبر کرے۔ اِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّۃُ تو وہ عورت جنت میں جائے گی۔ فَقَالَتِ

Marfat.com

امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ اَوْاِثْنَانِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ ان میں سے ایک عورت نے عرض کی سوہنا جس ماں کے دو بچے بچپن میں فوت ہو جائیں اور وہ صبر کرے اس کا ٹھکانہ کہاں ہے میرے آقا نے فرمایا وہ بھی جنت میں جائے گی۔

(مسلم شریف، مشکوٰۃ شریف، مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد۲ صفحہ۵۰۴)

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا: یَقُوْلُ اللّٰہُ مَا لِعَبْدِی الْمُؤْمِنِ عِنْدِیْ جَزَاءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِیَّہٗ مِنْ اَھْلِ الدُّنْیَا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں مومن بندہ کی پیاری چیز لے لوں ثُمَّ اَحْتَسَبَہٗ اِلَّا الْجَنَّۃَ پھر وہ صبر کرے تو اس کا بدلہ جنت کے سوا اور کچھ نہیں۔ سبحان اللہ۔

(بخاری شریف، مشکوٰۃ شریف، مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد۲ صفحہ۵۰۴، ۵۰۵)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جب کسی انسان کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ موت دینے والے فرشتوں سے پوچھتا ہے کہ تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی ہے؟ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ تو فرشتے عرض کرتے ہیں مولا کریم ہم نے روح قبض کر لی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے دل کا پھل توڑا ہے ناں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں مولا کریم بالکل۔ فَیَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِیْ تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے سوال کرتا ہے اچھا یہ بتاؤ جب تم نے میرے بندے کے بچے کو وفات دی تو وہ کیا کہتا تھا؟ فَیَقُوْلُوْنَ حَمِدَکَ وَاسْتَرْجَعَ فرشتے عرض کرتے ہیں مولا کریم اس نے کوئی بے صبری کا مظاہرہ نہیں کیا بلکہ وہ تیری حمد کر رہا تھا تیری رضا میں راضی تھا اور وہ بچے کی وفات پر پڑھ رہا تھا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اس کی طرف جانے والے ہیں فَیَقُوْلُ اللّٰہُ اِبْنُوْا لِعَبْدِیْ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے اچھا میرا بندہ صبر کر رہا تھا میری رضا میں راضی تھا تو میرے بندے کے لئے صبر کے بدلے جنت میں ایک عالیشان بنگلہ تیار کرو

Marfat.com

وَسَمُّوْهُ بَیْتَ الْحَمْدِ اوراس کا نام رکھو۔تعریفوں والی کوٹھی۔سبحان اللہ۔

(ترمذی شریف، مسند امام احمد، مشکوٰۃ شریف، مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد۲ صفحہ ۵۰۷)

حضرات! حضور ﷺ کے ان فرمانات سے پتہ چلا کہ جو بندہ مصیبت کے وقت پریشانی کے وقت صبر کرے اللہ تعالیٰ اس بندے سے خوش ہو کر اس کو انعام میں جنت عطا فرماتا ہے لیکن جو لوگ مصیبت کے وقت بے صبری کرتے ہیں ماتم کرتے ہیں ہائے حسین ہائے حسین کرتے ہیں ان کے بارے حسین رضی اللہ عنہ کے نانے نے کیا فرمایا سنیئے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ لَیْسَ مِنَّا ہم اسے امتی ہی تسلیم نہیں کرتے مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ جو مصیبت کے وقت اپنا چہرہ پیٹے وَشَقَّ الْجُیُوْبَ اور اپنا گریبان پھاڑے وَدَعٰی بِدَعْوَی الْجَاهِلِیَّةِ اور جاہلوں والے کلمے کہے کہ ہائے ہائے۔شور مچائے، چیخ چلائے اور بے صبری کا مظاہرہ کرے۔

(بخاری شریف جلد ا صفحہ ۱۷۲، مسلم شریف جلد ا صفحہ ۷۰، ترمذی شریف صفحہ ۱۶۳، نسائی شریف جلد ا صفحہ ۱۹۰، ابن ماجہ شریف صفحہ ۱۱۴، مسند امام احمد جلد ا صفحہ ۴۶۵، مشکوٰۃ شریف مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد۲ صفحہ ۵۰۲، شرح صحیح مسلم جلد ا صفحہ ۴۹۸)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ نے فرمایا کہ اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ لَایَتْرُکُوْنَهُنَّ۔میری امت میں زمانہ جاہلیت کی چار باتیں ایسی ہوں گی جن کو وہ نہیں چھوڑیں گے۔

(۱) اَلْفَخْرُ فِی الْاَحْسَابِ خاندانی شرافت پر فخر کرنا۔ وَالطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ۔ نسب میں طعنے دینا کہ میں اعوان ہوں، ٹوانہ ہوں، کلیار ہوں، بلوچ ہوں، کھوکھر ہوں۔تم موچی ہو، تم کمہار ہو، تم نائی ہو، تم میراثی ہو، تم ترکھان ہو، تم پاؤلی ہو۔ وغیرہ۔ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ اور ستاروں سے بارش مانگنی۔ وَالنِّیَاحَةُ اور نوحہ کرنا یعنی زور زور سے چلا کر رونا اور مرنے والے کی خوبیاں بھی

Marfat.com

بیان کرنا اور زور سے رونا بھی۔ وَقَالَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا۔ حضور ﷺ نے فرمایا اگر نوحہ کرنے والی یا نوحہ کرنے والا مرنے سے پہلے توبہ نہ کرسکا تُقَامُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَعَلَیْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَّ دَرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ تو قیامت والے دن اسے پگھلے ہوئے تانبے اور خارش کی قمیص پہنائی جائے گی۔

(صحیح مسلم شریف جلد ا صفحہ ۳۰۳، ابن ماجہ شریف صفحہ ۱۱۴، مسند امام احمد جلد ۵ صفحہ ۳۴۳، مشکوٰۃ شریف، مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۵۰۲، ۵۰۳، شرح صحیح مسلم جلد ا صفحہ ۴۹۹)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدار مدینہ نے لعنت فرمائی: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَلنَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ۔ لعنت فرمائی نوحہ کرنے والی پر اور نوحہ سننے والی پر۔

(ابوداؤد شریف جلد ۲ صفحہ ۹۰، مسند امام احمد جلد ۳ صفحہ ۶۵، مشکوٰۃ شریف، مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۵۰۵، شرح صحیح مسلم جلد ا صفحہ ۵۰۰)

حضور ﷺ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا نوحہ کرنے والی عورتوں کو دو لائنوں میں کھڑا کیا جائے گا اور وہ جہنمیوں کو دیکھ کر کتوں کی طرح بھونکیں گی۔

(الترغیب والترہیب جلد ۴ صفحہ ۳۵۱، کتاب الکبائر صفحہ)

حضرات ان احادیث مبارکہ سے پتہ چلا کہ مصیبت کے وقت بے صبری کرنے والا ماتم کرنے والا چیخنے چلانے والا اپنے کپڑے پھاڑنے والا نبی کریم ﷺ کو پسند نہیں سرکار اسے اپنا امتی ہی نہیں مانتے۔ سرکار نے بے صبری کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے اور جہنمی فرمایا ہے۔ اب وہ لوگ جو غم حسین رضی اللہ عنہ کی آڑ میں ماتم کرتے ہیں اپنے جسم پر چھریاں مارتے ہیں وہ سوچیں کہ وہ ثواب کی بجائے عذاب کے مستحق ہو رہے ہیں اور اپنی آخرت برباد کر رہے ہیں۔ حضرات اللہ تعالیٰ توفیق دے تو آپ شیعہ حضرات کی حدیثوں کا سیرت کا فقیہ کی کتابوں کا مطالعہ کر کے دیکھیں تمام شیعہ حضرات کے محدثین نے مورخین

Marfat.com

نے فقہاء نے ماتم کو جزع فزع کو مصیبت کے وقت کپڑے پھاڑنے کو چہرے پر طمانچے مارنے کو حرام لکھا ہے آیئے شیعہ حضرات کی کتب کو دیکھتے ہیں کہ وہ ماتم کے بارے کیا لکھتے ہیں۔

ماتم حسین شیعہ کتب کی روشنی میں

خالق کائنات قرآن مجید کے پ ۲۸ سورۃ الممتحنہ آیت ۱۲ میں ارشاد فرماتا ہے: يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا۔ اے نبی مکرم ﷺ! جب حاضر ہوں آپ کی خدمت میں ایمان والی عورتیں تاکہ آپ سے بیعت کریں اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گی وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنے بچوں کو قتل کریں گی وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ اور نہ لگائیں گی جھوٹا الزام جو انہوں نے گھڑ لیا ہو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ اور نہ آپ کی نافرمانی کریں گی کسی نیک کام میں فَبَايِعْهُنَّ تو اے میرے محبوب اس شرط پر انہیں بیعت فرما لیا کرو وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اور اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے مغفرت کی دعا مانگا کرو اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحمت فرمانے والا ہے۔ شیعہ حضرات کے بہت بڑے مفسر علامہ علی بن ابراہیم قمی تفسیر قمی میں علامہ محمد بن یعقوب کلینی اصول کافی میں علامہ ابوعلی طبرسی تفسیر مجمع البیان میں علامہ محمد بن یعقوب کلینی فروع کافی میں اس آیہ کریمہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جب یہ آیہ کریمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ پر نازل فرمائی تو حضور ﷺ کی ایک صحابیہ جس کا نام تھا ام حکیم بنت حارث جو عکرمہ بن ابوجہل کی بیوی تھی وہ اٹھ کے کھڑی ہوگئی عرض کی آقا ہمیں ساری باتوں کی سمجھ آگئی ہے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہیں ٹھہرانا، چوری نہیں

Marfat.com

کرنی، زنا نہیں کرنا، اولاد کو قتل نہیں کرنا، کسی پر جھوٹا الزام نہیں لگانا۔ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا لِمَعْرُوْفُ الَّذِیْ اَمَرَنَا اللّٰهُ اَنْ لَّا نَعْصِيَنَّكَ فِيْهِ۔ لیکن سوہنا یہ معروف کیا ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم آپ کی اس میں نافرمانی نہ کریں فَقَالَ اَنْ لَّا تَخْمَشْنَ وَجْهًا۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ معروف یہ ہے کہ جب تم پر کوئی مصیبت آجائے پریشانی آجائے کوئی فوت ہو جائے تو اپنے چہروں پر خراشیں نہ ڈالنا وَلَا تَلْطَمْنَ خَدًّا اپنی گالوں پر طمانچے نہ مارنا۔ وَلَا تَنْتِفْنَ شَعْرًا اور اپنے بالوں کو نہ نوچنا۔ وَلَا تُمَزِّقْنَ جَيْبًا اور اپنے گریبان نہ پھاڑنا۔ وَلَا تُسَوِّدْنَ ثَوْبًا اور اپنے کپڑے کالے نہ کرنا۔ وَلَا تَدْعُوْنَ بِالْوَيْلِ اور ہائے ہائے کر کے نہ چلانا۔ وَلَا يُقِمْنَ عِنْدَ قَبْرٍ اور کسی قبر کے پاس نہ بیٹھنا۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ ہے معروف جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اگر تم ان باتوں کو چھوڑ کر میری باتوں پر عمل کر سکتی ہو تو آؤ میری بیعت کرو تو تمام مومن عورتوں نے عرض کی آقا ہم آپ سے وعدہ کرتی ہیں ان تمام کاموں میں سے کوئی کام بھی ہم نہیں کریں گی۔ سرکار نے فرمایا اگر ان باتوں میں سے کوئی کام نہیں کرو گی تو آؤ پھر میری بیعت کرلو فَبَايِعْهُنَّ عَلٰى هٰذِهِ الشُّرُوْطِ۔ تمام مومن عورتوں نے حضور ﷺ کی ان شرائط پر بیعت کی۔

(تفسیر قمی سورۃ ممتحنہ، اصول کافی جلد ۵ صفحہ ۵۲۷، فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۲۲۸، تفسیر مجمع البیان جلد ۹ صفحہ ۲۷۶، شرح صحیح مسلم جلد ۱ صفحہ ۵۰۰، ۵۰۲، مقیاس خلافت صفحہ ۳۸۴، ۳۸۵، فقہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۱۱۸، ۱۱۹، حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۴۶۰)

حضرات! شیعہ حضرات کی کتابوں سے پتہ چلا حضور ﷺ نے فتح مکہ کے دن مومن عورتوں سے گناہ کبیرہ سے بچنے کے لئے بیعت فرمائی۔ ان گناہ کبیرہ میں سے یہ بھی کبیرہ گناہ تھے۔ (۱) کہ چہرے پر خراشیں ڈالنا (۲) اپنے چہرے پر طمانچے مارنا (۳) بال نوچنا (۴) گریبان پھاڑنا (۵) ہائے ہائے کر کے پکارنا (۶)

Marfat.com

سوگ میں کالے کپڑے پہننا۔ اب جو لوگ ان باتوں پر عمل نہیں کرتے وہ شیعہ محدثین مفسرین کے نزدیک گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرتے ہیں۔ جو بندہ گناہ کبیرہ سے سچے دل سے توبہ نہ کرے وہ قیامت والے دن جہنم میں جائے گا۔ اب شیعہ حضرات اپنے عمل پر غور کریں کہ کیا ان میں یہ تمام کام پائے جاتے ہیں کہ نہیں؟ اگر یہ تمام کام پائے جاتے ہیں اور ضرور پائے جاتے ہیں تو آج بھی وقت ہے سچے دل سے توبہ کرلیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کھلے ہیں نہیں تو قیامت والے دن پچھتانا پڑے گا اور قیامت کے پچھتاوے کا کوئی فائدہ نہیں۔ عمرو بن ابی المقدام کہتے ہیں میں ایک دن سیّدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا تو سیّدنا امام محمد باقر نے مجھ سے سوال کیا کہ یَقُوْلُ تَدْرُوْنَ مَا قَوْلُهٗ تَعَالٰی وَلَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ اے عمرو! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان وَلَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ کا کیا مطلب ہے؟ قُلْتُ لَا میں نے عرض کی حضور میں نہیں جانتا۔ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَیْهَا السَّلَامُ۔ پانچویں امام سیّدنا امام محمد باقر نے فرمایا کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے اپنی بیٹی سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو وصیت فرمائی کہ اِذَا اَنَا مِتُّ فَلَا تَخْمُشِیْ عَلٰی وَجْهًا جب میرا وصال ہو جائے تو غم کی وجہ سے اپنا چہرہ زخمی نہ کرنا وَلَا تَنْشُرِیْ عَلَیَّ شَعْرًا اور نہ ہی سر کے بال کھول کر مجھ پر غم کا اظہار کرنا۔ وَلَا تُنَادِیْ بِالْوَیْلِ اور مجھ پر ہائے ہائے ابو کر کے غم کا اظہار نہ کرنا وَلَا تُقِیْمِیْ عَلَیَّ نَائِحَةً اور نہ ہی نوحہ ماتم کرنے والی عورتوں کو بلانا کہ وہ مل کر مجھ پر نوحہ کریں۔ قَالَ هٰذَا الْمَعْرُوْفُ الَّذِیْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔ امام محمد باقر نے فرمایا عمرو یہی مطلب ہے معروف کا جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے وَلَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ میں فرمایا ہے۔

(فروع کافی جلد ۵ صفحہ ۵۲۷، فقہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۴۵۰، ۴۵۲، کتاب العلل والشرائع جلد ۲ صفحہ ۱۱۰، مقیاس خلافت ۳۸۷)

Marfat.com

حضرات! شیعہ حضرات کی سب سے معتبر کتاب سے امام محمد باقر کے فرمان سے پتہ چلا کہ حضور ﷺ نے اپنے وصال سے پہلے بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ماتم کرنے، بال نوچنے، گریبان چاک کرنے، ہائے ہائے کرنے سے منع فرما دیا تھا کہ بیٹی میرے وصال کے بعد یہ کام نہ کرنا یہ شرعاً جائز نہیں۔ شیعہ حضرات کی کتابیں کہتی ہیں ماتم نہیں کرنا چاہیے مگر افسوس کہ شیعہ کی پہچان ہی آج کل ماتم اور ہائے حسین ہائے حسین کرنے سے ہوتی ہے مگر ہم تو کہتے ہیں:

کیوں پٹنا ایں حسین شہید نوں توں — جے پٹناں ای پٹ یزید نوں توں
جس کیتا حسین تے ظلم و جفا — پڑھو لا الٰہ الا اللہ
ایہہ پٹنا چنگا تاں منّاں — کدی اپنیاں نوں بھی پٹ چتاں
کدی اپنے گھر بھی سیاپا لا — پڑھو لا الٰہ الا اللہ
جنہوں کوئی سچا غم ہووے — اوہ نال سراں دے کد رووے
ایہہ سارا شور ہے مکر و ریا — پڑھو لا الٰہ اللہ اللہ
اصحاب دا جس وچ ویر ہویا — اس چھاتی تے نازل قہر ہویا
لگی چھریاں نال اونہوں ملن سزا — پڑھو لا الٰہ الا اللہ

سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قال رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ضَرْبُ الْمُسْلِمِ یَدَہٗ عَلٰی فَخِذِہٖ۔ حضور ﷺ نے فرمایا جو مسلمان مصیبت کے وقت اپنے ہاتھ ران پر مارے عِنْدَ الْمُصِیْبَۃِ اِحْبَاطٌ لِاَجْرِہٖ تو اس بندے کو عمر بھر کے سارے اجر و ثواب کو ختم کر دیا جاتا ہے۔

(فروع کافی جلد ۳ صفحہ ۲۲۴، فقہ جعفریہ جلد ۴ صفحہ ۱۲۸)

حضرات حضور ﷺ کے فرمان سے پتہ چلا جو بندہ مصیبت کے وقت اپنی ران پر ہاتھ مارتا ہے اس کے سارے نیک عمل ضائع ہو جاتے ہیں۔ انصاف سے بتانا جو سینہ پر تھپڑ مارتے ہیں جو اپنی پشت پر زنجیریں مارتے ہیں ہائے حسین ہائے

Marfat.com

حسین کرتے ہیں ان کے پلے کتنی نیکیاں رہ جاتی ہوں گی؟ شیعہ حضرات کے بہت بڑے مجتہد ملا باقر مجلسی مجمع المعارف میں لکھتے ہیں کہ فرمود نوحہ کنندہ بیاید روز قیامت نوحہ کناں مانند سگ۔ حضور ﷺ نے فرمایا نوحہ کرنے والا ماتم کرنے والا انسان قیامت کے دن کتے کی شکل میں آئے گا۔ وفرمود نوحہ وغناء فسون زنا است اور حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ ماتم اور مرثیہ خوانی زنا کا منتر ہے۔

(مجمع العارف حاشیہ برحلیۃ المتقین در حرمت غنا صفحہ ۱۶۲، فقہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۱۵۵)

شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم علامہ نعمت اللہ نے انوار نعمانیہ میں علامہ ابوجعفر شیخ صدوق محمد بن علی الحسنین رضی اللہ عنہما نے عیون اخبار الرضا میں ملا باقر مجلسی نے حیات القلوب میں یہ بات لکھی ہے کہ جب حضور ﷺ معراج کر کے تشریف لائے تو حضور ﷺ نے فرمایا فاطمہ رضی اللہ عنہا اور مولا علی رضی اللہ عنہ کو معراج کے واقعات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ میں جب آسمانوں کی سیر کے لئے پہنچا تو میں نے ایک عورت کو دیکھا اس کی شکل کتے کی طرح ہے اور فرشتے اس کی دبر میں پاخانے والی جگہ میں آگ داخل کر رہے ہیں جو اس کے منہ سے باہر آجاتی ہے پھر فرشتے اس کے سر پر اور پورے جسم پر لوہے کے گُرز مارتے ہیں خاتون جنت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی ابوجان وہ عورتیں کیا برا عمل کرتی تھیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فرشتے ان کو یہ سزا دے رہے تھے۔ حضرت گفت کہ ان زنے کہ بصورت سگ بود و آتش درد برش میکردند۔ حضور ﷺ نے فرمایا بیٹی وہ عورت جو کتے کی شکل میں تھی اور فرشتے اس کی دبر میں پاخانے والی جگہ میں آگ داخل کر رہے تھے۔ او خواننده و نوحہ کننده وحسود بود۔ اس کا عمل یہ تھا کہ وہ دنیا میں مرثیہ خوانی کرتی تھی، نوحہ کرنے والی یعنی ماتم کرنے والی تھی اور لوگوں سے حسد کرنے والی تھی۔

(حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۵۲۳، عیون اخبار الرضا جلد ۲ صفحہ ۱۱، انوار نعمانیہ جلد ۱ صفحہ ۲۱۶، شرح صحیح مسلم جلد ۱ صفحہ ۵۰۵، فقہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۱۶۳، ۱۶۴)

Marfat.com

حضرات توجہ کیجئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ماتم کرنے والا مرثیہ خانی کرنے والا حسد کرنے والا کتنا بڑا مجرم ہے کہ قیامت والے دن اس کی شکل کتے کی طرح ہو جائے گی اور اس کے پاخانے والی جگہ سے جہنم کی آگ داخل کی جائے گی۔ معاذ اللہ۔ اب جو شیعہ حضرات یہ کام کرتے ہیں وہ سوچیں کہ قیامت والے دن ان کا کیا بنے گا؟ حضور ﷺ کا جب وصال مبارک ہوگیا تو مولا علی رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کو اپنے ہاتھوں سے غسل دیا پھر کفن پہنایا جب کفن پہنا چکے تو حضور ﷺ کو دیکھ کر عرض کرنے لگے۔ سوہنا میرے ماں باپ آپ کے قدموں پر قربان جائیں آپ کی وفات سے آسمانوں سے وحی کا سلسلہ بند ہوگیا ہے نبوت ختم ہوگئی ہے جو کہ آپ کے غیر کے مرنے سے نہ ہوئی تھی پھر آخر میں عرض کی: وَلَوْلَا اَنَّكَ اَمَرْتَ بِالصَّبْرِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْجَزْعِ آقا اگر آپ نے صبر کا حکم نہ دیا ہوتا اور جزع فزع یعنی چیخ چلا کر رونے سے منع نہ کیا ہوتا تو ہم چیخ چیخ کے رو رو کے اپنا حال برا کر لیتے۔ (نہج البلاغہ خطبہ ۲۲ صفحہ ۳۵۵، فقہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۱۴۵)

جابر کہتے ہیں کہ ایک دن میں نے حضرت سیّدنا جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ مَا الْجَزْعُ حضور یہ بتائیں کہ جَزْعَ کس کو کہتے ہیں؟ قَالَ اَشَدُّ الْجَزْعِ الصَّرَاخُ بِالْوَيْلِ وَالْعَوِيْلِ تو آپ نے فرمایا کہ شدید جزع یہ ہے کہ بندہ ہائے ہائے کے الفاظ چیخ چیخ کر نکالے وَتَطَمِ الْوَجْهِ وَجَزِّ الشَّعْرِ مِنَ النَّوَاصِيْ اور اپنے چہرے پر طمانچے مارے پیشانی کے بال نوچے وَمَنْ اَقَامَ النَّوَاحَةَ فَقَدْ تَرَكَ الصَّبْرَ وَاَخَذَ غَيْرَ طَرِيْقِهٖ اور جس نے نوحہ کیا ماتم کیا اس نے صبر کو چھوڑا اور صحیح طریقہ چھوڑ کر دوسرے راہ پر چل پڑا۔ وَمَنْ صَبَرَ وَاسْتَرْجَعَ وَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَقَدْ رَضِيَ اور جس نے صبر کیا اور مصیبت کے وقت پڑھا: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کو راضی کر لیا اس کا اجر اللہ تعالیٰ اسے عطا کرے گا اور جو مصیبت کے وقت

Marfat.com

صبر نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کا حکم تو ہو کر رہے گا لیکن وہ قابل مذمت ہوگیا وَاَحْبَطَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَجْرَہٗ اور اللہ تعالیٰ اس کا سارا اجر وثواب ضائع کردے گا۔

(فروع کافی جلد ۳ صفحہ ۲۲۲، فقہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۱۳۳)

حضرات! مولا علی رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پر جزع نہیں کیا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا اور جزع کیا ہے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے بتلا دیا کہ جزع کا معنی ہے ہائے ہائے کر کے زور سے چلانا ماتم کرنا بال نوچنا منہ پر طمانچے مارنا۔ یہ بے صبری ہے تو مولا علی رضی اللہ عنہ نے خود بھی صبر کیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی صبر کرنے کی تلقین کی۔ اب اماموں اور ولیوں کا سلطان تو مصیبت کے وقت صبر کی تلقین فرما رہے ہیں لیکن نام نہاد علی علی کرنے والے ماتم کر کر کے اپنا بھی بیڑہ غرق کر رہے ہیں اور لوگوں کے اعمال بھی تباہ و برباد کر رہے ہیں۔ مولا علی رضی اللہ عنہ مشکل کشا تاجدار حل اَتیٰ نے ایک دن اپنے غلاموں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ وَمَنْ ضَرَبَ یَدَہٗ عَلٰی فَخِذِہٖ عِنْدَ مُصِیْبَۃٍ حَبِطَ عَمَلُہٗ لوگو جس بندے نے مصیبت کے وقت اپنے رانوں پر ہاتھ مارے تو اس کے تمام نیک عمل برباد ہو جائیں گے۔ (نہج البلاغہ صفحہ ۴۹۵، باب المختار من حکم امیر المومنین، فقہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۱۴۳)

حضرات اب پوچھیئے شیعہ حضرات سے کہ یہ مولا علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ نہیں؟ کہیں گے ضرور ہے پھر ان سے پوچھیئے کہ اعمال کس کے برباد ہوتے ہیں؟ نہ بتائیں تو کہہ دینا کہ نیک عمل اس کے برباد ہوتے ہیں کہ جو کافر ہو جائے جو دائرہ ایمان سے خارج ہو جائے۔ اب پوچھیئے کہ تم کہتے ہو کہ ہم مومن ہیں پر مولا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مصیبت کے وقت ماتم کرنے والا بے ایمان ہے۔ شیعان علی حسین پاک کے نام پر ماتم کرنے والو اب بھی وقت ہے توبہ کرلو ماتم سے زنجیر زنی سے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لو یاد رکھو قیامت والے دن تمہیں کسی مجتہد کسی ذاکر کسی ملنگ نے کام نہیں آنا اور جن کے نام پر ماتم کرتے ہو اس نے

Marfat.com

بھی تمہاری سفارش نہیں کرنی بتاؤ پھر کہاں جاؤ گے کس کو شفیع بناؤ گے؟ حضرات شیعہ حضرات کا تماشہ دیکھو جب ان کو یہ سارے آئمہ کے فرمان سنائے جائیں تو کہتے ہیں کہ ہم مانتے ہیں کہ ماتم نہیں کرنا چاہیے مگر امام حسین رضی اللہ عنہ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کا ماتم کرنا جائز ہے۔ شیعہ حضرات کے علامہ علی اکبر غفاری نے فروع کافی جلد ۳ صفحہ ۲۲۳ کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کا ماتم حدیث سے مستثنیٰ ہے۔ مولوی اسماعیل گوجروی نے براعین ماتم صفحہ ۵۰ میں لکھا ہے کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ ہر جزع اور آہ و بکا مکروہ ہے سوائے ماتم حسین اور آہ و بکا حسین رضی اللہ عنہ کے۔ حضرات دیکھا آپ نے شیعہ حضرات نے اپنی جماعت کو مطمئن کرنے کے لئے کتنی بددیانتی کا مظاہرہ کیا ہے کہ کسی کا ماتم جائز نہیں مگر امام حسین رضی اللہ عنہ کا ماتم جائز ہے۔ پھر اس پر کوئی دلیل پیش نہیں کی، کوئی قرآن کی آیت کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کسی آئمہ کا مستند فرمان پیش نہیں کیا بلکہ اپنی طرف سے زیادتی کرتے ہوئے لکھ دیا کہ ماتم حسین جائز ہے۔ حضرات بندہ ان شیعہ مولویوں سے یہ پوچھے کہ یہ دین کا معاملہ ہے یا تمہارے گھر کی بات ہے جس کو چاہا حلال کر دیا جس کو چاہا حرام کر دیا۔ اگر یہ تمہارے گھر کا معاملہ ہے تو ایسا مذہب تمہیں مبارک ہو ہم تمہارے مصنوعی اور گھڑے ہوئے مذہب کو نہیں مانتے اور نہ ہی کوئی امام تمہارے مذہب کو قبول کرے گا اور نہ ہی قیامت والے دن اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کرنا ہے۔ پھر بتاؤ کہاں جاؤ گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری دور مبارک میں جب حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ حِيْنَ قُتِلَ جَعْفَرُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ لَا تَدْعِیْ بِوَيْلٍ وَّلَا ثِكْلٍ وَّلَا حُزْنٍ وَّلَا حَرْبٍ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا بیٹی جب کوئی فوت ہو جائے یا جنگ میں شہید ہو جائے تو اس کے غم میں واویلا نہیں کرنا چاہیے اور رونا پیٹنا بھی نہیں چاہیے۔ وَمَا

Marfat.com

قُلْتُ فِیْہِ فَقَدْ صَدَقْتُ اور بیٹی میں نے تجھے کہا ہے وہ بالکل سچ ہے۔

(من لایحضرہ الفقیہ جدید جلد ۱ صفحہ ۱۱۲، فقہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۱۵۰)

حضرات! توجہ فرمائیں حضور ﷺ نے کیسے واضح فرما دیا کہ دنیا کا کوئی بھی انسان فوت ہو یا شہید ہو جائے تو اس کی موت پر یا شہادت پر ماتم کرنا رونا پیٹنا جائز نہیں۔ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی عطا سے پتہ تھا کہ میرے حسین رضی اللہ عنہ نے میدان کربلا میں شہید ہو جانا ہے اگر شہادت حسین پر ماتم کرنا، آہ و بکا کرنا جزع فزع کرنا جائز ہوتا تو حضور ﷺ مالک و مختار تھے اس کی استثنا فرما دیتے کہ لوگو کسی کی موت پر یا شہادت پر رونا پیٹنا منع ہے مگر میرا حسین بڑی مظلومی سے میدان کربلا میں شہید ہوگا میں اس کی اجازت دیتا ہوں مگر اللہ تعالیٰ گواہ ہے حضور ﷺ نے ایسا کبھی نہیں فرمایا کسی امام نے کبھی ایسا فتویٰ نہیں دیا مگر یہ نام نہاد مجتہد یہ علامہ فتویٰ دے رہے ہیں کہ کسی کا ماتم جائز نہیں مگر امام حسین رضی اللہ عنہ کا ماتم جائز ہے بندہ ان ابن سبا کی روحانی اولاد سے یہ پوچھے کہ ماتم حسین رضی اللہ عنہ کی اجازت کا اختیار تمہیں کس نے دیا ہے؟ حضرات تاریخ کربلا کا مطالعہ کر کے دیکھیں جب میدان کربلا میں امام کے سارے ساتھی واری واری شہید ہو گئے تو اب مظلوم کربلا کی واری آ گئی۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی بہن سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کو پاس بٹھا کر فرمایا بہن زینب عرض کی جی بھائی جان امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا امتحان اب ختم ہو رہا ہے تیرا امتحان اب شروع ہو رہا ہے۔ زینب خیال کرنا کہیں بے صبری کر کے امتحان میں فیل نہ ہو جانا۔ زینب دنیا میں قیامت تک بہنیں آتی رہیں گی مگر تم جیسی صبر و رضا کی پیکر بہن دنیا میں نہیں آئے گی۔ تو نے مدینے پاک سے لے کر کربلا کے ریگستان تک جس طرح اپنے بھائی کا ساتھ دیا اس طرح قیامت تک کوئی بہن اپنے بھائی کا ساتھ نہیں دے سکے گی۔ زینب تو نے نانے کی خاطر نانے کے دین کی خاطر بھائی کی وفا کی خاطر مدینہ چھوڑا مکہ چھوڑا پھر عون و محمد

Marfat.com

قربان کرائے پر تیرے صبر میں تیری ہمت میں تیرے استقلال میں کوئی فرق نہیں آیا۔ زینب تیری اس وفا پر قیامت تک بہنیں ناز کرتی رہیں گی کملی والے کی روح جھومتی رہے گی حوریں فخر کرتی رہیں گی۔ میری بہن جس طرح تو نے اب تک صبر کا مظاہرہ کیا ہے میری شہادت کے بعد بھی اس طرح صبر کر کے دنیا والوں کو دکھانا ہر مصیبت کو مسکرا کر برداشت کرنا جیسے میں نے زمانے والوں کو علی کی شان دکھائی ہے تو دنیا والوں کو فاطمہ کی آن دکھا جانا۔ میں جانتا ہوں میرے بعد تم پر مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹیں گے قدم قدم پر مشکل پیش آئے گی۔ تو نے ابن زیاد کے دربار میں بھی جانا ہے یزید کے سامنے بھی پیش ہونا ہے مگر بہن زینب ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا اور صبر کرنا۔ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال ہو جائے وہ بندہ کبھی کسی میدان میں ناکام نہیں ہوتا۔ زینب تیرے سر پر ماں فاطمہ کی چادر تطہیر ہے اس کا خیال کرنا اس کی عزت اور حرمت میں فرق نہ آنے دینا۔ جب تو بولے تو تیرے بولنے میں علی کا رعب اور دبدبہ نظر آئے لوگ سمجھیں یہ زینب نہیں علی شیر خدا بول رہا ہے۔ کیونکہ:

تیرے سر برقعہ امڑی دا تے میرے سر نانے دا تاج اے
اسیں وارث ہاں دوویں نانے دے ساڈے گل اسلام دی لاج اے
ہے وی صلاح میری اماں دی جائی نہ بنیئے کسے دے محتاج اے
میں سر دینا تو صبر وکھا چا ایہوں اسلام دا خاص علاج اے

حضرات سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے جو صبر کے خطبے میدان کربلا میں اپنی بہن زینب اور اپنے رفقا کو دیئے وہ آج بھی شیعہ حضرات کی کتابوں میں موجود ہیں۔ شیعہ حضرات کے بہت بڑے عالم ملا باقر مجلسی نے جلاء العیون میں یہ بات لکھی۔ علامہ احمد بن یعقوب نے تاریخ یعقوبی میں یہ بات لکھی مرزا محمد تقی نے ناسخ التواریخ میں یہ بات لکھی علامہ محمد حسین بن محمد علی نے اخبار ماتم میں یہ بات لکھی

Marfat.com

علامہ شیخ مفید نے الارشاد میں یہ بات لکھی علامہ فضل حسن بحرسی نے اعلام الوری میں یہ بات لکھی کہ جب سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ میدان کربلا میں جانے کے لئے اپنے خیمہ میں سے نکلے تو آپ کی ہمشیرہ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے کہا کہ فَقَالَتْ وَاثَکلاہ لَیْتَ الْمَوْتُ ہائے افسوس کاش میری موت آجاتی اور آج کے دن کے یہ حالات نہ دیکھتی۔ میری ماں دنیا سے چلی گئی میرے ابو دنیا سے چلے گئے میرے بھائی حسن مجتبیٰ دنیا سے چلے گئے۔ جب سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کی باتوں کو سنا تو فرمایا: فَقَالَ لَهَا يَا اُخَيَّةُ لَايَذْهَبَنَّ حِلْمَكَ الشَّيْطٰنُ۔ اے زینب ایسی باتیں نہ کرو کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہیں آپ کے صبر کو شیطان لوٹ نہ لے۔ اے میری بہن خوف خدا اپناؤ اور اللہ تعالیٰ کے بتلائے ہوئے طریقے کے مطابق تعزیت کرو یاد رکھو ایک دن تمام زمین والے مر جائیں گے یہ آسمان باقی نہیں رہیں گے۔ میرے نانا جان میری والدہ میرے بابا میرے بھائی مجھ سے بہتر اور اعلیٰ تھے وہ بھی دنیا سے تشریف لے گئے۔ اے زینب میرے لئے اور ہر مسلمان کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور آپ کی ہدایت ایک بہترین نمونہ ہے۔ لہٰذا تعزیت کرنی ہے افسوس کرنا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ اور سنت کے مطابق کرو۔ یہ باتیں کرنے کے بعد آقا حسین رضی اللہ عنہ نے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ہاتھوں کو پکڑ کر فرمایا کہ يَا اُخَيَّةُ اِنِّیْ اَقْسَمْتُ عَلَيْكِ فَاَبِرِّیْ قَسَمِیْ۔ اے میری پیاری ہمشیرہ میں تجھے قسم دلاتا ہوں تجھے خالق کائنات کی قسم تجھے نانے کی زلفوں کی قسم تجھے بابے علی کی شجاعت کی قسم تجھے ماں فاطمہ کی چادر تطہیر کی قسم میری قسم کی لاج رکھتے ہوئے اسے ضرور پوری کرنا۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے عرض کی بھائی جان کس بات پر قسم دلا رہے ہو؟ کون سی قسم پوری کرانا چاہتے ہو؟ میرے آقا حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اَنَا اِذَا هَلَكْتُ زینب جب میں کربلا کے میدان میں شہید ہو جاؤں میری لاش کے ٹکڑے ہوا میں اڑنے لگیں میری لاش پر یزیدی گھوڑے دوڑانے

Marfat.com

لگیں۔ وَلَا تَشُقِّیْ عَلَیَّ جَیْبًا تو اس وقت بے صبری میں اپنا گریبان نہ پھاڑنا، وَلَا تَخْمِشِیْ عَلٰی وَجْهًا اور میری مظلومیت کو دیکھ کر اپنے چہرے پر تھپڑ نہ مارنا وَلَا تَدْعِیْ عَلَیَّ بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ۔ اور میری لاش دیکھ کر یہ بھی نہ کہنا ہائے زینب لٹی گئی ہائے زینب برباد ہوگئی۔

(الارشاد صفحہ ۲۳۲، اعلام الوری صفحہ ۲۳۶، فقہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۱۴۱، ۱۴۳، تاریخ یعقوبی جلد ۲ صفحہ ۲۲۴، جلا العیون صفحہ ۴۳۴، ناسخ التواریخ جلد ۶ صفحہ ۲۵۳، اخبار ماتم مجلس ۲۳، صفحہ ۶۲۰، سیرت سیدنا علی المرتضٰی صفحہ ۵۱۱، ۵۱۲)

امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زینب جب میں شہید ہو جاؤں تو جھولی اٹھا کر عرض کرنا مولا ہم تیری رضا میں راضی ہیں اگر تیری یہی مرضی ہے تو زینب کی بھی یہی مرضی ہے یہ تو ایک حسین ہیں اگر لاکھوں حسین بھی ہوتے تو تیرے محبوب کے دین پر قربان کر دیتی۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے امام کا خطبہ سن کر عرض کی بھائی جان میں تیری وصیت پر قربان جاؤں تیرے خطبے پر صدقے جاؤں آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں مگر سوچیئے تو سہی جس کا ایک عزیز فوت ہو جائے وہ چالیس دن تک چپ نہیں کرتا میرا تو سارا گھر اجڑ گیا ہے میرے ویر میرے بھانجے بھتیجے بیٹے قتل ہو گئے ہیں میں کیسے چپ کروں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زینب میں میدان کربلا میں یہی تو بتانا چاہتا ہوں کہ لوگو دیکھو علی کا گھرانہ کتنے صبر کا مالک ہے کہ سب کچھ قربان کرا کے بھی زبان پر حرف شکایت نہیں لایا زینب اگر تو نے بے صبری کا مظاہرہ کیا تو قیامت تک آنے والے میرے نانے کے امتی ہمیں طعنہ دیتے رہیں گے کہ یہ کون سا کمال تھا۔ حسین قربانی تو دے گیا مگر رو پیٹ کر دے گیا۔ زینب میں چاہتا ہوں ہماری قربانی بھی بے مثال ہو ہمارا صبر بھی بے مثال ہو۔

جے میری مظلومی دا کچھ درد ہووی تے میتھے اتنی منت چا لاویں
میرا آ گیا وقت نماز پڑھن دا تے میری بہن دعا فرماویں

Marfat.com

میں ہیٹھ خنجر دے کس ونجناں اے تے جھٹ صبراں نال نبھاویں
تینوں قسم اے اماں دی چادر دی کس ونجناں تے باہر نہ آویں

حضرات توجہ فرمائیں میدان کربلا میں آقا حسین رضی اللہ عنہ نے کس طرح اپنی ہمشیرہ کو صبر کی وصیت فرمائی اور رونے پیٹنے اور ماتم سے منع فرمایا اگر آقا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت پر بقول شیعہ ماتم جائز ہوتا تو کبھی بھی علی کا لال اپنی بہن کو رونے پیٹنے سے منع نہ فرماتا مگر شیعہ حضرات کی صحیح احادیث گواہ ہیں کہ فاطمہ کے بچڑے نے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کو صبر کی وصیت فرمائی۔ حضرات سوچو جو حسین میدان کربلا میں سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کو سیّدہ سکینہ کو سیّدہ شہر بانو کو سیّدہ ام لیلیٰ کو سیّدہ رباب کو سیّدنا زین العابدین کو رونے پیٹنے نہیں دیتا وہ نانے کے امتیوں کو ماتم کرنے، چھریاں مارنے، آگ پر ماتم کرنے، سینے پر بلیڈ مارنے، منہ پر تھپڑ مارنے کی اجازت کیسے دے سکتا ہے۔ شیعہ حضرات کو سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا اور امام سجاد سے زیادہ پیار تو آقا حسین رضی اللہ عنہ سے نہیں ہوسکتا۔ مولا حسن رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ:

اہل بیت پاک سے گستاخیاں بے باکیاں　　لعنت اللہ علیکم دشمنانِ اہل بیت

ایک اور شاعر کہتا ہے کہ:

جو اہل بیت کا دشمن شدید ہوتا ہے　　کسی بھی دور میں ہو یزید ہوتا ہے
وہ جس کے دل میں حب علی نہیں ہوتی　　وہ مر کے سیدھا جہنم رسید ہوتا ہے

طریقت کے چوتھے امام سیّدنا زین العابدین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اَلصَّبْرُ مِنَ الْاِیْمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ فِی الْجَسَدِ کہ صبر کا مقام ایمان میں ایسے ہے جیسے انسان کے جسم میں سر کا ہے۔ وَلَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا صَبْرَ لَهٗ جس انسان میں صبر نہیں وہ بے ایمان ہے۔ (جامع الاخبار صفحہ ۱۳۲، فقہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۱۴۰)

حضرات! چوتھے امام کے فرمان سے پتہ چلا جو مومن ہوگا وہ مصیبتوں پر پریشانیوں پر صبر کرے گا اور جو بے ایمان ہوگا وہ غم کے موقعہ پر مصیبت کے وقت

Marfat.com

بے صبری کرے گا ہائے ہائے کرے گا شور اور واویلا کرے گا۔ اب جو لوگ ماتم کرتے ہیں ان سے پوچھیئے کہ مومنوں چوتھا امام تو اس بندے کو مومن نہیں مانتا جو ماتم کرتا ہے چھریاں مارتا ہے سینہ کوبی کرتا ہے تم اچھے مومن ہو جو امام کے حکم پر عمل نہیں کرتے۔ حضرات یاد رکھیں پریشانی کے وقت مصیبت کے وقت رونا پیٹنا یہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی نشانی نہیں بلکہ یہ بے صبروں کی علامت ہے تاریخ کربلا بتاتی ہے آلِ نبی نے سب کچھ قربان کرادیا مگر صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جب آلِ نبی کا لٹا ہوا قافلہ جس میں مولاعلی رضی اللہ عنہ کی بیٹیاں مولاعلی رضی اللہ عنہ کے معصوم پوتے بیمار کربلا حضرت زین العابدین تھے یہ کوفہ پہنچے تو ابن زیاد مردود نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ اہل بیت کے قیدیوں کو کوفہ کے بازاروں میں پھرایا جائے تا کہ لوگوں کو عبرت حاصل ہو کہ جو یزید سے ٹکر لے گا اس کا یہی حال ہوگا جو علی کے گھرانے کا ہوا ہے۔ یزیدی سپاہی امام حسین رضی اللہ عنہ کے پاک سر انور کو نیزے پر چڑھا کے پاک بیبیوں کو قیدی بنا کے کوفہ کے بازاروں اور گلیوں میں پھرانے لگے۔ یہ وہ کوفہ تھا جس میں مولاعلی رضی اللہ عنہ کا دارالخلافہ ہوا کرتا تھا۔ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ لوگوں کو دین کا علم پڑھایا کرتے تھے۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کوفہ کی بچیوں کو قرآن کا درس دیا کرتی تھیں۔ بڑا پیارا وقت تھا۔ علی کا گھرانہ دین کی خدمت کر رہا تھا۔

سبحان اللہ کوئی موسم آہاں تے ہا وسدا گھر زہرا دا
بچڑیا نال آباد آہی تے ہا نت نت رنگ فیا دا
ہسدا وسدا گھر اجڑ گیا تے نا انج اجڑن دے ڈادا
جدوں سیّد مدینیوں کربل ٹریا پیا ویندا لوک خدا دا

سارے کوفہ والے سیّدنا حسین کو اچھی طرح جانتے تھے کوفہ کی تمام عورتیں سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا سیّدہ ام کلثوم اور مولاعلی رضی اللہ عنہ کی تمام بچیوں کو جانتی تھیں کوفہ کا بچہ

Marfat.com

بچہ سیّد سجاد سے واقف تھا۔ جب یزید کے سپاہی آقا حسین رضی اللہ عنہ کے کٹے سر کو نیزے پر چڑھا کے اور آلِ نبی کی مقدس بیبیوں کو کوفہ کے بازاروں میں لے کے چلے تو کوفہ والے آلِ نبی کی مظلومیت کو دیکھ کر زور زور سے رونے لگے اور ماتم کرنے لگے۔ کوفہ والوں کے رونے اور ماتم کو دیکھ کر سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا سیّدہ ام کلثوم سیّدنا سجاد نے ان کے سامنے خطبے پڑھے کوفیوں کو چیخنے چلانے اور ماتم کرنے پر شرم دلایا۔ مولا علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی سیّدہ ام کلثوم نے کوفیوں کو جب ماتم کرتے دیکھا تو شیعہ حضرات کی کتابیں پڑھیئے آپ نے ان کو فرمایا: یَقْتُلُنَا رِجَالُکُمْ او کوفہ کی عورتوں ہماری مظلومیت پر ماتم کرنے والیو تمہارے مردوں نے ہمارے ساتھیوں کو قتل کیا ہے

وَتَبْکِیْنَا نِسَاءُ کُمْ اور تمہاری ہی عورتیں ہم پر رو رہی ہیں۔ لَقَدْ تَعَدَّیْتُمْ عَلَیْنَا عُدْوَانًا وَّظُلْمًا عَظِیْمًا۔ یقیناً تم لوگوں نے ہم پر بہت بڑا ظلم اور بہت بڑی زیادتی کی ہے۔ پھر سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے کوفیوں کو ماتم کرنے والوں کو فرمایا: اَتَبْکُوْنَ عَلَیْنَا او ظالمو آج تم ہماری مظلومیت دیکھ کر رو رہے ہو فَمَنْ قَتَلَنَا غَیْرُ کُمْ بتاؤ تمہارے علاوہ کون لوگ تھے جنہوں نے ہمارے بھائیوں، بھتیجوں، بھانجوں، بیٹوں ساتھیوں کو شہید کیا تھا؟ پھر فرمایا ظالموں دغا بازوں بے وفاؤں اب قتل کر کے روتے ہو ماتم کرتے ہو یَا اَھْلَ الْکُوْفَۃِ اَتَبْکُوْنَ وَتَنْتَحِبُوْنَ اِیْ وَاللّٰہِ فَابْکُوْا کَثِیْرًا وَّاضْحَکُوْا قَلِیْلًا۔ اے کوفہ والو علی کی بیٹی آج تمہیں بددعا دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ہمیشہ رلائے اور تمہارا رونا ماتم کرنا کبھی ختم نہ ہو تم ہنسو تھوڑا اور رو پیٹو زیادہ۔

(احتجاج طبرسی جدید جلد ۲ صفحہ ۲۹، مقتل ابی مخنف صفحہ ۱۰۱، بحار الانوار جلد ۵ صفحہ ۱۰۹، جلاء العیون اردو جلد ۲ صفحہ ۲۷۰، فقہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۶۵، ۶۷، ۲۲۳، ۲۲۴)

حضرات! ان روایات سے پتہ چلا کہ شیعانِ علی نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا

Marfat.com

پھر بلانے والوں نے خود ہی آقا حسین کو قتل کیا اور پھر خود ہی امام حسین رضی اللہ عنہ پر ماتم کرنے لگے۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے ماتم کرنے والوں کو بددعا دی اللہ کرے تم قیامت تک روتے پیٹتے رہو۔ حضرات انصاف سے بتانا سیّدہ کی بددعا شیعہ حضرات کو لگی ہے کہ نہیں چودہ صدیاں بیت گئیں ہیں مگر سیّدہ کی بددعا کا اثر ختم نہیں ہوا اور نہ قیامت تک ختم ہوگا کیونکہ:

گل تیرے مونہوں جھڑی نکلے او تیرا ے جھڑا توں اشارہ کرے او ہو تقدیر اے

بعض شیعہ حضرات ماتم کرتے ہیں اپنی پشت پر زنجیریں مار مار کر لہولہان ہو جاتے ہیں آگ پر ماتم کرتے ہیں لیکن پھر بھی بچ جاتے ہیں مرتے نہیں کیوں؟ شیعہ کہتے ہیں کہ یہ حسین رضی اللہ عنہ کے ماتم کا کمال ہے یہ شبیر کے غم کا اعجاز ہے کہ اتنے زخم لگنے کے باوجود عزادار بچ جاتا ہے۔ لیکن جاننے والے پڑھے لکھے حضرات کہتے ہیں کہ یہ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کی بددعا کا اثر ہے اللہ تعالیٰ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کی بددعا کی وجہ سے تمہیں مرنے نہیں دیتا اگر سارے زنجیر زنی کرنے والے شیعہ ایک ہی سال مر جائیں تو اگلے سال کون ماتم کرے گا اللہ تعالیٰ چاہتا ہے یہ زندہ ہیں تا کہ ہر سال انہیں قتل حسین رضی اللہ عنہ کی سزا ماتم کی صورت میں ملتی رہے تو سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے کیا فرمایا تھا اللہ تعالیٰ کرے تم ہمیشہ روتے اور پیٹتے ہی رہو۔

پٹو اپنی ویکھ کرتوت پٹو آؤنا تُساں تے جلد زوال پٹو
پٹو ظالموں ماضی دے کارنامے اپنا حال پٹو استقبال پٹو
دغا کیتا جے سیّد دے نال جیویں بدلہ کیتیاں دا سدا پاندے رہو
جیویں ظالموں سانوں ویران کیتا نعرے تسیں وی غماں دے لاندے رہو

حضرات ساری دنیا کے مسلمان جانتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کو میدان کربلا میں شہید کرانے والا یزید مردود تھا لیکن جب امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو پوری دنیا کے لوگوں نے یزید کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا کہ یزید کتنا ظالم اور مردود ہے

Marfat.com

جس نے اپنے نبی کے نواسے کا بھی خیال نہ کیا۔ یزید نے جب اپنے خلاف لوگوں کو گلے شکوے کرتے دیکھا تو بڑا پریشان ہوگیا۔ ایک دن یزید نے اپنے دربار میں اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے کہا کہ یَا اَھْلَ الشَّامِ اَنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ اِنِّیْ قَتَلْتُ الْحُسَیْنَ اَوْ اَمَرْتُ بِقَتْلِہٖ اے ملک شام میں رہنے والوتم مجھے کہتے ہو کہ میں نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کیا ہے یا ان کے قتل کا حکم دیا ہے۔ یقین کرو میں نے انہیں قتل نہیں کرایا بلکہ ابن زیاد مرجانہ نے قتل کیا ہے یہ کہہ کر یزید نے ان لوگوں کو بلوایا جو امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت موجود تھے جب وہ لوگ آگئے تو یزید نے کہا مجھے بتاؤ حسین رضی اللہ عنہ کا قاتل کون ہے؟ یہ سن کر وہ ایک دوسرے کو امام حسین رضی اللہ عنہ کا قاتل کہنے لگے یہ منظر دیکھ کر یزید نے غصہ میں آکر کہا کہ تم تباہ و برباد ہو جاؤ۔ سیدھی بات کیوں نہیں بتاتے ایک دوسرے پر الزام لگا رہے ہو صحیح بتاؤ کہ حسین کو قتل کس نے کیا ہے؟ انہوں نے کہا یزید سچی بات پوچھتے ہو تو اس کا قاتل قیس بن ربیع ہے۔ یزید نے قیس سے پوچھا کہ تو نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کیا ہے؟ قیس کہنے لگا میں نے تو قتل نہیں کیا یزید نے کہا تو پھر حسین رضی اللہ عنہ کا قاتل ہے کون؟ قیس نے کہا امیر اگر مجھے جان کی امان مل جائے تو میں ابھی بتاتا ہوں یزید نے کہا کہ اچھا تمہیں امان ہے تجھے کوئی کچھ نہیں کہتا قیس نے کہا اللہ تعالیٰ کی قسم امام حسین رضی اللہ عنہ کا قاتل وہ ہے جس نے حسین رضی اللہ عنہ کے مقابلے لوگوں کا لشکر جمع کیا جس نے لوگوں کو حسین رضی اللہ عنہ کا قتل کرانے کے لئے مال دیا انعامات دیئے جس نے لشکر لے کر حسین پر چڑھائی کی فَقَالَ یَزِیْدُ اَوَ مَنْ ذَاکَ یزید نے کہا کہ یہ بجھارتے کیا ڈال رہے ہو کھل کر بتاؤ حسین رضی اللہ عنہ کا قاتل کون ہے قَالَ اَنْتَ وَاللّٰہِ یَا یَزِیْدُ تو قیس نے کہا اللہ تعالیٰ کی عزت کی قسم یزید تو ہی قاتل حسین ہے یزید سن کر بڑا غصہ میں آگیا وہاں سے اٹھ کر کھڑا ہوگیا پھر ایک تھال میں امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر انور رکھا اور اوپر ریشمی رومال رکھ دیا پھر اس

Marfat.com

کو اپنی گود میں لے کر وَجَعَلَ یَلَطِمُ عَلٰی خَدِّہٖ اپنے رخسار پیٹنے لگا وَیَقُوْلُ مَالِیْ وَقَتْلِ الْحُسَیْنِ اور کہنے لگا مجھے کیا تکلیف تھی کہ میں حسین کو قتل کراتا۔

(مقتل ابی مخنف صفحہ ۱۳۹، عقائد جعفریہ جلد ۲ صفحہ ۴۱۸، ۴۲۰)

پھر یزید مردود نے امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر انور اپنے دروازے کے سامنے لٹکا دیا اور آلِ نبی کے قیدیوں کو اپنے محل میں بھجوا دیا جب نبی کی نواسیاں یزید کے محل میں داخل ہوئیں تو آل ابوسفیان کی عورتوں نے اپنے زیورات اتار دیئے اور ماتمی لباس پہن کر انہوں نے نوحہ اور گریہ زاری بلند کی اَقِمْنَ عَلَیْھِنَّ الْمَاتَمَ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ۔ اور وہ عورتیں تین دن تک ماتم حسین کرتی رہیں۔

(اخبار ماتم صفحہ ۹۶۷، جلاء العیون اردو جلد ۲ صفحہ ۲۹۵، فقہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۱۵۷، منتہی الامال جلد ۱ صفحہ ۵۵)

حضرات شیعہ حضرات کی ان کتابوں سے پتہ چلا کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کا ماتم سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے نہیں کیا سیّد سجاد نے نہیں کیا نبی کی نواسیوں نے نہیں کیا بلکہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے قاتلوں نے کیا کوفے کے لوگوں نے ماتم کیا یزید پلید نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کرا کے خود کیا یزید کے گھر والوں نے تین دن تک ماتم حسین رضی اللہ عنہ کیا۔ اب جو امام کا سچا غلام ہوگا پنجتن کا غلام ہوگا وہ ماتم نہیں کرے گا۔ البتہ جو امام حسین رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کی اولاد میں سے ہوگا جو یزیدی ہوگا وہ ضرور ماتم کر کے اپنے باپ دادے کی یاد تازہ کرتا رہے گا۔ اب پوچھیئے شیعہ حضرات سے کہ تم یزیدی ہو یا حسینی؟ اگر یزیدی ہو تو بے شک ماتم کرو بے شک زنجیرے مارو اگر حسینی ہو تو یہ کام حسینیوں کو زیب نہیں دیتے۔ شیعہ حضرات کے بہت بڑے مجتہد علامہ حسین قمی مجمع المسائل میں ایک مسئلے کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں۔ در تعزیہ داری امام حسین رضی اللہ عنہ اگر شخص زخمے مثل تیغ وغیرہ برخود بزند کہ فرر باشد بر بدنش۔ سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی تعزیہ داری میں اگر کوئی بندہ کسی تلوار سے اپنے جسم پر زخم لگاتا ہے جس سے اس کے جسم کو نقصان پہنچتا ہے تو حرام

Marfat.com

است۔ اس عزادار کا یہ فعل حرام ہے۔ (مجمع المسائل صفحہ ۳۲۱، فقہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۱۷۱)

شیعہ حضرات کے بہت بڑے امام روح اللہ موسوی المعروف امام خمینی جن کو امام انقلاب بھی کہتے ہیں انہوں نے اپنی کتاب توضیح المسائل میں یہ فتوی جاری کیا کہ کسی انسان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی کی موت پر اپنے چہرے کو خراشے یا اپنے آپ کو طمانچے مارے۔ باپ اور بھائی کے علاوہ کسی کی موت پر گریبان چاک کرنا جائز نہیں۔ اگر شوہر بیوی یا بیٹے کی موت پر گریبان چاک کیا، کپڑے پھاڑے یا عورت کسی کی میت پر اپنے چہرے کو اس طرح خراشے کہ خون آجائے یا بال نوچے تو ایسی عورت یا مرد کی سزا یہ ہے کہ وہ ایک غلام آزاد کرے یا دس مسکینوں کو کھانا کھلائے یا انہیں کپڑے پہنائے۔ اس طریقہ پر عمل کرے۔ احتیاط واجب یہ ہے کہ کسی میت پر آواز کو زیادہ بلند نہ کرے۔

(توضیح المسائل اردو صفحہ ۱۰۱ فقہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۴۴۹)

حضرات! شیعوں کے امام خمینی نے کپڑے پھاڑنے، طمانچے مارنے پر کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا ہے اور کفارہ اس وقت دیا جاتا ہے جب انسان گناہ کر بیٹھے۔ پتہ چلا امام خمینی کے نزدیک ماتم کرنا اور منہ پر یا سینے پر طمانچے مارنا یہ گناہ ہے اس لئے امام نے کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ سن ۱۹۸۴ء میں ایرانی حکومت کے شیعہ صدر جناب خامنائی نے جمعہ پر خطبہ دیتے ہوئے یہ فتویٰ دیا کہ محرم کے دنوں میں جو ہم کام کرتے ہیں یہ غیر اسلامی اصولوں پر مبنی ہے فضول خرچی اور اسراف ہے اور ہمیں امام حسین رضی اللہ عنہ کے راستے سے دور کر دیتا ہے۔ یہ علم تعزیئے، محراب گنبد کی صورتیں بنانا یہ اسلامی شکل نہیں ان نمائشی چیزوں پر رقم خرچ کرنا حرام ہے اور عاشور کی روح کے منافی ہے۔ مذہبی تقریبات کے دوران لاؤڈ سپیکر کا استعمال آہستہ ہونا چاہیے۔ عزاداری کے مقامات پر پڑوسیوں کو تکلیف نہیں پہچانی چاہیے۔ لوگوں کو ماتم پر اکسانا نہیں چاہیے اور نہ ہی یہ رسم لوگوں کے لئے تکلیف

Marfat.com

دہ ہونی چاہیے۔

(روزنامہ جنگ ۲۰ محرم الحرام ۱۴۰۵ھ اکتوبر ۱۹۸۴ء بروز منگل، فقہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۶۶۵، ۶۶۶)

اسی فتویٰ کی تائید کرتے ہوئے علامہ ساجد علی نقوی نے اخبار میں اپنا فتویٰ جاری کیا۔ تحریک جعفریہ پاکستان کے سربراہ علامہ ساجد علی نقوی نے آیۃ اللہ خامنہ ای کے ماتم کے دوران خون بہانے کی ممانعت کے فتویٰ کے حوالے سے تحریک جعفریہ امامیہ آرگنائزیشن اور امامیہ سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے تمام عہدیداروں اور کارکنوں سے کہا کہ وہ نائب امام ولی فقہ کے اس انقلابی فتویٰ پر عملدرآمد کرائیں اور عزاداروں کو جلوسوں کے دوران زنجیر زنی کے ذریعے اور خود کو ہلاکت میں ڈالنے کی جاہلانہ رسم کو روکنے کے لئے تنظیمی وسائل کو بھرپور استعمال میں لائیں۔ واضح رہے کہ ایران کے روحانی پیشوا آیت اللہ خامنہ ای نے اپنے ایک فتویٰ کے ذریعے اہل شیعہ کو اپنا خون بہانے سے گریز کرنے کی ہدایت کی ہے اور کہا ہے کہ شیعوں کو ایسا عمل نہیں کرنا چاہیے س سے دنیا ہمیں بے حس اور توہم پرست سمجھے۔ آیت اللہ خامنہ ای کے اس فتویٰ کی روشنی میں اب پاکستان میں بھی شیعوں کو ماتم کے دوران خون بہانے سے منع کیا جا رہا ہے۔ (روزنامہ خبریں ۲۲ محرم ۳ جولائی ۱۹۹۴ء)

حضرات قرآن وحدیث سے پتہ چلا کہ سنی شیعہ کے نزدیک ماتم کرنا جسم پر زنجیر مارنا اپنے جسم کو غم حسین رضی اللہ عنہ کی آڑ میں لہولہان کرنا یہ حرام اور ناجائز ہے مگر افسوس آج کل شیعہ حضرات کی پہچان ہی ماتم حسین بن گئی ہے۔ محرم کا چاند طلوع ہوتا ہے شیعہ حضرات کالے کپڑے پہن کر ہاتھوں میں کڑے ذوالجناح کے آگے آگے ماتم کرتے جا رہے ہیں جی یہ کو۔۔۔ جا رہے ہیں آواز آتی ہے جی مومن غم حسین منا رہے ہیں۔ پھر ان کی شکلیں دیکھنے کے قابل ہوتی ہیں داڑھی پر استرا مونچھیں لمبی لمبی، نماز جاتی تو جائے مگر ماتم حسین اور مجلس حسین نہ جائے۔ حضرات شیعہ حضرات کی جتنی بھی حرکتیں ہیں وہ سب دین کے خلاف ہیں اور آئمہ کے

Marfat.com

فرمان کے خلاف ہیں۔ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرَ صَادق علیہ السلام قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنْ لِبَاسِکُمْ شَیْءٌ اَحْسَنَ مِنَ الْبَیَاضِ سیّدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید لباس سے بہتر کوئی لباس نہیں فَالْبِسُوْہُ مَوْتَاکُمْ اپنے مُردوں کو سفید کفن دیا کرو۔ (فروع کافی جلد ۳ صفحہ ۱۴۸، فقہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۲۱۵)

عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ فِیْمَا عَلَّمَ اَصَاحَبَہٗ لَا تَلْبَسُوْا السَّوَادَ فَاِنَّہٗ لِبَاسُ فِرْعَوْنَ۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کو اپنے شاگردوں اور مریدوں کو جو ہدایتیں سکھایا کرتے تھے ان میں یہ بھی بات تھی کہ لوگو سیاہ کپڑے کالے کپڑے نہ پہننا کیونکہ یہ بے ایمان فرعون کا لباس ہے۔ (علل الشرائع باب ۵۶، صفحہ ۳۴۷، فقہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۲۰۹)

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ قُلْتُ لَہٗ اُصَلِّیْ فِی الْقَلَنْسُوَۃِ وَالسَّوَادِ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا ایک مرید کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضور میں کالی ٹوپی پہن کر نماز پڑھ سکتا ہوں فَقَالَ لَا تُصَلِّیْ فِیْمَا فَاِنَّھَا لِبَاسُ اَھْلِ النَّارِ۔ تو امام نے فرمایا: کالی ٹوپی پہن کر نماز نہ پڑھنا کیونکہ یہ جہنمیوں کا لباس ہے۔

(فروع کافی جلد ۳ صفحہ ۴۰۳، من لایحضرہ الفقیہ جلد ۱ صفحہ ۱۹۳ علل الشرائع باب ۵۶، صفحہ ۳۶۴، تہذیب الاحکام جلد ۲ صفحہ ۲۱۳، فقہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۲۰۸)

حضرات! آئمہ کے فرمانات سے پتہ چلا کہ کالے کپڑے یہ ایمان والوں کا لباس نہیں بلکہ یہ فرعون کا لباس ہے یہ جہنمیوں کا لباس ہے۔ اب شیعہ حضرات محرم شریف میں باقاعدگی سے کالا لباس پہن کر مجالس میں شریک ہوتے ہیں اور ماتم حسین کرتے ہیں ذرہ غور کریں کہ ہم کیا کر رہے ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگ پوجنے والے مجوسی داڑھیوں کو کاٹتے ہیں اور مونچھوں کو بڑھاتے ہیں

Marfat.com

وَاَنَا نَجْزُوْ الشَّوَارِبَ وَنَعْفٰی اللُّحٰی ہم مونچھیں کاٹتے ہیں اور داڑھیوں کو بڑھاتے ہیں۔ (من لایحضرہ الفقیہ جلد ا صفحہ ۷۶، فقہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۲۰۰)

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے ایک دن یہ فتویٰ دیا کہ قَفٰی فِی اللَّحْیَةِ اِذَا حُلِقَتْ فَلَمْ تَنْبُتْ بِالدِّیَةِ الْکَامِلَةِ فَاِذَانَبَتْ فَثُلُثُ الدِّیَةِ۔ اگر کوئی بندہ کسی دوسرے شخص کی داڑھی مونڈ دیتا ہے اور پھر اس آدمی کی داڑھی دوبارہ آئے ہی نہیں تو داڑھی مونڈھنے والا مکمل دیت ایک قتل کی قیمت داڑھی منڈھانے والے کو ادا کرے گا۔ اگر داڑھی دوبارہ آجائے تو دیت کا تیسرا حصہ ادا کرے گا۔

(من لایحضرہ الفقیہ جلد ۴ صفحہ ۱۱۴، فقہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۲۰۱)

سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ جب میدان کربلا پہنچے تو آپ نے یزیدیوں کو ایک خطبہ دے کر ان سے پوچھا او بے وفا یزیدیوں بولتے کیوں نہیں میری باتوں کا جواب کیوں نہیں دیتے تو یزیدیوں نے کہا کہ حسین اب بھی وقت ہے یزید کی بیعت کرلو ہم آپ کے پیاسا مرنے تک یہی بات کرتے رہیں گے تو امام جلال میں آگئے اَخَذَ الْحُسَیْنُ بِطَرَفِ لِحْیَتِهٖ وَهُوَ یَوْمَئِذٍ اِبْنُ سَبْعٍ وَّ خَمْسِیْنَ سَنَةً۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنی داڑھی مبارک پکڑ کر یزیدیوں کو اللہ تعالیٰ کے غضب سے ڈرایا اس وقت آپ کی عمر شریف ستاون برس کی تھی۔

(امالی شیخ صدوق مجلس نمبر ۳۰ صفحہ ۹۶، فقہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۷)

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے داڑھی کی لمبائی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ فِیْ قَدْرِ اللِّحْیَةِ قَالَ تَقْبِضُ بِیَدِكَ عَلَی اللِّحْیَةِ کہ داڑھی ایک مٹھی سے کم نہیں ہونی چاہیے۔ وَتَجُزُّ مَا فَضَلَ ہاں جو مٹھی سے زیادہ ہو اس کو کاٹ دو۔

(من لایحضرہ الفقیہ جلد ا صفحہ ۷۶، فروع کافی جلد ۶ صفحہ ۴۸۷، فقہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۲۰۳)

حضرات آئمہ کرام کے فرمانات سے پتہ چلا کہ مومن کی داڑھی ہونا ضروری ہے اور داڑھی کتنی ہو؟ امام حسین رضی اللہ عنہ کے عمل سے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے فرمان

Marfat.com

سے پتہ چلا داڑھی کم از کم ایک مٹھی ہو۔ اب آئمہ کے فرمانات کو سامنے رکھ کر شیعہ حضرات کے علماء ذاکرین اور شیعہ عوام کی حالت دیکھیئے۔ شیعہ حضرات کے اکثر علماء نے بھی چھوٹی چھوٹی برائے نام داڑھی رکھی ہوتی ہے اور شیعہ حضرات کے ذاکرین اور ملنگ تو جب سٹیج پر آتے ہیں تو تازہ استرا پھروا کے آتے ہیں۔ بتائیے کہ کتنی محبت ہے ان کو پاک اماموں سے؟ اکثر ذاکرین کی داڑھی نہیں ہوتی لیکن مونچھیں لمبی لمبی ہوتی ہیں۔ حضور ﷺ نے ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا علی عرض کی جی میرے آقا فرمایا جو مومن اپنی مونچھیں پست نہیں کراتا چھوٹی نہیں کراتا وہ بندہ ہم میں سے نہیں اور قیامت والے دن اس کو ہماری شفاعت بھی نصیب نہیں ہوگی جو مومن اپنی مونچھوں کو لمبا چھوڑ دیتا ہے وہ اللہ اور فرشتون کی لعنت کا مستحق ٹھہرتا ہے اس کی دعا قبول نہیں ہوتی مرتے وقت اس کی روح بڑی مشکل سے نکلتی ہے اس کو قبر کا عذاب بڑا سخت ہوگا اس کی مونچھوں کے ہر بال کے بدلے اس پر ایک سانپ اور ایک بچھو مقرر کر دیا جاتا ہے اور قیامت تک وہ سانپ اور بچھو اس پر مسلط رہیں گے۔ جب قیامت کے دن اٹھے گا تو اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا یہ دوزخی ہے اے علی جو بندہ مومن اپنی مونچھوں کو پست اور چھوٹا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہر بال کے بدلے دس من سونا صدقہ کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا جس کا ہر من ستر رطل کے برابر اور ہر رطل ستر مد کے برابر ہر مد اُحد پہاڑ کے برابر ہوگا۔ (مجمع المعارف بر حاشیہ حلیۃ المتقین صفحہ ۴۳، فقہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۲۰۴، ۲۰۵)

اب ذاکروں کو یہ بیان پڑھ کر عبرت حاصل کرنا چاہیے مگر ذاکروں نے بھی کوئی کتاب پڑھی ہو تو عمل کریں۔ مجلسوں میں دوڑ ہے، رباعیاں، جھوٹے واقعات اور سریں لگا لگا کر مومنوں کو رلا کر لاکھوں روپے وصول کر کے قوم کا بیڑا غرق کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جھوٹ سے ہمیشہ محفوظ فرمائے حضرات یہ بھی کوئی مذہب ہے جو سال کے بعد صرف دس دن نظر آئے وہ بھی جھوٹے

Marfat.com

واقعات سنا کے لوگوں سے ماتم کروا کے پھر چھٹی۔ حضرات عموماً جب ذاکر یا ملنگ مجلس پڑھنے آتے ہیں تو ہاتھوں میں لوہے کے کڑے پیروں میں کڑے ہوتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: مَا طَهَّرَ اللّٰهُ يَدًا فِيْهَا حَلْقَةُ حَدِيْدٍ۔ اللہ تعالیٰ اس ہاتھ کو پاک نہیں فرمائے گا جس میں لوہے کی انگوٹھی ہوگی۔

(من لایحضرہ الفقیہ جلد ا صفحہ ۱۶۴، فقہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۲۲۰)

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وَلَا يُتَخَتَّمُ بِهٖ لِاَنَّهٗ مِنْ لِبَاسِ اَهْلِ النَّارِ۔ لوگو لوہے کی انگوٹھی نہ پہنا کرو کیونکہ یہ دوزخیوں کا زیور ہے۔

(من لایحضرہ الفقیہ جلد ا صفحہ ۱۶۴، فقہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۲۲۰، ۲۲۱)

حضرات پتہ چلا لوہے کی انگوٹھی نہیں پہننی چاہیے کہ یہ جہنمیوں کا زیور ہے۔ اب شاباش دیجئے علی کے ملنگوں کو جو انگوٹھی ہی نہیں لوہے کے کڑے پہنے پھرتے ہیں۔ حضرات ان محبانِ علی کا ہر فعل آئمہ کرام کے فرمانات کے خلاف ہے۔ آئمہ کرام نے فرمایا سیاہ ٹوپی نہ پہنو انہوں نے پورا لباس ہی کالا پہننا شروع کر دیا۔ آئمہ کرام نے فرمایا داڑھی رکھو مونچھیں کم کرو علی کے محبوں نے داڑھی پر استرا اور مونچھیں لمبی رکھنی شروع کر دیں۔ آئمہ کرام نے فرمایا لوہے کی انگوٹھی نہ پہنو انہوں نے لوہے کا لباس پہننا شروع کر دیا۔ آئمہ کرام نے جن چیزوں کو حلال فرمایا ہے ان کو یہ حرام کر رہے ہیں جن کو حرام فرمایا ہے یہ ان کو پسند کر رہے ہیں۔ عموماً آپ نے دیکھا ہوگا کہ شیعہ حضرات مجلس نہیں چھوڑتے ماتم نہیں چھوڑتے مگر اذانیں ہوتی رہتی ہیں یہ نمازیں چھوڑ دیں گے، نماز کا ٹائم ہو جاتا ہے مگر کوئی مومن کوئی ملنگ مجلس چھوڑ کر نماز پڑھنے نہیں جاتا عوام تو ایک طرف شیعہ حضرات کے علماء اور ذاکرین بھی نماز نہیں پڑھتے اور نہ ہی شیعہ مومنوں کو نماز پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں حالانکہ اسی نماز کی خاطر اسی دین کی احیاء کی خاطر امام حسین رضی اللہ عنہ نے مدینہ چھوڑ دیا مکہ چھوڑ دیا بال بچے ذبح کرا دیئے نانے کا روضہ چھوڑ دیا حتیٰ

Marfat.com

کہ علی کے لال نے دنیا چھوڑ دی مگر نماز نہیں چھوڑی۔ یہ حسین رضی اللہ عنہ کے نام پر رونے دھونے والے ماتم کرکے اپنے آپ کو لہولہان کرنے والے نماز نہیں پڑھتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب صبح کا ٹائم ہوتا ہے تو کتا اپنا چہرہ آسمانوں کی طرف اٹھا کے کہتا ہے مولا کریم تیرا شکر ہے تو نے مجھے کتا بنایا ہے خنزیر نہیں بنایا، خنزیر کہتا ہے مولا کریم تیرا شکر ہے تو نے مجھے خنزیر بنایا ہے کافر نہیں بنایا، کافر کہتا ہے مولا تیرا شکر ہے تو نے مجھے کافر بنایا ہے منافق نہیں بنایا اور منافق کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ مُنَافِقًا وَّلَمْ یَخْلُقْنِیْ تَارِکَ الصَّلٰوۃِ منافق کہتا ہے مولا تیرا شکر ہے تو نے مجھے منافق بنایا ہے بے نمازی نہیں بنایا۔

(جامع الاخبار صفحہ ۸۴، فقہ جعفریہ جلد ۳ صفحہ ۲۲۶، ۲۲۷)

شیعہ حضرات کی اس صحیح حدیث سے پتہ چلا بے نمازی کتے کافر منافق سے برا ہے۔ اب مومن حضرات غور کریں کہ وہ نماز نہ پڑھ کے کہاں جا رہے ہیں۔ حضرات میں نے بڑے ہی اختصار کے ساتھ غم حسین اور ماتم حسین پر شیعہ سنی حضرات کی کتابوں سے مسئلہ واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس تحریر کا مقصد کسی کا دل دکھانا نہیں بلکہ خدا عزوجل گواہ ہے صرف اور صرف حق واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہوسکتا ہے کوئی بھولا بھٹکا فقیر کی تحریر پڑھ کر صراط مستقیم پر آجائے تو اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میری بخشش فرمادے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

طالب دعا

ابوالوفا قاری فیض المصطفیٰ عتیقی

۹ جمادی الثانی، بروز ہفتہ سن ۱۴۲۹ھ سن عیسوی ۲۰۰۸

Marfat.com

Marfat.com

علماء خطباء مقررین اور عوام کے لئے انمول خزانہ

خطیب پاکستان مناظر اسلام علامہ شاہ فخر الحسن

ذوق خطیب

سلطان کربلا

میلاد النبی کی اہمیت
انکو ہے جشن کا حق
میلاد کے فضائل و برکات

اول

سرکار کے والد کی ولادت شریف
جشن میلاد کا ثبوت

دوم

دائی حلیمہ رضی اللہ عنہا
شریعت مصطفیٰ ﷺ پر بحث

سوم

ذکر مصطفیٰ ﷺ و ذات مصطفیٰ ﷺ
حیات مصطفیٰ ﷺ پر بحث

چہارم

پنجم

ششم

ماہ اجمیر

شان ولایت ولی کی تعریف
خواجہ معین الدین چشتی کی سیرت پر مکمل بحث

امامت کا حق دار کون؟

امامت و خلافت کی نماز میں امام سے پیچھے کی بحث
مجتہدین کا مسلک

باھو گرافکس

مکتبہ انوار رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد

Marfat.com